بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلہ ۱۵۲۲

قصص الانبیاء علیہم السلام

حصہ اول

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

مترجم: ڈاکٹر قاری فیوض الرحمن

صدیقی ٹرسٹ

صدیقی ہاؤس المنظر اپارٹمنٹس، ۵-۲ گارڈن ایسٹ نزد لسبیلہ چوک کراچی ۷۴۰۰۰

صدیقی ٹرسٹ پوسٹ بکس ۶۰۹ کراچی

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

کچھ ترجمہ کے بارے میں

✹ کتاب کا ترجمہ عربی پڑھنے والے طلبہ وطالبات کی آسانی کے لیے کیا گیا ہے تاکہ وہ استاذ سے پہلے اگر اس ترجمہ کو دیکھ لیں تو انھیں دقت نہ ہو، اور اگر کتاب سامنے رکھ کر ہر عربی فقرہ کا ترجمہ دیکھتے جائیں تو بھی تکلیف نہ ہو۔ اگر کوئی صاحب نبیوں کے قصے کے طور پر اسے پڑھیں گے تو بھی انشاء اللہ محظوظ ہوں گے۔ اور ان قصوں کو نہایت دلچسپ پائیں گے

✹ اس کتاب کے مؤلف عالم اسلام کے مشہور و معروف عالم دین حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہم ہیں، جنھیں اللہ تعالیٰ نے علم و عمل کی دولت کے ساتھ "سوزِ دروں" بھی بخشا ہے، اور یہ "سوزِ دروں" ان کی ہر کتاب کا "مابہ الامتیاز" ہے انھوں نے یہ کتاب دراصل اپنے بھتیجے محمد الحسنی کے لیے لکھی تھی اور یہ دوسرے بچوں کی خوش قسمتی تھی کہ ان کی وجہ سے یہ کتاب ان کے ہاتھ لگی۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے یہ بہت ہی مفید کتاب ہے۔ بچے اس سے عربی سیکھنے کے ساتھ ایمان و یقین کی دولت سے بھی یقیناً مالا مال ہوں گے۔ میں نے مؤلف کی اس کتاب کو ترجمہ کے لیے اسی وجہ سے منتخب کیا کہ ہمارے مسلمان طلبہ و

www.abulhasanalinadwi.org

طالبات عربی سیکھنے کی خاطر اور ویسے بھی اگر اس کتاب کو پڑھیں گے تو اس سے ان کا ایمان تازہ ہو گا۔

- مؤلف جگہ جگہ موقع و محل کی مناسبت سے قرآنی آیات لائے ہیں، اور یہ آیات بین القوسین ہیں، قرآنی آیات کا ترجمہ زیادہ تر حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے ترجمۂ قرآن مجید سے لیا گیا ہے، ترجمہ کے ساتھ آیات کا حوالہ بھی دے دیا گیا ہے۔

- ترجمہ کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ کتاب کتنی بھی آسان ہو ترجمہ اتنا ہی مشکل ہوتا ہے۔ عمدہ ترجمہ کی خوبی یہ ہے کہ عبارت میں سے کوئی لفظ چھوٹے بھی نہیں، اور کلام کا زور اسی طرح قائم بھی رہے۔ میں نے اس مقصد کو پانے کے لیے اپنی طرف سے پوری کوشش کی ہے اور مجھے امید ہے کہ قارئین مطالعہ کے دوران اس حقیقت کو پالیں گے۔

- یہ کام مجھ سے میرے اللہ نے کرادیا، اگر اس کی توفیق شاملِ حال نہ ہوتی تو کبھی یہ مکمل نہ ہوسکتا۔ اسی پر میں نے توکل کیا اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ۔

فیوض الرحمٰن

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

مقدّمہ

پیارے بھتیجے[1]! میں تمھیں اور تمھارے ہم عمر بچوں کو قصوں اور کہانیوں کا حریص دیکھتا ہوں تم یہ قصے بڑے شوق سے سنتے اور بڑی رغبت اور توجہ سے پڑھتے ہو، لیکن مجھے افسوس ہے کہ میں تمھارے ہاتھ میں بلیوں، کتوں، شیروں بھیڑیوں، بندروں اور ریچھوں کی کہانیاں دیکھتا ہوں ہمارے ہاں انھی کا رواج ہے یہی وجہ ہے کہ تم یہ چیزیں مطبوعہ شکل میں دیکھتے ہو اور تم نے عربی زبان سیکھنے کی ابتداء کی ہے اس لیے کہ یہ قرآن، رسولؐ اور دین کی زبان ہے اور اس کے پڑھنے میں تجھے بلا کا شوق ہے، لیکن مقامِ افسوس ہے کہ تمھیں تمھاری عمر کے لحاظ سے، عربی قصے سوائے حیوانات، من گھڑت کہانیوں، افسانوں اور خرافات کے نہیں ملیں گے میں نے مناسب سمجھا کہ تمھاری خاطر اور تمھارے جیسے دوسرے مسلمان بچوں کے لیے نبیوںؑ اور رسولوںؑ کے قصے۔ آسان اسلوب میں لکھوں جو تمھاری عمر اور ذوق کے موافق ہوں پس میں نے ایسا ہی کیا ہے اور بچوں کے لیے نبیوں کے قصوں کی یہ پہلی کتاب ہے جو میں تمھیں ہدیۃً پیش کرتا ہوں۔

---

[1] یہ ڈاکٹر عبدالعلی الحسنی کے بیٹے اور مؤلف کے بھتیجے "محمد ثانی" اور "محمد اللہ" انھیں عربی پر دسترس حاصل ہے وہ ماہنامہ "البعث الاسلامی" کے مدیر ہیں جو لکھنؤ سے شائع ہوتا ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

میں نے اس میں بچوں کی نفسیات اور اسلوب کا خیال رکھا ہے، پس میں نے جملوں اور کلموں کے تکرار اور آسان الفاظ اور قصّہ کے پھیلاؤ کو پیشِ نظر رکھا ہے میں امید کرتا ہوں کہ یہ چھوٹی سی کتاب عربی پڑھنے والے بچوں کے لیے پہلی کتاب ہوگی جسے وہ اپنے اسکولوں میں پڑھیں گے۔ میں جلد ہی تمھیں نبیوں کے قصّوں کا اور تحفہ بھی دوں گا جو عمدہ، دلچسپ، واضح، آسان، ہلکا پھلکا اور خوبصورت ہوگا۔ اور اس میں کوئی بات جھوٹی نہیں ہوگی۔

اے محمد! اللہ تمھاری وجہ سے تمھارے ماں باپ، چچا اور اسلام کی آنکھ ٹھنڈی کرے اور تمھاری وجہ سے اس گھر اور مسلمانوں پر تمھارے آباء و اجداد کی برکتیں واپس لائے۔

(علی الحسنی)

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

بتوں کو کس نے توڑا؟

۱۔ بت فروش

بہت بہت پہلے کی بات ہے، ایک بستی میں ایک بہت مشہور آدمی تھا، اس آدمی کا نام آزر تھا اور آزر بت فروش تھا اور اس بستی میں ایک بہت بڑا گھر تھا اور اس گھر میں بہت بت تھے اور لوگ ان بتوں کو سجدہ کرتے تھے اور آزر بھی ان بتوں کو سجدہ کرتا تھا، اور آزر ان بتوں کی عبادت کرتا تھا۔

۲ - آزر کا بیٹا

آزر کا ایک بہت ہی شریف لڑکا تھا، اُن کا نام ابراہیمؑ تھا۔ ابراہیمؑ لوگوں کو بتوں کے سامنے سجدہ کرتے ہوئے دیکھتے تھے اور وہ لوگوں کو بتوں کی عبادت کرتے ہوئے بھی دیکھتے تھے۔

ابراہیمؑ خوب جانتے تھے کہ یہ بت پتھر ہیں اور یہ بولتے سنتے نہیں،

www.abulhasanalinadwi.org

اور یہ بھی جانتے تھے کہ یہ بت نہ نفع دیتے ہیں نہ نقصان اور وہ یہ بھی دیکھتے تھے کہ مکھی بتوں پر بیٹھ جاتی ہے اور وہ اسے ہٹا نہیں سکتے اور دیکھتے تھے کہ چوہا بتوں کا کھانا کھاتا رہتا ہے وہ اسے منع نہیں کرتے اور ابراہیمؑ اپنے جی میں کہتے تھے "لوگ بتوں کو سجدہ کیوں کرتے ہیں"؟ اور ابراہیمؑ اپنے آپ سے سوال کرتے تھے "لوگ بتوں سے مانگتے کیوں ہیں؟

۳ - ابراہیمؑ کی نصیحت

اور ابراہیمؑ اپنے والد سے کہتے تھے ابا جی! آپ ان بتوں کی عبادت کیوں کرتے ہیں؟ ان بتوں کو سجدہ کیوں کرتے ہیں؟ ان بتوں سے کیوں مانگتے ہیں؟ بیشک یہ بت بولتے سنتے نہیں اور نہ یہ نفع نقصان دیتے ہیں اور کس لیے کھانا پینا ان کے لیے رکھا جاتا ہے؟ اور پکی بات ہے ابو! یہ بت کھاتے پیتے نہیں اور آزر کو غصہ آجاتا تھا مگر سمجھتے نہیں تھے اور ابراہیمؑ اپنی قوم کو نصیحت کرتے تھے اور لوگ بھی غضبناک ہوتے اور سمجھتے نہ تھے۔ ابراہیمؑ نے کہا جب لوگ چلے جائیں گے تو میں بتوں کو توڑ دوں گا پھر انھیں صحیح سمجھ آئے گی۔

۴ - ابراہیمؑ بُت توڑتے ہیں

اور عید آگئی اور لوگ خوش ہوئے، لوگ اور بچے عید کے لیے

نکلے اور ابراہیم کے والد بھی نکلے اور انھوں نے ابراہیمؑ سے کہا "کیا آپ ہمارے ساتھ نہیں جائیں گے"؟ ابراہیمؑ نے کہا "میری طبیعت ناساز ہے" لوگ چلے گئے اور ابراہیمؑ گھر پہ رہ گئے، ابراہیم بتوں کے پاس آئے اور اُن سے کہا "بولتے کیوں نہیں؟ سنتے کیوں نہیں؟ یہ کھانا ہے، یہ پینا ہے۔ کیوں نہیں کھاتے؟ کیوں نہیں پیتے"؟ اور بت خاموش رہے۔ اس لیے کہ پتھر تھے اور پتھر نہیں بولتے، ابراہیمؑ نے کہا "تمھیں کیا ہو گیا ہے کیوں نہیں بولتے ہو"؟ بت خاموش رہے اور نہ بولے۔ اس وقت ابراہیمؑ کو غصہ آگیا اور انھوں نے کلہاڑا لے لیا اور کلہاڑے سے بتوں کو مارا، اور توڑ پھوڑ دیا۔ اور ابراہیمؑ نے سب سے بڑے بت کو چھوڑ دیا اور کلہاڑا اُس کی گردن میں لٹکا دیا۔

۵ -- یہ کس نے کیا؟

لوگ واپس آئے اور بت خانہ میں داخل ہوئے۔ لوگوں نے بتوں کو سجدہ کرنے کا ارادہ کیا کہ وہ عید کا دن تھا، لیکن لوگ تعجب میں آگئے اور ڈر گئے، لوگوں نے افسوس کیا اور غضبناک ہوئے، انھوں نے کہا "ہمارے بتوں کے ساتھ یہ حرکت کس نے کی ہے"؟ انھوں نے کہا "ہم نے ایک جوان کے بارے میں سُنا ہے جوان کا ذکر کرتا رہتا ہے، اُسے ابراہیمؑ کہتے ہیں"۔

انھوں نے کہا "اے ابراہیم! ہمارے بتوں کے ساتھ یہ سلوک تم نے کیا ہے؟

ابراہیمؑ نے کہا "یہ تو ان کے بڑے نے کیا ہے انہی سے پوچھ لو۔ اگر بولتے ہیں"، لوگوں کو پتہ تھا کہ بت پتھر ہیں اور وہ جانتے تھے کہ پتھر نہ سنتے ہیں نہ بولتے۔ اور وہ یہ بھی جانتے تھے۔ کہ بڑا بت بھی تو پتھر ہے اور سب سے بڑا بت چل پھر نہیں سکتا اور وہ بتوں کو توڑ نہیں سکتا انھوں نے ابراہیمؑ سے کہا: "تو خوب جانتا ہے کہ بت بولتے نہیں"، ابراہیمؑ نے کہا "پھر تم بتوں کی عبادت کیسے کرتے ہو جبکہ یہ نقصان دیتے ہیں نہ فائدہ؟ اور تم ان سے کیسے مانگتے ہو جبکہ یہ بولتے سنتے نہیں؟ تم سمجھتے کچھ بھی نہیں؟ تمھیں عقل نہیں؟ لوگ خاموش ہو گئے اور شرمندہ ہوئے۔

۶ - ٹھنڈی آگ

لوگ جمع ہوئے اور انھوں نے کہا "ہم کیا کریں؟ ابراہیم نے بتوں کو توڑا ہے اور ان کو ذلیل کیا ہے"! اور لوگوں نے پوچھا "ابراہیم کی سزا کیا ہو؟ اس کا بدلہ کیا ہو؟" جواب یہ تھا "اسے آگ میں جلا دو۔ اپنے بتوں کی مدد کرو" اور یہی ہوا۔ انھوں نے آگ جلائی اور اس میں ابراہیم کو پھینک دیا، لیکن اللہ نے ابراہیمؑ کی مدد کی اور آگ سے کہا "اے آگ! ابراہیمؑ پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا"، اور ایسا ہی ہوا آگ ابراہیمؑ کے لیے ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو گئی اور لوگوں نے دیکھا کہ آگ ابراہیمؑ کو کوئی تکلیف نہیں دے رہی اور لوگوں نے دیکھا کہ ابراہیم بہت خوش ہیں اور صحیح سالم ہیں، لوگ سخت حیران ہوئے۔

www.abulhasanalinadwi.org

۷- میرا رب کون ہے؟

اور ایک رات ابراہیمؑ نے ایک ستارا دیکھا، کہا: یہ میرا رب ہے اور جب ستارہ غائب ہو گیا، ابراہیمؑ نے کہا "نہیں یہ میرا رب نہیں اور ابراہیمؑ نے چاند دیکھا اور کہا "یہ میرا رب ہے"، اور جب چاند غائب ہو گیا تو ابراہیم نے کہا "نہیں! یہ میرا رب نہیں"، اور سورج نکلا، ابراہیمؑ نے کہا "یہ میرا رب ہے، یہ بہت بڑا ہے" اور جب رات کو سورج بھی غائب ہو گیا۔ ابراہیمؑ نے کہا "نہیں! یہ میرا رب نہیں"! بیشک اللہ زندۂ جاوید ہے۔ مرے گا نہیں وہ باقی رہنے والا ہے غائب نہیں ہوتا۔ بیشک اللہ طاقتور ہے اس پر کوئی چیز غالب نہیں آسکتی۔ ستارہ کمزور ہے اس پر صبح غالب آجاتی ہے چاند کمزور ہے کہ اس پر سورج غالب آجاتا ہے اور سورج کمزور ہے کہ اس پر رات غالب آجاتی ہے اور اس پر بادل غالب آجاتا ہے۔ اور ستارہ میری مدد نہیں کر سکتا کہ وہ خود کمزور ہے اور چاند میری مدد نہیں کر سکتا کہ وہ خود کمزور ہے اور سورج میری مدد نہیں کر سکتا کہ وہ خود کمزور ہے۔ میری مدد تو اللہ کرتا ہے اور کرے گا اس لیے کہ وہ زندۂ جاوید ہے، باقی ہے، غائب نہیں ہوتا اور طاقتور ہے۔ اس پر کوئی چیز غالب نہیں آسکتی۔

۸- میرا رب اللہ ہے

ابراہیمؑ نے جان لیا کہ اللہ ہی ان کا رب ہے۔ اس لیے کہ وہ زندہ

www.abulhasanalinadwi.org

ہے مرتا نہیں اور نہ مرے گا، باقی ہے، غائب نہیں، طاقتور ہے، اس پر کوئی چیز غالب نہیں آسکتی اور ابراہیمؑ نے جان لیا کہ اللہ ستارے کا رب ہے، اور اللہ چاند کا رب ہے اور اللہ سورج کا رب ہے اور بلاشبہ وہ جہانوں کا رب ہے۔

اللہ نے ابراہیمؑ کو ہدایت دی اور انھیں اپنا نبی اور خلیل (دوست) بنایا اور ابراہیمؑ کو حکم دیا کہ وہ اپنی قوم کو دین کی دعوت دیں اور بتوں کی عبادت سے روکیں۔

۹ - ابراہیمؑ کی دعوت

ابراہیمؑ نے اپنی قوم کو اللہ کی طرف بلایا اور انھیں بتوں کی پرستش سے روکا، ابراہیمؑ نے اپنی قوم سے کہا "تم کیا عبادت کرتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ" ہم بتوں کی عبادت کرتے ہیں،" ابراہیمؑ نے کہا "کیا جب تم انھیں پکارتے ہو وہ تمھاری سنتے ہیں؟ یا وہ تمھیں کوئی فائدہ یا نقصان دیتے ہیں؟" انھوں نے کہا "ہم نے اپنے اباؤ اجداد کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے" ابراہیم نے کہا "میں ان بتوں کی عبادت نہیں کرتا بلکہ میں تو ان بتوں کا دشمن ہوں" میں جہانوں کے رب کی عبادت کرتا ہوں اور کروں گا۔ جس نے مجھے پیدا کیا پس وہی مجھے ہدایت دیتا ہے اور وہی مجھے کھلاتا پلاتا ہے، اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے وہی مجھے مارتا اور زندہ کرتا ہے اور کرے گا۔"

بت نہ پیدا کرتے ہیں اور نہ ہدایت دیتے ہیں، یہ کسی کو کھلاتے

www.abulhasanalinadwi.org

ہیں نہ پلاتے اور جب کوئی بیمار ہو جائے تو یہ شفا نہیں دیتے اور یہ کسی کو مارتے ہیں نہ جلاتے۔

۱۰- بادشاہ کے رُوبرُو

شہر میں ایک بڑا بادشاہ تھا اور بہت ظالم تھا اور لوگ بادشاہ کو سجدہ کرتے تھے۔ بادشاہ نے سُنا کہ ابراہیمؑ اللہ کے سوا کسی کو سجدہ نہیں کرتے، بادشاہ غضبناک ہوا اور اس نے ابراہیمؑ کو بلا بھیجا، ابراہیمؑ آئے وہ اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے۔ بادشاہ نے کہا "ابراہیمؑ! تمھارا رب کون ہے؟" ابراہیمؑ نے کہا "میرا رب اللہ ہے"، بادشاہ نے کہا "اللہ کون ہے، ابراہیم؟" ابراہیمؑ نے جواب دیا "وہ جو زندہ کرتا اور مارتا ہے"، بادشاہ نے کہا "میں بھی زندہ کرتا اور مارتا ہوں"۔ بادشاہ نے ایک آدمی کو بلایا اور اُسے قتل کر دیا اور ایک دوسرے آدمی کو بلایا اور اُسے چھوڑ دیا اور کہا کہ میں زندہ کرتا اور مارتا ہوں، میں نے ایک کو قتل کر دیا اور دوسرے کو چھوڑ دیا۔ بادشاہ بڑا غبی اور کند ذہن تھا، اور ہر مشرک ایسا ہی ہوتا ہے۔ ابراہیمؑ نے ارادہ کیا کہ بادشاہ اور اس کی قوم کو سمجھائیں، ابراہیمؑ نے بادشاہ سے کہا "بیشک میرا اللہ سورج کو مشرق سے لاتا ہے تو اُسے مغرب سے لے آ"، بادشاہ سخت حیران ہوا، اور خاموش ہو گیا، بادشاہ شرمندہ ہوا اور لاجواب ہو گیا۔

www.abulhasanalinadwi.org

۱۱- والد کو دعوت

اور ابراہیمؑ نے اپنے والد کو دعوت دینے کا بھی ارادہ کیا اور ان سے کہا - اے ابّا جی ! جو سنتے دیکھتے نہیں، آپ ان کی عبادت کیوں کرتے ہیں ؟" اور جو فائدہ اور نقصان نہیں دیتے ان کی عبادت کیوں کرتے ہیں ؟" اے ابّاجی ! آپ شیطان کی عبادت نہ کریں" - اے ابّا جی ! آپ رحمان کی عبادت کریں - ابراہیمؑ کے والد برہم ہو گئے اور کہا " میں تجھے ماروں گا، مجھے چھوڑ دے اور کچھ نہ کہے، ابراہیمؑ بہت ہی حلیم اور بردبار تھے، اپنے والد سے کہا " آپ پر سلامتی ہو" اور کہا کہ میں یہاں سے جاتا ہوں اور اپنے رب کو پکاروں گا - ابراہیمؑ کو بہت افسوس ہوا اور انھوں نے کسی دوسرے شہر جانے کا ارادہ کر لیا، کہ وہاں اپنے رب کی عبادت کریں اور لوگوں کو اللہ کی طرف بلائیں -

۱۲- مکہ کی طرف

ابراہیمؑ کی قوم، بادشاہ اور والد سب ناراض ہو گئے اور ابراہیمؑ نے کسی دوسرے شہر جانے، اللہ کی عبادت کرنے اور لوگوں کو اللہ کی طرف بلانے کا ارادہ کر لیا ابراہیمؑ اپنے شہر (ملک) سے نکلے اور اپنے والد کو الوداع کہا - ابراہیمؑ نے مکہ کا قصد کیا، ان کے ساتھ ان کی اہلیہ ہاجرہ تھیں - مکہ میں نہ چارہ تھا نہ درخت، اس میں نہ کنواں تھا نہ کوئی

www.abulhasanalinadwi.org

نہر، مکہ میں نہ حیوان تھے نہ انسان، ابراہیمؑ مکہ پہنچے اور اس میں اترے ابراہیمؑ نے اپنی بیوی ہاجرہ اور بیٹے اسماعیل کو وہاں چھوڑا اور جب ابراہیمؑ نے واپس جانے کا ارادہ کیا تو ان کی بیوی ہاجرہ نے کہا۔ حضور! کہاں کا ارادہ ہے؟ کیا آپ مجھے یہاں چھوڑ جائیں گے؟ یہاں نہ پانی ہے اور نہ کھانا"، کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے"؟ ابراہیمؑ نے کہا "ہاں"، ہاجرہ نے کہا" پھر وہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا"۔

۱۳- زمزم کا کنواں

ایک مرتبہ اسماعیل کو پیاس لگی، ان کی والدہ نے انھیں پانی پلانا چاہا مگر پانی کہاں؟ مکہ میں کوئی کنواں نہ تھا اور نہ کوئی دریا اور نہر، ہاجرہ پانی کی تلاش میں تھیں اور "صفا" پہاڑی سے "مروہ" تک اور "مروہ" سے "صفا" تک دوڑتی تھیں، اللہ نے ہاجرہ کی مدد کی اور اسماعیل کی مدد کی اور ان دونوں کے لیے پانی پیدا کیا اور پانی زمین سے نکلا، اسماعیل اور ہاجرہ نے پیا، پانی "زمزم" کے کنویں کی صورت میں باقی رہا۔ اللہ نے زمزم کو بڑی برکت دی اور یہ وہی کنواں ہے جس سے لوگ حج میں پیتے ہیں۔ اور "زمزم" لے کر اپنے اپنے ملکوں کو جاتے ہیں۔ کیا تو نے "زمزم" پیا ہے؟

۱۴- ابراہیمؑ کا خواب

ابراہیمؑ مدت کے بعد مکہ واپس آئے، اسماعیلؑ اور ہاجرہؓ سے ملے،

ابراہیمؑ اپنے بیٹے اسماعیلؑ سے خوش ہوئے۔ اسماعیلؑ چھوٹے لڑکے تھے، دوڑتے، کھیلتے اور والد کے ساتھ نکلتے تھے، ابراہیمؑ۔ اسماعیلؑ سے بہت پیار کرتے تھے۔ ایک رات ابراہیمؑ نے خواب میں دیکھا کہ وہ اسماعیلؑ کو ذبح کرتے ہیں، اور ابراہیمؑ سچے نبی تھے، ان کا خواب سچا خواب تھا اور ابراہیمؑ اللہ کے دوست تھے۔ انھوں نے ارادہ کیا کہ جس چیز کا انھیں خواب میں اللہ نے حکم دیا ہے کر گزریں۔ ابراہیمؑ نے اسماعیلؑ سے کہا "بیشک میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تمھیں ذبح کرتا ہوں، تو دیکھ! تیری کیا رائے ہے؟" اسماعیل نے کہا "اے ابا جی! آپ وہ کر گزریں جس کا آپ کو حکم دیا گیا ہے اگر اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے" ابراہیمؑ نے اسماعیلؑ کو ساتھ لیا اور ایک چھری بھی لی اور جب ابراہیمؑ "منٰی" پہنچے، اسماعیل کو ذبح کرنے کا ارادہ کیا اور اسماعیلؑ زمین پر پہلو کے بل لیٹ گئے، ابراہیمؑ نے ذبح کرنے کا ارادہ کیا اور اسماعیلؑ کے گلے پر چھری رکھ دی۔ لیکن اللہ یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ کیا اس کا دوست وہ کرتا ہے جس کا اسے حکم دیا جاتا ہے، اور کیا وہ بیٹے سے زیادہ پیار کرتا ہے یا اللہ سے؟ ابراہیمؑ امتحان میں کامیاب ہوئے، اللہ نے جبرئیل کو جنت سے ایک مینڈھا دے کر بھیجا اور کہا کہ اسے ذبح کریں اور اسماعیلؑ کو ذبح نہ کریں اور اللہ کو ابراہیمؑ کا عمل پسند آ گیا، پس مسلمانوں کو "عید الاضحیٰ" میں ذبح کا حکم دیا۔ اللہ کا درود و سلام ہو ابراہیمؑ پر اللہ کا درود و سلام ہو اسماعیلؑ پر۔

www.abulhasanalinadwi.org

۱۵ - کعبہ

ابراہیمؑ گئے اور اس کے بعد واپس آئے۔ انھوں نے اللہ کے لیے ایک گھر بنانے کا ارادہ کیا، گھر بہت تھے مگر اللہ کے لیے گھر نہ تھا جس میں وہ اللہ کی عبادت کریں۔ اسماعیلؑ نے بھی ارادہ کیا کہ وہ اپنے والد کے ساتھ اللہ کے لیے گھر بنائیں۔ ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ پہاڑ سے پتھر لائے۔ ابراہیمؑ اپنے ہاتھ سے کعبہ بناتے تھے اور اسماعیلؑ بھی اپنے ہاتھ سے کعبہ بناتے تھے۔ ابراہیمؑ اللہ کا ذکر اور دعا کرتے تھے اور اسماعیلؑ بھی اللہ کا ذکر اور دعا کرتے تھے "اے ہمارے رب! ہم سے قبول کر، بیشک تو بہت ہی سننے والا جاننے والا ہے۔"
اللہ نے ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ کی دعا قبول کی، اور کعبہ میں برکت دی، ہم ہر نماز میں کعبہ کی طرف رخ کرتے ہیں اور مسلمان حج کے دنوں میں کعبہ کی طرف سفر کرتے ہیں۔ کعبہ کا طواف کرتے ہیں اور اس کے پاس نماز پڑھتے ہیں۔ اللہ نے کعبہ میں برکت دی اور ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ کی دعا قبول کی۔ اللہ کا درود و سلام ہو ابراہیمؑ پر۔ اللہ کا درود و سلام ہو اسماعیلؑ پر۔ اللہ کا درود و سلام ہو محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر۔

۱۶ - بیت المقدس

ابراہیمؑ کی ایک دوسری بیوی تھیں، ان کا نام "سارہ" تھا اور ابراہیمؑ کے سارہ سے ایک دوسرے فرزند تھے ان کا نام اسحاقؑ تھا، ابراہیمؑ نے

www.abulhasanalinadwi.org

"شام" میں سکونت اختیار کی، اور اسحاقؑ نے بھی شام میں اللہ کے لیے ایک گھر بنایا جیسا ان کے والد اور بھائیؑ نے مکہ میں ایک گھر بنایا تھا اور یہ مسجد جو اسحاقؑ نے شام میں بنائی وہ "بیت المقدس" ہے اور وہ مسجد اقصیٰ ہے جس کے اردگرد کو اللہ نے برکت دی اور اللہ نے اسحاقؑ کی اولاد میں برکت دی جیسے اسماعیل کی اولاد میں برکت دی اور ان میں بہت سے نبی اور بادشاہ ہوئے اور اسحاقؑ کے ایک فرزند یعقوبؑ تھے اور وہ نبی تھے اور یعقوبؑ کے بارہ (۱۲) بیٹے تھے ان میں یوسفؑ بن یعقوب ہیں اور یوسفؑ کا قرآن میں عجیب قصہ ہے اور وہ یہ ہے۔

سب سے اچھا قصّہ

۱- عجیب خواب

یوسفؑ چھوٹے لڑکے تھے، ان کے گیارہ بھائی تھے اور یوسفؑ بہت خوبصورت لڑکے تھے اور یوسفؑ بہت ذہین لڑکے تھے اور ان کے والد یعقوبؑ دوسرے بھائیوں کی نسبت اُن سے زیادہ پیار کرتے تھے۔

ایک رات یوسفؑ نے عجیب خواب دیکھا، گیارہ ستارے اور سورج اور چاند کو دیکھا کہ سب ان کو سجدہ کر رہے ہیں۔ ننھے یوسفؑ بہت حیران ہوئے۔ اور اس خواب کو نہ سمجھے کہ کس طرح ستارے، سورج اور چاند ایک آدمی کو سجدہ کرتے ہیں؟ ننھے یوسف اپنے باپ۔ یعقوبؑ کے پاس گئے اور انھیں یہ عجیب

www.abulhasanalinadwi.org

خواب کہہ سنایا۔

"کہا اے اباجی! بیشک میں نے گیارہ ستارے، سورج اور چاند کو دیکھا کہ وہ میرے لیے سجدہ کرنے والے ہیں" اور یعقوب نبی تھے، وہ اس خواب سے بہت خوش ہوئے اور کہا کہ یوسفؑ! اللہ تمھیں برکت دے، تیری بڑی شان ہوگی یہ خواب علم اور نبوّت کی خوشخبری ہے اور اللہ نے انعام کیا تمھارے دادا اسحاقؑ پر اور اللہ نے انعام کیا تمھارے پر دادا ابراہیمؑ پر اور یقیناً وہ تم پر انعام کرے گا اور آلِ یعقوبؑ پر بھی انعام کرے گا اور یعقوبؑ بڑے بزرگ تھے اور لوگوں کی طبیعتوں سے خوب واقف تھے اور وہ جانتے تھے کہ شیطان کیسے غالب آجاتا ہے اور شیطان انسان کے ساتھ کیسے کھیلتا ہے، پس فرمایا اے میرے بیٹے! اپنے بھائیوں میں سے یہ خواب کسی کو نہ بتانا، وہ بلاشبہ تم سے حسد کریں گے اور تمھارے دشمن بن جائیں گے۔

۲ - بھائیوں کا حسد

اور یوسف کے اپنی والدہ سے ایک دوسرے بھائی تھے، ان کا نام "بنیامین" تھا اور یعقوبؑ ان دونوں کو بہت چاہتے تھے اور ان دونوں جیسا کسی اور کو نہ چاہتے تھے اور بھائی یوسفؑ اور بنیامین سے حسد کرتے اور خفا ہوتے اور کہتے کہ ہمارے ابّا یوسفؑ اور بنیامین کو زیادہ کیوں چاہتے ہیں؟ اور ہمارے ابّو یوسفؑ اور بنیامین کو کیوں چاہتے ہیں۔ جبکہ وہ دونوں چھوٹے اور کمزور ہیں ہم سے یوسف اور بنیامین جیسا پیار کیوں نہیں کرتے جبکہ ہم طاقتور جوان ہیں یہ عجیب بات ہے اور یوسفؑ چھوٹے لڑکے تھے،

انھوں نے خواب بھائیوں کو کہہ سنایا اور جب بھائیوں نے خواب سنا تو بہت خفا ہوئے اور ان کا حسد اور زیادہ ہوگیا۔

اور بھائی ایک دن مل بیٹھے اور انھوں نے کہا کہ یوسف کو قتل کردو، یا اسے کہیں دور کی زمین میں پھینک دو، اس وقت تمھارے والد کی محبت خالص تمھارے لیے ہوگی اور ۔ ان میں سے ایک نے کہا: نہیں بلکہ انھیں راستہ کے کسی کنویں میں پھینک دو، کوئی مسافر لے جائے گا اور سب بھائی اس پر متفق ہوگئے۔

۳- یعقوبؑ کے پاس

اور جب انھوں نے اس رائے پر اتفاق کرلیا تو یعقوبؑ کے پاس آئے اور یعقوبؑ کو یوسف کی بہت فکر رہتی تھی اور جانتے تھے کہ بھائی اس سے حسد کرتے ہیں اور پیار نہیں کرتے اور یعقوبؑ یوسف کو بھائیوں کے ساتھ نہیں بھیجا کرتے تھے اور یوسفؑ اپنے بھائی کے ساتھ کھیلا کرتے اور دور نہیں جاتے تھے اور بھائی اس بات کو جانتے تھے لیکن انھوں نے برائی کا عزم کرلیا، انھوں نے کہا اے ابا جی! آپ ہمارے ساتھ یوسف کو کیوں نہیں بھیجتے؟ آپ کس بات سے ڈرتے ہیں؟ وہ ہمارے پیارے اور چھوٹے بھائی ہیں اور ہم ایک باپ کے بیٹے ہیں اور بھائی ہمیشہ اکٹھے کھیلتے ہیں، ہم بھی کیوں نہ جائیں اور اکٹھے کھیلیں؟ کل آپ اسے ہمارے ساتھ جنگل کو بھیج دیں کہ ذرا وہ کھائیں اور کھیلیں اور بیشک ہم ضرور اس کی حفاظت کرنے والے ہوں گے‘‘ اور یعقوبؑ بڑے بزرگ تھے۔

www.abulhasanalinadwi.org

اور یعقوبؑ بہت عقلمند اور بردبار تھے، یعقوبؑ یوسف کو اپنے سے دور کرنا نہیں چاہتے تھے اور انھیں یوسف کی بہت فکر رہتی تھی، انھوں نے اپنے بیٹوں سے کہا " میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ اسے بھیڑیا کھا جائے اور تم اس سے غافل رہو"۔ انھوں نے کہا "کبھی نہیں" اُسے ہماری موجودگی میں بھیڑیا کیسے کھا سکتا ہے؟ اور اُسے کیسے کھا سکتا ہے جب کہ ہم طاقتور جوان ہیں؟ یعقوبؑ نے یوسف کو اجازت دے دی۔

۴ - جنگل کی طرف

جب یعقوبؑ نے یوسف کو اجازت دی تو بھائی بہت خوش ہوئے اور جنگل کی طرف چل پڑے اور یوسف کو جنگل کے کنویں میں پھینک دیا اور ننھے یوسف پر رحم کیا نہ یعقوب بزرگ پر۔

یوسف چھوٹے لڑکے تھے، ان کا دل بھی چھوٹا تھا، کنواں گہرا تھا کنواں تاریک تھا، اور یوسف تنہا تھے لیکن اللہ نے یوسف کو بشارت دی اور ان سے کہا " نہ غم کھاؤ اور نہ ڈرو، بیشک اللہ تمھارے ساتھ ہے اور تمھاری بڑی شان ہوگی، بھائی تمھارے پاس آئیں گے اور تم انھیں ان کے کیے کی خبر دوگے۔

اور جب وہ (بھائی) اپنے کام سے فارغ ہوئے اور یوسف کو کنویں میں پھینک دیا، تو اکٹھے ہوئے اور کہنے لگے "ہم اپنے والد سے کیا کہیں گے ؟"، کسی نے کہا کہ " ہمارے والد کہتے تھے کہ میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ اُسے بھیڑیا کھا جائے، ہم ان سے کہیں گے، ابا جی! آپ نے

www.abulhasanalinadwi.org

سچ کہا "اسے بھیڑیا کھا گیا ہے" بھائیوں نے اس پر صاد کہا، کہنے لگے ہم اپنے والد سے کہیں گے کہ اسے بھیڑیا کھا گیا ہے۔ ایک نے کہا "لیکن اس کی نشانی کیا ہو؟" انھوں نے کہا "اس کی نشانی خون ہے" بھائیوں نے ایک مینڈھا لیا اور اُسے ذبح کر دیا، اور یوسف کی قمیص لی اور اسے رنگ دیا۔ بھائی بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے اب ہمارے والد ہماری تصدیق کریں گے۔

۵۔ یعقوبؑ کے سامنے

اور عشاء کے وقت والد کے پاس روتے ہوئے آئے، کہنے لگے اے ابا جی! ہم آگے نکل گئے اور یوسف کو ہم نے اپنے سامان کے پاس پیچھے چھوڑا، اُسے بھیڑیا کھا گیا اور اس کی قمیص کے ساتھ جھوٹا خون لگا کر لے آئے اور کہنے لگے کہ یہ یوسف کا خون ہے اور ان کے والد یعقوب نبی تھے اور بڑے بزرگ تھے اور اپنی اولاد سے زیادہ عقلمند تھے اور یعقوبؑ جانتے تھے جب بھیڑیا انسان کو کھاتا ہے تو اسے زخمی کرتا ہے اور اس کی قمیص کو پھاڑ دیتا ہے اور یوسف کی قمیص صحیح و سالم تھی اور خون میں رنگی ہوئی تھی۔ یعقوبؑ پہچان گئے کہ یہ جھوٹا خون ہے اور بھیڑیئے کا قصہ من گھڑت ہے۔ انھوں نے اپنی اولاد سے کہا "بلکہ یہ تو من گھڑت قصہ ہے، اچھے صبر کے سوا اور کیا چارہ ہے" اور یعقوبؑ یوسف پر بہت ہی غمگین ہوئے۔ لیکن انھوں نے نہایت اچھا صبر کیا۔

www.abulhasanalinadwi.org

۶ - یوسف کنویں میں

بھائی گھر کی طرف لوٹے، اور یوسف کو کنویں میں چھوڑ دیا، بھائیوں نے کھانا کھایا اور بستر پر سو گئے اور یوسف کنویں میں، نہ بستر اور نہ کھانا اور بھائی یوسف کو بھول گئے اور سو گئے - یوسف نہ سوئے اور نہ کسی کو بھولے اور یعقوب یوسف کو برابر یاد کرتے رہے اور یوسف یعقوبؑ کو یاد کرتے رہے اور یوسف کنویں میں تھے اور کنواں گہرا تھا اور کنواں جنگل میں تھا اور جنگل ڈراؤنا تھا اور پھر یہ رات میں، اور رات بھی تاریک اور اندھیری -

۷ - کنویں سے محل تک

اس جنگل میں ایک جماعت سفر کر رہی تھی، انھیں راستہ میں پیاس لگی اور کنویں کی تلاش میں لگ گئے، انھوں نے ایک کنواں دیکھا، انھوں نے اس کی طرف ایک آدمی بھیجا تاکہ اُن کے لیے پانی لے آئے، آدمی کنویں کے پاس آیا اور ڈول پھینکا اور ڈول کھینچا، مگر ڈول بھاری تھا - اُسے نکالا، کیا دیکھتا ہے کہ ایک لڑکا ہے، آدمی گھبرا گیا اور پکار اُٹھا "اے خوشخبری! یہ لڑکا ہے" لوگ بہت خوش ہوئے اور اسے چھپا دیا، مصر پہنچے اور بازار میں کھڑے ہو گئے اور آواز دینے لگے اس لڑکے کو کون خریدے گا؟ اس لڑکے کو کون خریدے گا؟ عزیز نے چند

www.abulhasanalinadwi.org

کوڑیوں کے مول یوسف کو خرید لیا۔ تاجروں نے اسے فروخت کر دیا اور یوسف کو پہچان نہ سکے، عزیز انھیں اپنے محل میں لے گیا اور بیوی سے کہا "یوسف کو عزت سے رکھنا یہ بہت ہی پیارا بچہ ہے۔"

۸ - وفا اور امانت

عزیز کی بیوی نے یوسف کو پھسلانے کی کوشش کی، لیکن یوسف نے صاف انکار کر دیا اور کہا "ہرگز نہیں"، میں اپنے آقا کے ساتھ خیانت نہیں کرتا اور نہ کروں گا، انھوں نے میرے ساتھ احسان کیا اور مجھے عزت دی، میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور عزیز کی بیوی طیش میں آگئی اور اس نے اپنے خاوند سے شکایت کی اور عزیز نے جان لیا کہ عورت جھوٹی ہے اور یوسف امین ہیں۔ عزیز نے اپنی بیوی سے کہا "بلاشک تو ہی خطا کار تھی" اور مصر میں یوسف کے جمال کا چرچا ہوا، جب انھیں کوئی دیکھتا تو پکار اٹھتا "یہ آدمی نہیں بلکہ یہ تو کوئی معزز فرشتہ ہے"، عورت غصے میں آگئی اور یوسف سے کہا "تب تم جیل جاؤ گے"۔ یوسف نے کہا "جیل مجھے زیادہ پسند ہے" اور چند دنوں کے بعد عزیز نے یوسف کو جیل بھیج دیا، اور عزیز جانتا تھا کہ یوسف کا کوئی قصور نہیں اور یوسف جیل چلے گئے۔

۹ - جیل کی نصیحت

اور یوسف جیل میں داخل ہوئے اور سب جیل والوں نے جان لیا کہ یوسف بہت ہی شریف جوان ہیں اور یوسف بہت بڑے عالم ہیں، اور یوسف کے

www.abulhasanalinadwi.org

سینے میں نہایت رحم والا دل ہے، جیل والوں نے یوسف کو بہت پسند آیا۔ اور ان کا احترام کیا اور یوسف سے لوگ خوش ہوئے اور ان کی تعظیم کی، ان کے ساتھ جیل میں دو آدمی داخل ہوئے اور ان دونوں نے یوسف کو اپنے اپنے خواب بتائے، ان میں سے ایک نے کہا میں دیکھتا ہوں کہ میں شراب کشید کرتا ہوں اور دوسرے نے کہا میں دیکھتا ہوں کہ میں سر پہ روٹی اٹھائے ہوئے ہوں اور پرندے اس سے کھاتے ہیں اور ان دونوں نے یوسف سے اس کی تعبیر پوچھی اور یوسف خوابوں کی تعبیر کے عالم تھے اور یوسف اللہ کے نبیوں میں سے ایک نبی تھے لوگ ان کے زمانے میں "غیر اللہ" کی عبادت کرتے تھے اور انھوں نے اپنی طرف سے بہت سے رب بنا (وضع کر) رکھے تھے اور کہتے کہ یہ خشکی کا رب ہے، یہ پانی اور سمندر کا رب ہے یہ رزق کا رب ہے اور یہ بارش کا رب ہے۔ یوسف یہ سب کچھ دیکھتے اور ہنستے اور یوسف یہ سب کچھ جانتے اور روتے یوسف انھیں اللہ کی طرف بلانا چاہتے تھے اور اللہ نے چاہا کہ یہ جیل میں ہو، کیا جیل والے موعظت و نصیحت کے مستحق نہیں؟ کیا جیل والے رحم و مہربانی کے مستحق نہیں؟ کیا جیل والے اللہ کے بندے نہیں؟ کیا جیل والے آدمی نہیں؟

یوسف جیل میں تھے مگر آزاد اور جرأت والے تھے، یوسف مالدار نہیں تھے لیکن سخی تھے، بیشک نبی ہر جگہ حق کا بول بالا کرتے ہیں، بیشک نبی ہر زمانہ میں بھلائی کی سخاوت کرتے ہیں۔

۱۰۔ یوسفؑ کی دانائی

یوسف نے اپنے جی میں کہا "بیشک ضرورت ان دو آدمیوں کو میرے

www.abulhasanalinadwi.org

پاس کھینچ لائی ہے اور ضرورت مند نرم اور جھکا ہوا ہوتا ہے۔ ضرورت مند اطاعت کرتا اور سنتا ہے اگر میں ان دونوں سے کچھ کہوں تو وہ ضرور سنیں گے اور جیل والے بھی، لیکن یوسف نے جلدی نہیں کی، بلکہ ان سے کہا، میں تمہیں تمہارا کھانا آنے سے پیشتر تمہارے خوابوں کی تعبیر بتا دوں گا" وہ دونوں اطمینان سے بیٹھ گئے پھر ان سے یوسف نے کہا کہ میں خوابوں کی تعبیر کا عالم ہوں" یہ ان میں سے ہے جن کی میرے رب نے مجھے تعلیم دی" وہ دونوں خوشی سے مطمئن ہو گئے۔ یہاں یوسف کو موقع ہاتھ لگا اور اپنی نصیحت کا آغاز کیا۔

۱۱۔ توحید کی نصیحت و وعظ

یوسف نے کہا کہ یہ ان میں سے ہے جن کی میرے رب نے مجھے تعلیم دی لیکن اللہ اپنا علم ہر ایک کو نہیں دیتا، اللہ اپنا علم مشرک کو نہیں دیتا، کیا تم جانتے ہو کہ مجھے میرے رب نے کیوں علم دیا؟ اس لیے کہ میں نے شرک والوں کا طریق ترک کر دیا ہے" اور میں نے پیروی کی اپنے آباء ابراہیمؑ، اسحٰقؑ اور یعقوبؑ کی "ہمارا کوئی حق نہیں کہ ہم اللہ کے ساتھ کچھ بھی شرک کریں"

یوسف نے کہا" اور یہ توحید صرف ہمارے لیے ہی نہیں بلکہ وہ پوری انسانیت کے لیے ہے، "وہ یہ ہم پر اللہ کا فضل ہے اور لوگوں پر لیکن بہت سے لوگ شکر نہیں کرتے" یہاں یوسف ذرا سے رکے اور ان سے پوچھا۔ تم کہتے ہو کہ بڑی رب (خشکی کا)۔ بحری رب، رزق کا رب اور بارش کا رب، اور ہم کہتے ہیں اللہ جہانوں کا رب ہے "کیا بہت سے رب بہتر ہیں یا اللہ جو ایک ہے اور زبردست"، خشکی، تری، رزق اور بارش کا رب کہاں ہے؟ "مجھے دکھاؤ"

www.abulhasanalinadwi.org

انھوں نے زمین سے کیا پیدا کیا ہے یا ان کا کوئی حصہ آسمانوں میں ہے ؟' زمین آسمان اور انسان کی طرف دیکھو، یہ اللہ کی مخلوق ہے پس مجھے دکھاؤ کیا پیدا کیا ہے ان لوگوں نے جو اللہ کے سوا ہیں ؟ اور کس طرح خشکی، تری، رزق اور بارش کا رب ہے ؟ "یہ سب نام ہیں جو تم اور تمھارے اٰباء نے رکھ لیے" حکم بادشاہی، اور زمین اللہ کے لیے ہیں، "اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو یہی مضبوط دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے"۔

۱۲- خواب کی تعبیر

اور جب یوسف اپنے وعظ و نصیحت سے فارغ ہوئے تو ان دونوں کو خواب کی تعبیر بتائی۔ کہا "تم میں سے ایک اپنے آقا کا ساقی ہو گا اور دوسرے کو سولی دی جائے گی اور پرندے اس کے سر کو کھائیں گے"۔ اور پہلے سے کہا "اپنے آقا سے میرا ذکر کرنا"۔ اور دونوں آدمی نکلے پہلا بادشاہ کا ساقی ہو گیا اور دوسرے کو پھانسی دے دی گئی اور ساقی بادشاہ کے ہاں یوسف کا ذکر بھول گیا اور یوسف کئی سال جیل میں رہے۔

۱۳- بادشاہ کا خواب

اور مصر کے بادشاہ نے ایک عجیب خواب دیکھا، اس نے خواب میں سات موٹی گائیں دیکھیں اور یہ سات گائیں سات کمزور گائیں کھا جاتی ہیں اور بادشاہ نے سات سبز بالیں اور سات خشک بالیں دیکھیں، بادشاہ کو اس

www.abulhasanalinadwi.org

عجیب وغریب خواب سے حیرت ہوئی اور اپنے ساتھیوں سے اس کی تعبیر پوچھی۔ انھوں نے کہا یہ (کوئی چیز) کچھ نہیں سونے والا بہت سی ایسی چیزیں دیکھتا ہے جن کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی، لیکن ساقی نے کہا "نہیں میں تمھیں اس خواب کی تعبیر بتاؤں گا۔ ساقی جیل گیا اور اس نے یوسف سے بادشاہ کے خواب کی تعبیر پوچھی۔ یوسف بہت ہی فیاض، سخی اللہ کی مخلوق پر مہربان اور شفیق تھے اسے تعبیر بتادی۔ یوسف سخی اور کریم تھے، وہ بخل سے آشنا نہ تھے یوسف نے خواب کی تعبیر بھی بتائی اور تدبیر کی رہنمائی بھی کی، کہا تم سات سال تک زراعت کروگے اور چھوڑدو جو تم کاٹو فصل سے، مگر بہت کم جو تم کھاؤ اور اس کے بعد عام قحط ہوگا، اس میں تم نے جو جمع کیا وہ کھاؤگے تھوڑا تھوڑا اور یہ قحط سات سال تک طول کھینچے گا اس کے بعد مدد آئے گی اور لوگ سیراب ہوں گے ساقی نے جاکر بادشاہ کو اس کے خواب کی تعبیر بتائی۔

۱۴۔ بادشاہ یوسف کو بلا بھیجتا ہے

اور جب بادشاہ نے یہ تعبیر اور تدبیر سُنی تو بہت خوش ہوا اور کہا "یہ تعبیر کس نے بتائی ؟" اور بادشاہ نے کہا" یہ شریف آدمی کون ہے جس نے ہمیں نصیحت کی اور تدبیر بتائی ؟ ساقی نے کہا" یہ یوسف ہیں اور یہ وہی ہیں جنھوں نے مجھے تعبیر بتائی تھی کہ میں اپنے آقا بادشاہ کا ساقی ہوں گا۔ بادشاہ یوسف کی ملاقات کا مشتاق ہوا اور یوسف کو بلا بھیجا اور بادشاہ نے کہا۔

"اسے میرے پاس لے آؤ، میں اُسے خالص اپنے لیے رکھوں گا"۔

۱۵- یوسف تفتیش چاہتے ہیں

جب پیغامبر یوسف کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ بادشاہ آپ کو یاد کرتا ہے یوسف جیل سے اس طرح نکلنے پر رضامند نہ ہوئے۔ لوگ کہیں یہ یوسف ہے، یہ کل جیل میں تھا، اس نے عزیز سے خیانت کی تھی۔ یوسف بڑے ہی خوددار تھے یوسف بڑے عقلمند اور ذہین تھے اگر یوسف کی جگہ کوئی اور جیل میں ہوتا اور اس کے پاس بادشاہ کا ایلچی آتا اور اس سے بادشاہ کا ایلچی کہتا کہ بادشاہ آپ کو بلاتا ہے اور آپ کی انتظار میں ہے۔ یہ شخص تیزی سے جیل کے دروازے پر پہنچتا اور چلا جاتا، لیکن یوسف نے تیزی نہ کی اور نہ کوئی جلدی کی، بلکہ بادشاہ کے ایلچی سے کہا "میں تفتیش چاہتا ہوں، میں اپنے بارے میں اور اپنے مسئلہ میں تحقیق چاہتا ہوں۔ بادشاہ نے یوسف کے بارے میں پوچھا، بادشاہ اور لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ یوسف بے قصور ہیں۔ یوسف جیل سے بری ہو کر نکلے۔ اور بادشاہ نے ان کا اکرام کیا۔

۱۶- زمین کے خزانوں پر

یوسف اچھی طرح جانتے تھے کہ امانت تھوڑے لوگوں میں ہے اور وہ جانتے تھے کہ خیانت لوگوں میں بہت ہے اور یوسف دیکھتے تھے کہ لوگ اللہ کے مال میں خیانت کرتے ہیں اور وہ دیکھتے تھے کہ زمین میں

www.abulhasanalinadwi.org

بہت سے خزانے ہیں لیکن ضائع ہوتے ہیں وہ اس لیے ضائع ہوتے ہیں کہ حکام ان کے بارے میں اللہ سے نہیں ڈرتے، ان کے کتنے کھاتے ہیں لیکن لوگوں کو کھانے کو نہیں ملتا اور ان کے گھروں کو لباس پہنا دیا جاتا ہے اور لوگوں کو پہننے کی کوئی چیز نہیں ملتی اور لوگوں کو زمین کے خزانوں سے وہی شخص فائدہ پہنچا سکتا ہے جو حفاظت کرنے والا عالم ہو اور جو حفاظت کرنے والا ہو مگر عالم نہ ہو تو وہ نہیں جانے گا. کہ زمین کے خزانے ہیں کہاں؟ اور ان سے کیسے نفع حاصل کیا جا سکتا ہے. اور جو علم رکھنے والا تو ہو مگر حفاظت کرنے والا نہ ہو وہ اس میں سے کھائے گا اور خیانت کرے گا اور یوسف حفاظت کرنے والے علم رکھنے والے تھے اور یوسف حکام کو لوگوں کا مال کھانے کے لیے چھوڑ نہیں سکتے تھے اور یوسف لوگوں کو بھوکا اور مرتا نہیں دیکھ سکتے تھے اور یوسف حق کے معاملہ میں شرماتے نہیں تھے انھوں نے بادشاہ سے کہا "مجھے زمین کے خزانوں پر مقرر کر دیں۔ بیشک میں بہت ہی حفاظت کرنے والا جاننے والا ہوں"۔ اس طرح یوسف مصر کے خزانوں کے امین ہوئے اور لوگوں کو آرام ملا اور انھوں نے خدا کا شکر کیا۔

۱۷۔ یوسف کے بھائی آتے ہیں

مصر اور شام میں یوسف کی اطلاع کے مطابق قحط ہوا، اہلِ شام اور یعقوب نے سُنا کہ مصر میں ایک بہت ہی رحم والا آدمی ہے اور مصر میں ایک بہت ہی فیاض اور سخی ہے اور وہ زمین کے خزانوں پر ہے۔ لوگ

www.abulhasanalinadwi.org

ان کے ہاں جاتے تھے اور غلہ حاصل کرتے تھے اور یعقوب نے مال دے کر اپنے بیٹوں کو مصر بھیجا تاکہ غلہ لائیں اور بنیامین اپنے والد کے پاس ہی رہے۔ اس لیے کہ یعقوب ان سے بہت پیار کرتے تھے اور اسے اپنے سے دور کرنا نہیں چاہتے تھے اور یعقوب یوسف کی طرح ان کے بارے میں بھی ڈرتے تھے۔ یوسف کے بھائیوں نے یوسف کی طرف رخ کیا اور انھیں یہ معلوم نہ تھا کہ وہ ان کا بھائی یوسف ہے اور انھیں پتہ نہیں تھا کہ وہ وہی یوسف ہے جو کنویں میں تھا اور وہ گمان کرتے تھے کہ وہ مر چکا ہے اور کیسے نہ مرتا کہ وہ کنویں میں تھا، وہ کنویں میں اور کنواں گہرا تھا اور کنواں جنگل میں تھا اور جنگل ڈراؤنا تھا اور پھر یہ رات میں اور رات بھی تاریک تھی۔

اور یوسف کے بھائی آئے اور اس پر داخل ہوئے، یوسف نے ان کو پہچان لیا اور وہ اسے نہ پہچان سکے" وہ منکر اس لیے تھے کہ یوسف کو پہچان نہ کر سکے لیکن یوسف نے ان کا انکار نہیں کیا بلکہ انھیں پہچان لیا یوسف نے پہچان لیا کہ یہی وہ سب لوگ ہیں۔ جنھوں نے اسے کنویں میں ڈالا تھا اور یہی وہ لوگ ہیں جو اسے قتل کر دینا چاہتے تھے مگر اللہ نے اسے بچا لیا۔ لیکن یوسف نے ان سے کچھ نہ کہا اور نہ انھیں رسوا کیا۔

۱۸ - یوسف اور اس کے بھائیوں میں

یوسف نے ان سے بات چیت کی اور ان سے کہا "آپ کہاں سے ہیں؟" انھوں نے کہا "کنعان سے"، پوچھا "تمھارے والد کون ہیں؟" انھوں نے کہا "یعقوب جو بیٹے ہیں اسحاق کے اور وہ ابراہیم کے ان سب پر درود و سلام ہو۔"

www.abulhasanalinadwi.org

پوچھا "کیا تمھارا کوئی دوسرا بھائی بھی ہے؟" انھوں نے کہا "ہاں! ہے اس کا نام بنیامین ہے"، پوچھا "وہ تمھارے ساتھ کیوں نہیں آیا؟" انھوں نے جواب دیا "کہ ہمارے والد اُسے نہیں چھوڑتے اور نہ اُسے اپنے سے دور کرنا چاہتے ہیں"۔ پوچھا "وہ اُسے کیوں نہیں چھوڑتے، کیا وہ بہت ہی چھوٹا ہے؟" انھوں نے جواب دیا "نہیں! لیکن اس کا ایک بھائی یوسف تھا ایک بار ہمارے ساتھ گیا اور ہم آگے نکل گئے اور یوسف کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا اور اُسے بھیڑیا کھا گیا"۔ یوسف اپنے جی میں ہنسے لیکن کچھ نہ کہا اور یوسف اپنے بھائی بنیامین کے مشتاق ہوئے۔

اور اللہ نے یعقوب کا ایک بار اور امتحان لینا چاہا۔ یوسف نے ان کے لیے غلہ کا حکم دے دیا اور ان سے کہا "والد کی طرف سے اپنے بھائی کو میرے پاس لانا، اگر اُسے نہیں لاؤ گے تو غلہ نہیں ملے گا اور یوسف نے ان کے مال کی واپسی کا حکم دیا وہ ان کے سامان میں رکھ دیا گیا۔

۱۹- یعقوب اور ان کے بیٹوں میں

بیٹے والد کے پاس واپس آئے اور انھیں ساری بات بتائی اور ان سے کہا "ہمارے ساتھ ہمارے بھائی کو بھیج دیجیے ورنہ ہمیں عزیز کی طرف سے کچھ نہیں ملے گا" انھوں نے یعقوب سے بنیامین طلب کیا اور کہا "بیشک ہم ضرور اس کی حفاظت کرنے والے ہیں"۔ یعقوب نے کہا "کیا تمھارا ایسا اعتبار کروں جیسا اس کے بھائی پر اس سے پہلے کیا تھا؟ کیا تم یوسف کا قصہ بھول گئے؟ کیا تم بنیامین کی ایسی ہی حفاظت کروگے جیسے یوسف کی کی تھی؟

www.abulhasanalinadwi.org

اللہ ہی بہترین حفاظت کرنے والا ہے اور وہ ارحم الراحمین ہے سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

انھوں نے اپنے سامان میں اپنا مال پایا تو والد سے کہنے لگے "بیشک عزیز بہت ہی کریم آدمی ہے۔ اس نے ہمارا مال واپس کر دیا اور ہم سے کوئی قیمت نہ لی ہمارے ساتھ بنیامین کو بھیج دیں تاکہ ہم اس کا حصہ بھی لے سکیں۔

یعقوب نے ان سے کہا کہ میں اُسے ہرگز تمہارے ساتھ نہ بھیجوں گا جب تک تم پختہ وعدہ نہ کرو کہ تم ضرور اُسے واپس لے کر نہ آؤ اِلّا یہ کہ تم مجبور ہو جاؤ" انھوں نے اللہ کا وعدہ دیا اور یعقوب نے کہا "اللہ ہمارے قول کا وکیل ہے" اور یعقوب نے اپنے بیٹوں سے کہا "اے بیٹو ایک دروازہ سے داخل نہ ہونا اور مختلف دروازوں سے داخل ہونا"

۲۰ ۔ بنیامین یوسف کے پاس

والد کے حکم کے مطابق بھائی مختلف دروازوں سے داخل ہوئے اور یوسف کے ہاں پہنچے اور جب یوسف نے بنیامین کو دیکھا تو بہت خوش ہوئے اور اسے اپنے گھر میں ٹھہرا لیا اور یوسف نے بنیامین سے کہا بے شک میں تمھارا بھائی ہوں" اور بنیامین کو اطمینان ہو گیا اور یوسف بنیامین کو ایک مدتِ دراز کے بعد ملے تھے، پس انھوں نے اپنی والدہ، والد، اپنے گھر اور بچپنے کو یاد کیا اور یوسف نے چاہا کہ بنیامین ان کے ہاں ٹھہرے رہیں تاکہ ہر روز انھیں دیکھ سکیں ان سے بات کر سکیں اور اپنے گھر کے بارے میں پوچھ سکیں مگر اس کی سبیل کیا ہو، بھائیوں نے تو اپنے وعدہ میں اللہ کو گواہ بنایا تھا کہ اسے اپنے ساتھ واپس

www.abulhasanalinadwi.org

لائیں گے!! اور یوسف کے لیے بنیامین کو بغیر کسی وجہ کے اپنے ہاں روکنے کا امکان کیسے ہوتا؟ اور لوگ کہتے کہ عزیز نے اپنے ہاں ایک کنعانی کو بغیر کسی وجہ کے روک رکھا ہے، یہ تو بہت بڑا ظلم ہے، لیکن یوسف ذہین اور عقلمند تھے۔ یوسف کے پاس ایک قیمتی برتن تھا جس میں وہ پیتے تھے انھوں نے یہ برتن بنیامین کے سامان میں رکھ دیا اور پکارنے والے نے پکارا بیشک تم چور ہو بھائی ڈر گئے اور انھوں نے کہا تمھارا کیا گم ہو گیا ہے؟ انھوں نے کہا کہ ہم بادشاہ کا برتن گم کر بیٹھے ہیں۔

انھوں نے کہا "بخدا تمھیں معلوم ہے کہ ہم فساد کے لیے نہیں آئے اور نہ ہم چور ہیں" انھوں نے کہا کہ اگر تم جھوٹے ہو تو پھر تمھاری کیا سزا ہے؟" انھوں نے کہا جس کے اسباب میں وہ پایا جائے پس وہی اس کا بدلہ ہے، ہم اسی طرح ظالموں کو بدلہ دیا کرتے ہیں" اور بنیامین کے سامان سے برتن نکل آیا بھائی شرمندہ ہو گئے لیکن انھوں نے بغیر کسی شرمندگی کے کہا "اگر اس نے چوری کی ہے تو اس سے قبل اس کے بھائی (یوسف) نے بھی چوری کی تھی" یوسف نے یہ بہتان سنا تو چپ رہے اور غصہ میں نہ آئے اور یوسف بہت ہی کریم اور حوصلے والے تھے۔ انھوں (یوسف کے بھائیوں) نے کہا "اے عزیز! بے شک اس کا بوڑھا باپ ہے، پس ہم میں سے کسی کو اس کی جگہ پکڑ لیں ہم آپ کو محسنوں میں سے دیکھتے ہیں"۔

"کہا (یوسف نے) اللہ کی پناہ ہم تو صرف اسی کو پکڑیں گے جس کے پاس ہم نے اپنا سامان پایا ہے، بلیشک ہم اس وقت ظالم ہوں گے"۔

اس طرح بنیامین یوسف کے پاس ٹھہر گئے اور دونوں بھائی بہت خوش ہوئے۔ یوسف ایک زمانہ سے تنہا تھے، انھوں نے اپنے خاندان میں سے

www.abulhasanalinadwi.org

کسی کو نہیں دیکھا تھا اور اللہ ان کے پاس بنیامین کو لے آیا، پس کیوں نہ اُسے روک رکھتے اپنے ہاں، اسے دیکھتے اور گفتگو کرتے اور کیا یہ ظلم ہے کہ بھائی بھائی کے ہاں ٹھہرے، کبھی نہیں، کبھی نہیں!

۲۱ - یعقوب کی طرف

بھائی حیران ہوئے کہ وہ کس طرح واپس جائیں گے اپنے والد کے پاس اور بھائیوں نے سوچا کہ وہ کیا کہیں اپنے والد کو؟ انھوں نے تکلیف دی ہے۔ انھیں کل یوسف کے بارے میں، اور کیا آج وہ انھیں تکلیف دیں بنیامین کے بارے میں، بڑے نے تو یعقوبؑ کے پاس جانے سے انکار کر دیا اور بھائیوں سے کہا "اپنے والد کے پاس لوٹ جاؤ اور کہو اے اباجی! آپ کے لڑکے نے چوری کی ہے اور ہم غیب کی حفاظت کرنے والے نہ تھے اور اس کا ہمیں کیا پتہ تھا۔"

اور جب یعقوب نے یہ قصہ سنا تو جان لیا کہ بیشک اس میں اللہ کا ہاتھ ہے اور بیشک اللہ ان کا امتحان لینے والے ہیں۔ کل یوسف کی بابت انھیں تکلیف پہنچی اور آج بنیامین کے متعلق تکلیف پہنچ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان پر دو مصیبتیں اکٹھی نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ دو بیٹوں کی بابت انھیں تکلیف نہیں دے گا، اللہ انھیں دو بیٹوں یوسف اور بنیامین جیسی تکلیف نہیں دے گا، بیشک اس میں اللہ کا مخفی ہاتھ ہے، بیشک اس میں اللہ کی مخفی حکمت ہے۔ یقیناً اللہ ہمیشہ اپنے بندوں کا امتحان لیتا ہے پھر انھیں خوش کرتا ہے اور ان پر انعام کرتا ہے۔ پھر بڑا بیٹا بھی مصر میں ٹھہر گیا، اُس نے کنعان واپس جانے سے انکار کر دیا تھا، کیا انھیں تیسرے کے بارے میں بھی

تکلیف دی جائے گی۔جب کہ اس سے پہلے دو کے بارے میں تکلیف دی گئی یہ کبھی نہیں ہوگا، یہاں یعقوب مطمئن ہو گئے اور کہا" قریب ہے کہ اللہ ان سب کو لائے بے شک وہ بہت ہی جاننے والا اور حکمت والا ہے"۔

۲۲ - راز ظاہر ہوتا ہے

لیکن یعقوب انسان تھے، ان کے سینہ میں ایک انسان کا دل تھا نہ کہ پتھر کا ایک ٹکڑا، انھوں نے یوسف کو یاد کیا اور غم تازہ ہو گیا اور کہا" اے افسوس یوسف پر" اور ان کے بیٹوں نے انھیں ملامت کیا اور کہا کہ آپ ہمیشہ مرتے دم تک یوسف کو یاد کرتے رہیں گے"۔ یعقوب نے کہا" میں اپنے افسوس اور غم کی شکایت تو بس اللہ ہی سے کرتا ہوں اور میں اللہ کی طرف سے خوب جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے"۔ یعقوب اچھی طرح جانتے تھے۔ کہ مایوسی کفر ہے اور یعقوب کو اللہ کی ذات سے بہت بڑی امید تھی اور یعقوب نے اپنے بیٹوں کو یوسف اور بنیامین کی تلاش وسعی کی غرض سے مصر بھیجا اور یعقوب نے انھیں روکا کہ وہ اللہ کی رحمت سے ناامید ہوں۔

اور بھائی تیسری بار مصر چلے گئے۔ وہ یوسف کے گھر داخل ہوئے اور اپنی غربت اور مصیبت کی اس سے شکایت کی اور اس سے مزید سوال کیا۔ اس مقام پر یوسف میں غم اور محبت کے جذبات بھڑک اٹھے اور اپنے آپ پر قابو نہ پا سکے، میرے باپ کے بیٹے، اور نبیوں کے بیٹے اپنی غربت اور مصیبت کی شکایت بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کے پاس کریں، میں ان سے کب تک اس امر کو مخفی رکھوں گا اور میں کب تک ان کا یہ حال دیکھتا رہوں گا اور کب

www.abulhasanalinadwi.org

تک اپنے والد کو نہیں دیکھوں گا؟ یوسف اپنے آپ پر قابو نہ پا سکے اور ان سے پوچھا "کیا تم نے جانا کہ تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا جب تم جاہل تھے"۔ اور بھائی جانتے تھے کہ اس راز کو ہمارے اور یوسف کے بغیر کوئی نہیں جانتا، انھوں نے جان لیا کہ وہ یوسف ہیں، سبحان اللہ! کیا یوسف زندہ ہیں؟ کیا کنویں میں مرا نہیں، اے سلامتی والے! کیا یوسف ہی عزیزِ مصر ہے؟ جو زمین کے خزانوں پر ہے؟ اور وہی ہے جس نے ہمارے لیے غلہ کا آرڈر دیا؟ ان کے پاس شک کے لیے کوئی گنجائش نہ رہی، کہ جو شخص ان سے مخاطب ہے وہ یوسف بن یعقوب ہے۔ انھوں نے پوچھا "کیا تو واقعی یوسف ہے"؟ جواب دیا "ہاں میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے، بیشک اللہ نے ہم پر اپنا احسان کیا، شان یہ ہے کہ جو ڈرے اور صبر کرے پس یقیناً اللہ نیکوکاروں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔ انھوں نے کہا "بخدا اللہ نے تمھیں ہم پر ترجیح دی ہے اور ہم ہی خطا کار تھے" اور یوسف نے انھیں ان کے فعل پر کوئی ملامت نہ کی، بلکہ کہا "اللہ بخشے گا تمھیں اور وہ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

۲۳ - یوسف یعقوب کی طرف بھیجتے ہیں

اور یوسف یعقوب کی ملاقات کے مشتاق ہوئے، اور کیسے نہ ہوتے کہ جدائی بہت لمبی ہو گئی تھی اور اب کس وجہ سے صبر کریں جبکہ راز فاش ہو گیا اور انھیں کھانے پینے کا لطف کیسے آئے جبکہ ان کے والد کو کھانے پینے اور سونے کا لطف نہیں آرہا، راز کھل گیا، راز ظاہر ہو گیا اور اللہ نے یعقوب کی آنکھ ٹھنڈی کرنے کا ارادہ کر لیا اور یعقوب زیادہ رونے اور غم کی وجہ سے نابینا ہو چکے تھے، سو

www.abulhasanalinadwi.org

یوسف نے کہا: "میری یہ قمیص لے جاؤ اسے میرے والد کے منہ پہ ڈالنا وہ بینا ہو جائیں گے اور تم سب اپنے اہل و عیال سمیت میرے ہاں آ جاؤ۔"

۴۲ - یعقوب یوسف کے پاس

اور جب آدمی یوسفؑ کی قمیص لے کر کنعان کی طرف روانہ ہوئے تو یعقوبؑ نے یوسفؑ کی خوشبو محسوس کی اور کہا "بیشک میں یوسف کی خوشبو پاتا ہوں۔" انھوں نے کہا "بخدا آپ پرانی بھول میں پڑے ہوئے ہیں"۔ لیکن یعقوب سچے تھے، "پس جب خوشخبری دینے والا آیا اور اس قمیص کو ان کے منہ پہ ڈالا تو وہ بینا ہو گئے (یعقوب نے) کہا کیا میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ میں اللہ کی طرف سے زیادہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ انھوں نے کہا اے ابا جی! ہمارے گناہوں کی بخشش مانگیے۔ بے شک ہم خطاکار تھے۔ کہا عنقریب میں اپنے رب سے تمھارے حق میں بخشش مانگوں گا بیشک وہ بہت ہی بخشنے والا نہایت رحم والا ہے اور جب یعقوبؑ مصر پہنچے تو یوسف نے ان کا استقبال کیا، تم ان دونوں کی خوشی کے بارے میں نہ پوچھو۔ وہ دن مصر میں قابلِ دید تھا اور مبارک دن تھا اور بلند کیا یوسف نے اپنے ماں باپ کو تخت پر اور سب یوسف کو سجدہ کرتے ہوئے گر پڑے اور یوسفؑ نے کہا "یہ میرے سابقہ خواب کی تعبیر ہے جسے میرے رب نے سچ کر دکھایا۔"

"میں نے دیکھا استارے، سورج اور چاند کو کہ وہ مجھے سجدہ کرتے ہیں۔"

اور یوسفؑ نے اللہ کی بہت اور پاک حمد کی اور یوسف نے اس پر بہت شکر کیا، یعقوبؑ اور ان کا خاندان مصر میں ایک طویل عرصہ تک رہا۔ یعقوبؑ اور ان

www.abulhasanalinadwi.org

کی زوجہ کا انتقال مصر میں ہوا۔

۲۵۔ اچھا انجام

اور اس عظیم ملک و بادشاہی نے یوسفؑ کو اللہ سے مشغول نہیں کیا اور نہ انھیں بدلا۔ اور یوسفؑ اللہ کو یاد کرتے، اس کی عبادت کرتے اور اس سے ڈرتے تھے اور یوسفؑ اللہ کے حکم کے مطابق حکومت کرتے اور اللہ کے حکم نافذ کرتے تھے اور یوسفؑ بادشاہی کو بڑا نہیں سمجھتے تھے اور نہ اسے کوئی بڑی چیز شمار کرتے تھے اور یوسف ایک بادشاہ کی موت پسند نہیں کرتے تھے کہ ان کا حشر بادشاہوں کے ساتھ ہو، بلکہ وہ ایک بندے اور غلام کی حیثیت سے مرنے کو پسند کرتے تھے کہ ان کا حشر نیک لوگوں کے ساتھ ہو اور یوسف کی دعا یہ تھی "اے میرے رب! تو نے مجھے بادشاہی دی اور مجھے خوابوں کی تعبیر کا علم سکھایا۔ اے زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے! دنیا اور آخرت میں تو ہی میرا کارساز ہے، مجھے مسلمان کی حالت میں موت دے اور مجھے نیکوں سے ملا دے"۔ (سورہ یوسف)

اور اللہ نے انھیں مسلمان کی حالت میں وفات دی اور انھیں ان کے آباء ابراہیمؑ، اسحٰقؑ اور یعقوبؑ کے ساتھ ملا دیا، ان پر اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ کا درود و سلام ہو۔

www.abulhasanalinadwi.org

کیا یہی توحید ہے؟

لب پہ تو اللہ کی تعریف ہے تمجید ہے
اور عمل دیکھیں تو خود ایمان کی تردید ہے
کیا یہی توحید ہے

جن کو وردِ سورۂ اخلاص کی تاکید ہے
ان کو بھی کفار ہی سے خوف اور امید ہے
کیا یہی توحید ہے

خود ہوائے نفس کی ہے بے تکلف پیروی!
اور خدائے پاک کے احکام پر تنقید ہے
کیا یہی توحید ہے

جا رہی ہے یک قلم تعلیمِ قرآں کے خلاف
آیتِ قرآں سے جس تقریر کی تمہید ہے
کیا یہی توحید ہے

مشرکانہ رنگ میں ہوتا ہے اس کا اہتمام
خواہ وہ تقریبِ غم ہے خواہ جشنِ عید ہے
کیا یہی توحید ہے

تو ہے کوشاں دینِ حق کی سربلندی کے لئے
اور باطل قوتوں سے طالبِ تائید ہے
کیا یہی توحید ہے

زندہ مردانِ خدا سے بے نیازی کا سلوک
اور مُردوں سے تجھے اولاد کی امید ہے
کیا یہی توحید ہے

سجدہ قبروں پہ، نظر دنیا پہ، دل نذرِ بتاں
دین کی تنقیص میں اغیار کی تقلید ہے
کیا یہی توحید ہے

کعبۂ دل میں بسائے جا رہے ہیں بت نئے
جاہلیت کے پرانے دور کی تجدید ہے
کیا یہی توحید ہے

اب مسلمان کو نہیں لَا تَقْنَطُوْا کا بھی یقیں
کفر سے مرعوب ہے اسلام سے نومید ہے
کیا یہی توحید ہے

وحدتِ ملت ہوئی ہے پارہ پارہ اے اسدؔ
انتشارِ فکر کی سو طرح سے تائید ہے
کیا یہی توحید ہے

اسد ملتانی

صدیقی ٹرسٹ
صدیقی ہاؤس المنظر اپارٹمنٹس
۴۵۸ گارڈن ایسٹ نزد لسبیلہ چوک کراچی ۷۴۸۰۰

القادر پرنٹنگ پریس فون: ۷۷۲۲۳۷۴۸

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلہ ۱۵۲۳

قصص الانبیاء علیہم السلام

حصہ دوم

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

ترجمہ : ڈاکٹر قاری فیوض الرحمن

صدیقی ٹرسٹ

صدیقی ہاؤس النظر اپارٹمنٹس ۵۸ ۳ گارڈن ایسٹ نزد سبیلہ چوک کراچی ۴۸۰۰

صدیقی ٹرسٹ پوسٹ بکس ۶۰۹ کراچی

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

صرف اللہ ہی کے فضل سے نیکیاں پوری ہوتی، اعمال مکمل ہوتے اور امیدیں بر آتی ہیں۔ کافی عرصہ سے میری یہ دلی خواہش تھی کہ اپنے بھائی داعی کبیر سید ابوالحسن علی الحسنی الندوی ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ کی کتاب قصص النبیین جزو اوّل کا عربی پڑھنے والوں کے لئے مقدمہ لکھوں اور دیکھئے اب مجھے اس مفید اسلامی سلسلہ کے جزو ثانی کا دوسری بار مقدمہ لکھنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ اور یہ مفید اسلامی سلسلہ ہمارے بھائی مبلغ اسلام کے گھر سے ایمان، مضبوط یقین، دین پر سچی غیرت اور لوگوں کو اللہ کی ہدایت اور قرآن مجید کے ادب کی طرف واپس آنے کی تڑپ جیسی اللہ کی عنایت کو ان پر ظاہر کرتا ہے۔

نبیوں کے قصّوں کا یہ سلسلہ اولاً ہند میں مسلمانوں کے بچوں کے لئے رکھا گیا تھا تاکہ وہ ان کی نشوونما کے دوران، ان کے دین اور قرآن کی زبان کے ساتھ ان کو مربوط کر دے۔ اور یہ تمام عرب علاقوں کے مسلمان بچوں کے لئے بھی اسی طرح مفید ہے تاکہ ان کو دینی اور روحانی غذا مہیا کر سکے جس سے ان کے نفوس کی تہذیب اور اخلاق کی تصحیح ہو سکے، اور انہیں سب سے عمدہ سامان کا زاد راہ مہیا کر سکے "زادِ راہ لے لیا کرو بہترین زاد تقویٰ ہے، اور مجھ سے ڈرو! اے عقلمندو!"

www.abulhasanalinadwi.org

اسلامی ملکوں اور بلادِ عربیہ کے اصحاب اقتدار کو یہی زیب دیتا ہے کہ وہ اس عمدہ اور خالص کام کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں۔ اس کی حوصلہ افزائی اور تائید کریں اور بچوں کی تہذیب و ثقافت اور مطالعہ کی کتابوں میں اسے رکھیں۔ اس میں مسلمان جوانوں کو اسلامی ثقافت کے ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کی صلاحیت، اور ان کی جماعتوں کو قریب کرنے اور باہمی وحدتِ اسلامیہ پیدا کرنے کی پوری صلاحیت موجود ہے۔ وہ وحدت جس کی طرف قرآن نے اور رحمٰن نے دعوت دی ہے۔ فرمایا "مومن تو بھائی بھائی ہیں" نیز فرمایا "اور مضبوط پکڑو اللہ کے دین کی رسّی کو سب کے سب، اور جدا نہ ہو، اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی۔ سو تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہوگئے"۔

اور میں تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں سمجھتا ان بخششوں اور عنایتوں کے بارے میں جو اللہ نے ہمارے اس فاضل بھائی کو بخشی ہیں جن پر شریف آدمی رشک کرتے ہیں۔ اور کمینوں کے ہاں حسد کیا جاتا ہے، ان کے فخر کے لئے یہی بات کافی ہے کہ اللہ نے انہیں خاص لوگوں کے لئے کتابوں کی تالیف کی توفیق دی ہے۔ جو علمی لحاظ سے بلند اور تحقیقی لحاظ سے دقیق، ان میں گہرائی اور گیرائی ہے

اور بڑے قارئین کے درمیان مشرق و مغرب میں چلتی ہیں۔ صحیح و سالم فکر کے ساتھ سجی ہیں، ان کا اسلوب بلند و بالا ہے اور قیمتی زیور سے آراستہ ہیں۔ پھر اللہ نے انہیں قرآنی قصوں کے اغراض و مقاصد کو آسان زبان اور عمدہ بیان میں مسلم نونہالوں کی عقلوں کے

www.abulhasanalinadwi.org

قریب کرنے کی بھی توفیق دی ہے۔ "یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور وہ بڑے فضل والا ہے"۔

میں فضل وکرم والی ذات اللہ سے امید کرتا ہوں کہ وہ اچھے مؤلف کو اپنی دائمی توفیق سے نوازیں، اور اسلام کے کلمہ کو ان کی وجہ سے عزت دیں، ان کی کوششوں اور کاوشوں سے مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے، وہ بہت ہی عزت والی ذات ہے۔ جس سے سوال کیا جائے اور بہت ہی بہتر ذات ہے جس سے امید رکھی جائے۔

بقلم: الاستاذ الشیخ احمد الشرباصی
استاذ ازہر شریف
القاہرہ

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔

الحمد للہ وسلامٌ علی عبادہ الذین اصطفیٰ! امابعد!!

بچوں کے لئے نبیوں کے قصوں کا پہلا حصّہ جو ہمارے آقا حضرت ابراہیم اور یوسف علیہما الصلوٰۃ والسلام پر مشتمل ہے ۔منظر عام پر آچکا ہے اسے مؤلّف کی توقع سے زیادہ اہمیّت دی گئی، اصحاب تعلیم اور بچوں کے سرپرستوں نے خوش آمدید کہا اور اسلامی رسالوں نے زوردار الفاظ میں تبصرے کئے ۔ لڑکوں اور مدارس کے چھوٹے بچوں میں ان کے پڑھنے سے خوشی کی ایک ایسی لہر دوڑ گئی جس کا مؤلّف کو خیال تک نہ تھا ۔ ان کی چمکتی پیشانیوں اور روشن چہروں سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اس کتاب کو نہایت خوشی سے پڑھتے ہیں ۔ ہم بھی خوش ہوئے اور اللہ کا شکر ادا کیا جب ہم نے چھوٹوں کو سیّدنا ابراھیمؑ اور یوسفؑ کے قِصّے بیان کرتے ہوئے سُنا کہ ان کی زبانیں ان سے مانوس ہوگئیں اور ان کی ننّھی عقلوں میں وہ قِصّے محفوظ ہوگئے اس راستہ میں، ان سب باتوں نے ہمیں قدم بڑھانے کا حوصلہ دیا؛ اور ہمیں یہ سلسلہ پورا کرنے پر ابھارا ۔ اور یہ لیجئے ہم چھوٹوں اور ان کے سرپرستوں کے بچوں کے لئے نبیوں کے قصوں کا جزدہ ہدیتہً پیش کرتے ہیں ۔ جو نوحؑ، ہودؑ، اور صالحؑ کے قصوں پر مشتمل ہے قصوں کے شروع اور درمیان میں تاریخی اور تفسیری فوائد ہیں اور مخفی سوالوں کے جواب ہیں جو کبھی ضمیر سے اٹھتے ہیں ۔

اساتذہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ شاگردوں سے یہ قِصّے بیان کرائیں ۔ انہیں پڑھنے، یاد رکھنے اور اعادہ کرنے کا عادی بنائیں ۔ ہمارا تجربہ ہے کہ اس میں بہت فائدہ ہے ۔ تنہا اللہ ہی سے سوال ہے

www.abulhasanalinadwi.org

کہ وہ اس کتاب سے عربی کے طلبہ اور مسلم نونہالوں کو نفع دے اور نبیوں کی شخصیتیں اور سیرتیں اور ان کی پیروی ان کے لئے محبوب بنائے اور اللہ ہی سب توفیق دینے والا ہے ۔

(علی حسنی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

نوحؑ کی کشتی

۱۔ آدم کے بعد

اللہ نے آدم کی اولاد کو برکت دی۔ پس وہ اس میں بہت سے مرد اور عورتیں ہو گئیں، آدم کی اولاد خوب پھیلی اور پھولی، اور اگر آدم واپس آکر دیکھتے تو اپنی اولاد کو پہچان نہ سکتے اور اگر ان سے کہا جاتا کہ اے آدم! یہ آپ کی اولاد ہے تو وہ بہت تعجب کرتے، اور کہتے سبحان اللہ! یہ سب میری اولاد ہے؟ یہ سب میری ذرّیت (اولاد) ہے۔ آدم کی اولاد سے بہت سی بستیاں بھر گئیں، اور انہوں نے بہت سے مکان بنائے وہ کھیتی باڑی کرتے اور زندگی گزارتے تھے، اور لوگ اپنے باپ آدم کے دین پر تھے وہ اللہ کی عبادت کرتے تھے۔ اور اس کے ساتھ بالکل شرک نہیں کرتے تھے اور لوگ ایک امّت تھے، ان کے والد آدم تھے اور رب اللہ تعالیٰ۔

۲۔ شیطان کا حسد

لیکن ابلیس اور اس کی اولاد بھلا اس سے کیسے راضی ہوتی؟ کیا لوگ ہمیشہ اللہ کی عبادت کرتے رہیں گے؟ کیا لوگ ہمیشہ ایک

www.abulhasanalinadwi.org

امت رہیں گے اور اختلاف نہیں کریں گے ؟ یہ کبھی نہیں ہوگا! کیا آدم کی اولاد جنت میں جائے اور ابلیس اور اس کی اولاد دوزخ میں ؟ یہ کبھی نہیں ہوگا! یہ کبھی نہیں ہوگا۔ اس ابلیس نے آدم کو سجدہ نہ کیا پس اللہ نے اسے دور کیا۔ اور اس پر لعنت بھیجی۔ کیا وہ آدم کی اولاد سے اس کا بدلہ نہ لے تاکہ وہ بھی اس کے ساتھ دوزخ میں جائیں ؟ وہ ضرور بدلہ لے گا۔ وہ ضرور بدلہ لے گا۔

۳۔ شیطان کی سوچ

شیطان نے سوچا کہ لوگوں کو بتوں کی عبادت کی طرف بلائے تاکہ وہ دوزخ میں جائیں اور کبھی جنت میں نہ جاسکیں۔ اور شیطان جانتا تھا کہ اللہ تعالیٰ شرک نہیں بخشتا، اور ہر چیز جب چاہے بخش دیتا ہے، شیطان نے ان کو شرک کی طرف بلانے کا ارادہ کیا تاکہ وہ کبھی جنت میں نہ جائیں۔ لیکن اس کا طریق دراستہ) کیا ہو، اور لوگ تو اللہ کی عبادت کرتے تھے اگر وہ لوگوں کے پاس جاکر کہتا کہ "بتوں کی عبادت کرو، اور اللہ کی عبادت نہ کرو تو لوگ ضرور اسکو برا بھلا کہتے اور مارتے۔ لوگ کہتے کہ اللہ کی پناہ! کیا ہم اپنے رب کے ساتھ شرک کریں ؟ کیا ہم بتوں کی عبادت کریں ؟ بیشک تو مردود ہے بیشک تو پلید شیطان ہے۔

۴۔ شیطان کی چال

لیکن شیطان نے ایک دروازہ پایا جس سے وہ داخل ہو کر لوگوں کے

www.abulhasanalinadwi.org

پہنچے، لوگ اس سے ڈرنے والے تھے، اور رات دن اس کی عبادت اور اس کا بہت ذکر کرتے تھے۔ وہ اللہ سے پیار کرتے تھے اور اللہ ان سے پیار کرتا تھا اور ان کی دعائیں سنتا تھا، اور لوگ ان سے محبت کرتے اور تعظیم کرتے تھے اور شیطان اس بات کو خوب جانتا تھا، یہ سب لوگ چلے گئے اور اللہ کی رحمت کی طرف منتقل ہو گئے۔ شیطان لوگوں کے پاس گیا اور ان لوگوں سے ذکر کیا، اور کہا "تم میں سے فلاں! فلاں شخص کیسے تھے"؟ انھوں نے کہا "سبحان اللہ"! وہ اللہ کے بندے اور اس کے دوست تھے وہ ایسے لوگ تھے جب وہ دعا کرتے تو اللہ ان کی دعا قبول کرتا اور جب مانگتے تو عطا کرتا۔

۵۔ نیکوں کی صورتیں

شیطان نے کہا "تمہارا ان پر غم و حزن کیسا ہے"؟ انھوں نے کہا "بہت زیادہ" اور تمہارا ان کے بارے میں شوق کیسا ہے۔ انھوں نے کہا "بہت بڑا" شیطان نے کہا کہ تم ہر روز انہیں کیوں نہیں دیکھتے؟ انھوں نے کہا "اس کی سبیل کیا ہو سکتی ہے جبکہ وہ فوت ہو گئے"؟ ان کی صورتیں بنالو اور صبح انہیں دیکھ لیا کرو"۔ لوگوں کو ابلیس کی رائے بھلی معلوم ہوئی۔ اور انھوں نے نیکوں کی صورتیں بنالیں، وہ ہر روز ان صورتوں کو دیکھتے اور جب انہیں دیکھتے تو نیک لوگوں کو یاد کرتے۔

۶۔ صورتوں سے مورتوں تک

www.abulhasanalinadwi.org

وہ صورتوں سے مورتوں تک آپہنچے، انہوں نے نیک لوگوں کی بہت سی مورتیں بنا ڈالیں اور انہیں اپنے گھروں اور مسجدوں میں رکھ دیا۔ وہ لوگ اللہ ہی کی عبادت کرتے تھے اور اس کے ساتھ بالکل شرک نہ کرتے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ یہ نیکوں کی مورتیں ہیں اور یقیناً یہ پتھر ہیں نہ انہیں فائدہ دیتے ہیں نہ نقصان اور نہ انہیں رزق دیتے ہیں لیکن وہ ان سے برکت حاصل کرتے تھے اور تعظیم کرتے تھے، اس لئے کہ وہ نیک لوگوں کی مورتیں تھیں۔ اور یہ مورتیں ان میں بہت زیادہ ہوگئیں، اور ان کی تعظیم بھی بڑھ گئی، جب ان میں کا کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تو وہ اسی کی مورت بنا لیتے اور اس مورت کا وہی نام رکھ دیتے۔

۷۔ مورتوں سے بتوں تک

یہ لوگ چلے گئے، اولاد نے اپنے آباء کو دیکھا کہ ان سے برکت حاصل کرتے تھے۔ اور انہوں نے اپنے آباء کو دیکھا کہ وہ ان کی بہت تعظیم کرتے تھے۔ کہ وہ ان کے سامنے سر جھکاتے اور رکوع کرتے تھے۔ بیٹوں نے آباء (کے عمل) پر اضافہ کیا! اور انہیں سجدہ کرنے لگے، ان سے مانگنے لگے اور ان کے لئے ذبح کرنے لگے، اس طرح یہ بت معبود بن گئے اور لوگ ان کی ایسی ہی عبادت کرنے لگے جیسے وہ اس سے پہلے اللہ کی عبادت کرتے تھے اور ان میں بتوں کی کثرت ہوگئی، یہ وَدّ ہے، یہ سُوَاع، یہ یَغُوث، وہ یَعُوق، اور وہ فلاں وغیرہ وغیرہ۔

www.abulhasanalinadwi.org

۸۔ اللہ کا غضب

اور اللہ کو لوگوں پر بہت غصہ آیا، اور ان پر لعنت کی، اور اللہ کو ان لوگوں پر کیوں غصہ نہ آتا اور ان پر کیوں لعنت نہ کرتا؟ کیا خدا نے اس لئے پیدا کیا تھا؟ کیا اس لئے ان کو رزق دیتا تھا؟ وہ اللہ کی زمین پر چلتے تھے اور اللہ کے ساتھ کفر کرتے تھے۔ وہ اللہ کا رزق کھاتے اور اللہ کے ساتھ شرک کرتے تھے! یہ بہت بڑا ظلم ہے یہ بہت ہی بڑا ظلم ہے۔ اللہ لوگوں سے ناراض ہوا اور بارش روک لی اور ان پر تنگی کی، اور کھیتی اور نسل کم ہو گئی۔ لیکن لوگوں کو پھر بھی عقل نہ آئی، اور لوگوں نے توبہ نہ کی۔

۹۔ رسول

اللہ نے ان میں سے ایک آدمی کو رسول بنا کر بھیجنے کا ارادہ کیا جو ان سے کلام کرے اور انہیں نصیحت کرے، اللہ ایک ایک سے کلام نہیں کر سکتا، اللہ ہر کسی کو خطاب نہیں کرتا، اس سے کہے کہ یوں کرو، یوں کرو، بادشاہ ایک ایک (فرد) سے بات نہیں کرتے؛ بادشاہ ایک ایک آدمی کے پاس جا کر نہیں کہتے کہ یوں کرو۔ بادشاہ انسانوں جیسے انسان ہیں۔ ہر ایک انہیں دیکھنے اور ان کا کلام سننے کی طاقت رکھتا ہے، اللہ کو دیکھنے کی کسی میں طاقت ہے نہ اس کا کلام سننے اور اس سے کلام کرنے کی، اور اس کی کوئی طاقت نہیں رکھتا سوائے

www.abulhasanalinadwi.org

اس شخص کے جسے اللہ چاہے اور جب چاہے ۔ اللہ نے لوگوں میں ایک رسول بھیجنے کا ارادہ کیا جو ان سے کلام کرے اور انہیں نصیحت کرے ۔

۱۰ - انسان یا فرشتہ

اور اللہ نے چاہا کہ یہ رسول انسان ہو ، لوگ اسے پہچانتے ہوں اور اس کی بات سمجھتے ہوں اور اگر رسول فرشتہ ہوتا تو لوگ کہتے کہ ہمارا اس کا کیا تعلق ، وہ فرشتہ ہے اور ہم انسان ہیں ! ہم کھاتے پیتے ہیں اور ہمارے اہل و عیال اور اولاد ہے ہم کیسے اللہ کی عبادت کریں ؟ اور جب رسول انسان ہو وہ کہتا ہے کہ میں کھاتا پیتا ہوں میرے اہل بھی ہیں اور اولاد بھی ، اور میں اللہ کی عبادت کرتا ہوں ، تم کیوں اللہ کی عبادت نہیں کرتے ؟ اور جب رسول فرشتہ ہوتا تو لوگ کہتے تجھے نہ پیاس لگتی ہے نہ بھوک ، نہ تو بیمار ہوتا ہے اور نہ مرتا ہے تو تو اللہ کی عبادت ہی کرے گا اور اسے ہمیشہ یاد کرے گا ! اور ہم انسان ہیں ، ہمیں پیاس لگتی ہے اور بھوک لگتی ہے ۔ بیمار ہوتے ہیں اور مرتے ہیں ، ہم کیسے اللہ کی عبادت کریں اور ہمیشہ اسے یاد رکھیں ؟ اور جب رسول خود انسان ہو تو کہے گا میں تمہارے جیسا ہوں ، مجھے پیاس لگتی ہے اور بھوک بھی ، بیمار ہوتا ہوں اور مرتا ہوں ، اللہ کی عبادت کرتا ہوں اور اسے یاد کرتا ہوں ، تم کیوں اللہ کی عبادت نہیں کرتے اور کیوں اسے یاد نہیں کرتے ؟ لوگوں کی بات کٹ جاتی ہے اور انہیں کوئی عذر نہیں ملتا ۔

www.abulhasanalinadwi.org

۱۱۔ نوح رسولؑ

اللہ نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجنے کا ارادہ کیا، قوم میں امیر اور رئیس لوگ تھے، لیکن اللہ نے اپنے پیغام کے لئے نوح کو چُنا، اور ان میں سے کسی کو نہ چُنا، اللہ خوب جانتا ہے کہ کون اس کے پیغام کا بوجھ اٹھاتا ہے اور اللہ خوب جانتا ہے کہ کون اس کی امانت کا بوجھ اٹھاتا ہے۔ اور نوح نیک اور کریم آدمی تھے اور نوح عقلمند اور بردبار تھے۔ نوح مشفق، ناصح، صادق، اور امین تھے اللہ نے اپنے پیغام کے لئے انہیں چُنا اور ان کی طرف وحی بھیجی کہ "ڈرا اپنی قوم کو اس سے قبل کہ ان پر دردناک عذاب آئے"۔ نوح اپنی قوم میں کھڑے ہوئے، لوگوں سے کہنے لگے۔ "بے شک میں تمہارے لئے امانتدار رسول ہوں"۔

۱۲۔ قوم نے انہیں کیا جواب دیا؟

اور جب نوح قوم میں کھڑے ہوئے اور کہا "بے شک میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں"۔ کچھ لوگ کھڑے ہوگئے اور کہنے لگے "یہ کب سے نبی ہوگئے؟ کل تو ہم میں سے ایک آدمی تھے اور آج کہتے ہیں کہ میں تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں" نوح کے دوستوں نے کہا "یہ بچپن میں ہمارے ساتھ کھیلتے تھے، اور

www.abulhasanalinadwi.org

ہر روز ہمارے ساتھ بیٹھتے تھے، پس کب آگئی ہے ان کے پاس نبوت؟ رات کو یا دن کے وقت؟" اور امیروں اور مغروروں نے کہا "کیا اللہ کو ان کے بغیر کوئی اور نہیں ملا؟ کیا سب لوگ مر گئے ہیں، کیا اس فقیر کے بغیر کوئی نہیں ملا"؟ اور جاہلوں نے کہا "یہ تو تمہارے جیسے ہی ایک انسان ہیں؟" اور انہوں نے کہا "اگر اللہ چاہتا تو کوئی فرشتہ اتار دیتا، یہ تو ہم نے اپنے پہلے آباء سے بھی نہ سنا" اور کسی نے کہا "بیشک نوح اس طریقہ سے سرداری اور عزت حاصل کرنا چاہتا ہے"۔

۱۳۔ نوح اور انکی قوم کے درمیان

لوگ بتوں کی عبادت کو حق سمجھتے تھے اور بتوں کی عبادت کو کو عقل سمجھتے تھے اور وہ خیال کرتے تھے کہ جو آدمی بتوں کی عبادت نہیں کرتا وہ گمراہی اور پاگل پنے میں ہے اور وہ کہتے تھے کہ ہمارے آباء ان بتوں کی عبادت کرتے تھے یہ ان کی عبادت کیوں نہیں کرتا؟ اور نوح بتوں کی عبادت کو گمراہی سمجھتے تھے، اور بتوں کی عبادت کو بیوقوفی سمجھتے تھے اور نوح سمجھتے تھے کہ آباء گمراہی اور پاگل پنے میں تھے، اور آدم جو آباء کے بھی باپ تھے، بتوں کی عبادت نہیں کرتے تھے، بلکہ وہ اللہ کی عبادت کرتے تھے اور قوم گمراہی اور بیوقوفی میں تھی جب وہ پتھروں کی عبادت کرتی تھی اور اللہ کی عبادت نہیں کرتی تھی جس نے اسے پیدا کیا۔ نوح اپنی قوم میں کھڑے ہوئے اور اپنی پوری آواز سے کہا" اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، تمہارے

www.abulhasanalinadwi.org

لئے اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے، مجھے تم پر بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے" ان کی قوم کے سرداروں نے کہا "بے شک ہم تجھے صاف گمراہی میں دیکھتے ہیں" نوح نے کہا! اے میری قوم! میرے ساتھ گمراہی کا کیا تعلق ہے میں تو رب العلمین کی طرف سے رسول ہوں، میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں۔ اور تمہیں نصیحت کرتا ہوں اور اللہ کی طرف سے زیادہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ہو"

۱۴۔ چند مومن۔ (کافروں کی نظر میں گھٹیا)

اور نوح نے بہت زور مارا کہ ان کی قوم ایمان لائے اور اللہ کی عبادت کرے اور بتوں کو چھوڑ دے، لیکن نوح پر ان کی قوم کے چند افراد کے علاوہ کوئی اور ایمان نہ لایا صرف وہی افراد ایمان لائے جو اپنے ہاتھ سے کام کرتے تھے اور حلال کھاتے تھے، اور جہاں تک ان کی قوم کے امیروں کا تعلق ہے ان کا تکبّر نوح کی اطاعت میں آڑے آیا، ان کے مال و اولاد نے انہیں فکرِ آخرت سے بیگانہ کیا، اور وہ کہتے تھے "ہم شرفاء۔۔۔۔ (شریف لوگ) اور یہ ذلیل ہیں اور جب انہیں نوح نے اللہ کی طرف بلایا تو انہوں نے کہا "کیا ہم تجھ پر ایمان لائیں جبکہ تیری پیروی کی ذلیلوں نے" اور انہوں نے نوح سے ان مسکینوں کو دور کر دینے کو کہا لیکن نوح نے انکار کیا اور کہا "میں مومنوں کو دور کرنے والا نہیں، میرا دروازہ کسی بادشاہ کا دروازہ نہیں، میں تو محض واضح ڈرانے والا ہوں" اور نوح جانتے تھے کہ یہ

www.abulhasanalinadwi.org

مسکین مخلص مؤمن اور یہ کہ اللہ ناراض ہو گا جب وہ ان مسکینوں کو دور ہٹادیں، اس وقت ان کی کوئی مدد نہیں کرے گا۔ انہوں نے کہا" اے میری قوم! اگر میں ان کو دور کر دوں تو میری مدد کون کرے گا؟

۱۵۔ امیروں کی دلیل

مالداروں نے کہا" جس چیز کی طرف نوح بلاتے ہیں نہ وہ حق ہے اور نہ اس میں کوئی بھلائی ہے، کیوں؟ اس لئے کہ ہمارا تجربہ ہے کہ بھلائی کے ہر کام میں پہل کرنے والے تو ہمیں لوگ ہیں" ہر عمدہ کھانا ہمارے پاس اور ہر خوبصورت لباس ہمارے پاس ہے اور لوگ ہر چیز میں ہماری پیروی کرتے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ خیر اور بھلائی کے سلسلہ میں ہم سے کوئی خطاء نہیں ہوتی اور شہر میں کوئی ہم سے آگے نکل نہیں سکتا۔ اگر یہ دین (مجسمہ) خیر ہوتا تو ان مسکینوں سے قبل ہمارے پاس آتا" اگر یہ خیر (اچھا) ہوتا تو کوئی ہم سے پہلے اس کی طرف پہل نہ کرتا۔

۱۶۔ نوح کی دعوت

نوح نے قوم کو دعوت دی اور نصیحت کرنے میں بہت کوشش کی، "کہا اے میری قوم! بے شک میں تمہارے لئے ڈرانے والا ہوں، یہ کہ اللہ کی عبادت کرو اور اسی سے ڈرو اور میری بات مانو، وہ تمہارے گناہ معاف کردے گا اور ایک وقتِ مقرر تک تمہیں مہلت دے گا، بیشک جب اللہ

www.abulhasanalinadwi.org

کا وعدہ آئے گا تو اس میں دیر نہیں کی جائے گی، کاش کہ تم جانتے۔" اور اللہ نے ان سے بارش روک لی اور ان پر ناراض ہوگیا اور کھیتی اور نسل کم ہوگئی۔ نوح نے کہا "اے میری قوم! اگر تم ایمان لے آؤ تو تم سے اللہ راضی ہو جائے گا اور تم سے یہ عذاب ہٹا دے گا، اور تم پر بارشیں بھیجے گا اور تمہیں رزق اور اولاد میں برکت دے گا، اور نوح نے اپنی قوم کو اللہ کی طرف بلایا اور ان سے کہا "کیا تم اللہ کو پہچانتے نہیں ہو؟ یہ تمہارے ارد گرد اللہ کی نشانیاں ہیں، کیا تم نہیں دیکھتے؟ کیا تم آسمان وزمین کی طرف نہیں دیکھتے؟ کیا تم سورج اور چاند کی طرف نہیں دیکھتے؟ اور تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا۔ لیکن نوح کی قوم کو عقل نہ آئی! نوح کی قوم ایمان نہ لائی، بلکہ جب نوح ان کو اللہ کی طرف بلاتے تو وہ اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں دے دیتے۔ اور وہ آدمی کیسے سمجھے جو سنتا نہیں، اور وہ کیسے سنے جو سننا نہ چاہے؟

۱۷۔ نوح کی دعا

نوح نے آخری کوشش کی اور اپنی قوم کو عرصہ دراز تک دعوت دیتے رہے، نوح اپنی قوم میں ساڑھے نو سو سال رہے، انہیں اللہ کی طرف بلاتے رہے، لیکن نوح کی قوم ایمان نہ لائی، اور انہوں نے بتوں کی عبادت نہ چھوڑی، اور اللہ کی طرف رخ نہ کیا، نوح کب تک انتظار کرتے؟ کب تک زمین کا بگاڑ دیکھتے؟ کب تک پتھروں کی عبادت ہوتے دیکھتے؟ کب تک لوگوں کو دیکھتے کہ وہ اللہ کا

www.abulhasanalinadwi.org

رزق کھاتے ہیں اور اس کے سوا دوسروں کی عبادت کرتے ہیں؟ نوح کو کیوں غصہ نہ آتا؟ انہوں نے ایسا صبر کیا کہ اس کی مثال نہیں ملتی۔ نوسو پچاس سال! اللہ اکبر! اللہ اکبر!! اور اللہ نے نوح کی طرف وحی بھیجی "تمہاری قوم سے ایمان نہیں لائے گا کوئی مگر جو لا چکے"۔ جب نوح نے انہیں دوسری بار بلایا تو ان کی قوم نے کہا" اے نوح! تم نے کافی تکرار کی بس تم لے آؤ جس کا وعدہ کرتے ہو، اگر تم سچے ہو" نوح اللہ کے لئے ناراض ہوئے اور ان سے مایوس ہو گئے، اور کہا" اے اللہ! کافروں میں سے کسی کو اس دھرتی پر باقی نہ رکھ"۔

۱۸۔ کشتی

اللہ نے نوح کی دعا قبول کی، اور ان کی قوم کو غرق کرنا چاہا لیکن اللہ نے اسی طرح ارادہ کیا کہ نوح اور مومنوں کو نجات دے، اللہ نے نوح کو ایک بڑی کشتی بنانے کا حکم دیا اور نوح نے ایک بڑی کشتی بنانی شروع کی، ان کی قوم نے انہیں اس کام میں مشغول دیکھا تو انہیں ایک اور مشغلہ مل گیا، اور ان سے مذاق کرنے لگے، اے نوح یہ کیا ہے؟ تم بڑھئی کب سے بنے ہو؟ کیا ہم تجھے نہ کہتے تھے کہ ان ذلیلوں کے ساتھ نہ بیٹھا کرو، لیکن تم نے ہماری نہ سنی اور ان بڑھئی اور لوہاروں کے ساتھ بیٹھے اور خود بھی ترکھان ہو گئے! نوح یہ کشتی کہاں چلے گی؟ آپ کا سارا معاملہ ہی عجیب ہے، یہ اس ریت پہ چلے گی یا پہاڑ پہ چڑھے گی؟ سمندر یہاں سے کافی دور ہے، اسے جن

www.abulhasanalinadwi.org

اٹھائیں گے یا بیل کھینچیں گے ؟ نوح یہ سب کچھ سنتے تھے اور صبر کرتے تھے، انھوں نے تو اس سے بھی زیادہ سنا اور صبر کیا تھا، لیکن کبھی وہ ان سے کہتے "اگر تم ہمارے ساتھ مذاق کرتے ہو تو ہم تم سے کریں گے جیسے تم کرتے تھے"

۱۹۔ طوفان

اور اللہ کا عذاب آگیا، اللہ کی پناہ ! آسمان خوب برسا اور برسا گویا کہ آسمان میں سوراخ تھا۔ پانی نہیں رک سکتا تھا، پانی جمع ہوا اور چلا حتیٰ کہ اس نے لوگوں کو ہر طرف سے گھیر لیا، اور اللہ نے نوح کی طرف وحی کی، اپنے ساتھ اپنی قوم اور گھر کے ایمان والوں کو لے لیں، اور اللہ نے نوح کو وحی کی کہ ہر حیوان اور پرندہ کا جوڑا — مذکر مؤنث ساتھ رکھ لیں، اس لئے کہ عام طوفان تھا، اس سے کوئی حیوان اور انسان نہیں بچے گا، نوح نے ایسے ہی کیا، ان کے ساتھ کشتی میں، ان کی قوم کے مومن تھے، اور ہر حیوان اور پرندے کا جوڑا، کشتی چل پڑی ان کے ساتھ پہاڑوں جیسی موجوں میں چلتی تھی، قوم ہر اونچی جگہ اور بلند مقام پر چڑھ گئی وہ اللہ کے عذاب سے بھاگتے تھے، لیکن اللہ کے بغیر جائے پناہ کہاں ——!

۲۰۔ نوح کا بیٹا

نوح کا ایک بیٹا کافروں کے ساتھ تھا، نوح نے اپنے بیٹے

www.abulhasanalinadwi.org

کو طوفان میں دیکھا تو کہا: "اے بیٹے! ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں میں سے نہ بن" اس نے کہا: میں عنقریب پہاڑ کی طرف پناہ لے لوں گا جو مجھے پانی سے بچا لے گا" نوح (علیہ السلام) نے فرمایا "اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں سوائے اس کے جس پر وہ رحم کرے" اور ان کے درمیان موج حائل ہوگئی اور وہ غرق ہوگیا اور نوح اپنے بیٹے پر غمگین ہوئے، اور کیسے نہ ہوتے کہ وہ ان کا بیٹا تھا، انہوں نے چاہا کہ ان کا بیٹا قیامت کے دن دوزخ سے بچ جائے جبکہ وہ کل پانی سے بچ نہیں سکا۔ آگ پانی سے زیادہ سخت ہے، اور آخرت کا عذاب زیادہ سخت ہے، کیا اللہ نے ان سے ان کی اہل کو بچانے کا وعدہ نہیں کیا؟ بجا! اللہ کا وعدہ سچا ہے انہوں نے چاہا کہ اللہ سے اپنے بیٹے کی سفارش کریں۔

۲۱۔ تمہاری اہل سے نہیں

اور نوح نے اپنے رب کو پکارا اور کہا میرا بیٹا میری اہل میں سے ہے، اور آپ کا وعدہ سچا ہے اور آپ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم ہیں، لیکن اللہ نسب کی طرف نہیں دیکھتا بلکہ اعمال کی طرف دیکھتا ہے۔ اللہ مشرکوں کے بارے میں سفارش قبول نہیں کرتا اور مشرک نبی کی اہل میں نہیں اگرچہ اس کا بیٹا ہو اللہ نے اس پر نوح کو تنبیہ کی اور کہا "اے نوح وہ تمہاری اہل سے نہیں، اس کے عمل صحیح نہیں، مجھ سے اس چیز کا سوال نہ کر جس کا تجھے علم نہیں

www.abulhasanalinadwi.org

میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ تو بے خبروں میں سے ہو جائے"۔ نوح سنبھل گئے اور اللہ سے توبہ کی اور کہا "اے میرے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ تجھ سے ایسا سوال کروں جس کا مجھے کوئی علم نہیں اور اگر تجھے نہیں بخشے گا اور رحم نہیں کرے گا تو میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا"۔

۲۲۔ طوفان کے بعد

اور جب وہ ہو چکا جس کا اللہ نے ارادہ کیا تھا اور کافر غرق ہو گئے بارش تھم گئی اور پانی خشک ہو گیا اور کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہری۔ "اور کہا گیا کہ پھٹکار ہو ظالموں پر"۔ اور کہا گیا کہ نوح سلامتی کے ساتھ اتر اور نوح اور کشتی والے اترے۔ زمین پر سلامتی سے چلنے لگے۔ قوم نوح کے کافر ہلاک ہو گئے۔ ان پر زمین روئی نہ آسمان، اور اللہ نے نوح کی اولاد کو برکت دی اور وہ زمین میں پھیل گئی اور اس نے زمین کو بھر دیا، اس میں بہت سی امتیں اور نبی اور بادشاہ ہوئے "سلامتی ہو نوح پر جہانوں میں۔ سلامتی ہو نوح پر جہانوں میں"۔

www.abulhasanalinadwi.org

آندھی

۱ - نوح کے بعد

اللہ نے نوح کی اولاد میں برکت دی، وہ زمین میں پھیل گئی۔ اور اس سے ایک امت تھی جسے "عاد" کہا جاتا تھا۔ وہ بہت طاقتور آدمی تھے ان کے جسم لوہے کی طرح سخت تھے وہ ہر ایک پر غلبہ پاتے تھے اور ان پر کوئی غلبہ نہ پاتا۔ وہ کسی سے نہیں ڈرتے تھے اور ان سے ہر کوئی ڈرتا تھا اور اللہ نے "عاد" کو ہر چیز میں برکت دی۔ عاد کے اونٹوں اور بھیڑ بکریوں سے وادی بھر جاتی تھی، اور "عاد" کے گھوڑوں سے میدان بھر جاتے تھے۔ اور "عاد" کی اولاد سے گھر بھر گئے اور جب "عاد" کے اونٹ اور بھیڑ بکریاں چراگاہ کی طرف نکلتے تو ان کا منظر بڑا دلکش اور خوبصورت ہوتا۔ اور جب بچے صبح کے وقت کھیلنے کے لئے نکلتے تو ان کا منظر بھی بڑا خوبصورت ہوتا۔ اسی طرح عاد کی زمین بھی بہت سرسبز اور خوبصورت تھی، اس میں بہت سے باغ اور چشمے تھے۔

۲ - عاد کی ناشکری

لیکن عاد نے ان بے شمار نعمتوں پر اللہ کا شکر نہ کیا، قوم عاد

www.abulhasanalinadwi.org

طوفان کا قصہ بھول گئی جسے انہوں نے اپنے آباء سے سنا تھا اور زمین میں اس کے نشان دیکھتے تھے۔ اور بھول گئے کہ قوم نوح پر اللہ نے طوفان کیوں بھیجا تھا؟ انہوں نے اسی طرح بتوں کی عبادت شروع کر دی، جیسے نوح کی امت بتوں کی عبادت کرتی تھی۔ وہ اپنے ہاتھ سے پتھر کے بت گھڑ لیتے پھر انہیں سجدہ کرتے اور ان کی عبادت کرتے۔ وہ ان سے اپنی حاجتیں مانگتے، انہیں پکارتے اور ان کے لئے ذبح کرتے اور وہ نوح کی امت کے نقش قدم پر تھے۔ ان کی عقلیں انہیں بتوں کی عبادت سے نہ روکتیں اور نہ ان کی عقلیں ہدایت دیتیں۔ وہ دنیا کے عقلمند اور دین کے ناسمجھ اور غبی تھے

۳۔ عاد کی سرکشی

عاد کی قوت ان کے لئے اور لوگوں کے وبال بن گئی، اس لئے کہ وہ اللہ پر اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے تھے ان کو ظلم سے کون سی چیز روکتی؟ اور انہیں سرکشی سے کون سی چیز روکتی؟ وہ لوگوں پر ظلم کیوں نہ کرتے؟ اور وہ اپنے اوپر کسی کو نہ دیکھتے تھے اور انہیں حساب وکتاب اور عذاب کا خوف نہ تھا۔ وہ جنگل کے درندوں کی طرح تھے۔ جن میں سے بڑا چھوٹے پر ظلم کرتا ہے، اور طاقت ور کمزور کو کھا جاتا ہے اور جب غضبناک ہوتے وہ بپھرے ہوئے ہاتھی کی طرح ہوتے جو

www.abulhasanalinadwi.org

جسے ملتا ہے قتل کر دیتا ہے، اور جب وہ لڑنے پہ آتے تو کھیتوں اور نسل کو تباہ کر دیتے، اور جب کسی بستی میں داخل ہوتے تو اس میں تباہی مچا دیتے اور وہاں کے معزز لوگوں کی عزت کو ذلت میں بدل دیتے، کمزور ان کی شر سے ڈرتے اور ان کے ظلم سے بھاگتے تھے۔ ان کی قوت ان کے لئے وبال بن گئی اور اس طرح ہر وہ شخص جو اللہ سے نہیں ڈرتا اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتا (اس کی قوت وبال ہوتی ہے)

۴۔ عاد کے محلّات

اور عاد کو کھانے پینے اور کھیل تماشے کے علاوہ اور کوئی کام نہ تھا، اور ان میں سے ہر ایک دوسرے پر بلند محلّات اور وسیع گھروں کی تعمیر پر فخر کرتا تھا، اور ان کے مال پانی کیچڑ پہ ضائع ہوتے تھے، وہ جو بھی خالی اور اونچی جگہ دیکھتے وہاں ایک اونچا محل بنا لیتے اور وہ اس طرح گھر بناتے جیسے انہیں وہاں ہمیشہ رہنا ہے اور کبھی مرنا نہیں ہے، اور وہ بغیر ضرورت کے محلات بناتے تھے جبکہ لوگوں کو کھانے اور پہننے کو نہیں ملتا تھا اور ان میں سے غریب لوگوں کو رہنے کے لئے گھر میسر نہ تھا اور امیروں کے گھروں میں رہنے والا کوئی نہ تھا۔ جس نے انہیں اور ان کے محلّات کو دیکھا اسے یقین ہو گیا کہ وہ آخرت پہ ایمان نہیں رکھتے۔

www.abulhasanalinadwi.org

۵۔ ہود رسول

اللہ نے عاد کی طرف ایک رسول بھیجنا چاہا، اللہ بندوں کے کفر کو پسند نہیں کرتا، اللہ زمین میں فساد کو پسند نہیں کرتا، اور عاد اپنی عقلوں کو کھانے پینے، کھیل تماشے اور گھروں کی تعمیر کے علاوہ کہیں اور استعمال نہیں کرتے تھے، ان کی عقلیں تباہ ہو گئیں اس لئے کہ وہ انہیں دین میں استعمال نہیں کرتے تھے اور انہیں عقل نہ آئی۔ پس اللہ نے ان کی طرف ایک رسول بھیجنے کا ارادہ کیا جو انہیں ہدایت دے، اور اللہ نے چاہا کہ یہ رسول انہی میں سے ہو، وہ اسے پہچانتے ہوں، اور ان کی بات سمجھتے ہوں۔ "ہود" ہی وہ رسول تھے، جو عاد کے ایک شریف گھرانے میں پیدا ہوئے۔ اور انہوں نے عقل اور نیکی میں پرورش پائی۔

۶۔ ہود کی دعوت

ہود قوم میں دعوت دینے کھڑے ہوئے اور کہا " اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو، تمہارے لئے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے"۔ اور ہود نے کہا " اے میری قوم! تم کیسے پتھروں کی عبادت کرتے ہو اور اس ذات کی عبادت نہیں کرتے! جس نے تمہیں پیدا کیا

www.abulhasanalinadwi.org

اے میری قوم! یہ پتھر جنہیں تم نے خود تراشا ہے، آج ان کی کیسے عبادت کرتے ہو، بے شک اللہ نے تمہیں پیدا کیا اور تمہیں رزق دیا اور تمہیں مال، اولاد، کھیتی اور نسل میں برکت دی، اور قومِ نوح کے بعد تمہیں قائم مقام بنایا اور تمہیں جسمانی قوت عطا کی، ان نعمتوں کا حق تو یہ تھا کہ تم اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرتے، بے شک یہ کتا جسے تم ایک ہڈی پھینک دیتے ہو وہ تمہارے گھر سے نہیں جاتا اور سائے کی طرح تمہارے ساتھ رہتا ہے کیا تم نے کسی ایسے کتے کو دیکھا ہے جس نے اپنے مالک کو چھوڑ دیا ہو، اور کسی دوسرے کی طرف چلا گیا ہو، کیا تم نے کسی حیوان کو دیکھا ہے کہ وہ پتھر کو پوج رہا ہو۔ یا تم نے کسی حیوان کو دیکھا ہے جو بت کو سجدہ کرتا ہو؟ کیا انسان حیوان سے زیادہ ذلیل ہے یا اس سے زیادہ عزت والا ہے؟

۷۔ قوم کا جواب

قوم کھانے پینے اور کھیل تماشے میں لگی ہوئی تھی اور دنیا کی زندگی سے راضی اور مطمئن تھی۔ ہود کی بات سے تنگ دل ہوئی اور ان میں سے کسی نے دوسرے سے کہا "ہود کیا کہتا ہے؟ وہ کیا چاہتا ہے؟ ہم اس کا کلام نہیں سمجھتے" انہوں نے کہا "بے وقوف ہے یا دیوانہ" اور جب ہود نے انہیں دوبارہ دعوت دی تو قوم کے شریفوں نے کہا "بیشک ہم تمہیں بے وقوفی میں دیکھتے ہیں۔ اور ہم تمہیں جھوٹوں میں سے خیال کرتے ہیں" ہود نے کہا "میں کوئی پاگل

www.abulhasanalinadwi.org

نہیں ہوں بلکہ جہانوں کے رب کی طرف سے رسول ہوں، تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور میں تمہارا مخلص اور امانت دار نصیحت کرنے والا ہوں"۔

۸- ہودؑ کی دانائی

ہود مسلسل اپنی قوم کو نصیحت کرتے رہے اور انہیں حکمت اور نرمی سے بلاتے رہے، ہود نے کہا " اے میری قوم! میں کل تمہارا بھائی اور دوست تھا، کیا تم مجھے پہچانتے نہیں ہو؟ اے میرے بھائیو! تم مجھ سے کیوں ڈرتے ہو اور مجھ سے کیوں بھاگتے ہو؟ میں تمہارے مال میں سے کوئی چیز کم نہیں کروں گا " اے میری قوم! میں اس پر تم سے مال کا طالب نہیں، میرا اجر تو اللہ کے پاس ہے"
اے میری قوم! اگر تم اللہ پر ایمان لے آؤ تو تمہیں کس چیز کا ڈر ہے؟ بخدا! اگر تم اللہ پر ایمان لے آؤ تو تمہارے مال میں کمی نہ ہوگی۔ بلکہ اللہ تمہارے رزق میں برکت دے گا اور قوت میں اضافہ کرے گا۔ اے میری قوم! میرے پیغام سے تمہیں تعجب کیوں ہوتا ہے؟ اللہ ہر کسی سے تھوڑا ہی بات کرتا ہے۔ اللہ ہر کسی کو خطاب نہیں کرتا کہ اس سے کہے کہ یوں کرو اور یوں کرو، بیشک اللہ ہر قوم کی طرف انہی میں سے ایک آدمی کو بھیجتا ہے جو ان سے کلام کرتا ہے اور انہیں نصیحت کرتا ہے، اور اللہ نے مجھے تمہاری طرف بھیجا ہے، میں تم سے کلام کرتا ہوں اور نصیحت کرتا ہوں،" کیا تمہیں تعجب ہے

www.abulhasanalinadwi.org

کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آئے ایک آدمی پر تم میں سے، تاکہ وہ تمہیں ڈرائے (انجام سے)"

۹۔ ہود کا ایمان

اور عاد سے کوئی جواب بن نہ آیا، انہیں سمجھ نہ آئی کہ وہ ہود کو کیا جواب دیں! لیکن جب وہ عاجز آگئے تو انہوں نے کہا "تجھ سے ہمارے معبود روٹھ گئے ہیں اس لئے تمہاری عقل کو مرض لاحق ہو گیا ہے، بتوں کا وبال تم پر پڑا ہے"۔ ہود نے کہا "بلاشبہ یہ بت پتھر ہیں یہ کسی کو نفع دیتے ہیں نہ نقصان" اور یہ بت پتھر ہیں، بولتے ہیں نہ سنتے نہ دیکھتے، بلاشبہ! یہ بت بھلائی اور تکلیف کا اختیار نہیں رکھتے اور نہ کسی کے نفع اور نقصان کا اختیار رکھتے ہیں، اور اس طرح تم بھی نفع نقصان کا اختیار نہیں رکھتے اور تمہیں مجھے فائدہ پہنچانے اور نقصان دینے کا اختیار نہیں ہے، میں تمہارے بتوں کو نہیں مانتا اور نہ ان سے ڈرتا ہوں، "میں بری ہوں اس سے جو تم شرک کرتے ہو" اور میں تم سے بھی نہیں ڈرتا، "تم سب میرے خلاف تدبیریں کر لو"۔ "بے شک میں نے اللہ پر توکل کیا ہے جو میرا اور تمہارا رب ہے" ہر چیز اس کے ماتحت ہے اور کوئی پتا بھی اس کے حکم کے بغیر نہیں گرتا۔

۱۰۔ عاد کی ضد

عاد نے سب کچھ سنا مگر ایمان نہ لائے، ہود کی نصیحت ان پر

www.abulhasanalinadwi.org

ضائع ہوگئی، ہود کی حکمت بھی ان پر ضائع ہوگئی، اور انہوں نے کہا "اے ہود! تمہارے پاس نہ کوئی دلیل ہے اور نہ ثبوت۔ اے ہود! تمہاری تازہ بات سے ہم اپنے قدیم معبودوں کو نہیں چھوڑیں گے، کیا ہم ایک کہنے والے کی بات پر اپنے ان معبودوں کو چھوڑ دیں۔ جن کی عبادت ہمارے آباء کرتے تھے، یہ کبھی نہیں ہوسکتا! اور اے ہود! تو ہمارے معبودوں کو مانتا ہے نہ ان سے ڈرتا ہے، تو ہم بھی تیرے معبود کو نہیں مانتے اور نہ اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں اور ہم تمہیں کافی زیادہ عذاب کا تذکرہ کرتے ہوئے سنتے ہیں، ہود وہ کہاں ہے؟ اور کب آئے گا؟ ہود نے کہا "اس کا علم اللہ کو ہے میں تو محض صاف ڈرانے والا ہوں" عاد نے کہا "ہم اس عذاب کے منتظر ہیں اور اُسے دیکھنے کا شوق رکھتے ہیں۔ ہود کو ان کی اس جرأت پر تعجب ہوا اور ہود نے ان کی اس حماقت پر افسوس کیا۔

۱۱۔ عذاب

اور عاد ہر روز بارش کا انتظار کرتے، آسمان کی طرف دیکھتے انہیں بادل کا کوئی ٹکڑا بھی نظر نہ آتا، انہیں بارش کی ضرورت تھی، اور انہیں بارش کا بہت ہی شوق تھا، ایک دن انہوں نے اپنی طرف بادل آتے ہوئے دیکھے تو بہت خوش ہوئے، اور چیخ کر بولے کہ یہ بارش کے بادل ہیں، یہ بارش کے بادل ہیں، خوشی سے ناچنے لگے، ایک نے دوسرے کو پکار کر کہا بارش کا بادل، بارش کا بادل

www.abulhasanalinadwi.org

لیکن ہود سمجھ گئے کہ عذاب آگیا ہے، ہود نے کہا کہ یہ رحمت کا بادل نہیں، بلکہ تند ہوا ہے جس میں دردناک عذاب ہے اور وہی بات نکلی بہت زور کی ہوا چلی، اس جیسی لوگوں نے نہ دیکھی تھی اور نہ ویسی سنی تھی۔ اور آندھی چلی وہ درختوں کو جڑ سے نکالتی جاتی تھی اور گھروں کو گراتی جاتی اور چلنے پھرنے والی چیزوں کو اٹھاتی اور دور جاکر پھینک دیتی، صحرائی ریت اڑی اور دنیا تاریک ہو گئی، آدمی کو کچھ دکھتا نہیں تھا، وہ ڈر گئے اور اپنے گھروں میں داخل ہو گئے اور ان کے دروازے بند کر لیے، بچے ماؤں سے چمٹ گئے اور لوگ دیواروں سے، اور لوگ کمروں میں چلے گئے، بچے روتے تھے، عورتیں چیختی تھیں، اور مرد مدد کیلئے پکارتے تھے، اور گویا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا "آج اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں" یہ سلسلہ سات راتیں اور آٹھ دنوں تک جاری رہا، قوم مر گئی گویا کہ وہ کھجور کے درخت تھے جو زمین پر گر پڑے تھے بہت ہی عجیب و غریب منظر تھا، آدمی مرے ہوئے، انہیں پرندے کھاتے، گھر اجڑے ہوئے ان میں الّو رہتے۔ ہود اور مومن ایمان کی بدولت بچ گئے۔ عاد والے اپنے کفر اور ضد کی بدولت ہلاک و برباد ہو گئے۔ "یاد رکھو! کہ عاد نے اپنے رب کا انکار کیا، پھٹکار ہو عاد پر ــ جو ہود کی قوم تھی"۔

www.abulhasanalinadwi.org

عاد کے بعد

۱۔ ثمود کی اونٹنی

قوم ثمود قوم عاد کی وارث ہوئی جیسے قوم عاد قوم نوح کی وارث ہوئی تھی۔ ثمود بھی عاد کے نقش قدم پر چلی جس طرح قوم عاد قوم نوح کے نقش قدم چلی تھی، ثمود کی زمین بھی سرسبز اور خوبصورت تھی۔ اس میں باغات، چشمے، اور بڑے باغ تھے جن کے نیچے نہریں جاری تھیں، قوم ثمود عمارت، زراعت اور باغوں میں کثرت میں عاد کی طرح تھی، انہیں عقل اور صناعت میں ان پر فوقیت حاصل تھی۔ وہ پہاڑوں میں سے بڑے وسیع اور خوبصورت گھر تراش لیتے تھے اور پتھروں میں نہایت عمدہ نقوش بناتے تھے، ان کی عقل اور صناعت کے آگے پتھر موم کی طرح نرم ہوگیا اور جیسے چاہتے استعمال میں لے آتے، جب کوئی آدمی ان کے شہر میں داخل ہوتا تو حیران ہو جاتا، وہ پہاڑوں کی طرح بڑے بڑے محلات دیکھتا جیسے جنّوں نے بنائے ہوں اور دلواروں میں خوبصورت پھول دیکھتا جیسے موسم بہار نے پھول اگائے ہوں۔

اللہ نے ثمود پر آسمان و زمین کی برکتوں کے دروازے کھول دئے بلکہ اللہ نے ان پہ ہر چیز کے دروازے کھول دئے۔ آسمان ان سے بارشوں کے ذریعے سخاوت کرتا اور زمین نباتات اور پھولوں سے کرتی، اور باغ پھلوں اور میووں کے ذریعہ سخاوت کرتے، اللہ نے انہیں رزق اور عمروں

www.abulhasanalinadwi.org

میں برکت دی۔

۲۔ ثمود کی ناشکری

ان سب چیزوں نے ثمود کو اللہ کی عبادت اور شکر پر آمادہ نہ کیا، بلکہ کفر اور سرکشی پر آمادہ کر دیا۔ وہ اللہ کو بھول گئے اور انہیں جو ملا اس پر خوش ہو گئے۔ اور انہوں نے کہا "ہم سے طاقت میں کون زیادہ ہے؟" انہوں نے خیال کیا کہ وہ کبھی مریں گے نہیں، اور نہ کبھی اپنے محلات اور باغات سے نکلیں گے، اور یہ گمان کیا کہ موت ان پہاڑوں میں داخل نہ ہو گی اور اسے ان تک کوئی راستہ نہ ملے گا۔ شاید انہیں یہ گمان تھا کہ قومِ نوح اس لئے غرق ہو گئی کہ وہ وادی میں تھی۔ اور قومِ عاد اس لئے ہلاک ہو گئی کہ وہ نرم زمین میں تھی۔ اور وہ خود موت اور خوف سے امن کی جگہ میں ہیں۔

۳۔ بتوں کی عبادت

انہوں نے اسی پر اکتفا نہ کیا۔ انہوں نے پتھر گھڑ لیے اور بتوں کی عبادت کرنے لگے، قومِ نوح اور عاد کی طرح پتھروں کی عبادت کرتے تھے، اللہ نے انہیں پتھروں کا بادشاہ بنایا تھا۔ مگر اپنی جہالت کی وجہ سے پتھروں کے بندے بن گئے۔ اللہ نے انہیں عزت دی اور پاکیزہ رزق دیا لیکن انہوں نے اپنے آپ کو ذلیل کیا۔ اور انہوں نے انسان کو

www.abulhasanalinadwi.org

ذلیل کیا، "بے شک اللہ لوگوں پر ذرا بھی ظلم نہیں کرتا لیکن لوگ خود ہی اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں" عجیب بات ہے کہ وہ پتھر جسے وہ اپنے ہاتھوں سے گھڑتے ہیں نہ (اس وقت وہ) ان کی نافرمانی کرتا اور نہ انکار وہ اس کے سامنے عاجزی کرتے اور سجدہ میں گر جاتے۔ کیا طاقتور کمزور کی عبادت کرتا ہے؟ کیا آقا غلام کو سجدہ کرتا ہے؟ لیکن انہوں نے اللہ کو بھلا دیا اور اپنے آپ کو بھی بھول گئے، انہوں نے اللہ کی عبادت اور بندگی سے انکار کیا، اللہ نے انہیں ذلیل کر دیا۔

۴۔ صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ نے ان کی طرف رسول بھیجنے کا ارادہ کیا جیسے قوم نوح اور عاد کی طرف (رسول بھیجے گئے)؛ بلاشبہ! اللہ اپنے بندوں کیلئے کفر پسند نہیں کرتا، بے شک اللہ زمین میں فساد پسند نہیں کرتا۔ اور ان میں ایک آدمی صالح نامی تھے، وہ ایک شریف گھرانے میں پیدا ہوئے اور عقل اور نیکی میں پرورش پائی۔ وہ بہت ہی شریف لڑکے تھے اور بہت ہی ہدایت یافتہ لوگوں میں مشہور تھے اور کہتے تھے "یہ صالح ہے، یہ صالح ہے" لوگوں کو ان سے بہت سی توقعات تھیں اور وہ کہا کرتے کہ ان کی بڑی شان ہوگی

لوگوں کا خیال تھا کہ صالح ان کے شریفوں اور امیروں میں سے ہوں گے خیال کرتے تھے کہ ان کا شاندار محل ہوگا اور بڑا باغ ہوگا، ان کے والد کی رائے یہ تھی کہ ان کا بیٹا اپنی عقل سے بہت مال کمائے گا اور لوگوں میں نکلے گا، اپنے گھوڑے پر نکلے گا، اور اس کے پیچھے نوکر چاکر ہوں گے لوگ اسے

www.abulhasanalinadwi.org

سلام کریں گے، اور کہیں گے کہ یہ فلاں کا لڑکا ہے، یہ فلاں کا بیٹا ہے اور اس کی خوشی کا کیا ٹھکانا ہوگا جب وہ لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنے گا کہ یہ خوش نصیب ہے، اس کا بیٹا بہت امیر ہے لیکن اللہ کو کچھ اور منظور تھا۔ اللہ نے انہیں نبوّت سے سرفراز کرنا چاہا، چاہا کہ انہیں ان کی قوم کی طرف بھیجیں تاکہ وہ انہیں ظلمتوں سے نکال کر نور میں لے آئیں۔ اس سے بڑھ کر کیا شرف ہوگا؟ اور اس سے بڑی عزّت اور کیا ہوگی؟

۵۔ صالح کی دعوت

صالح نے اپنی قوم میں کھڑے ہو کر زوردار آواز میں کہا "اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، تمہارے لئے اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں"

امیر لوگ کھانے پینے اور کھیل تماشے میں لگے ہوئے تھے، وہ بتوں کی عبادت کرتے تھے اور ان کے سوا کسی اور کو معبود نہیں سمجھتے تھے، انہیں صالح کی دعوت پسند نہ آئی، ثمود کے امیر غضبناک ہوئے اور انہوں نے کہا "یہ کون ہے؟" خادموں نے کہا "یہ صالح ہیں" انہوں نے یہ پوچھا یہ کیا کہتے ہیں انہوں نے جواب دیا، وہ کہتے ہیں "اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارے لئے کوئی معبود نہیں ہے، اور کہتے ہیں کہ یقیناً اللہ تمہیں تمہارے مرنے کے بعد اٹھائے گا اور تمہیں بدلہ دے گا۔ اور کہتے ہیں "میں اللہ کا رسول ہوں، اس نے مجھے اپنی قوم کی طرف بھیجا ہے"۔ امیروں نے

www.abulhasanalinadwi.org

ہنس کر کہا " بے چارہ ! کیا رسول ہوگا ؟ اس کے پاس محل ہے نہ باغ، نہ کھیتی نہ کھجوروں کا باغ ، یہ کیسے رسول ہوسکتا ہے۔

۶۔ امیروں کا پروپیگنڈا

امیروں نے دیکھا کہ کچھ لوگ صالح کی طرف مائل ہو رہے ہیں، انہیں اپنی سرداری خطرے میں نظر آئی اور کہا " یہ تو تمہاری طرح کا ایک آدمی ہے کھاتا ہے جس قسم کا تم کھاتے ہو اور پیتا ہے جس قسم سے تم پیتے ہو اگر تم نے اطاعت شروع کردی اپنے برابر کے آدمی کی تو تم بے شک خراب ہوئے ، کیا تم کو وعدہ دیتا ہے کہ جب تم مرجاؤ اور ہوجاؤ مٹی اور ہڈیاں تو تم کو نکلنا ہے ، کہاں ہوسکتا ہے، کہاں ہوسکتا ہے، جو تم سے وعدہ ہوتا ہے، اور کچھ نہیں یہی جینا ہے ہمارا دنیا کا ، مرتے اور جیتے ہیں اور ہم کو پھر اٹھنا ہے اور کچھ نہیں یہ ایک مرد ہے، باندھ لایا ہے اللہ پر جھوٹ ، اور اس کو ہم نہیں ماننے "۔

۷۔ ہمارا گمان غلط ہوا

لوگوں نے صالح کا انکار کیا اور اس پر ایمان نہ لائے ، اور جب صالح نے انہیں نصیحت کی اور انہیں بتوں کی عبادت سے روکا تو کہنے لگے " اے صالح ! تم تو بہت ہی شریف لڑکے تھے، اور بہت

www.abulhasanalinadwi.org

ہی ہدایت یافتہ تھے اور ہم سوچا کرتے تھے کہ تم شریف اور بڑے لوگوں میں سے ہو گے اور ہمارا گمان تھا کہ تم فلاں فلاں کی طرح ہو گے مگر تم کچھ بھی نہ ہوئے، تمہارے ہم عمر اور عقل میں تم سے کہیں چھوٹے، بڑے آدمی ہو گئے اور اے صالح تو نے فقیری لاٹن پکڑلی، ہمارا گمان تمہارے بارے میں غلط ہوا، تیرے بارے میں ہماری امیدوں پر پانی پھر گیا، تیرے باپ بے چارے کو بھی تجھ سے خیر نہ ملی، تمہاری ماں بے چاری کی کھکاوٹ بھی تجھ پر ضائع ہو گئی، یہ سب کچھ صالح نے سنا اور اپنی قوم پر افسوس کیا، اور جب صالح قوم کے پاس سے گزرتے تو وہ لوگ کہتے "اللہ صالح کے باپ پر رحم کرے اس کا بیٹا تو تباہ ہو گیا"

۸۔ صالح کی نصیحت

اور صالح برابر اپنی قوم کو نصیحت کرتے رہے اور حکمت و نرمی سے اللہ کی طرف بلاتے رہے، وہ کہتے " اے بھائیو! کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ تم یہاں ہمیشہ رہو گے؟ کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ ان محلات میں ہمیشہ رہو گے؟ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تم ان باغوں اور نہروں میں ہمیشہ رہو گے؟ ان کھیتوں اور درختوں سے ہمیشہ کھاتے رہو گے؟ اور تم پہاڑوں کو تراش کر مسلسل گھر بناتے رہو گے؟ کبھی نہیں! کبھی نہیں! یہ کبھی نہیں ہو گا، یہ کبھی نہیں ہو گا، اے میرے بھائیو! تمہارے آباؤ کیوں چل بسے! ان کے محل تھے، اسی طرح ان کے باغ اور چشمے

www.abulhasanalinadwi.org

تھے، ان کی کھیتیاں اور نخلستان تھے اور وہ پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے اور ان میں رہتے تھے۔ لیکن یہ سب کچھ ان کے کام نہ آیا اور یہ سب کچھ انہیں روک نہ سکا ملک الموت نے ان کو آ لیا اور ان تک پہنچ گئے، اسی طرح تم بھی مروگے اور تمہیں اللہ دوبارہ اٹھائے گا اور تم سے ان نعمتوں کے متعلق سوال کرے گا۔

۹۔ میں تم سے کچھ نہیں مانگتا

اے میرے بھائیو! تم مجھ سے کیوں بھاگتے ہو، کیوں ڈرتے ہو؟ میں تمہارے مال میں کمی نہیں کرتا، میں تم سے کوئی چیز طلب نہیں کرتا میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں اور تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں " اور میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا، میرا اجر تو رب العلمین کے پاس ہے "

اور اے میرے بھائیو! تم میری اطاعت کیوں نہیں کرتے؟ میں تو تمہارا امانت دار نصیحت کرنے والا ہوں اور تم کیوں اطاعت کرتے ہو ان لوگوں کی، جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ان کے مال کھاتے ہیں؟ اور برے کام کرتے ہیں، زمین میں فساد کرتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے، قوم عاجز آگئی اور لاجواب ہوگئی۔ انہوں نے کہا " تجھ پر تو کسی نے جادو کر دیا ہے تو بھی ایک آدمی ہے جیسے ہم، سو لے آ کچھ نشانی اگر تو سچا ہے "

۱۰۔ اللہ کی اونٹنی

صالح نے کہا "تم کون سی نشانی چاہتے ہو؟" انہوں نے کہا " اگر تو سچا

www.abulhasanalinadwi.org

ہے تو اس پہاڑ سے ہمارے لئے ایک حاملہ اونٹنی نکال لا“ لوگ اچھی طرح جانتے تھے کہ اونٹنی کو اونٹنی ہی جنتی ہے۔ اونٹنی زمین سے اگتی ہے نہ پتھر سے نکلتی ہے اور انہیں یقین ہوگیا کہ صالح عاجز آجائے گا اور وہ جلد کامیاب ہو جائیں گے، لیکن صالح کا اپنے رب پر مضبوط ایمان تھا، اور وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے

صالح نے اللہ سے دعا کی، اور ویسا ہی ہوا جیسا لوگوں نے مانگا، پہاڑ سے حاملہ اونٹنی نکلی اور اس نے بچہ دیا لوگ سخت حیران ہوئے اور ڈر گئے، لیکن ان میں سے سوائے ایک کے کوئی ایمان نہ لایا۔

۱۱۔ باری

صالح نے کہا“ یہ اللہ کی اونٹنی ہے۔ اور یہ اللہ کی نشانی ہے، تم نے مانگا اور اللہ نے اسے تمہارے لئے اپنی قدرت سے پیدا کر دیا اس اونٹنی کا احترام کرو اور اس کو ہاتھ نہ لگاؤ بری طرح، پھر تو آپکڑے گا تم کو عذاب بہت جلد“۔ (ھود: ۶۴)

اور یہ اونٹنی اللہ کی زمین سے کھائے گی اور پیئے گی، آئے گی جائے گی، اس کا چارہ اور پانی تمہارے ذمہ نہیں، چارہ کافی اور پانی بہت ہے۔

اور یہ اونٹنی بہت بڑی اور پیدائشی لحاظ سے بہت عجیب تھی، ان کے چوپائے اس سے ڈرتے تھے اور بھاگتے اور جب کبھی یہ اونٹنی پانی پینے کیلئے آتی، چوپائے بدکتے اور بھاگ جاتے۔ صالح نے یہ دیکھا

www.abulhasanalinadwi.org

کو کہا" ایک دن اونٹنی کا اور ایک دن تمہارے مولیشیوں کا ہوگا۔ ایک دن اونٹنی پیئے گی اور ایک دن تمہارے مولیشی اور اسی طرح ہوا جب اونٹنی کی باری ہوتی تو جاتی اور پی آتی، اور جب قوم کے مولیشیوں کی باری ہوتی تو وہ آکر پی جاتے۔

۱۲۔ ثمود کی سرکشی

لیکن قوم نے تکبر کیا اور سرکشی کی، اور انہوں نے کہا کہ ہر روز ہمارے مولیشی کیوں نہ پئیں؟ اور لوگ اس اونٹنی سے تنگدل ہوئے جس سے ان کے مولیشی بد کتے تھے اور صالح نے انہیں اس اونٹنی کی توہین سے ڈرا رکھا تھا لیکن وہ نہ ڈرے۔ انہوں نے کہا۔ اس اونٹنی کو کون قتل کرے گا؟ ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا "میں" ایک دوسرا آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا "میں"۔ دونوں بدبخت گئے بیٹھے اور اونٹنی کے نکلنے کا انتظار کرنے لگے یہاں تک کہ جب اونٹنی نکلی پہلے نے اسے نیزہ مارا اور دوسرے نے اسے ذبح کر دیا اور مار دیا۔

۱۳۔ عذاب

اور جب صالح کو علم ہوا کہ اونٹنی ذبح کر دی گئی ہے تو انہوں نے افسوس کیا اور بہت غمگین ہوئے اور لوگوں سے کہا " فائدہ اٹھالو اپنے گھروں میں تین دن، یہ وعدہ ہے جو جھوٹا نہ ہوگا۔" (ہود: ۶۵) اور شہر میں

www.abulhasanalinadwi.org

نو آدمی تھے جو زمین میں فساد کرتے تھے اور اصلاح نہیں کرتے تھے انہوں نے حلف اٹھایا اور کہا ہم رات میں صالح اور اس کی اولاد کو قتل کریں گے، اور جب ہم سے پوچھا جائے گا تو کہہ دیں گے ہمیں کوئی علم نہیں، لیکن اللہ نے صالح اور اس کی اہل کی حفاظت کی اور جب تیسرا دن ہوا ان پر عذاب آیا' انہوں نے حسبِ عادت صبح کی پس ایک زور دار آواز تھی اور وہ بھی سخت بھونچال کے ساتھ' ایسی آواز جس سے دل پھٹ پھٹ جاتے اور ایسا زلزلہ جس سے گھر گر پڑتے تھے اور ثمود پر یہ دن بہت ہی سخت تھا۔ سب لوگ مر گئے اور شہر تباہ ہو گیا صالح اور مومنوں نے اس بدبخت شہر سے ہجرت کی اور وہ اس میں کیا کرتے؟ اور صالح نکلے اور وہ اپنی قوم کی طرف دیکھ رہے تھے اور وہ مرے پڑے تھے، انہوں نے غمگین آواز میں کہا" اے میری قوم! میں نے تمہیں اپنے رب کا پیغام پہنچایا اور تمہیں نصیحت کی لیکن تم نصیحت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے تھے۔" (سورۃ الاعراف آیت ۷۹ پ۸)

اور آج جو کوئی انسان بھی وہاں دیکھتا تو اسے محل خالی اور کنویں بیکار نظر آتے اور بستیاں ڈراؤنی نظر آتی تھیں، ان میں سے کوئی اللہ کی طرف بلانے والا تھا نہ کوئی جواب دینے والا۔ اور جب شام کے راستہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ثمود کے گھروں سے ہوا تو اپنے ساتھیوں سے فرمایا" نہ داخل ہونا ان لوگوں کے رہنے کی جگہوں پر جنہوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا تھا مگر یہ کہ تم رونے والے ہو، اور ڈرتے ہوئے کہ مبادا تمہیں وہ پہنچے جو ان کو پہنچا۔"

"یاد رکھو! ثمود نے اپنے رب کا انکار کیا، خبردار! پھٹکار ہو ثمود کیلئے۔"

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلہ ۱۵۳۴

قصص الانبیاء علیہم السلام

حصہ سوم

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

مترجم، ڈاکٹر قاری فیوض الرحمن

صدیقی ٹرسٹ

صدیقی ہاؤس المنظر اپارٹمنٹس ۴۵۸ گارڈن ایسٹ نزد سبیلہ چوک کراچی ۷۴۸۰۰

ہدیہ بطور صدقہ جاریہ ساٹھ روپیہ

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بقلم: محقق اور داعی استاذ سید قطب

میں نے اس چھوٹی کتاب والے سید ابوالحسن علی الندوی کو پہچانا، میں نے انہیں ان کے قلم اور شخصیت سے پہچانا، میں نے ان میں "عقل مسلم" اور "دل مسلم" کو پہچانا، میں نے ان میں وہ آدمی دیکھا اور پہچانا جو اسلام کے ساتھ اور اسلام کے لیے زندگی گزارتا ہے، بلکہ زیادہ سمجھ کے ساتھ اس کی زندگی اسلام کے لیے ہے۔ یہ اللہ کے لیے گواہی ہے جو میں دے رہا ہوں اور میں اس چھوٹی کتاب کی اس طباعت کے لیے مقدمہ لکھ رہا ہوں۔

بچوں کے لیے قصص النبیین۔ حجم کے لحاظ سے چھوٹی اور اسلامی دعوت کے میدان میں ایک گرانقدر کوشش ہے جو سید ابوالحسن علی اور ان کے فاضل بھائیوں کے کاموں میں (قابلِ قدر) اضافہ ہے۔ تنہا بڑوں کو، اپنی پاک وصاف صورت میں، دین کی تبلیغ کرنا ہی ضروری نہیں بلکہ چھوٹوں کے دل اس غذا کے زیادہ ضرورت مند ہیں، تاکہ وہ پروان چڑھیں اور ایمان کا ذائقہ ان کی جانوں میں، اس کا نور ان کے دلوں میں اور اس کی بشاشت اور خوشی ان کی روحوں میں ہو، اور قصے پہلی اصل ہیں جن سے وہ ننھے اور معصوم دل کھلتے ہیں۔

اگرچہ یہ کتاب چھوٹوں کے لیے لکھی گئی ہے مگر میرا اعتقاد ہے کہ بہت سے بڑوں کو اس کے پڑھنے کی ضرورت ہے، پس جو بڑے ہیں انہیں ان کی تعلیم حسب پر استعمار اور مشنری

www.abulhasanalinadwi.org

کا غلبہ رہا ہے، فرصت نہیں دی کہ وہ قرآنی قصوں سے کچھ جانیں پہچانیں، ان کے گہرے مقاصد، اور ان کی ایمانی تہذیبی اور مؤثر فضا سے واقف ہوں جیسے وہ اس کتاب میں پیش کی گئی ہے۔ میں نے بچوں کی بہت سی کتابیں پڑھی ہیں جن میں نبیوں علیہم الصلوٰۃ والسلام کے قصے بھی تھے بچوں کے لیے دینی قصوں کے مجموعہ کی تالیف میں، میں خود بھی شریک رہا ہوں مگر میں بغیر کسی ہچکچاہٹ کے گواہی دیتا ہوں کہ اس قصہ میں جو میرے سامنے ہے ابوالحسن کا کام ان سے زیادہ کامل بلکہ اکمل ہے۔ اور یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے عمدہ اور لطیف توجہ اور قصہ کے واقعات و احوال اور مقامات کے مقاصد کو کھولنے کے لیے تشریحات کی ہیں اور قصہ کے شروع میں اضافے اور حواشی لکھے ہیں۔ جو پُر خطر ایمانی حقیقتوں کی رہنمائی کرتے ہیں۔ ان قصوں میں وہ تمام باتیں موجود ہیں۔ جن سے چھوٹوں بڑوں کے دل میں جگہ لے سکیں۔

اللہ ابوالحسن کو اچھا بدلہ دے، اور زیادہ توفیق دے اور ان کے ذریعہ نئی نسلوں کو ہدایت دے جو طوفانوں اور آندھیوں میں گھری ہوئی ہیں اور ان کے راستے میں کانٹے بچھائے گئے ہیں اور ان کے اردگرد اندھیروں نے ڈیرے ڈال رکھے ہیں اور وہ ہدایت، روشنی، توجہ اور اخلاص و عنایت کے محتاج ہیں اور اللہ ہی توفیق دینے والا ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۔ کنعان سے مصر کی طرف

یعقوب (علیہ السلام) مصر منتقل ہوئے، اور ان کے ساتھ ان کی اولاد بھی منتقل ہوئی۔ وہ سب مصر منتقل ہوئے اس لیے کہ یوسف بن یعقوب (علیہ السلام) مصر کے سربراہ تھے، اس میں انہی کا حکم چلتا تھا۔

کنعان میں وہ بھیڑ بکریاں چراتے، انہیں دوہتے اور اون بیچتے تھے، اور یوسف کے غلام اور نوکر چاکر مصر میں کھاتے پیتے اور عیش کرتے تھے۔ وہ کنعان میں کیا کرتے؟ وہ مصر کیوں نہ جاتے؟ یوسف نے یعقوب اور ان کی اہل اولاد کو کنعان سے آنے کو کہا اور یوسف کو کھانا پینا لگتا نہیں تھا، یہاں تک کہ وہ اپنے والد اور بھائیوں کو نہ دیکھ لیں۔ اور انہیں یہ کھانا پینا اور آرام کی زندگی کیسے بھاتی جب کہ وہ مصر میں تنہا تھے؟ وہ محلوں کو کیا کرتے اور ان کے والد اور بھائی کنعان کے ایک چھوٹے سے گھر میں ہوں؟ یعقوب اور اُن کی اولاد مصر آئی، یوسف نے اُن کا استقبال کیا اور اُن سے مل کر بہت خوش ہوئے۔ مصر نے بھی اپنے سربراہ اور اپنے مہربان بادشاہ کا استقبال کیا اور اسے بھی بہت خوشی ہوئی اہلِ مصر نے اس شریف گھرانے کو بہت چاہا اس لیے کہ وہ یوسف کو لوگوں کے کرم اور احسان کی وجہ سے بہت چاہتے تھے اور اس لیے بھی کہ انہیں یوسف میں ایک شفقت والا اور نصیحت کرنیوالا بھائی دکھائی دیا، پس انہوں نے یعقوب کو بزرگ اور کریم والد کی جگہ دیکھا یعقوب بڑے شہروں والے اور مصر کے بزرگ تھے اور مصری ان کے لیے بیٹوں جیسے تھے

www.abulhasanalinadwi.org

یعقوب اور ان کے بیٹوں کے لیے مصر کی اقامت عمدہ ہوگئی اور وہ ان کا وطن ہوگیا۔

۲ — یوسُف کے بعد

اور کچھ عرصہ کے بعد یعقوب نے وفات پائی، ان پر یوسُف اور مصری سب غمگین ہوئے انہوں نے شیخ کو مصر میں دفن کیا اور ایسا لگتا تھا جیسے ان کے والد ان سے جدا ہوئے ہوں اور کچھ عرصہ کے بعد یوسف بھی اللہ کو پیارے ہوگئے، وہ دن مصریوں پر بہت ہی سخت تھا۔ ان پر مصریوں نے بہت غم کیا اور عرصہ تک ان کے لیے روتے رہے، لوگ اپنے غم بھول گئے، گویا کہ انہیں اس دن سے پہلے کوئی تکلیف نہ پہنچی تھی، انہوں نے یوسف کو بھی دفن کر دیا۔ اور ان میں سے ایک نے دوسرے سے تعزیت کی، یوسف کے بارے میں وہ سب برابر تھے، ہر چھوٹے نے اپنا والد اور بڑے نے بھائی کو کھودیا، اور لوگ یوسف کے بھائیوں اور ان کے بیٹوں کے پاس تعزیت کے لیے گئے، اور ان سے کہنے لگے "اے سردارو! آج تمہارا نقصان ہمارے نقصان سے بڑا نہیں ہے۔ ہم نے آج کے دفن ہونے والے میں ایک شفیق بھائی، مہربان آقا اور عدل و انصاف کرنے والا بادشاہ کھویا، وہ جنہوں نے لوگوں کو راحت پہنچائی، اور شہروں کو ظلم سے ہٹایا، وہ جنہوں نے لوگوں کو راحت پہنچائی، اور شہروں سے ظلم کو ہٹایا، وہ جنہوں نے بڑے کو چھوٹے پر ظلم کرنے سے روکا اور طاقتور کو کمزور کو کھانے سے روکا، وہ جس نے مظلوم کی فریاد رسی کی اور ڈرے ہوئے کو پناہ دی اور بھوکے کو کھانا کھلایا۔

وہ جس نے ہمیں حق کی ہدایت کی اور ہمیں اللہ کی طرف بلایا، اور ہم ان کی آمد سے پہلے حیوان اور چوپائے تھے، اللہ کو پہچانتے تھے نہ آخرت کو، اور جس نے قحط کے

www.abulhasanalinadwi.org

دنوں میں ہماری مدد کی، ہم سیر ہو کر کھاتے جب کہ لوگ دوسرے شہروں اور ملکوں میں مرتے تھے، ہم کبھی اپنے ایسے مہربان اور شریف بادشاہ کو نہ بھولیں گے اور اے سردارو! نہ اس بات کو بھولیں گے کہ تم ان کے بھائی اور گھرانے والے ہو۔ تمہاری مصر آمد پہ ہمارے آقا (یوسف) کتنے خوش ہوئے تھے اور اپنے آقا کی خوشی پر ہم کتنے خوش ہوئے۔ یہ شہر اور ملک آپ کے شہر اور ملک ہیں، اور اے سردارو! ہم آپ کے لیے ویسے ہی ہوں گے، جیسے اپنے آقا کی زندگی میں تھے۔

۳ بنو اسرائیل مصر میں

اور ایک عرصہ دراز تک یونہی ہوا، مصریوں نے اپنے قول کا پاس رکھا اور کنعانیوں کی بڑائی کو مانا، اور یہ کنعانی جنہیں بنی اسرائیل کے نام سے پکارا جاتا تھا، عزت و شرف اور مال والے تھے، لیکن اس کے بعد حالات بدل گئے، ان کے اخلاق بگڑ گئے، انہوں نے اللہ کی طرف بلانا چھوڑ دیا، مخلوق کو اللہ کی طرف دعوت دینا چھوڑ دی، اور دنیا پہ ٹوٹ پڑے، اور لوگ بھی ان کے لیے ویسے نہ رہے، اور جس نظر سے ان کے آباء کو دیکھتے تھے اس نظر سے انہیں نہیں دیکھتے تھے، اور وہ عام لوگوں کی طرح ہو گئے، وہ لوگوں سے نسب کے علاوہ کسی چیز میں نمایاں نہ تھے۔ اور لوگ ان میں سے امیر سے حسد اور فقیر سے حقارت کا سلوک کرنے لگے، مصری ان کی طرف اس اجنبی کی طرح دیکھنے لگے جو کسی دوسرے ملک سے آیا ہو، اور اس کا مصر میں کوئی حق نہ ہو، مصریوں کا اعتقاد یہ تھا کہ وہ خود ہی اس ملک کے والی ہیں، اور مصر مصریوں کے لیے ہے، اور بعض مصری تو یہ بھی خیال کرنے لگے کہ یوسف اجنبی تھے جو کنعان سے آئے، اور انہیں عزیز مصر نے خریدا

www.abulhasanalinadwi.org

تھا، اور کسی کنعانی کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ مصر پر حکومت کرے، اور بہت سے لوگ یوسف کا شرف وفضل اور کرم اور احسان بھول گئے۔

۴ مصر کا فرعون

اور مصر کے تخت پر فرعون۔ (مصر کے بادشاہ) آگئے اور وہ بنی اسرائیل سے بہت ہی بغض اور نفرت کرتے تھے، مصر کے تخت پر ایک بہت ہی سخت بادشاہ آیا، وہ یہ بالکل نہیں دیکھتا تھا کہ بنی اسرائیل نبیوں کی اولاد سے ہیں اور وہ مصر کے نہایت ہی شریف بادشاہ یوسف کے گھرانے سے ہیں، بلکہ وہ تو انہیں انسان بھی نہیں سمجھتا تھا کہ انہیں رحمت و مہربانی اور انصاف کی ضرورت ہے۔ مصر کے تخت پر بہت ہی سخت بادشاہ آیا۔ اور وہ یہ سمجھتا تھا کہ اس کی اپنی "قبط" اور نوع سے ہے اور بنی اسرائیل کسی اور قسم سے ہیں۔ قبط بادشاہوں کی قسم سے ہیں وہ حکومت کے لیے پیدا ہوئے ہیں، اور بنی اسرائیل غلاموں کی قسم سے ہیں۔ وہ خدمت کے لیے پیدا ہوئے ہیں، اور فرعون بنی اسرائیل سے گدھوں اور چوپاؤں کا معاملہ کرتا تھا، جن سے انسان خدمت لیتا ہے مگر انہیں اس دن کی خوراک کے سوا کچھ نہیں دیتا۔ اور فرعون سخت متکبر بادشاہ تھا، وہ اپنے سے اوپر کسی کو نہیں دیکھتا تھا، وہ اللہ کو نہیں مانتا تھا بلکہ کہا کرتا "میں ہی تمہارا سب سے بڑا خدا ہوں" (سورۃ النازعات)
اُسے اپنی بادشاہی، محلات اور قوت پر بڑا غرور تھا، کہتا "کیا مصر کی بادشاہی میرے لیے نہیں؟ اور یہ نہریں میرے نیچے چلتی ہیں، کیا تمہیں دکھائی نہیں دیتا" گویا کہ وہ بابل کے بادشاہ نمرود کا خلیفہ اور نائب تھا۔ اور جب اُسے یہ معلوم ہوتا کہ کوئی اس پر کسی اور کو فوقیت دیتا ہے تو وہ غضبناک ہو جاتا، اس نے لوگوں کو اپنی عبادت اور سجدہ کی طرف بلایا، اور لوگوں نے اس کی بات مان

www.abulhasanalinadwi.org

لی، اور بنی اسرائیل نے اطاعت نہ کی کہ وہ اللہ، اور رسولوں پر ایمان رکھتے تھے، فرعون بنی اسرائیل پر آگ بگولا ہوگیا۔

۵- بچوں کا قتل

ایک قبطی کاہن فرعون کے پاس گیا اور اس سے کہا، "بنی اسرائیل میں ایک بچہ پیدا ہوگا ہوگا جس کے ہاتھ پر تیری بادشاہی چلی جائیگی"۔ فرعون غصے سے پاگل ہوگیا اور اس نے پولیس کو حکم دیا کہ بنی اسرائیل میں جنم لینے والے ہر بچہ کو قتل کر دیں۔ فرعون اپنے آپ کو لوگوں کا رب سمجھتا تھا، جسے چاہتا قتل کرتا جسے چاہتا چھوڑ دیتا۔ بھیڑ بکریوں کے مالک کی طرح جیسے وہ اپنی بھیڑ بکریوں میں سے جسے چاہتا ہے ذبح کرتا اور جسے چاہتا ہے چھوڑ دیتا ہے۔

پولیس مصر میں پھیل گئی، اور تحقیق و تفتیش میں لگ گئی۔ جب انہیں معلوم ہوتا کہ بنی اسرائیل میں کوئی نیا بچہ پیدا ہوا ہے وہ اُسے پکڑ لیتے اور اُسے دنبہ کی طرح ذبح کر دیتے۔ بھیڑیے جنگل میں رہے، اور سانپ اور بچھو شہر میں، اور کوئی ان سے تعرض نہ کرتا، لیکن بنی اسرائیل کے مولود کو فرعون کی بادشاہی میں رہنے کی اجازت نہ تھی، ہزاروں بچے اپنے ماں باپ کے سامنے ذبح کر دیئے گئے۔ اور جس دن بنی اسرائیل میں کوئی بچہ پیدا ہوتا وہ بہت سخت اور مشکل دن ہوتا، وہ رونے دھونے کا دن ہوتا، اور جس دن بنی اسرائیل میں کوئی بچہ پیدا ہوتا وہ تعزیت اور رثاء (مرثیہ) کا دن ہوتا۔ ایک دن میں سینکڑوں بچے اسی طرح ذبح کر دیئے جاتے تھے۔ جیسے عید الاضحیٰ میں سینکڑوں بھیڑ بکریاں اور گائیں ذبح کی جاتی ہیں۔

"بے شک فرعون نے زمین پر سرکشی کی اور بنایا اس کے رہنے والوں کو ایک گروہ۔ وہ کمزور سمجھتا تھا ایک جماعت کو ان میں سے، ان کے بچوں کو ذبح کر دیتا تھا اور عورتوں کو

www.abulhasanalinadwi.org

زندہ چھوڑ دیتا تھا۔ بے شک وہ فساد کرنے والوں میں سے تھا۔"

۶۔ موسیٰؑ کی ولادت

اور اللہ نے چاہا کہ وہ ہو جائے جس سے فرعون ڈرتا اور بچتا تھا، وہ بچہ پیدا ہوا جس کے لیے اللہ نے مقدر کر رکھا تھا کہ فرعون کی بادشاہی اس کے ہاتھ پہ جائے، وہ پیدا ہوا جس کے ہاتھ پہ اللہ نے بنی اسرائیل کی خلاصی مقدر کر رکھی تھی، وہ پیدا ہوا جس کے لیے اللہ نے مقدر کر رکھا تھا کہ وہ لوگوں کو بندوں کی عبادت سے نکال کر اللہ کی عبادت کی طرف لائے۔ وہ بچہ پیدا ہوا جس کے لیے اللہ نے مقدر کر رکھا تھا کہ وہ لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر نور میں لائے، فرعون اور اس کے لشکروں کے خلاف توقع عمران کے بیٹے موسیٰ پیدا ہوئے۔ پولیس اور اس کی دشمنی کے برعکس موسیٰ تین ماہ تک رہے۔

۷۔ نیل میں

لیکن موسیٰ کی والدہ کو اپنے خوبصورت بچے کا خوف ہوا، اور وہ کیسے نہ ڈرتیں کہ بچوں کا دشمن گھات میں تھا؟ اور کیسے نہ ڈرتیں کہ پولیس نے ان کے خاندان سے، دسیوں بچوں کو ماؤں کی گود سے اُچک لیا تھا؟ ماں بیچاری کیا کرتی، اور اس خوبصورت بچے کو کہاں چھپاتی اور پولیس کی کووں جیسی آنکھیں اور چیونٹی جیسی سونگھنے کی طاقت تھی۔

وہیں اللہ نے اس ماں بیچاری کی مدد کی اور اس کے دل میں بات ڈالی کہ وہ مولود کو صندوق میں رکھ کر نیل میں ڈالدے، اللہ اکبر! ماں کی مامتا اپنے بچے کو کیسے صندوق میں رکھے اور اسے نیل میں ڈالدے؟ صندوق میں بچے کو دودھ کون پلائے گا؟ اور صندوق میں

بچہ سانس کیسے لے گا؟ ماں کی مامتا نے یہ سب سوچا اور اللہ پر توکل کیا، اور اللہ کی وحی پر اعتماد کیا، بچے کے لیے صندوق سے زیادہ محفوظ کوئی گھر نہ تھا، یہاں ہر جگہ پولیس ہے اور بچوں کا دشمن گھات میں ہے۔ اور سپاہیوں کی کوے کی طرح تیز آنکھیں اور چیونٹی جیسی سونگھنے اور محسوس کرنے کی طاقت ہے۔ ماں بیچاری وہ کر گزری جس کا اللہ نے اُسے حکم دیا تھا، اس نے اپنا خوبصورت بچہ صندوق میں رکھا اور اُسے نیل میں پھینک دیا، ماں کی مامتا بیقرار ہوئی مگر اس نے صبر کیا اور اللہ پر توکل کیا، "اور ہم نے موسیٰ کی ماں کی طرف وحی کی کہ اُسے دودھ پلائے، جب اسے اس کا خوف ہو تو اُسے دریا میں پھینک دے اور نہ ڈرنا اور نہ غم کھانا، یقیناً ہم اسے تیری طرف لوٹائیں گے۔"

۸۔ فرعون کے گھر میں

نیل کے کنارے فرعون کے بہت سے محل تھے، وہ ایک محل سے دوسرے محل میں جاتا اور نیل کے کنارے تفریح کرتا تھا۔ وہ ایک دن نیل کے کنارے تفریح کے لیے بیٹھا ہوا نہر کی طرف دیکھ رہا تھا جو اس کے پاؤں کے نیچے بہہ رہی تھی، اور اس کے ساتھ مصر کی ملکہ بھی تفریح میں شریک تھی اور وہ بھی نیل کو چلتا ہوا دیکھ رہی تھی، اس تفریح کے دوران اس کی نظر اس صندوق پر پڑی جس کے ساتھ نیل کی موجیں ایسے کھیل رہی تھیں جیسے اُسے چوم رہی ہوں، جناب! کیا آپ بھی وہ صندوق دیکھ رہے ہیں؟ نیل میں صندوق کہاں؟ یہ لکڑی ہے جو نیل میں گر گئی۔ نہیں جناب! یہ صندوق ہے۔" اور صندوق قریب آیا، لوگوں نے کہا ہاں یہ صندوق ہے۔ بادشاہ نے ایک نوکر کو صندوق لانے کا حکم دیا، نوکر گیا اور صندوق نکال لایا، صندوق کھولا گیا کیا دیکھتے ہیں کہ اس میں ایک خوبصورت بچہ مسکرا رہا ہے

www.abulhasanalinadwi.org

لوگ حیران ہوگئے، ہر ایک اُسے لیتا اور دیکھتا تھا، فرعون بھی حیران ہوا اور اُس نے بھی دیکھا، ایک نوکر نے کہا یہ اسرائیلی بچہ ہے، بادشاہ کو چاہیے کہ اُسے ضرور قتل کردے۔ ملکہ نے اسے دیکھا، اس کی محبت اس کے دل میں گھر کر گئی، اس نے اسے سینے سے لگایا اور چوما، اور بادشاہ سے اس کی سفارش کی اور کہا "یہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، اسے قتل نہ کرو، امید ہے کہ ہمیں نفع دے یا ہم اسے بیٹا بنالیں"۔

اس طرح عمران کے بیٹے موسیٰ فرعون کے محل میں داخل ہوئے، اور فرعون اور اُس کی پولیس کی توقع کے خلاف زندہ رہے، پولیس کو اس اسرائیلی مولود کا پتہ نہ چلا، حالانکہ ان کی کووں جیسی آنکھیں اور چیونٹی جیسی قوت حس تھی۔ اللہ نے چاہا کہ بچوں کا دشمن۔ فرعون اس بچہ کی خود پرورش کرے جس کے ہاتھ پر اس کی بادشاہی چلی جائے۔ فرعون کتنا بیچارہ تھا موسیٰ کے معاملہ میں اس سے خطا ہوئی، اس کے ساتھ اس کے وزیر "ہامان" اور لشکر سے بھی خطا ہوئی، "اور آل فرعون نے اسے اٹھا لیا، تاکہ وہ ہو ان کے لیے دشمن اور غم کا باعث، بے شک فرعون، ہامان اور اس کے لشکر سب خطا کار تھے" (القصص ۸)

۹۔ بچے کو دودھ کون پلائے؟

نیا اور خوبصورت بچہ محل کی گڑیا اور گھر کا کھلونا بنا ہوا تھا، ہر ایک اُسے پکڑتا اور چومتا، ہر ایک اس سے پیار کرتا اور اُس کی تعریف کرتا، اس لیے کہ ملکہ کو اس سے بلا کا پیار تھا، محل کی شریف عورتیں اس سے کیسے پیار نہ کرتیں؟ اور محل کے نوکر چاکر اسے کیسے پیار نہ کرتے؟ ہر ایک اسے لیتا اور چومتا کہ بچہ بہت خوبصورت تھا، ملکہ نے دودھ پلائی کو طلب کیا جو بچے کو دودھ پلائے، وہ آئی اور اس نے بچے کو لیا، لیکن بچہ روتا تھا اور انکار کرتا تھا،

www.abulhasanalinadwi.org

ملکہ نے دوسری کو طلب کیا، وہ حاضر ہوئی بچہ لیا، لیکن بچہ روتا رہا اور اس نے دودھ نہ پیا۔ تیسری، چوتھی اور پانچویں آئیں لیکن بچہ روتا رہا اور دودھ نہ پیا۔ عجیب بات ہے، بچہ دودھ کیوں نہیں پیتا؟ روتا کیوں ہے؟ دودھ پلائیوں نے ملکہ کی خوشی اور انعام کی خاطر بچے کو دودھ پلانے کی بہت کوشش کی لیکن اللہ نے دودھ پلائیوں کا دودھ اس پر حرام کر دیا تھا، بچہ محل کی بات اور گھر کا مشغولہ ہوگیا، اے بہن! کیا تو نے نیا بچہ دیکھا ہے؟ ہاں! دیکھا ہے، بچہ بہت خوبصورت ہے۔ وہ عجیب بچہ ہے اور بچوں کی طرح نہیں، وہ دودھ نہیں پیتا۔ جب دودھ پلائی اسے پکڑتی ہے تو روتا ہے اور دودھ پینے سے انکار کرتا ہے بیچارہ کیسے زندہ رہے گا؟ مر جائے گا۔ ہاں! کئی دن تو ہو گئے ہیں اور اس نے دودھ نہیں پیا۔

۱۰—اپنی ماں کی گود میں

پیاری ماں نے موسیٰ کی بہن سے کہا، بیٹی جاؤ اور اپنے بھائی کو دیکھو شاید وہ زندہ ہو بلاشبہ اللہ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ بچے کو میری طرف لوٹائے گا اور وہ اس کی حفاظت کرے گا، موسیٰ کی بہن اپنے بھائی کی تلاش میں نکلیں اور انہوں نے شاہی محل میں خوبصورت بچے کے بارے میں لوگوں کو باتیں کرتے ہوئے سنا، یہ محترمہ گئیں اور محل میں کھڑی عورتوں کی باتیں سنتی رہیں، کیا وہ دودھ پلائی بھی آئی ہے جسے ملکہ نے اسوان سے طلب کیا ہے؟

ہاں جناب! لیکن بچے نے انکار کیا اور اس کا دودھ بھی نہیں پیا،

اے سلامتی والے! اس بچے کی شان ہی نرالی ہے؟ شاید یہ چھٹی ہے جس کا ملکہ نے تجربہ کیا۔ ہاں! کہتے ہیں کہ یہ بہت صاف ستھری ہے اور ہر ایک اس کا دودھ پی لیتا ہے۔ موسیٰ کی بہن نے یہ کلام سنا اور بڑے ادب اور نرمی سے کہا، میں شہر میں ایک

www.abulhasanalinadwi.org

عورت کو جانتی ہوں، یقیناً بچہ اس کا دودھ پئے گا، ایک عورت نے کہا: میں نہیں مانتی، ہم نے چھ دودھ پلائیوں کا تجربہ کیا ہے لیکن بچے نے دودھ نہیں لیا" دوسری نے کہا، "ہم ساتویں کا تجربہ کیوں نہ کرلیں، ہمیں کیا فرق پڑتا ہے؟ اور خبر ملکہ تک پہنچی تو اس نے لڑکی کو طلب کیا اور کہا، "تو جا اور اس عورت کو اپنے ساتھ لے آ، موسیٰ کی والدہ آئیں، اور خادمہ آئی اور اس نے موسیٰ کو آگے ان کی طرف بڑھایا، بچہ اس عورت سے چمٹ گیا اور دودھ پینے لگا۔ گویا کہ اسی کا منتظر تھا، اور وہ کیوں نہ پیئے جب کہ وہ اس کی پیاری والدہ ہیں؟ اور کیوں نہ پیئے جب کہ وہ تین دنوں سے بھوکا ہے؟ ملکہ بھی حیران ہوئی، اور محل والے بھی، فرعون کو بھی شک گذرا اور اس نے کہا، "اس بچے نے اس عورت کو کیوں قبول کیا کیا وہ اس کی ماں ہے؟ موسیٰ کی والدہ نے کہا "حضور! میں عمدہ خوشبو اور عمدہ دودھ والی عورت ہوں ہر بچہ مجھے قبول کرلیتا ہے، فرعون خاموش ہوگیا اور ان کا وظیفہ جاری کردیا۔

موسیٰ کی والدہ اپنے گھر لوٹیں اور ان کی گود میں موسیٰ تھے "پس ہم نے لوٹایا اس کو ان کی ماں کی طرف تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور غمگین نہ ہو اور جانے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں"

۱۱ــ فرعون کے محل کو

اور جب موسیٰ کی ماں نے دودھ کی مدت پوری کرلی تو موسیٰ کو محل میں چھوڑ آئیں، اور موسیٰ نے شاہی محل میں بادشاہوں کے بیٹوں کی طرح نشو ونما پائی، اس طرح بادشاہوں اور امیر لوگوں کا رعب موسیٰ کے دل سے نکل گیا، اور موسیٰ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ فرعون اور اس کا گھرانا کتنے عیش میں ہیں، اور بنی اسرائیل فرعون کے چوپاؤں کو سیر کرنے

www.abulhasanalinadwi.org

میں کتنے بھوکے ہوتے ہیں، اور کس طرح بنی اسرائیل سے گدھوں اور چوپاؤں کا معاملہ کرتے ہیں؟ اور کیسے ان سے خدمت لیتے ہیں اور انہیں بڑا عذاب دیتے ہیں، موسیٰ صبح و شام یہ دیکھتے اور چپ رہتے، لیکن موسیٰ کو اس پر غصہ آتا تھا، اور انہیں کیسے اپنی قوم اور خاندان کی توہین پر غصہ نہ آتا۔ اور وہ نبیوں اور شریفوں کے بیٹے تھے، بنی اسرائیل کا گناہ کیا تھا، یہ کہ وہ قبطی نہیں تھے؟ اس لیے کہ وہ کنعانی تھے؟ یہ کوئی گناہ نہیں، یہ کوئی گناہ نہیں۔

۱۲۔ کاری ضرب

اور جب موسیٰ قوی جوان ہوئے تو اللہ نے انہیں سمجھ اور علم دیا، موسیٰ ظالموں سے بغض رکھتے اور انہیں پسند نہیں کرتے تھے، مظلوموں اور کمزوروں کو پسند کرتے اور انکی مدد کرتے تھے، اور اسی طرح ہر نبی۔ ایک مرتبہ موسیٰ فرعون کے شہر میں داخل ہوئے اور لوگ کھیل اور کام میں لگے ہوئے تھے، اور انہوں نے دو آدمیوں کو پایا کہ ایک دوسرے سے جھگڑتے ہیں، یہ بنی اسرائیل سے اور یہ قبطی۔ بنی اسرائیل کے دشمن، اسرائیلی چلّایا اور اس نے موسیٰ کو مدد کے لیے پکارا اور قبطی کی شکایت کی، موسیٰ کو غصہ آیا اور قبطی کو مارا قضا آگئی، قبطی مرگیا اور موسیٰ سخت نادم ہوئے اور جان لیا کہ یہ شیطانی عمل ہے، موسیٰ نے اللہ سے توبہ کی اور اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اسی طرح ہر نبی کرتا ہے، "کہا یہ شیطانی کام ہے، وہ دشمن اور صریح بہکانے والا ہے"۔ اور اللہ نے موسیٰ کی توبہ قبول کی، اس لیے کہ موسیٰ نے قبطی کو قتل کرنے کا ارادہ نہ کیا تھا، بلکہ اسے مارا، اور وہ ضرب فیصلہ کن نکلی، موسیٰ نے اللہ کا شکر کیا اور کہا بے شک اللہ نے مجھ پر انعام کیا اور مجھے بخش

www.abulhasanalinadwi.org

دیا: "میں کبھی مجرموں کا مددگار نہ ہوں گا۔"

اور انہوں نے شہر میں ڈرتے اور انتظار کرتے ہوئے صبح کی کہ کب فرعون کے سپاہی آتے ہیں، ان کی کروں جیسی آنکھیں اور چیونٹی جیسی قوت حس ہے۔ اور انہوں نے ڈرتے ہوئے انتظار میں صبح کی، کب ان کے پاس پولیس آتی اور انہیں پکڑ کر اس سخت بادشاہ کے پاس لے جاتی ہے۔ اور پولیس نے فرعون کے خادموں میں سے ایک مقتول دیکھا انہوں نے قاتل کو تلاش کرنا شروع کر دیا مگر انہیں سراغ نہ ملا، اور انہیں قاتل کون بتائے، موسیٰ اور اسرائیلی کے علاوہ کسی دوسرے کو اس کا علم نہ تھا، اور مقتول ملک کی بات اور شہر کا شغل ہو گیا، ہر ایک اسی کے بارے میں بات چیت کرتا، مگر اس کے قاتل کو نہ جانتا، فرعون غضبناک ہوا اور اس نے پولیس سے کہا، "تم ضرور قاتل کو تلاش کرو۔"

۱۳۔ راز ظاہر ہوتا ہے

اور دوسرے دن موسیٰ نے اسی اسرائیلی کو ایک دوسرے قبطی کے ساتھ لڑتے جھگڑتے دیکھا، اسرائیلی کو حیا نہ آئی بلکہ چلایا اور موسیٰ کو اپنی مدد کے لیے پکارا، موسیٰ نے کہا تو برا آدمی ہے، تو ہمیشہ لوگوں سے لڑتا جھگڑتا رہتا ہے اور ہمیشہ تو چلاتا ہے اور مجھے پکارتا ہے، کیا میں ہمیشہ تمہاری مدد اور ہاتھ بٹاتا رہوں گا "بے شک تو کھلا جھگڑالو ہے"۔

لیکن موسیٰ نے چاہا کہ قبطی کو کسی قدر ادب سکھائیں اور ان دونوں کی طرف بڑھے، اسرائیلی نے موسیٰ کا غصہ دیکھا اور ان کی ملامت سنی اور ڈرا کہ موسیٰ اسے ماریں اور وہ مر جائے جیسے قبطی کو مارا تو وہ اللہ بیلی ہو گیا، "اس نے کہا اے موسیٰ! کیا تو مجھے قتل کرنا چاہتا ہے جیسے تو نے قتل کیا کل۔ تو زمین میں جبار ہو کر رہنا چاہتا ہے، اور تو مصلح بن کر

www.abulhasanalinadwi.org

رہنا نہیں چاہتا ۔"

یہیں قبطی کو معلوم ہو گیا کہ موسیٰ ہی کل کے قاتل ہیں، قبطی چلا گیا اور اس نے پولیس کو اطلاع کر دی کہ موسیٰ ہی قاتل ہیں۔ فرعون کو اطلاع ہوئی تو غضبناک ہوا، اور کہا "کیا وہ جوان۔ محل کا پروردہ، اور بادشاہی اور حکومت کا شیر خوار؟ لیکن اللہ نے ارادہ کیا کہ وہ موسیٰ کو فرعون اور اس کی پولیس کے شر سے نجات دے۔ بلاشبہ! موسیٰ کا ارادہ نہ تھا کہ قبطی کو قتل کریں، بلکہ اُسے ایک ضرب لگائی اور وہ مہلک ثابت ہوئی، لیکن فرعون اور اس کی پولیس اُسے کہاں مانتے تھے اور وہ موسیٰ کا عذر قبول نہیں کرتے تھے۔ بیشک اللہ نے مقدر کیا کہ فرعون کی بادشاہی موسیٰ کے ہاتھ پہ جائے، بیشک اللہ نے مقدر کیا کہ بنی اسرائیل کی خلاصی موسیٰ کے ہاتھ پہ ہو، بے شک اللہ نے مقدر کیا کہ موسیٰ لوگوں کو بندوں کی عبادت سے نکال کر اللہ کی عبادت کی طرف لائیں، اور یہ کیسے ہوتا جب ظالم پولیس کے ہاتھ ان تک پہنچ جاتے اور فرعون کے آدمی اور وزیر ان کے قتل کا باہمی مشورہ کر رہے تھے اور اسی کا عزم کر رہے تھے۔ اور ایک آدمی یہ سُن رہا تھا اور موسیٰ کو جانتا تھا، وہ موسیٰ کے پاس آیا اور انہیں بات کی اطلاع دی اور کہا "نکل جائیں! میں تمہارا ہمدرد و نصیحت کرنے والا ہوں۔" پس نکلے وہاں سے ڈرتے ہوئے کہا "اے میرے رب! مجھے ظالموں کی قوم سے نجات دے۔"

۱۴۔ مصر سے مدین کو

لیکن موسیٰ جائیں کہاں اور پورا مصر فرعون کی بادشاہی میں ہے؟ اور فرعون کی پولیس گھات میں ہے، ان کی کوّوں جیسی آنکھیں اور چیونٹی جیسی قوتِ شامہ ہے، اللہ نے موسیٰ کے

www.abulhasanalinadwi.org

دل میں بات ڈالی کہ عربی شہر مدین چلے جائیں، جہاں فرعون کا ہاتھ ان تک نہیں پہنچ سکتا تھا، مدین صحرائی اور دیہاتی طرز کی جگہ تھی، اس میں مصر جیسی مدنیت نہ تھی، اور اس میں مصر کے محل اور بازار نہ تھے، لیکن خوش قسمت ملک تھا، اس لیے کہ وہ فرعون سے دُور تھا، خوش قسمت تھا کہ آزاد ملک تھا، فرعون کے حکم کے تحت نہ تھا، آزادی اور انصاف کے ساتھ بدوی زندگی کے کیا کہنے! شہری زندگی غلامی اور ذلت کے ساتھ اس کی بدبختی نہ پوچھ! وہاں ہر شخص صبح کرتا ہے ایسے حال میں کہ فرعون اور اس کے قہر و دبدبہ سے نہیں ڈرتا۔ اور وہاں ہر کوئی رات گزارتا ہے اس حال میں کہ فرعونی پولیس اور اس کے شر سے نہیں ڈرتا۔ اور نہ وہاں بچے ذبح نہیں کیے جاتے۔ موسیٰ نے مدین کا ارادہ کیا، اور مصر سے ڈرتے ہوئے نکلے ، کہ پیچھا کرے گا ان کا کوئی، لیکن پولیس ان سے غافل ہوگئی۔ موسیٰ اللہ کے نام سے چل نکلے، اللہ سے دُعا کرتے تھے اور اس کی مدد طلب کرتے تھے۔" اور جب رُخ کیا اس نے مدین کی طرف تو کہا کہ عنقریب میرا رب مجھے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دے گا۔"

۱۵— مدین میں

موسیٰ مدین پہنچ گئے، نہ وہ کسی کو پہچانتے اور نہ انہیں کوئی پہچانتا تھا۔ انہیں رات کو کوئی ٹھکانا دے گا؟ وہ رات کہاں گزاریں گے؟ موسیٰ حیران تھے لیکن یقین تھا کہ اللہ انہیں ضائع نہیں کرے گا، اور وہاں ایک کنواں تھا، اس سے لوگ اپنی بھیڑ بکریوں اور چوپاؤں کو پانی پلاتے تھے، انہوں نے دو عورتوں کو پایا وہ اپنی بھیڑ بکریوں کو روکے ہوئے تھیں اور انتظار میں تھیں کہ لوگ پلا چکیں تو پھر وہ پلائیں۔ موسیٰ نے یہ دیکھا اور ان کے دل میں

www.abulhasanalinadwi.org

پاک محبت اور باپ جیسی شفقت و مہربانی تھی۔ ان سے پوچھا، تم کیوں نہیں پلاتیں؟ انہوں نے کہا "ہمارے لیے ممکن نہیں کہ ہم اپنی بھیڑ بکریوں کو پلائیں حتیٰ کہ پلا چکیں لوگ ، اس لیے کہ وہ طاقتور ہیں، اور ہم کمزور اور وہ مرد اور ہم عورتیں۔ اور گویا وہ پہچان گئیں کہ موسیٰ ان سے پوچھیں گے "تمہارے گھر کے مردوں میں سے کوئی کیوں نہیں پلاتا؟ انہوں نے سبقت کی اور کہا" اور ہمارے والد بہت معمر ہیں" اور موسیٰ کی شریف محبت نے جوش مارا، ان کی جگہ انہوں نے پلا دیا اور وہ چلی گئیں۔ اور اب موسیٰ کہاں جائیں؟ رات میں ٹھکانا کہاں ہو؟ اور کہاں رات بسر کریں؟ نہ وہ کسی کو پہچانتے اور نہ انہیں کوئی پہچانتا تھا۔

"پھر مڑے سائے کی طرف اور کہا اے میرے رب! بیشک میں جو تُو میری طرف بھیجے بھلائی سے، میں محتاج ہوں"

۱۶۔ بلاوا

دونوں لڑکیاں وقت سے پہلے گھر پہنچ گئیں ان کے والد کو تعجب ہوا اور ان سے اس کی وجہ پوچھی اور ان سے پوچھا "میری بیٹیو! تم جلدی کیسے آ گئی ہو اور آج تم وقت سے پہلے کیسے پہنچ گئی ہو؟ انہوں نے کہا کہ اللہ نے ایک کریم آدمی کو ہمارے لیے مقدر کر دیا، اس نے پلایا۔ شیخ حیران ہوئے اور انہوں نے جان لیا کہ وہ اجنبی آدمی ہیں اس لیے کہ آج تک ان پر کسی نے تو ترس کھایا نہیں؟ شیخ نے پوچھا، تم نے آدمی کو کہاں چھوڑا؟ انہوں نے کہا اسی جگہ، اجنبی آدمی تھے، ان کا کوئی ٹھکانا نہیں۔ شیخ نے کہا "اے میری بیٹیو! تم نے احسان نہیں کیا، اجنبی آدمی ہے، اس نے ہمارے ساتھ اچھا سلوک کیا، اور اس کا شہر میں کوئی ٹھکانا نہیں، وہ رات میں کس کے ہاں ٹھہریں گے اور کہاں رات

گزاریں گے؟ ان کا ہم پر مہمانی کا حق ہے، اور ان کا ہم پر احسان کا حق ہے۔ تم میں سے ایک جائے اور انہیں ساتھ لے آئے۔

" اور اس کے پاس ان دو میں سے ایک آئی چلتی تھی حیا سے، اس نے کہا بیشک میرے والد تمہیں بلاتے ہیں تاکہ بدلہ دیں تمہیں جو تم نے پلایا ہمارے لیے" موسیٰ نے جان لیا کہ اللہ نے اُن کی دُعا سُن لی اور ٹھکانا بنا دیا سو انکار نہ کیا اور موسیٰ اس کے آگے نکلے تاکہ ان کی نظر اُن پر نہ پڑے، اور موسیٰ شریفانہ چال سے چلے، جب شیخ کے پاس پہنچے تو شیخ نے ان کا نام، وطن اور حالات کے بارے میں پوچھا، موسیٰ نے اپنے حالات بتائے اور انہیں اپنا قصہ کہہ سنایا، شیخ نے یہ سب کچھ بڑے سکون اور صبر سے سُنا اور جب موسیٰ اپنا قصہ سُنا چکے تو (شیخ نے) کہا، نہ ڈر! ظالموں کی قوم سے تو نے نجات پالی "

۱۷۔ شادی

موسیٰ ان کے ہاں شریف مہمان کی حیثیت سے رہے، بلکہ پیارے بیٹے کی جگہ لے لی، اور ایک خاتون نے ایک دن والد سے کھل کر اور پاکی کے ساتھ کہا " اے اباجی! آپ اسے اجرت پر رکھ لیں، بیشک وہ بہتر ہے جو آپ نے اجرت پہ رکھا قوی (اور) امانتدار ہے"۔

شیخ نے کہا! بیٹی! تمہیں اس کی قوت اور امانت کا پتہ کیسے چلا؟ اس نے کہا جہاں تک اس کی طاقت کا تعلق ہے وہ یہ کہ اُس نے تنہا کنویں سے پردہ اٹھایا، اور اسے جماعت اٹھاتی ہے اور اس کی امانت اے اباجی! وہ اس وجہ سے کہ وہ میرے آگے چلا، اور تمام راستہ میں اُس نے میری طرف نظر نہیں کی۔ اَجیر اور خادم کے لیے ضروری ہے کہ وہ طاقتور اور امانت دار ہو۔ جب طاقتور نہیں ہوگا کام میں کمزوری ہوگی، اور جب امین نہ ہو تو

www.abulhasanalinadwi.org

اس کی خیانت کے ساتھ اس کی قوت ہمیں فائدہ نہ دے گی۔

سیدہ کی بات شیخ کے دل میں گھر کر گئی مگر انہوں نے والد کی حیثیت سے مسئلہ پر سوچا۔ اور مسئلہ پر عقلمند بزرگ کی طرح سوچا، شیخ نے اپنے جی میں کہا " اس جوان سے زیادہ حق والا کون میرا داماد ہوگا، اور دنیا میں اس جوان سے زیادہ بہتر میں کہاں پاؤں گا؟ مدین میں تو مجھے اس کا کوئی اہل نہیں ملا۔ اور شاید اللہ تعالیٰ اس جوان کو میرے ہاں چلا کر لے آیا کہ میرا داماد اور وزیر بنے۔ انہوں نے وقار اور شفقت و حکمت سے کہا " میں چاہتا ہوں کہ نکاح کر دوں تجھ سے ان دو میں سے ایک بیٹی کا۔ اس پر کہ تو کام کرے آٹھ سال " یہ تمہارا مہر ہے، یہ آٹھ سال ضروری ہیں " اگر تو دس پورے کر دے تو وہ تیری طرف سے ہیں، میں تم پر سختی کرنا نہیں چاہتا، عنقریب تو مجھے نیکوں میں پائے گا " شیخ کو خدشہ ہوا کہ جوان اس کی بیٹی کو ساتھ لے جائے اور وہ اکیلے رہ جائیں۔ اور شیخ نے دیکھا کہ جوان کو آزما بھی لیں حتیٰ کہ جب اطمینان ہو جائے، اسے رخصت کر دیں۔ موسیٰ نے اس پر اتفاق کیا اور خیال کیا کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اور عنقریب اللہ اس میں برکت دے گا۔ بیشک اللہ اسے مدین لے آیا اور اسے شیخ کے پاس بھجوا دیا اور ان کے دل میں پیار اور محبت ڈال دی۔ انہوں نے کہا " یہ میرے اور آپ کے درمیان ہے " لیکن موسیٰ نے ارادہ کیا عقل اور سمجھ سے کہ محفوظ رہے ان کے لیے اختیار کا حق شاید وہ تنگ آ جائیں، تو کہا " کوئی سا مقرر وقت میں پورا کر دوں گا، پس مجھ پر زیادتی نہ ہوگی، اور اللہ جو ہم کہتے ہیں اس پر وکیل ہے "

۱۸۔ مصر کو

" اور جب پوری کر چکے موسیٰ مدت چل پڑے اپنی اہل کے ساتھ " شیخ نے انہیں اور

www.abulhasanalinadwi.org

انہوں نے انہیں الوداع کہا اور شیخ نے دُعا دی، بیٹے! اللہ کی برکت پر، بیٹی! اللہ کی امان میں، موسیٰ چل پڑے اپنی اہلیہ کے ساتھ، رات تمام سرد اور اندھیری تھی، لیکن صحرا میں آگ کہاں؟ جب انہیں آگ سینکنے کو نہ ملے تو کیا کریں، اور رہنمائی کے لیے روشنی نہ ملے تو کیا کریں؟

اور اسی دوران جب وہ چل رہے تھے اور موسیٰ آگ کی تلاش میں تھے "جب اس نے آگ دیکھی پس کہا اپنی بیوی سے، ٹھہرو! میں آگ دیکھتا ہوں شاید میں تمہارے پاس اس کی چنگاری لاؤں یا آگ کی رہنمائی ملے" اور موسیٰ نہایت شوق سے آگ کی طرف چلے۔

"پس جب اس کے پاس آئے آواز دی گئی اے موسیٰ! بے شک میں تمہارا رب ہوں پس تو اُتار دے اپنے جوتے، بے شک تو طُویٰ کی مقدس وادی میں ہے"

وہاں اللہ نے موسیٰ سے کلام کیا اور ان کی طرف وحی کی" اور میں نے چُنا تجھ کو پس تو سُن جو وحی کی جائے۔ بے شک میں اللہ ہوں، میرے بغیر کوئی معبود نہیں، پس میری عبادت کر، اور میری یاد کے لیے نماز قائم کر، بے شک قیامت آنے والی ہے" اور موسیٰ کے ہاتھ میں عصا تھا، اسے اُٹھاتے اور اس سے مدد لیتے، پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اے موسیٰ! تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے؟" موسیٰ نے کھل کر اور سادگی سے جواب دیا "وُہ میرا عصا ہے"

اور موسیٰ علیہ السلام اس عصا کے فائدے گننے لگے اور وہ اس لئے کہ وہ اللہ سے باتیں کر رہے تھے اور چاہتے تھے کہ بات لمبی ہو۔ میں اس پر ٹیکہ لگاتا ہوں اور اپنی بکریوں کے لیے اس سے پتے جھاڑتا ہوں اور میرے لیے اس میں اور بھی فوائد ہیں"

اللہ نے فرمایا "موسیٰ اسے پھینکو! پس اس نے پھینکا اس کو کیا دیکھتے ہیں کہ سانپ ہے دوڑتا۔ فرمایا اسے پکڑ لو، اور نہ ڈرو، ہم اسے پہلی حالت پر لوٹا دیں گے" اور موسیٰ کو دوسرا معجزہ عطا کیا گیا، وُہ ید بیضا ہے، پس فرمایا۔ اور ملا اپنا ہاتھ اپنی بغل سے۔ کہ نکلے چمکتا بغیر کسی برائی کے، دوسری نشانی"

www.abulhasanalinadwi.org

۱۹۔ فرعون کی طرف جاؤ بیشک وہ سرکش ہوا

اور اللہ نے موسیٰ کو اس سب کے بعد حکم دیا کہ وہ اپنا کام شروع کریں جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا: "بے شک فرعون نے زمین میں سرکشی کی، بیشک فرعون نے زمین میں فساد بپا کیا، بے شک اللہ اپنے بندہ سے کفر پسند نہیں کرتا، بے شک اللہ زمین میں فساد پسند نہیں کرتا پس اللہ نے ارادہ کیا کہ موسیٰ فرعون اور اس کی قوم کی طرف جائیں "بیشک وہ نافرمان قوم ہے"۔

لیکن موسیٰ فرعون کی طرف کیسے جائیں اور اس متکبر اور جبار کا سامنا کیسے کریں؟ اور پھر کل ایک قبطی کو انہوں نے قتل کیا، اور کل زیادہ دور بھی نہیں، اور وہ وہی تھے جو مصر سے خائف نکلے پہچان لیں اسے پولیس والے، اور پہچان لیں اسے محل والے۔

"کہا اے میرے رب! بیشک میں نے ان میں سے ایک آدمی کو قتل کیا ہے، مجھے ڈر ہے کہ وہ مجھے قتل نہ کر دیں"

اور موسیٰ نے ذکر کیا کہ ان کی زبان میں رکاوٹ ہے، لیکن اللہ سب کچھ جانتا تھا اور وہ چاہتا تھا کہ اس سب کے برخلاف موسیٰ (فرعون کی طرف) جائیں۔ "اور جب پکارا تیرے رب نے اے موسیٰ ظالموں کی قوم کے پاس آؤ، فرعون کی قوم کے پاس، کیا وہ ڈرتے نہیں۔ کہا اے میرے رب! بیشک میں ڈرتا ہوں کہ جھٹلا دیا جاؤں، اور میرا سینہ تنگ ہے اور زبان چلتی نہیں، پس ہارون کو (بھی) بھیجیں، اور ان کا مجھ پہ گناہ ہے پس میں ڈرتا ہوں کہ قتل کر دیا جاؤں، اللہ نے فرمایا ہرگز نہیں! ہماری نشانیوں کے ساتھ تم دونوں جاؤ بے شک میں تمہارے ساتھ سننے والا ہوں، فرعون کے پاس آؤ اور اس سے کہو بیشک ہم جہانوں کے رب کے رسول ہیں۔ ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیجدو" (الشعراء: ۱۶، ۱۷، ۱

اور اللہ نے موسیٰ اور ہارون کو حکم دیا نرمی اور مہربانی کا فرعون کے ساتھ، بے شک اللہ ایک حد تک اپنے دشمنوں کے ساتھ نرمی کو پسند کرتا ہے، پس فرمایا "پس تم دونوں اس سے نرمی سے بات کرو شاید نصیحت پکڑے یا ڈرے"۔

۲۰۔ فرعون کے سامنے

موسیٰ اور ہارون فرعون کے پاس آئے اور اس کی مجلس میں کھڑے ہوئے اسے اللہ کی طرف دعوت دینے لگے، وہ جبار موسیٰ کی جرأت سے غضبناک ہوا، اس نے تعلّی اور غرور کے ساتھ کہا "اے جوان! تو کون ہوتا ہے کہ میری مجلس میں کھڑا ہو اور مجھے وعظ کہے! کیا تو وہی لڑکا نہیں ہے جسے ہم نے سمندر سے نکالا تھا؟" "کیا ہم نے چھوٹے ہوتے ہوئے تمہاری پرورش نہیں کی اور تو اپنی عمر کے کئی سال ہمارے ہاں رہا۔ اور تو نے وہ کام کیا جو تو نے کیا اور تو ہے ناشکر" " موسیٰ کو کوئی غصہ نہ آیا، اور نہ جھوٹ کہا اور نہ ان کا انکار کیا اور نہ معذرت کی بلکہ صفائی اور وقار سے جواب دیا "میں نے اس وقت کیا اور میں بے خبروں میں سے تھا۔ پھر میں بھاگا تم سے جب مجھے تمہارا خوف ہوا، پس عطا کی مجھے میرے رب نے سمجھ اور بنایا مجھے رسول"

موسیٰ نے کہا "اے فرعون بیشک تو مجھ پر تربیت کا احسان رکھتا ہے لیکن تو نہیں دیکھتا کہ میں کیوں تمہارے ہاتھ لگا، اور تمہارے لیے کیسے ممکن ہوا کہ میری تربیت کرو؟ اگر تو نے بچوں کے قتل کا حکم نہ دیا ہوتا تو میری ماں مجھے نیل میں نہ پھینکتی اور میں تمہارے ہاتھ نہ آتا، اور کیا یہ تمہارے ظلم اور سختی کے پہلو بہ پہلو نعمت و احسان ہے جس کا تم تذکرہ کرتے اور گناتے ہو۔ بیشک تو نے میری تمام قوم سے گدھوں اور چوپاؤں کا معاملہ کیا ہے، اور

www.abulhasanalinadwi.org

تو انہیں کتوں کی طرح دھتکارتا رہا ہے، اور تو انہیں بُرا عذاب چکھاتا رہا ہے، تمہاری کون سی مہربانی ہے اگر ان میں سے ایک بچے کی کفالت کر دی؟ اور پھر یہ جہالت اور بے خبری اور غلطی سے تھی!" اور وہ نعمت تھی جس کا تو مجھ پہ احسان رکھتا ہے کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنایا"

۲۱- اللہ کی طرف دعوت

فرعون عاجز آگیا اور اس سے کوئی جواب بن نہ آیا، اُس نے جان چھڑانا چاہی اور کہا "جہانوں کا رب کیا ہے؟" جس کا میں تجھے تذکرہ کرتے ہوئے سنتا ہوں (موسیٰ نے) کہا وہ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس کا رب ہے، اگر تم یقین کرو"، فرعون اس جواب سے غضبناک ہوا اور اس نے چاہا کہ اہل مجلس بھی ناراض ہوں اور تعجب کریں" اس نے اپنے اردگرد والوں سے کہا کیا تم سنتے نہیں؟" موسیٰ نے کلام جاری رکھا اور فرعون کو ایک دوسری ضرب لگائی" کہا وہ تمہارا اور تمہارے پہلے آبار کا رب ہے" فرعون غصے میں آگ بگولا ہو گیا اور صبر نہ کر سکا اور" کہا بیشک تمہارا رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے وہ پاگل ہے: موسیٰ نے بات جاری رکھی اور فرعون کو تیسری ضرب لگائی "کہا کہ وہ مشرق و مغرب اور جو ان کے درمیان ہے کا رب ہے اگر تمہیں عقل ہے"

فرعون نے اس تلخ موضوع سے موسیٰ کو ہٹانا چاہا، اور فرعون نے اپنے سرداروں کا غصہ بھڑکانا چاہا، اور کہا "پہلی صدیوں کا کیا حال ہے"؟

فرعون نے اپنے جی میں کہا۔ اگر موسیٰ نے کہا کہ وہ حق پر تھے، میں کہوں گا کہ وہ تو بتوں کی عبادت کرتے تھے اور جب موسیٰ نے کہا کہ وہ گمراہی اور بیوقوفی میں تھے تو اہل مجلس غصے

www.abulhasanalinadwi.org

میں آجائیں گے اور کہیں گے کہ موسیٰ نے ہمارے آباء و اجداد کو گالی دی ہے۔ لیکن موسیٰ فرعون سے زیادہ عقل والے تھے، اور موسیٰ اپنے رب کی طرف سے نور پر تھے، موسیٰ نے "کہا ان کا علم میرے رب کے پاس کتاب میں ہے، میرے رب کو غلطی نہیں لگتی اور نہ وہ بھولتا ہے" پھر موسیٰ نے وہی بات شروع کی جس سے فرعون فرار اور چھٹکارا حاصل کرنا چاہتا تھا" میرے رب کو غلطی لگتی ہے نہ وہ بھولتا ہے، وہ جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا بنایا اور بنائے اس میں تمہارے لیے راستے اور اتارا آسمان سے پانی" فرعون حیران ہوگیا اور اس سے کوئی جواب بن نہ آیا، اور اس نے وہ بات کہی جو بادشاہ کہا کرتے ہیں جب وہ عاجز آجائیں یا غصے میں ہوں۔ "اس نے کہا اگر تو نے میرے علاوہ کوئی اور معبود قرار دیا تو تجھے جیل میں ڈال دوں گا"

۲۲۔ موسیٰؑ کے معجزے

اور جب فرعون نے اپنا تیر چھوڑا تو موسیٰ نے چاہا کہ اسے اللہ کا تیر ماریں" کہا اگرچہ وہ تمہارے پاس واضح چیز کے ساتھ آیا ہو؟ اس نے کہا لے لاؤ اگر سچے ہو، موسیٰ نے اپنا عصا پھینکا پس کیا دیکھتے ہیں کہ وہ صاف اژدھا ہے، اور نکالا اپنا ہاتھ کیا دیکھتے ہیں کہ وہ چمکتا (روشن) ہے دیکھنے والوں کے لیے"

فرعون کو اپنے ساتھیوں سے کہنے کی بات مل گئی" اس نے اپنے آس پاس کے سرداروں سے کہا یہ بڑا جاننے والا جادوگر ہے" اہل مجلس نے موافقت کی" انہوں نے کہا یقیناً یہ صاف جادو ہے" "موسیٰ نے کہا کیا تم حق کو جادو کہتے ہو جو تمہارے پاس آیا، اور جادوگر کبھی کامیاب نہیں ہوتے"

فرعون نے موسیٰ پر ایک دوسرا تیر پھینکا اور کہا " انہوں نے کہا کیا تو ہمارے پاس اس لیے آیا ہے کہ ہمیں موڑ دے اس راستہ سے جس پر ہم نے پایا اپنے باپ دادوں کو، اور ہو بڑائی تمہارے لیے زمین میں اور ہم تم پر ایمان لانے والے نہیں "

فرعون نے بادشاہوں کی طرح اپنے سرداروں کو موسیٰ سے ڈرانا چاہا، اس نے کہا " وہ تمہیں تمہاری زمین سے اپنے جادو سے نکالنا چاہتا ہے تمہاری کیا رائے ہے؟"

سرداروں نے بادشاہ کو اشارہ کیا کہ مملکت سے جادوگر جمع کر لیے جائیں اور وہ موسیٰ کی طرف پھینکیں اور ہوا بھی یہی، مصر کی حکومت میں اعلان کر دیا گیا " یاد رکھو! جو کوئی جادو جانتا ہو، وہ بادشاہ کے پاس حاضر ہو جائے " ملک کے تمام کونوں سے جادوگر جمع ہوئے۔ اور زینت کا دن مقرر ہوا " اور کہا گیا لوگوں سے کیا تم جمع ہونے والے ہو۔ امید ہے کہ ہم پیچھے آئیں جادوگروں کے اگر وہ غالب ہوں " (الشعراء : ۳۹، ۴۰)

۲۲۔ میدان کو

اے مخاطب تو دیکھتا لوگوں کو گھروں سے میدان کی طرف جاتا ہوا، چاشت کے وقت اور فوج در فوج میدان کو جاتا ہوا! میدان کو نکلے چلے جا رہے تھے، اور جوان اور بوڑھے، مرد اور عورتیں جا رہے تھے، گھر میں وہی رہ گیا جو مریض ہو یا عاجز و معذور، اور مطریہ قصبہ میں ہر جگہ جادوگروں اور جادو ہی کا ذکر ہوتا تھا۔

کیا اسوان کے بڑے جادوگر پہنچ آئے ہیں؟ ہاں، اور " اقصر " اور جیزہ " کے مشہور جادوگر بھی آگئے۔ اے بھائی! تیرا کیا خیال ہے، کون غالب آئے گا؟ مصر نے اپنے جگر کے ٹکڑے پھینک دیئے ہیں تیرا کیا خیال ہے کہ کوئی ان پر غالب آئے گا؟ موسیٰ اور ہارون ان پر

www.abulhasanalinadwi.org

کیسے غالب آئیں گے جب کہ انہوں نے کہیں سحر کی تعلیم نہیں پائی۔ (موسیٰ نے) شاہی محل میں نشو و نما پائی پھر مصر سے ڈرتے ہوئے نکل کھڑے ہوئے اور کئی سال مدین میں رہے، انہوں نے جادو کہاں سیکھا؟ کیا مصر میں؟ نہیں! کیا مدین میں؟ ہم نے تو کبھی سنا نہیں کہ وہاں یہ فن ہے۔ بنی اسرائیل بھی آئے وہ مایوسی اور امید کے بین بین تھے، شاید مایوسی زیادہ غالب تھی، اللہ عمران کے بیٹے پہ رحم کرے، اللہ بنی اسرائیل کی مدد کرے۔

جادوگر بڑی متکبرانہ چال اور فخر و غرور سے آئے اور رنگدار کپڑوں میں ملبوس تھے، لاٹھیاں اور رسیاں اٹھائے ہوئے تھے۔ وہ ہنستے کھیلتے اور خوشی مناتے ہوئے نکلے، آج فن کے مظاہرے کا دن ہے۔ آج بادشاہ ہمارا کرتب دیکھے گا! آج قوم ہماری بڑائی اور فضل دیکھے گی، جب جادوگر آئے تو انہوں نے فرعون سے کہا کیا ہمارے لیے اجر ہو گا اگر ہم غالب آ جائیں، اس نے کہا ہاں! اس وقت تم میرے مقربین میں سے ہو گے؛ بادشاہوں کا یہی انعام ہوتا ہے، اور یہی بادشاہوں کی عطا ہے۔ اور یہی ہے جس سے مردوں کو دھوکہ دیا جاتا ہے اور اسی سے بڑے بڑے بہادروں کو شکار کیا جاتا ہے! جادوگر فرعون کے وعدوں پر بہت خوش ہوئے۔

۲۴۔ حق و باطل میں

"موسیٰ نے ان سے کہا پھینکو جو تم پھینکنے والے ہو، پس انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں پھینکیں اور انہوں نے کہا فرعون کی عزت کی قسم! یقیناً ہمیں غالب ہوں گے" لوگوں نے عجیب مظاہرہ دیکھا، میدان میں سانپ دوڑتے تھے، لوگ ڈر کر پیچھے کی طرف بھاگے، اور پکار اٹھے سانپ! سانپ! عورتیں چلا اٹھیں اور بچے رونے لگے اور پورے میدان میں شور برپا ہو گیا۔ سانپ! سانپ!

www.abulhasanalinadwi.org

موسیٰ نے بھی وہ دیکھا جو لوگوں نے دیکھا اور انہیں بھی تعجب ہوا "کیا دیکھتے ہیں کہ ان کی رسیاں اور لاٹھیاں ان کے جادو کی وجہ سے ایسی دکھائی دینے لگیں جیسے وہ دوڑ رہی ہیں" موسیٰ کے دل میں بھی خوف کا خیال گزرا، اور موسیٰ کیوں نہ ڈرتے ؟ یہ بازی کا دن تھا، اور امتحان کے وقت آدمی عزت دیا جاتا ہے یا ذلت۔ اور خدا نخواستہ اگر جادوگر غالب آ گئے، اور موسیٰ مغلوب ہو گئے تو خدا نہ کرے، پھر کیا ہو گا، پناہ بخدا، موسیٰ کا غالب ہونا ایک آدمی کا غالب ہونا نہیں بلکہ وہ بادشاہ کے سامنے دین کا غالب ہونا ہے، بلکہ باطل کے سامنے حق کا غالب ہونا ہے، (واللہ نہ کرے) کہ جادوگر غالب آئیں، لیکن اللہ نے ان کا دل بڑھایا اور کہا "ڈرو نہیں! یقیناً تمہیں غالب ہو گے"۔

اور پھینک جو تیرے داہنے ہاتھ میں ہے، وہ ہڑپ کر جائے گا جو انہوں نے بنایا ہے انہوں نے تو جادو کے مکر سے بنایا ہے اور جادوگر کامیاب نہ ہو گا جہاں سے آیا۔
موسیٰ نے کہا جو تم جادو لائے ہو اسے اللہ باطل کر دے گا، بے شک اللہ فساد کرنے والوں کے عمل کو نہیں سنوارتا۔

• اور اللہ اپنے حکموں سے حق کو ثابت کرے گا اگرچہ ناپسند کریں مجرم" (یونس ۸۱، ۸۲)
• اور موسیٰ نے اپنا عصا پھینکا پس کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ہڑپ کر گیا جو سانگ انہوں نے بنایا تھا سو حق ثابت ہو گیا اور وہ سب جو انہوں نے کیا تھا سب باطل ہو گیا۔ جادوگر ڈر گئے اور مبہوت ہو گئے۔ یہ کیا چیز ہے؟ ہم جادو اور اس کی اصل کو جانتے ہیں، ہم جادو اور اس کی تمام قسموں کو جانتے ہیں، ہم تو اس فن کے استاذ اور اس فن کے امام ہیں۔ یہ جادو نہیں۔ یہ جادو نہیں۔ اگر یہ جادو ہوتا تو ہم جادو کو جادو سے مارتے اور فن کو فن سے ٹکراتے لیکن ہمارا فن اس کے سامنے عاجز آ گیا، اور وہ اسی طرح پگھل گیا جس طرح شبنم سورج سے

پگھل جاتی ہے۔ یہ کہاں سے ہے؟ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ جادوگر اس نتیجہ پر پہنچے کہ موسیٰ نبی ہیں اور اللہ نے انہیں معجزہ عطا کیا ہے، وہ چلا کر کہنے لگے" ہم موسیٰ اور ہارون کے رب پہ ایمان لے آئے" اور جادوگر سجدہ میں گر گئے، انہوں نے کہا ہم رب العٰلمین پر ایمان لائے۔ موسیٰ اور ہارون کے رب پہ!

۲۵۔ فرعون کی ڈانٹ

فرعون غصے سے پاگل ہوگیا، وہ اٹھا، بیٹھا، جھپکا اور گرجا۔ فرعون کتنا بے چارہ تھا، وہ ہوا جس کی اسے امید نہ تھی، اس نے جادوگروں کے ساتھ موسیٰ کو ہرانے کا ارادہ کر رکھا تھا۔ اور جادوگر موسیٰ کا لشکر بن گئے۔ اس نے لوگوں کو موسیٰ سے روکنا چاہا تھا اور جادوگر لایا تھا۔ پس کیا دیکھتا ہے کہ وہی اس پر سب سے پہلے ایمان لے آئے، اس کا تیر اسی پہ لوٹ آیا فرعون سمجھتا تھا کہ وہ جس طرح جسموں کا بادشاہ ہے اسی طرح عقلوں کا بادشاہ بھی ہے اور جس طرح اس کا زبانوں پہ ہولڈ ہے اسی طرح دلوں پر ہے۔ مصر میں کسی کو کوئی عقیدہ رکھنے یا کسی پر ایمان لانے کا، اس کی اجازت کے بغیر، حق نہ تھا۔ اس نے غرور اور دبدبے سے کہا "تم اس کے لیے ایمان لے آئے قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں؟" اور فرعون نے بادشاہوں کے تیروں میں سے ایک تیر ان پہ پھینکا اور کہا "بات یہ ہے کہ تمہارے بڑے نے تمہیں جادو دکھایا ہے!" اور دوسرا تیر چلایا اور کہا یہ ایک مکر اور سازش بھی جو تم نے شہر میں کی تاکہ تم اس کے رہنے والوں کو اس سے نکالدو۔ تمہیں جلد ہی معلوم ہو جائے گا" اور ان پہ تیسرا زہر آلود تیر چلایا، اور بادشاہوں کی کمان میں وہ آخری تیر ہوتا ہے" میں ضرور تمہارے ہاتھ اور پاؤں (بدل بدل کر) کاٹ دوں گا اور تم سب کو پھانسی دوں گا" اور

www.abulhasanalinadwi.org

مومنوں نے ان تمام تیروں کا مقابلہ ایمان اور صبر کی ڈھال سے کیا، "کوئی بات نہیں ! ہم اپنے رب کی طرف جانے والے ہیں۔ ہم یہ اُمید کرتے ہیں کہ ہمارا رب ہماری خطائیں معاف کردے گا اس لیے کہ ہم پہلے مومن تھے" اور انہوں نے ایمان اور جرأت سے جواب دیا۔

"بیشک ہم اپنے رب پر ایمان لے آئے تاکہ وہ ہماری خطائیں معاف کردے اور جو تو نے زبردستی کرایا ہم سے یہ جادو اور اللہ بہتر ہے اور سدا باقی رہنے والا ہے" (طٰہٰ: ۷۱)

۲۶- فرعون کی حماقت

فرعون موسیٰ کے معاملہ میں بہت متفکر ہوا اور اس کی نیند اُڑ گئی، اور فرعون کو کھانا پینا لگتا نہیں تھا، اور دوسروں نے بھی اس کے غصہ کو بھڑکایا اور کہا "کیا تم موسیٰ اور اس کی قوم کو چھوڑ دو گے کہ وہ زمین میں فساد کرتے رہیں اور وہ تجھے اور تیرے معبود کو چھوڑ دیں"

فرعون آگ بگولا ہو گیا "کہا عنقریب میں ان کے بیٹوں کو قتل کروں گا اور ان کی عورتوں کو زندہ چھوڑوں گا، اور ہمیں ان پر غلبہ حاصل ہے"

فرعون نے بنی اسرائیل اور اہل مصر کو ہر حیلہ سے روکنے کا ارادہ کر لیا، اور فرعون اپنی قوم میں پکارا "کہا اے میری قوم! کیا مصر کی بادشاہی میری نہیں اور یہ نہریں چلتی ہیں میرے نیچے کیا تم دیکھتے نہیں ہو؟" فرعون نے متانت اور بردباری سے کہا، اے سردارو! میں نے اپنے سوا تمہارے لیے کوئی معبود نہیں جانا (میرے علم میں نہیں) گویا کہ اس نے بہت تفتیش کی اور بہت سوچا اور اپنی قوم کو نصیحت کی،

اس نے بیوقوفی اور دیوانگی میں کہا "اے ہامان! میرے لیے اینٹیں تیار کرو۔ اور اونچا محل بناؤ، ممکن ہے کہ میں وہاں سے موسیٰ کے معبود کو جھانک سکوں اور میں اسے جھوٹوں میں

www.abulhasanalinadwi.org

ہامان نے اینٹیں بنائیں، اور اونچا محل بنایا لیکن کہاں تک؟ ہامان تھک گیا، اور معمار تھک گئے اور اینٹیں اور گارا ختم ہوگیا، اور فرعون ابھی بہت دُور تھا، بادل تک نہ پہنچ سکا، چاند کی تو بات ہی کیا، اور چاند تک نہ پہنچ سکا، سورج کی تو بات ہی کیا، اور سورج تک نہ پہنچ سکا۔ چہ جائیکہ ستاروں تک پہنچتا، اور ستاروں تک نہ پہنچ سکا چہ جائیکہ آسمان تک پہنچتا، فرعون خوار ہوا، شرمندہ ہوا، اور عاجز آگیا اور بیٹھ گیا، کتنا بیچارہ تھا! کیا جانتا نہیں تھا کہ بیشک اللہ نے زمین اور بلند آسمانوں کو پیدا کیا ہے۔ "اُسی کے لیے ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، اور جو ان کے نیچے ہے" "اور وہی معبود ہے آسمان میں اور وہی معبود ہے زمین میں۔"

فرعون کو موسیٰ کے قتل کے علاوہ اور کوئی صورت نظر نہ آئی، اور فرعون کی دلیل یہ تھی کہ موسیٰ زمین میں فساد برپا کر رہا ہے۔

"فرعون نے کہا مجھے چھوڑو میں موسیٰ کو قتل کر دوں اور چاہیئے کہ وہ اپنے رب کو بلالے مجھے یہ ڈر ہے کہ وہ کہیں تمہارے دین کو بدل نہ دے یا زمین میں فساد برپا نہ کر دے۔"

۱۔ فرعون کے خاندان کا ایک مومن

جب فرعون نے موسیٰ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو فرعون کے خاندان کے ایک آدمی جو اپنا ایمان چھپائے ہوئے تھا کہا "کیا تم ایک ایسے آدمی کو قتل کرتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس روشن دلیلوں کے ساتھ آیا۔" (المؤمن: ۲۸)

اور فرعونیوں کے اس ہدایت یافتہ آدمی نے کہا "تم موسیٰ کا سامنا کیوں کرتے ہو؟ اور کیوں انہیں اذیت دیتے ہو؟ اور جب تم ایمان نہیں لائے تو انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو

www.abulhasanalinadwi.org

اور اُن کا راستہ خالی کر دو،" اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کا جھوٹ اسی پر ہوگا۔ (المؤمن ۲۸)

اور جب تم اسے تکلیف دو گے۔ اور تم خود اس میں جا پڑے، اور وہ نبی ہوئے تو تمہاری بربادی ہے۔" اور اگر وہ سچا ہوگا تو تم پر پڑیگا کوئی نہ کوئی وعدہ جو تم سے کرتا ہے"، (المؤمن ۲۸)

اے میرے بھائیو! اپنے ملک پر غرور نہ کرو اور اپنی طاقت اور لشکروں پر ناز نہ کرو۔ اے میری قوم! "آج تمہاری بادشاہی ہے۔ غالب ہو زمین میں۔ تو کون مدد کرے گا ہماری اللہ کے عذاب سے اگر آیا ہمارے پاس"۔ (المومن ، ۲۹)

فرعون کا جواب یہ تھا۔ "میں تو وہی بات سمجھاتا ہوں تم کو جو سوجھی مجھ کو اور میں تو تمہیں راہ بتلاتا ہوں جس میں بھلائی ہے"۔ (المومن ، ۲۹)

اور ہدایت یافتہ آدمی نے اپنی قوم کو بُرے انجام اور ظالموں کے ٹھکانے سے ڈرانے کا ارادہ کیا اور کہا "اے میری قوم! بیشک میں تم پہ ڈرتا ہوں کہ آئے تم پہ وقت اگلے فرقوں کا، جیسے حال ہوا۔ قوم نوح کا اور عاد اور ثمود کا اور جو لوگ ان کے پیچھے ہوئے اور اللہ بے انصافی نہیں چاہتا بندوں پر"، (المؤمن: ۳۰-۳۱)

اور اس ایماندار آدمی نے انہیں قیامت کے دِن کا خوف دلایا، اور قیامت کا دن کیا ہوگا؟ "جس دن کہ بھاگے مرد اپنے بھائی سے، اپنی ماں اور اپنے باپ سے، اور اپنی ساتھ والی (بیوی) اور اپنے بیٹوں سے، ہر مرد کو ان میں سے اس دن ایک فکر لگا ہوا ہے جو اس کے لیے کافی ہے"۔ (عبس: ۳۴-۳۷)۔

"جتنے دوست ہیں اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر جو لوگ ہیں ڈر والے (الزخرف: ٦٧)

"تو نہ قرابتیں ہیں ان میں اس دن اور نہ ایک دوسرے کو پوچھے (المومنون ۱۰۱)۔

اس دن وہ بادشاہ جو جبار ہے پکارے گا "کس کا راج ہے اُس دن، اللہ کا جو اکیلا ہے دباؤ والا"۔ (المؤمن ۱٦)

www.abulhasanalinadwi.org

اس دن گھبرائے ہوئے ہوں گے اور چیخ رہے ہوں گے اور ایک دوسرے کو پکاریں گے اور اس دن پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے کوئی نہیں ان کو بچانے والا" اس ایماندار آدمی نے کہا۔

"اے قوم میری! میں ڈرتا ہوں کہ تم پر آئے دن چیخ و پکار کا، جس دن بھاگو گے پیٹھ پھیر کر، کوئی نہیں تم کو اللہ سے بچانے والا" (المؤمن: ۳۲-۳۳)

اور اس ایماندار آدمی نے کہا "بیشک اللہ نے تمہیں ایک بڑی نعمت دی، لیکن تم نے اس کی قدر نہ پہچانی جیسا کہ حق تھا اس کی قدر کا، یہاں تک کہ جب چلی گئی تو تم نے اس پر افسوس کیا، وہ یوسف علیہ السلام تھے جنہیں نہ تم نے پہچانا اور نہ ان کی پوری قدر کی لیکن جب ان کا انتقال ہوا تم نے کہا "سبحان اللہ! نبی تھے اور ان جیسا کوئی نہ تھا" یوسف جیسا بادشاہ کوئی نہیں، یوسف جیسا آدمی کوئی نہیں، اور اس کے بعد ہمارا نبی کون ہوگا؟ ہمارے لیے اس جیسا کون ہوگا؟ کبھی نہیں! اس جیسا کوئی نہیں آئے گا۔" اور تمہارے پاس آچکا ہے یوسف اس سے پہلے کھلی باتیں لے کر پھر تم رہے دھوکے ہی میں ان چیزوں سے جو وہ تمہارے پاس لے کر آیا یہاں تک کہ جب مر گیا کہنے لگے ہرگز نہ بھیجے گا اللہ اس کے بعد کوئی رسول" (المؤمن: ۳۴)

تم اس نبی کے بعد بھی ایسے ہی کہو گے اور نادم و پشیمان ہو گے۔

۲۔ آدمی کی نصیحت

اس آدمی نے اپنی قوم کو وعظ و نصیحت کی اور ان پر اپنی محبت اور ہمدردی صرف کی۔ اور کہا اسی ایماندار نے "اے قوم راہ چلو میری پہنچا دوں تم کو نیکی کی راہ پر" (المؤمن: ۳۸)۔

اس ایماندار آدمی کو معلوم ہو گیا کہ قوم دنیا کی زندگی کے نشہ میں ہے، اور فرعون اپنے

www.abulhasanalinadwi.org

ملک اور قوت پر مغرور ہے، لیکن یہ زندگی ایک خواب ہے اور دنیا ایک ڈھلتا سایہ ہے اور آدمی نے جان لیا کہ قوم کو موسیٰ کی پیروی سے کیا چیز روکتی ہے، وہ یہ کہ وہ دنیا کے نشے میں مست ہے، اور نشے والا سنتا ہے نہ سمجھتا ہے، وہ اس لیے کہ وہ موسیٰ کی آواز نہیں سنتے اس نے انہیں ان کی غفلت سے بیدار کرنا چاہا اور کہا "اے میری قوم! یہ جو زندگی ہے دنیا کی سو کچھ فائدہ اٹھا لینا ہے اور وہ گھر جو پچھلا ہے وہی ہے جم کر رہنے کا گھر۔" (المومن، ۳۹)

اور اس کی قوم کے جاہلوں نے اسے کفر اور شرک کی طرف بلانا شروع کر دیا، اسے باپ دادا کے دین کی طرف دعوت دیتے تھے، جب وہ انہیں کہتا، آؤ اللہ کی طرف تو وہ اسے کہتے کہ باپ دادا کے دین کی طرف پھر، اور جب انہوں نے یہ دعوت حد سے بڑھ کر دی تو اس نے ان سے کہا "اے قوم مجھ کو کیا ہوا ہے، بلاتا ہوں تم کو نجات کی طرف اور تم بلاتے ہو مجھ کو آگ کی طرف۔"

تم بلاتے ہو مجھ کو کہ منکر ہو جاؤں اللہ سے اور شریک ٹھہراؤں اس کا، اس کو جس کی مجھ کو خبر نہیں اور میں بلاتا ہوں تم کو اس زبردست گناہ بخشنے والے کی طرف۔"

(المومن: ۴۱-۴۲)

اور اس ایماندار آدمی نے ان سے پوچھا، "تمہارے معبودوں کی طرف سے کون سا نبی آیا؟ اور کون سی کتاب اتری؟ اور کس نے اس کی طرف بلایا؟" "یہ سب نام ہیں جو رکھ لیے ہیں تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے، اللہ نے نہیں اتاری ان کی کوئی سند۔" (النجم ۲۳)

اور سب رسولوں نے اللہ کی طرف دعوت دی، یہ ابراہیم علیہ السلام اور یوسف اور یہ اللہ کے نبی موسیٰ۔ ہر چیز میں ایک نشانی ہے اور ہر جگہ میں اس کی دعوت ہے۔ "آپ ہی ظاہر ہے کہ جس کی طرف تم مجھ کو بلاتے ہو، اس کا بلاوا کہیں نہیں دنیا میں اور نہ آخرت میں۔"
(المومن: ۴۳)

www.abulhasanalinadwi.org

اور جب وہ آدمی ان کی ہدایت سے مایوس ہوا، اور ان کے عنی ہونے سے ڈرا تو انہیں چھوڑ دیا اور کہا، سو آگے یاد کروگے جو میں کہتا ہوں تم کو، اور میں سونپتا ہوں اپنا کام اللہ کو بیشک اللہ کی نگاہ میں ہیں سب بندے" (المومن: ۴۴)

لوگ غصہ میں آگئے اور آلِ فرعون نے موسیٰ کے قتل کا ارادہ کیا لیکن اللہ نے انہیں بچا لیا اور ان کے دشمنوں کو ہلاک کر ڈالا، پھر بچا لیا موسیٰ کو اللہ نے بُرے داؤں سے جو کرتے تھے اور الٹ پڑا فرعون والوں پر بُری طرح کا عذاب" (المومن: ۴۵)

۲- فرعون کی بیوی

فرعون یہ یقین رکھتا تھا کہ جس طرح وہ جسموں پر بادشاہی کرتا ہے اسی طرح عقلوں کا بھی بادشاہ ہے اور جس طرح اس کا زبانوں پر ہولڈ (قابو) ہے اسی طرح دلوں پر بھی ہے، اور مصر میں کسی کو کسی اعتقاد اور کسی چیز پر ایمان لانے کا اس کی اجازت کے بغیر کوئی حق نہیں ہے، اور جب حکومتِ مصر کے دور دراز علاقہ میں بھی کوئی شخص موسیٰ پر ایمان لے آتا تو فرعون آگ بگولا ہو جاتا۔ وہ کبھی کھڑا ہوتا اور کبھی بیٹھتا، چمکتا اور گرجتا، اور کہتا، میری اجازت کے بغیر وہ موسیٰ پر کیسے ایمان لا سکتا ہے؟ وہ میری حکومت میں رہ کر میری نافرمانی کرتا ہے میرا رزق کھاتا ہے اور میرا انکار کرتا ہے؟ میں مصر میں ہر شخص سے اس کی جان سے عزیز ہوں، فرعون بھول جاتا تھا کہ وہ خود اللہ کی حکومت میں رہتا ہے اور اس کی نافرمانی کرتا ہے، اور اللہ کا رزق کھاتا ہے اور اس کا انکار کرتا ہے۔ اللہ نے اسے اس کے اپنے گھر میں ایک نشانی دکھائی، ایک نشانی اس کے اہل میں۔ اللہ نے اُسے دکھایا کہ اللہ ہی عقلوں کا اور جسموں کا بادشاہ ہے، زبانیں اور جسم اُسی کے قابو میں ہیں، اور اللہ آدمی اور

www.abulhasanalinadwi.org

اس کی بیوی کے درمیان حائل ہو جاتا ہے، اور اللہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔ فرعون کے گھر میں ایمان داخل ہو گیا اور اُسے کوئی پتہ نہ تھا، اور وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا، فرعون کی بیوی اللہ پر ایمان لے آئی اور اُس نے فرعون کا انکار کر دیا۔ اور اپنے خاوند مصر کے بادشاہ کی توقع کے خلاف موسیٰ پر ایمان لے آئی۔ فرعون کے مقابلہ میں موسیٰ پر ایمان لے آئی جو اللہ کی مخلوق میں سب سے زیادہ عالم اور اللہ کے سب سے زیادہ پیارے تھے، فرعون کی پولیس کچھ نہ کر سکی اور نہ اُسے اس کا علم ہوا، حالانکہ وہ بہت ہی ہوشیار تھی، اور فرعون جو اس کے سب سے زیادہ قریب تھا اُسے بھی کوئی پتہ نہ چلا، فرعون کو اگر پتہ چل بھی جاتا تو کیا کر لیتا؟ وہ جسم پر حکومت کرتا تھا لیکن عقل پر نہیں۔ اس کا زبان پر ہولڈ (قابو) تھا اور دِل پر اس کا کوئی اختیار نہ تھا۔

عورت پر اپنے خاوند کی اطاعت لازمی ہے لیکن مخلوق کے لیے کوئی اطاعت نہیں جس میں خالق کی نافرمانی ہوتی ہو۔ لڑکے پر اپنے والدین کی اطاعت فرض ہے اور یہ کہ وہ ان دونوں کے حق میں نیک اور صحیح ہو۔ لیکن شرک میں ان کی بھی اطاعت نہیں "اور اگر وہ دونوں تجھ سے اڑیں اس بات پر کہ شریک مان میرا اس چیز کو جو تجھ کو معلوم نہیں! تو ان کا کہنا مت مان، اور ساتھ دے ان کا دنیا میں دستور کے موافق، اور راہ چل اسکی جو رجوع ہوا میری طرف، پھر میری طرف ہے تم کو پھر آنا، پھر میں جتلا دوں گا تم کو جو کچھ تم کرتے تھے۔" (لقمان ۱۵)۔

اور فرعون کی بیوی ایمان پر ڈٹ گئی اور وہ اللہ کے دشمن کے گھر میں اللہ کی عبادت کرتی تھی، اور وہ اللہ سے ڈرتی تھی اور فرعون کے عمل سے بیزار تھی، اللہ فرعون کی بیوی سے راضی ہوا اور اُسے فرعون اور اس کے عمل سے نجات دی اور اس کے ایمان اور

www.abulhasanalinadwi.org

بہادری کی مومنوں کے لیے مثال بیان کی۔ "اور اللہ نے بتلائی ایک مثل ایمان والوں کے لیے عورت فرعون کی، جب بولی اے رب بنا میرے واسطے اپنے پاس ایک گھر بہشت میں اور بچا نکال مجھ کو فرعون سے اور اس کے کام سے اور بچا نکال مجھ کو ظالم لوگوں سے"

(التحریم: ۱۱)

۴۔ بنی اسرائیل کی آزمائش

اور جب لوگوں کو فرعون کی بنی اسرائیل سے عداوت و دشمنی کا علم ہوا، ان کی دشمنی اور ایذا میں انہوں نے فرعون کا قرب حاصل کیا، بچے بنی اسرائیل پر دلیر ہو گئے اور کتے بھونکنے لگے، ہر روز نئی آزمائش ہوتی اور ہر روز کوئی نہ کوئی مصیبت آجاتی۔ موسیٰ علیہ السلام انہیں تسلی دیتے اور صبر کی تاکید کرتے اور ان سے فرماتے "خدا تعالیٰ کا سہارا رکھو اور مستقل رہو، یہ زمین اللہ تعالیٰ کی ہے جس کو چاہیں مالک بنا دیں اپنے بندوں میں سے، اور اخیر کامیابی انہیں کو ہوتی ہے جو خدا سے ڈرتے ہیں۔" (الاعراف: ۱۲۸)

اور بنی اسرائیل اس مصیبت و آزمائش اور تکلیف سے ڈر گئے تو انہوں نے موسیٰ سے کہا تو نے ہمیں کوئی نفع نہ دیا! تو ہمارے کوئی کام نہ آیا۔ قوم کے لوگ کہنے لگے، ہم تو ہمیشہ مصیبت ہی میں رہے آپ کی تشریف آوری کے قبل بھی اور آپ کی تشریف آوری کے بعد،

(الاعراف: ۱۲۹)

لیکن موسیٰ نہ گھبرائے اور نہ مایوس ہوئے۔ "موسیٰ نے فرمایا بہت جلد اللہ تعالیٰ تمہارے دشمن کو ہلاک کر دیں گے اور بجائے ان کے تم کو اس سرزمین کا مالک بنا دیں گے پھر تمہارا طرزِ عمل دیکھیں گے۔" (الاعراف ۱۲۹)

www.abulhasanalinadwi.org

"اور موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اے میری قوم اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو تو اسی پر توکل کرو، اگر تم (اسکی) اطاعت کرنے والے ہو۔ انہوں نے جواب میں عرض کیا کہ ہم نے اللہ ہی پر توکل کیا، اے ہمارے پروردگار ہمیں ان ظالموں کا تختۂ مشق نہ بنا، اور ہمیں اپنی رحمت کا صدقہ ان کافروں سے نجات دے"۔ (یونس ۸۴-۸۶)

اور فرعون بنی اسرائیل کو عبادت سے منع کرتا تھا، اور جب انہیں اللہ کی عبادت کرتا اور اس کے لیے نماز پڑھتا ہوا دیکھتا تو ناراض ہوتا تھا، اور اس کی زمین میں اللہ کے گھر بنانے سے بھی انہیں روکتا تھا اور اسے اس بات سے بھی غصہ آتا تھا کہ اس کی زمین میں اللہ کی عبادت ہو۔ فرعون کتنا جاہل تھا۔ زمین اللہ کی ہے فرعون کی نہیں۔ اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ کے بندوں کو اللہ کی زمین پر عبادت کرنے سے روکے؟ اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ کی زمین پر اپنی عبادت کی طرف بلائے؟

لیکن فرعون کسی کو اس کے گھر میں روک نہیں سکتا تھا وہ جو چاہے کرے، اللہ نے موسیٰ کی زبان سے بنی اسرائیل کو حکم دیا۔ (نماز کے اوقات میں) تم سب اپنے اپنے گھروں کو نماز پڑھنے کی جگہ قرار دے لو، اور (یہ ضروری ہے کہ) نماز کے پابند رہو (یونس: ۸۷)

فرعون اور اس کی پولیس بنی اسرائیل اور اللہ کی عبادت کے درمیان حائل ہونے سے عاجز آگئے، بندے اور اس کے رب کے درمیان کون حائل ہوسکتا ہے؟ اور مسلمان اور اللہ کی عبادت میں کون حائل ہوسکتا ہے؟

۵۔ قحط سالیاں

اور جب فرعون نے سرکشی کی اور دشمنی و غفلت میں آگے بڑھ گیا تو اللہ نے اسے

www.abulhasanalinadwi.org

تنبیہ کرنے کا ارادہ کیا، بیشک اللہ کو اپنے بندوں سے کفر پسند نہیں۔ بیشک اللہ زمین میں فساد نہیں چاہتا۔ فرعون بہت ہی کند ذہن تھا، حکمت ونصیحت اس پر ضائع ہوگئی، گدھے کو جب تک مار پیٹا نہ جائے اسے سمجھ نہیں آتی، اللہ نے اسے سمجھانے کا ارادہ کر لیا، اور مصر کی زمین بڑی زرخیز اور سرسبز تھی، مال، پھل اور غلے کی زمین، اور تمہیں معلوم ہو چکا کہ یوسف کے زمانہ میں، قحط کے دوران مصر نے دور دراز کے ملکوں کو کیسے سیراب کیا، اہل شام اور اہل کنعان کو کیسے سیراب کیا، نیل ہی مصر کی زمین کو سیراب کرتا اور ان کی فصلوں کو پانی دیتا ہے۔ وہی مصر میں بھلائی اور سعادت کا سرچشمہ تھا، فرعون اور اہل مصر یہ گمان کرتے تھے کہ نیل ہی رزق کی کنجی ہے، اور بلاشبہ مصر کو نیل کی وجہ سے بارش کی کوئی ضرورت نہیں، اور نہ کسی اور چیز کی۔ اور یہ نہیں جانتے تھے کہ اللہ ہی کے پاس رزق کی کنجیاں ہیں، اللہ ہی جس کے لیے چاہتا ہے رزق کشادہ کرتا اور تنگ کرتا ہے نیل اسی کے حکم سے چلتا ہے اور اسی کے حکم سے سیراب کرتا ہے۔ اللہ نے نیل کو حکم دیا، اور اس کا پانی گھٹ گیا اور زمین میں چلا گیا، مصر کی کھیتوں کو کس سے سیراب کریں؟ پھل کم ہوئے، غلہ بھی کم ہوا، قحط کے بعد قحط کا سامنا ہوا، فرعون اور ہامان اور اس کی پولیس ہر حیلہ سے عاجز آگئے، وہاں اہل مصر کو معلوم ہوا کہ فرعون ان کا رب نہیں، اور رزق اللہ کے ہاتھ میں ہے، لیکن اس نے فرعون کو کوئی فائدہ نہ دیا اور نہ اہلِ مصر کو کوئی فائدہ دیا اور نہ وہ سمجھے،

شیطان ان کے اور وعظ ونصیحت اور عبرت کے درمیان حائل ہو گیا، کہنے لگے یہ قحط سالیاں موسیٰ اور ان کی قوم کی نحوست کی وجہ سے ہیں، انتہائی عجیب بات ہے، کیا موسیٰ پہلے نہ تھے؟ کیا بنی اسرائیل ایک عرصہ دراز سے نہ تھے؟ بلکہ یہ تو ان کے اپنے اعمال کی

www.abulhasanalinadwi.org

نحوست تھی بلکہ یہ تو ان کے کفر کی نحوست تھی، فرعون اور اُس کی قوم ضد پہ آگئے اور انہوں نے کہا کہ ہم اس جادو کے سامنے نہیں جھکتے " اور یوں کہتے (خواہ) کیسی ہی عجیب بات ہمارے سامنے لاؤ کہ اس کے ذریعہ سے ہم پر جادو چلاؤ، جب بھی ہم تمہاری بات ہرگز نہ مانیں گے:"

(الاعراف: ۱۳۲)

۶۔ پانچ نشانیاں

اللہ نے ان پر دوسری نشانی بھیجی، ان پہ بارشیں بھیجیں، اور نیل میں طغیانی آگئی، اور آسمان اتنا برسا اتنا برسا کہ نہ پوچھو حتی کہ کھیتیاں اور فصلیں ڈوب گئیں اور غلہ اور پھل تلف (ضائع) ہو گئے، بارش ان پر وبال بن کر آئی، جیسے پہلے وہ پانی کی کمی کی شکایت کرتے تھے اب پانی کی کثرت کی شکایت کرنے لگے، پھر اللہ نے ان پہ مکڑی بھیجی، وہ فصلوں اور کھیتیوں کا صفایا کرتی جاتی، درختوں پہ آتی تو ان کا بھی صفایا کر دیتی۔ فرعون اور اس کے لشکر اللہ کے لشکروں کے سامنے بے بس ہو گئے، ان سے جنگ بھی کیسے کرتے کہ اس میں نہ تلواریں عمل میں آتی ہیں اور نہ تیر اور نیزے۔ وہیں اہل مصر کو فرعون اور ہامان کی کمزوری معلوم ہو گئی اور پولیس کے حیلے کی کمی بھی معلوم ہو گئی۔ لیکن انہوں نے کوئی عبرت حاصل نہ کی، اور نہ سنبھلے، اللہ نے ان پہ ایک دوسرا لشکر بھیج دیا، یہ کھٹمل (گھمی کا کیڑا) تھے ان پر کھٹمل مسلط کر دیے، اللہ کی پناہ، بستر میں کھٹمل، کپڑوں میں کھٹمل، سر میں کھٹمل، اور بالوں میں کھٹمل، ان کی نیند اڑ گئی، وہ کھٹمل مارتے اور انہیں بُرا بھلا کہتے رات گزارتے اور صبح کر دیتے، ان سے بھی کیسے لڑتے کہ تلواریں عمل میں آتی تھیں نہ نیزے، اور نہ ان کے لشکر اور پولیس ان کے کام آسکتی تھی۔

www.abulhasanalinadwi.org

پھر اللہ نے ان پر مینڈک بھیجے، کھانے میں مینڈک پینے میں مینڈک، اور ان کے کپڑوں میں مینڈک، ان مینڈکوں سے تنگ آگئے اور ان کی زندگی مکدّر ہوگئی، مینڈک پھیل گئے اور گھر کے سب کونوں میں پھیل گئے، یہ ٹرٹرلتے ہیں، یہ یہاں جھپٹ رہا ہے اور وہ وہاں چھلانگ لگا رہا ہے، ایک کو مارتے تو دس اور آجاتے، ایک کو گھر سے نکالتے تو پانچ اور آجاتے ایسا لگتا تھا جیسے گھر سے پیدا ہوتے ہیں۔

چوکیدار اور پولیس مینڈکوں سے عاجز آگئی، اللہ نے ان پر پانچویں نشانی بھیجی اور وہ خون تھا، ان کے ناک سے نکسیر نکلنے لگی۔ اور وہ کمزور ہوگئے اور بہت تھک گئے اور طبیب علاج سے عاجز آگئے اور کسی دوا نے انہیں فائدہ نہ دیا، اور جب کبھی کوئی نشانی دیکھتے تو موسیٰ سے کہتے کہ اپنے رب سے ہمارے لیے دُعا کرو کہ وہ اس مصیبت کو ہم سے ہٹا دے ہم توبہ کرتے ہیں اور ایمان لاتے ہیں اور تیرے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دیتے ہیں، پھر جب اللہ ان سے وہ بلا دُور کر دیتا تو اپنا وعدہ توڑ دیتے" پھر ہم نے ان پر طوفان بھیجا اور ٹڈیاں اور گھن کیڑا اور مینڈک اور خون کہ یہ سب کھُلے کھُلے معجزے تھے سو وہ تکبر کرتے رہے اور وہ لوگ کچھ تھے ہی جرائم پیشہ۔

مصر سے نکلنا

مصر کی کشادہ زمین بنی اسرائیل پر تنگ ہوگئی، وہ مصر کی سرسبزی و شادابی کو کیا کرتے کہ وہ قید خانہ میں تھے اور ہر روز طرح طرح کے عذاب جھیلتے اور ذلت برداشت کرتے۔ کب تک صبر کرتے! کیا وہ آدمی نہ تھے کہ انہیں تکلیف اور درد محسوس نہ ہوتا تھا، اللہ نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ وہ راتوں رات بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے نکل جائیں اور

www.abulhasanalinadwi.org

فرعون کی پولیس کو اس کا احساس ہو گیا کہ وہ بہت ہی ہوشیار پولیس تھی، انہوں نے فرعون کو اس کی اطلاع کر دی، موسیٰ بنی اسرائیل کے ساتھ راتوں رات ارضِ مقدسہ (بیت المقدس شام) کی طرف چل پڑے، وہ ۱۲ قبیلے تھے، اور ہر قبیلہ پر ایک امیر۔ اور شام کا راستہ صاف اور معلوم تھا، ایسی خشکی جو دو خشکیوں کو ملاتی ہے اور موسیٰ نے اسے دو مرتبہ¹ عبور کیا تھا۔ موسیٰ نے ایک کام کا ارادہ کیا اور اللہ نے ایک کام کا ارادہ کیا اور ہوا وہ جو اللہ کو منظور تھا۔ موسیٰ راستہ بھول گئے اور جہاں وہ ڈھونڈتے تقدیر آپہنچی، موسیٰ کا خیال تھا کہ وہ بنی اسرائیل کے ہمراہ شمال کی طرف جا رہے ہیں، حالانکہ وہ رات کی تاریکی میں مشرق کی جانب چلتے رہے، اور کیا دیکھتے ہیں کہ وہ بحرِ احمر کی جوش مارتی موجوں کے سامنے ہیں، اے حفاظت کرنے والے! اے پردہ پوشی کرنے والے! ہم کہاں ہیں؟ جواب یہ تھا "ہم دریا کے سامنے ہیں"۔ پیچھے مڑ کر دیکھا تو گرد و غبار پھیلی دکھائی دی۔ اور ایک بہت بڑا لشکر جس نے افق کو روک رکھا تھا، وہاں آوازیں بلند ہوئیں، کہ اے عمران کے بیٹے! ہم نے تمہاری کون سی بات نہیں مانی، تمہیں ہم سے کیا ناگواری ہوئی کہ تو نے ہمارے قتل کی تدبیر کی، اور تو ہمیں دریا کے کنارے لے آیا تاکہ فرعون ہمیں چوہوں کی طرح قتل کر دے جہاں سے نہ کوئی بھاگ سکتا ہے اور نہ بچ سکتا ہے، ہم نے تم سے کوئی برا سلوک کیا ہو یاد نہیں پھر یہ انتقام کیسا؟ تمہاری وجہ سے ہمیں جو تکلیف اور مصیبت پہنچی کیا وہ تمہارے لیے کافی نہ تھی، اب ہمیں یہاں لے آئے؟ یہ دریا ہمارے سامنے ہے، اور وہ دشمن ہمارے پیچھے، اور موت کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ وہاں بنی اسرائیل کی آنکھوں میں دنیا تاریک ہو گئی۔ آنکھیں پھٹ گئیں اور ناامیدی

---

¹ ایک مرتبہ مدین کو جاتے ہوئے اور دوبارہ مصر کو آتے ہوئے۔

www.abulhasanalinadwi.org

نے انہیں گھیر لیا، پھر آوازیں مدھم ہوگئیں، وہاں ہر ایک لرز گیا، اور ممکن تھا کہ مضبوط پہاڑ بھی لرز جائیں لیکن موسیٰ کا اپنے رب پر ایمان متزلزل نہ ہوا، اور لوگوں نے ایک آواز سنی جس میں نبوت کا جلال تھا، ہرگز نہیں! بیشک میرا رب میرے ساتھ ہے، وہ مجھے راستہ دکھائیگا۔

اللہ نے موسیٰ کو عصا مارنے کا حکم دیا، انھوں نے مارا، دریا پھٹ گیا اور پانی ہر طرف پہاڑ کی طرح ٹھہر گیا، کیا دیکھتے ہیں کہ بارہ قبیلوں کے لیے بارہ راستے ہیں۔ ہر قبیلہ کا الگ راستہ ہے۔ قوم امن سے گزر گئی اور وہ امن اور سلامتی کی خشکی پر پہنچ گئے۔

۸۔ فرعون کی غرقابی

فرعون نے دیکھا کہ بنی اسرائیل نے کیسے سکون اور امن کے ساتھ دریا عبور کر لیا، فرعون نے اپنے لشکروں سے کہا، سمندر کی طرف دیکھو! یہ میری اطاعت کرتے ہوئے کیسے پھٹ گیا تاکہ میں ان بھگوڑوں کو پکڑلوں۔ فرعون اپنے لشکروں کے ساتھ آگے بڑھا، بنی اسرائیل ایک بار پھر گھبرا گئے، دشمن یہ رہا، اور یہ ہے وہ ظالم جو راستہ عبور کرکے ہماری طرف آیا چاہتا ہے۔ اسے ہم سے کوئی چیز روکنے والی نہیں، وہ ابھی ہمیں آملے گا اور ہمیں ذلیل قیدی بنا کر مصر لے جائے گا۔ یا اس خشکی اور پردیس میں ہمیں قتل کر دے گا۔ موسیٰ نے اپنا عصا خشکی پر مارنا چاہا تاکہ پھر پہلے جیسا دریا بن جائے لیکن اللہ نے ان کی طرف وحی کی، دریا کو اپنی حالت پر چھوڑ دو، بے شک وہ غرق کیا ہوا لشکر ہے۔

اور جب فرعون اور اس کے لشکر سمندر کے درمیان پہنچے (اور جو خشک تھا) وہ ان پر برابر ہوگیا اور جب فرعون نے حقیقت دیکھی اس کا نشہ زائل ہوگیا۔ وہ یہاں تک کہ جب ڈوبنے لگا (تو ڈر کر) کہنے لگا میں ایمان لاتا ہوں کہ بجز اس کے کہ جس پر بنی اسرائیل ایمان

www.abulhasanalinadwi.org

لائے ہیں کوئی معبود نہیں اور میں مسلمانوں میں داخل ہوتا ہوں۔" (یونس، ۹۰)

لیکن ہائے افسوس! "ایسے لوگوں کی توبہ نہیں جو گناہ کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے سامنے موت ہی آ کھڑی ہوئی تو کہنے لگا کہ میں اب توبہ کرتا ہوں" (النساء ۱۸)

اور "جس روز آپ کے رب کی بڑی نشانی آ پہنچے گی کسی ایسے شخص کا ایمان اس کے کام نہ آئے گا جو پہلے سے ایمان نہیں رکھتا یا اس نے اپنے ایمان میں کوئی نیک عمل نہ کیا ہو۔"

(الانعام، ۱۵۸)

اس سے کہا گیا، "اب ایمان لاتا ہے اور پہلے سے سرکشی کرتا رہا، اور مفسدوں میں داخل رہا۔" (یونس : ۹۱)۔

اور فرعون دریا میں غرق ہو کر مرا، وہ ظالم اور سخت مر گیا جس نے ہزاروں بچے اور مرد قتل کیے، گلا کاٹ کر یا گلا گھونٹ کر، وہ سرکش و باغی مر گیا جس نے لاکھوں کو دار کر اور پھانسی دے کے مارا۔

مصر کا بادشاہ مر گیا، اپنے تخت سے دور، اپنے محل سے دور، اپنے اقتدار سے دور، نہ کوئی طبیب جو اس کا علاج کرتا اور نہ دوست جو اس کا غم بٹاتا اور نہ کوئی آنکھ جو اس کو روتی، اور بنی اسرائیل کو اس کی موت کا شک تھا، وہ کہتے تھے کہ بیشک فرعون نہیں مرے گا، کیا ہم اسے زندگی گزارتا نہیں دیکھتے تھے، اور وہ کھاتا نہیں تھا اور پیتا نہیں تھا؟ سمندر نے اس کے جثہ کو باہر پھینک دیا تب انہیں اس کی موت کا یقین آیا، اور اللہ تعالیٰ نے فرعون سے کہا، "سو آج ہم تمہاری لاش کو (پانی میں تہہ نشین ہونے سے) نجات دیں گے تاکہ تو ان کے لیے موجب عبرت ہو جو تیرے بعد ہیں" (یونس : ۹۲)

اور فرعون کا جثہ دیکھنے والوں کے لیے نشانی اور نصیحت پکڑنے والوں کے لیے عبرت

www.abulhasanalinadwi.org

تھا، اور فرعون کے لشکر کا آخری آدمی تک غرق ہوا۔ اور ان میں سے کوئی نہ بچا، اور انہوں نے مصر کو اپنے پیچھے چھوڑا اور اس کی وسیع زمین میں انہیں ایک ہاتھ زمین بھی دفن کے لیے نہ ملی " وہ لوگ کتنے ہی باغ اور چشمے (یعنی نہریں) اور کھیتیاں اور عمدہ مکانات اور آرام کے سامان جس میں وہ خوش رہا کرتے تھے چھوڑ گئے، یہ (قصہ) اس طرح ہوا اور ہم نے ایک دوسری قوم کو اس کا وارث بنا دیا، نہ تو ان پر آسمان و زمین کو رونا آیا اور نہ ان کو مہلت دی گئی "

(الدخان: ۲۵-۲۹)

۹- جنگل میں

بنی اسرائیل سلامتی اور امن والی خشکی پر پہنچ گئے اور اس کی ہوا میں شریف آزاد لوگوں کی طرح سانس لی، اس جگہ انہیں فرعون کا ڈر تھا نہ ہامان کا اور نہ ان کی پولیس کا، وہاں امن و سکون اور اطمینان سے چلتے اللہ کے سوا کسی سے ڈرتے نہ تھے، لیکن وہ سرسبز و شاداب علاقہ سے تعلق رکھتے تھے اور جنگل میں سورج انہیں تکلیف دیتا تھا، اور وہ اللہ کے مہمان تھے، کیا تم نے بادشاہوں کو دیکھا نہیں کہ وہ اپنے مہمانوں کی کس طرح عزت کرتے ہیں؟ اور کس طرح خیمے ان کے لیے گاڑھتے ہیں تاکہ سورج کی گرمی سے انہیں بچائیں۔ بے شک اللہ کی طرف سے عزت ہر عزت سے بڑھ کر ہے، اور اللہ نے بادل کو ان پر سایہ کرنے کا حکم دیا، وہ بادل کے سایے میں چلتے، اور جہاں وہ چلتے بادل ان کے ساتھ چلتا اور جہاں وہ رکتے وہ بھی رکتا۔ بنی اسرائیل کو پیاس لگی اور خشکی میں کوئی پانی نہ تھا، نہ کوئی دریا، نہ کنواں، وہ موسیٰ کے پاس پیاس کی شکایت لے کر گئے، جیسے بچہ ماں سے شکایت کرتا اور اس سے مدد کا طالب ہوتا ہے۔ موسیٰ نے اپنے رب سے دعا کی، اور اسکا

www.abulhasanalinadwi.org

کون تھا اس کے بغیر؟ پس فرمایا مارا اپنا عصا پتھر پر، پس اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے، ہر گروہ نے پہچان لی اپنی پینے کی جگہ۔ (البقرۃ: ۶۰)

اور بنی اسرائیل کو بھوک لگی انہوں نے موسیٰ سے ایسے شکایت کی جیسے بچہ ماں سے کرتا اور اس کی مدد کا طالب ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے ہمیں مصر کی زمین سے نکالا جو پھلوں میوں بھلائیوں اور پاکیزہ چیزوں کی زمین تھی، اس جنگل میں ہمیں کھانا کون دے گا؟ موسیٰ نے اپنے رب سے دعا کی! اور اس کا اس کے سوا کون تھا، پس اللہ نے ان پر کھانا اتارا۔ درختوں کے پتوں پر مٹھائی کی طرح کھانا، اتارا، اور ان کی طرف پرندے بھیجے وہ انہیں آسانی کے ساتھ درختوں سے پکڑ لیتے تھے، وہ منّ اور سلویٰ تھا، وہ جنگل میں بنی اسرائیل کی اللہ کی طرف سے مہمانی تھی۔

۱۰۔ بنی اسرائیل کی ناشکری

لیکن طویل غلامی نے بنی اسرائیل کا ذوق اور خلق تباہ کر دیا تھا، وہ کسی ایک چیز پر نہیں ٹھہرتے تھے، اور نہ ایک چیز پر سکون پاتے تھے، ان کی طبیعت بچوں جیسی تھی، وہ شکر کرنے کے لحاظ سے کم اور شکایت کرنے کے لحاظ سے زیادہ، جلد تھک جانے والے جس سے روکے جائیں اُسے پسند کرنے والے اور جو دیے جائیں اُسے ناپسند کرنے والے تھے، اور زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ انہوں نے موسیٰ سے کہا کہ ہم اس ایک کھانے سے تنگ آچکے ہیں، اور اس گوشت اور اس حلوے سے اکتا گئے ہیں، اور ہمیں سبزیاں اور ککڑیاں پسند ہیں۔ اے موسیٰ ہم ہرگز ایک ہی قسم کے کھانے پر صبر نہ کریں گے پس تو دعا کر اپنے رب سے کہ نکالے ہمارے لیے جو اگاتی ہے زمین سبزیوں (ساگ) سے اور ککڑیوں

www.abulhasanalinadwi.org

سے ، گیہوں سے ، اور مسور سے اور پیاز سے ۔" (البقرۃ : ۶۱)

اس عجیب سوال سے موسیٰ کو تعجب ہوا ، اور انہوں نے ایسی آواز جس میں انکار بھی تھا ، اور تعجب بھی اور غصہ بھی "کیا تم تبدیل کرنا چاہتے ہو اس چیز کو جو گھٹیا ہے بدلے میں اس کے جو بہتر ہے" ؟ کیا سبزیاں پرندوں اور حلوٰی کی جگہ ہیں ! جسے کسی انسان کے ہاتھ نے چھوا نہیں ؟ کیا کسانوں کا کھانا بادشاہوں کے کھانے کا مقابلہ کرتا ہے ؟ ہائے ذوق کا بگاڑ ! ہائے بُرا انتخاب ! لیکن بنی اسرائیل اپنے سوال سے نہ ٹلے ، اور برابر سبزیوں کا مطالبہ کرتے رہے ، موسیٰ نے فرمایا ۔ بیشک جس کا تم نے سوال کیا وہ ہر بستی اور ہر شہر میں پایا جاتا ہے " اترو کسی شہر میں ، البتہ تم کو وہ چیزیں ملیں گی جنکی تم درخواست کرتے ہو (البقرۃ ۶۱)

۱۱۔ بنی اسرائیل کی ضد

بنی اسرائیل اپنی طبیعت کے لحاظ سے بچے تھے ، اور بچے بھی ضدی قسم کے ، اور جب کبھی کسی کام کا انہیں حکم دیا جاتا وہ اس کی پوری مخالفت کرتے اور اس کا مذاق اڑاتے گویا وہ اس بات کو ضروری سمجھتے تھے کہ وہ اسے بدل دیں جو ان سے کہا گیا ، باغی بچے کی طرح ، جسے کھڑے ہونے کو کہا جاتا ہے تو بیٹھ جاتا ہے اور اسے بیٹھنے کو کہا جاتا ہے تو کھڑا ہو جاتا ہے اسے خاموش رہنے کو کہا جاتا ہے تو بولتا ہے اور بولنے کو کہا جاتا ہے تو چپ ہو جاتا ہے ، اور ان میں بچوں کی ضد ، بڑوں کی خباثت دشمنوں کا مذاق اور پاگلوں کی حماقت تھی ۔ وہ کسی بستی میں رہنا چاہتے تھے اور اپنا لذیذ کھانا سبزیوں کا کھانا چاہتے تھے ، اور جب ان سے کہا گیا "داخل ہو اس بستی میں اور کھاؤ جہاں سے چاہو وافر ، اور داخل ہو دروازے میں سجدے کرتے ہوئے اور کہو ہمارا سوال معافی مانگنا ہے ۔ ہم تمہاری خطائیں

www.abulhasanalinadwi.org

بخش دیں گے اور نیکو کاروں کو اور زیادہ دیں گے ۔ (البقرۃ: ۵۸)

اللہ کے اس حکم سے ناراض ہو گئے ۔ اور بستی میں ہنسی مذاق اور مجبوری سے داخل ہوئے آہستہ آہستہ اپنے زانوں یا سرینوں پہ گھسٹنے لگے ۔

" پس بدل ڈالی ظالموں نے بات سوائے اس کے جو ان سے کہی گئی تھی " (البقرۃ ۵۹)

پس اللہ نے ان پہ آزمائش و مصیبت اتاری اور ان پہ وبا بھیجی ، اس سے چوہوں کی موت مرے ۔ جب کسی کام کا حکم دیا جاتا تو بہت سوال کرتے اور بال کی کھال اتارتے اس آدمی کی طرح جو عمل کرنا نہیں چاہتا اور زیادہ سوال کرتا اور بال کی کھال اتارتا ہے ۔

بنی اسرائیل میں قتل کا ایک حادثہ ہوا ، بنی اسرائیل نے اسے اہم سمجھا ، اور انہیں قاتل کا پتہ نہیں چلتا تھا ، اور قاتل کے بارے میں پوچھ گچھ لوگوں کی بات تھی ، موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے ، اس معاملہ میں اے اللہ کے نبی ! ہماری مدد کیجئے اور اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں قاتل بتائے ۔

۱۲۔ گائے

موسیٰ نے اپنے رب سے دعا کی پس اللہ نے ان کی طرف وحی کی کہ وہ انہیں کوئی سی گائے ذبح کرنے کا حکم دیں ، وہیں مصیبت حل ہو گی ، بنی اسرائیل نے سوال اور مذاق اڑانا شروع کر دیا " اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ بیشک اللہ تمہیں ایک (کوئی) گائے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے ، انہوں نے کہا " کیا آپ ہمارے ساتھ مذاق کرتے ہیں ؟ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں کہ جاہلوں میں سے ہو جاؤں " اور یہاں سوالات کی بوچھاڑ کر دی " انہوں نے کہا تم اپنے رب سے دعا کرو کہ ہمیں بتائے کہ وہ کیسی ہے ؟ موسیٰ نے کہا وہ (اللہ) فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے

www.abulhasanalinadwi.org

نہ بوڑھی ہے اور نہ جوان ۔ درمیانی ہے، درمیان اس کے، پس تم کر گزرو جس کا تمہیں حکم دیا گیا ہے "

اس سوال پر بھی نہ رُکے بلکہ اس کے رنگ کے بارے میں سوال کرنے لگے، انہوں نے کہا تم دُعا کرو اپنے رب سے کہ وہ بیان کرے ہمارے لیے کیا رنگ ہے اس کا؟ انہوں نے کہا بیشک اللہ فرماتا ہے کہ وہ گائے زرد ہے، گہرا ہے رنگ اس کا، دیکھنے والوں کو بھاتی ہے " سوال کرنے کی گنجائش تو نہ تھی مگر پھر بھی کر دیا۔

"آپ دعا کریں اپنے رب سے کہ بیان کرے ہمارے لیے کہ وہ کیسی ہے؟ بیشک گائیں ہم پر مشتبہ ہوگئی ہیں۔ اور بیشک ہم اگر اللہ نے چاہا تو ہدایت پا جائیں گے "

موسیٰ نے کہا کہ اللہ فرماتا ہے بے شک وہ گائے نہ تو ہل چلاتی ہے جس سے زمین جوتی جائے، اور نہ اس سے زراعت کی آبپاشی کی جائے، (بغرض ہر قسم کے عیب سے) سالم ہو اور اس میں کوئی داغ نہ ہو (البقرۃ ۶۷-۷۱)

انہیں اس بار توفیق اس وجہ سے مل کر انہوں نے کہا تھا " اگر اللہ نے چاہا تو ہم سمجھ جائیں گے " سو سمجھ گئے، لیکن ان کے سوالوں نے ان کے کام کا دائرہ تنگ کر دیا، اور اگر کوئی گائے بھی ذبح کر دیتے تو کافی ہوتی، لیکن خود انہوں نے سختی کی تو اللہ نے بھی ان پر سختی کی، اور انہوں نے درمیانی عمر کی، گہرے زرد رنگ والی گائے جو زمین میں نہ جوتی جائے اور نہ کھیتی کو پانی پلائے اور سالم ہو ہر قسم کے عیب اور داغ سے پاک ہو کی تلاش شروع کر دی اس گائے کا وجود نادر ہو گیا، بوڑھی عمر کی گائیں ملتیں یا جوان، درمیانی ملتی بھی تو زرد رنگ والی نہ ملتی، اور اگر زرد رنگ کی گائے ملتی تو اس کا رنگ گہرا نہ ہوتا، اور اگر درمیانی عمر گہرے زرد رنگ والی گائے ملتی بھی لیکن وہ ہل میں جوتی جانے والی ہوتی، اور یا درمیانی

www.abulhasanalinadwi.org

گہرے زرد رنگ کی گائے ملتی بھی تو ہل میں تو جوتی جانیوالی ہوتی مگر کھیتی کو سیراب کرنے والی ہوتی ، انہوں نے بہت تلاش کی اور انہیں چھان بین کرنے کا انجام معلوم ہوا ، وہ کیا ہے ؟ اس کا رنگ کیسا ہے ؟ وہ کیسی ہے ؟ اور تھک گئے ، اللہ نے ایک یتیم کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کیا ، انہیں یہ گائے جس کی صفات اللہ نے بتائیں اس کے ہاں ملی ، بہت بھاری قیمت پر انہوں نے اسے خریدا ۔ "اسے ذبح کر دیا اور وہ ایسا کرنا نہیں چاہتے تھے " اللہ نے حکم دیا کہ اس گائے کا کوئی حصہ مقتول کو مارا جائے تو وہ زندہ ہو جائے گا ، اور قاتل کا نام خود بتا دے گا ۔ اور ہوا بھی اسی طرح ۔

۱۳ ۔ شریعت

بنی اسرائیل حیوانی زندگی سے نکل کر انسانی زندگی میں آگئے ، اور خشکی میں شریف اور آزاد لوگوں کی طرح رہنا شروع کر دیا ۔ وہاں انہیں اللہ کی شریعت و قانون کی ضرورت محسوس ہوئی جو ان کے درمیان فیصلہ کرے اور ان کے لیے راستہ کو روشن کرے ۔

بیشک انسان بحیثیت انسان اللہ کی شریعت کے بغیر نہیں رہ سکتا اور اپنے رب کی طرف سے نور کی رہنمائی کے بغیر نہیں رہ سکتا ۔ تمام جہان تاریک در تاریک ہے ، جس کے پاس اپنے رب کی طرف سے نور ہو وہی اسے روشن کر سکتا ہے ، اور وہ نور انبیاء کا نور ہے جس سے لوگ ہدایت پاتے ہیں ، اور جس نے اس نور سے ہدایت نہ پائی وہ گمراہ ہو گیا وہ ٹامک ٹوئے مارتا ہے اسے صحیح راستہ سجھائی نہیں دیتا ۔ پس اس نور کے بغیر عقائد سراسر وہم اور بکواس ہیں جن پر بچے بھی ہنستے ہیں ۔ کیا تم نے عیسائیوں ، یہودیوں ، کافروں اور مشرکوں کے عقائد بکواس اور قصے کہانیاں نہیں سنے ؟ اور وہاں علم جہالت ، گمان ، اندازے

www.abulhasanalinadwi.org

اور شک کا نام ہے۔

" صرف بے اصل خیالات پر چل رہے ہیں اور یقیناً بے اصل خیالات امر حق (کے اثبات) میں ذرا بھی مفید نہیں ہوتے۔" (النجم: ۲۸)

اور وہاں اخلاق میں افراط و تفریط (کمی اور بیشی) کمی اور زیادتی ہے، کیا آپ نے ان لوگوں کو جو انبیاء کی پیروی نہیں کرتے دیکھا نہیں کہ وہ حقوق کیسے ہضم کرتے اور حدود سے کیسے آگے بڑھتے اور خواہش نفس کی کیسے پیروی کرتے ہیں؟ وہاں حکومت اور سیاست ظلم و زیادتی اور لوگوں کے مال حقوق اور خون تباہ و برباد کرنے کا نام ہے۔ کیا آپ نے ایسے بادشاہ اور حکمران نہیں دیکھے جو اللہ سے نہیں ڈرتے اور نہ شریعت کی پیروی کرتے ہیں۔ وہ امانتوں میں کیسے خیانت کرتے اور اللہ کے مال کے ساتھ کیسے کھیلتے ہیں، اور لوگوں کے حقوق اور خون کے ساتھ کیسے کھیلتے ہیں؟ اور لوگوں کو کیسے غلام بنا لیتے ہیں اور انہیں جماعت جماعت بنا لیتے ہیں، ان کے مردوں کو قتل کرتے اور ان کی عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے ہیں، کیا تمہیں معلوم ہے کہ پہلی اور دوسری جنگ عظیم میں کتنے انسان قتل ہوئے[1]؟

پس عالم سراسر تاریک ہی تاریک ہے سوائے اس شخص کے جس کے لیے اللہ کا نور روشنی کا ذریعہ ہو۔ غرض " اوپر تلے بہت سے اندھیرے (ہی اندھیرے) ہیں کہ اگر (کوئی ایسی حالت میں) اپنا ہاتھ نکالے (اور دیکھنا چاہے) تو دیکھنے کا احتمال بھی

---

[1] پہلی جنگ عظیم (۱۹۱۴ - ۱۹۱۸ء) میں زخمیوں کی تعداد ۲۱۲۸۸۶ ۵٫۲۰ تھی، اور مقتولین کی تعداد ۸۵۴۳۵۱۵ تھی۔ اور دوسری جنگ عظیم میں پچاس ملین سے کم نہ تھی۔

www.abulhasanalinadwi.org

نہیں، اور جس کو اللہ ہی نور (ہدایت) نہ دے اس کو (کہیں سے بھی) نور نہیں (میسر ہو سکتا)"

(النور ۱ ۴۰)

اور نبی لوگوں کو تعلیم دیتے ہیں کہ اللہ کی عبادت کیسے کریں، اور اسی طرح انہیں سکھاتے ہیں کہ ان میں سے ایک دوسرے سے معاملہ کیسے کریں۔ اور نبی لوگوں کو دین کے آداب کے ساتھ زندگی کے آداب بھی سکھاتے ہیں، انہیں کھانے پینے، سونے اور مجلس کے اور ہر چیز کے آداب سکھاتے ہیں۔ انہیں اسی طرح اداب کی تعلیم دیتے ہیں جیسے مہربان والد اپنے عزیز بیٹوں کو آداب سکھاتا ہے۔ لوگ چھوٹے بچوں کی طرح ہیں۔ جیسے چھوٹے بچوں کو باپ دادا کی تربیت کی ضرورت ہے اس سے کہیں زیادہ بڑوں کو نبیوں کی تربیت کی ضرورت ہے۔ اور جنہوں نے نبیوں سے آداب سیکھے اور نہ نبوی تربیت حاصل کی وہ جنگل کے درختوں کی طرح ہیں، خود اُگے بڑھے، ان میں ٹیڑھ بھی ہے اور کانٹے بھی اور فساد و بگاڑ بھی۔

۱۴۔ توراۃ

اور اللہ نے ارادہ کیا کہ بنی اسرائیل پہلی امتوں کی طرح اللہ کی ہدایت اور کتاب کے بغیر کہیں تباہ نہ ہوں اور سابقہ امتوں کی طرح ٹامک ٹوئے نہ ماریں۔ اللہ نے موسیٰ کو پاکی کا حکم دیا اور تیس دن کے روزوں کا، پھر کوہ طور پر آنے کا حتیٰ کہ ان سے ان کا رب کلام کرے، اور وہ کتاب حاصل کریں جو ان کے لیے امام ہو۔ موسیٰ نے اپنی قوم کے ستر آدمیوں کا انتخاب کیا جو اس پر گواہ ہوں اس لیے کہ بنی اسرائیل انکاری قوم تھے "اور موسیٰ نے (طور پر جاتے ہوئے) اپنے بھائی ہارون سے کہہ دیا تھا کہ میرے بعد ان

www.abulhasanalinadwi.org

لوگوں کا انتظام رکھنا اور اصلاح کرتے رہنا اور بدعمل کی راہ پر عمل مت کرنا۔
(الاعراف : ۱۴۲)

اس لیے کہ جماعت کے لیے امام کا وجود بہت ضروری ہے۔ موسیٰ اپنے رب کے وقت کے مطابق چل پڑے لیکن اللہ کا شوق انہیں کشاں کشاں اور جلدی سے طور لے گیا، اللہ نے پوچھا، اور اے موسیٰ اپنی قوم سے آگے جلدی آنے کا کیا سبب ہوا، انہوں نے (اپنے گمان کے موافق) عرض کیا کہ وہ لوگ یہی تو ہیں میرے پیچھے پیچھے (آرہے ہیں) اور میں آپ کے پاس جلدی سے اس لیے چلا آیا کہ آپ (زیادہ) خوش ہونگے
(طٰہٰ : ۸۳-۸۴)

اور اللہ نے انہیں اپنے رب کا وقت (موعود) چالیس راتیں پورا کرنے کا حکم دیا، موسیٰ کوہ طور پر پہنچے، پس ان سے ان کے رب نے کلام کیا، سرگوشیاں کیں، انہیں اپنا قرب عطا کیا۔ اس نے ان کے شوق کو اور بڑھا دیا، موسیٰ نے عرض کیا: "اے میرے رب! اپنا دیدار مجھ کو دکھلا دیجئے" (الاعراف : ۱۴۳)۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتے تھے کہ موسیٰ کی طاقت نہیں۔ اس لیے کہ اللہ "اس کو تو کسی کی نگاہ محیط نہیں ہو سکتی اور وہ سب نگاہوں کو محیط ہو جاتا ہے اور وہی بڑا باریک بیں، باخبر ہے" (الانعام : ۱۰۳)۔
اور بیشک پہاڑ اللہ کا کلام اٹھا نہیں سکتا چہ جائیکہ اس کا نور برداشت کر سکے۔
• اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو (اے مخاطب) تو اس کو دیکھتا کہ خدا کے خوف سے دب جاتا اور پھٹ جاتا۔ (الحشر : ۲۱)
• ارشاد ہوا کہ تم مجھ کو (دنیا میں) ہرگز نہیں دیکھ سکتے لیکن تم اس پہاڑ کی طرف دیکھتے رہو، سو اگر اپنی جگہ پر برقرار رہا تو (خیر) تم بھی دیکھ سکو گے، پس ان کے رب نے جو

www.abulhasanalinadwi.org

اس پر تجلی فرمائی (تجلی نے) اس (پہاڑ) کے پرخچے اڑا دیئے، اور موسیٰ بیہوش ہو کر گر پڑے۔ پھر جب افاقہ میں ہوئے تو عرض کیا بے شک آپ کی ذات منزّہ (اور رفیع) ہے۔ میں آپ کی جناب میں معذرت کرتا ہوں، اور سب سے پہلے میں اس پر یقین کرتا ہوں۔ ارشاد ہوا کہ اے موسیٰ (یہ بہت ہے کہ) میں نے پیغمبری اور اپنی ہمکلامی سے اور لوگوں پر تم کو امتیاز دیا ہے، تو (اب) جو کچھ تم کو میں نے عطا کیا ہے اس کو لو اور شکر کرو۔

(الاعراف: ۱۴۳-۱۴۴)

موسیٰ نے تختیاں لیں اور ان میں بنی اسرائیل کو جس نصیحت اور تفصیل کی ضرورت تھی موجود تھی اللہ نے انہیں (موسیٰ کو) حکم دیا کہ انہیں (تختیوں کو) مضبوطی سے پکڑیں اور اپنی قوم کو حکم دیں کہ وہ احسن طریقے سے انہیں پکڑے رکھے (پیروی کرے)۔ اور جب موسیٰ اپنی قوم کے ستر آدمیوں کے پاس پہنچے اور انہیں اس انعام کی اطلاع دی جو ان پر اللہ نے کیا تھا تو بڑی جسارت و جرأت اور بیباکی سے کہنے لگے "ہم جب تک اللہ کو سامنے نہ دیکھ لیں، ایمان نہیں لائیں گے"۔ (البقرۃ: ۵۵)

اللہ کو ان کی اس بری حرکت اور جرأت پر غصہ آیا، انہیں کڑک نے آلیا اور وہ دیکھ رہے تھے۔ انہیں پتہ چل گیا کہ وہ تو اس کڑک کو جو مخلوق ہے برداشت نہیں کرسکے تو اللہ کے نور کا تحمل (برداشت) کیسے کرسکتے ہیں، اور موسیٰ نے اپنے رب کو پکارا۔ اے میرے رب! اگر آپ کو یہ منظور ہوتا تو آپ اس کے قبل ہی ان کو اور مجھ کو ہلاک کردیتے، کہیں آپ ہم میں کے چند بیوقوفوں کی حرکت پر سب کو ہلاک کردیں گے؟ (الاعراف: ۱۵۵) اللہ نے ان کی دعا قبول کی اور انہیں ان کی موت کے بعد دوبارہ اٹھایا تاکہ وہ شکر کریں۔

www.abulhasanalinadwi.org

۱۵۔ بچھڑا

بنی اسرائیل مصر میں صدیوں سے مشرکوں کے ساتھ رہے تھے، اور قبطی مصر میں بہت سی چیزوں کو پوجتے تھے اور بنی اسرائیل انہیں ایسا کرتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھتے تھے، شرک کی نفرت ان کے دل سے زائل ہوگئی اور اس شرک کی محبت ان میں آہستہ آہستہ سرایت کرنے لگی جیسے پرانے اور کمزور گھر میں پانی سرایت کرتا جاتا ہے۔ انہیں جب کوئی موقع ملتا وہ شرک کی طرف مائل ہو جاتے جیسے پانی نیچے کی جگہوں کی طرف مائل ہوتا ہے، ان کے دل پھر گئے، ذوق برباد ہو گیا اگر وہ ہدایت کا راستہ دیکھتے تو (الاعراف) اس کی راہ نہ لیتے اور اگر گمراہی کا راستہ دیکھتے تو اس کی راہ لیتے۔ انہوں نے دریا عبور کیا "پس ان لوگوں کا ایک قوم پر گزر ہوا جو اپنے چند بتوں سے لگے بیٹھے تھے، کہنے لگے اے موسیٰ ہمارے لیے بھی ایک (مجسّم) معبود ایسا ہی مقرر کر دیجئے جیسے ان کے یہ معبود ہیں" (الاعراف: ۱۳۸) موسیٰ کو سخت غصہ آیا اور کہا، "واقعی تم لوگوں میں بڑی جہالت ہے" (الاعراف: ۱۳۸) حد ہو گئی یہ کتنا بڑا ظلم ہے، بیشک اللہ نے تم پر انعام کیا اور تمہیں فضیلت دی اور تمہیں وہ دیا جو جہانوں میں اور کسی کو نہ دیا، موسیٰ نے کہا، کیا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کو تمہارا معبود تجویز کر دوں حالانکہ اس نے تم کو تمام جہان والوں پر فوقیت دی ہے" (الاعراف: ۱۴۰)

موسیٰ طور کی طرف چل پڑے، اور کچھ دن ان سے غائب رہے، وہ شیطان اور شرک کا شکار ہو گئے، ان میں ایک آدمی جسے سامری کہا جاتا تھا کھڑا ہوا، پھر اس (سامری) نے ان لوگوں کے لیے ایک بچھڑا (بنا کر) ظاہر کیا کہ وہ ایک قالب تھا جس میں ایک

(بے معنی) آواز تھی سو وہ احمق لوگ (ایک دوسرے سے) کہنے لگے تمہارا اور موسیٰ کا معبود تو یہ ہے موسیٰ تو بھول گئے " (طٰہٰ : ۸۸)۔

بنی اسرائیل اس بچھڑے پر فریفتہ ہوگئے اور اس پر بہروں اور اندھوں کی طرح گرنے لگے، "کیا وہ لوگ اتنا بھی نہیں دیکھتے تھے کہ وہ نہ تو ان کی کسی بات کا جواب دے سکتا اور نہ ان کے کسی ضرر یا نفع پر قدرت رکھتا ہے" (الاعراف : ۸۹)

"کیا انہوں نے یہ نہ دیکھا کہ وہ ان سے بات تک نہ کرتا تھا اور نہ ان کو کوئی راہ بتلاتا تھا"

اور ہارون نے انہیں اس سے روکا اور بہت کوشش کی اور کہا

"اے میری قوم! تم اس (بچھڑے) کے سبب گمراہی میں پھنس گئے ہو، اور تمہارا رب (حقیقی) رحمٰن ہے۔ سو تم میری راہ پر چلو اور میرا کہا مانو" (طٰہٰ : ۹۰)۔

"لیکن بنی اسرائیل پر سامری کا جادو چل چکا تھا، اور بچھڑے کی محبت ان کے دلوں میں گھر کر چکی تھی" انہوں نے جواب دیا کہ ہم تو جب تک موسیٰ ہمارے پاس واپس (نہ) آئیں اسی (کی عبادت) پر برابر جمے بیٹھے رہیں گے" (طٰہٰ : ۹۱)۔

۱۶۔ عذاب

اور جب اللہ نے موسیٰ کو بتایا کہ سامری نے بنی اسرائیل کو گمراہ کر دیا، وہ اپنی قوم کی طرف غضبناک اور افسوس کی حالت میں لوٹے، اپنی قوم پر بھی ناراض ہوئے اور اپنے بھائی ہارون پر بھی اللہ کے لیے ناراض ہوئے، " (موسیٰ نے) کہا اے ہارون! جب تم نے (ان کو) دیکھا کہ یہ (بالکل) گمراہ ہوگئے تو (اس وقت) تم کو میرے پاس چلے آنے سے کون سا امر مانع ہوا تھا۔ سو کیا تم نے میرے کہنے کے خلاف کیا" (طٰہٰ : ۹۱ : ۹۲)

www.abulhasanalinadwi.org

"ہارون نے معذرت کی اور جواب دیا" مجھ کو یہ اندیشہ ہوا کہ تم کہنے لگو کہ تم نے بنی اسرائیل کے درمیان تفریق ڈال دی اور تم نے میری بات کا پاس نہ کیا" (طٰہٰ : ۹۴)

"ان لوگوں نے مجھ کو بے حقیقت سمجھا اور قریب تھا کہ مجھ کو قتل کر ڈالیں"۔ (الاعراف : ۱۵۰)

"موسیٰ نے کہا کہ اے میرے رب میری خطا معاف فرما دے اور میرے بھائی کی بھی اور ہم دونوں کو اپنی رحمت میں داخل فرمایئے اور آپ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں"۔ (الاعراف : ۱۵۱)

پھر موسیٰ سامری کی طرف متوجہ ہوئے" کہا۔ اے سامری تیرا کیا معاملہ ہے؟ (طٰہٰ : ۹۵)۔ سامری نے اپنے جرم کا اعتراف کیا اور کہا "میرے جی کو یہی بات پسند آئی۔ آپ نے فرمایا تو بس تیرے لیے اس (دنیوی) زندگی میں یہ سزا ہے کہ تو یہ کہتا پھرا کرے گا کہ کوئی مجھ کو ہاتھ نہ لگانا" (طٰہٰ : ۹۷)

موسیٰ نے اسے تنہائی کی سزا دی، اکیلا چلتا اور وحشی حیوان کی طرح زندگی گزارتا، نہ وہ کسی سے محبت کرتا اور نہ اس سے کوئی محبت کرتا۔ اور اس سے بڑی سزا کیا ہو سکتی ہے؟ بیشک جس نے ہزاروں آدمیوں کو شرک سے پلید کیا ہے ضروری ہے کہ لوگ اسے برا سمجھیں اور اسے پھینک دیں، وہ جس نے اللہ اور اس کے بندوں کو ایک دوسرے سے جدا کر دیا واجب تھا کہ اس کے اور بندوں کے درمیان تفریق (جدائی) کر دی جائے بیشک وہ جس نے اللہ کی زمین میں شرک کی دعوت دی وہ گنہگار ہے اور لازم ہے کہ پوری زمین اس کے لیے قید خانہ ہو۔ پھر موسیٰ ملعون بچھڑے کی طرف متوجہ ہوئے اس کے جلا دینے کا حکم دیا، اسے جلا دیا گیا پھر دریا میں ڈال دیا گیا۔ بنی اسرائیل نے معبود بچھڑے کا ٹھکانا اور اس کی کمزوری اور ضعف دیکھ لیا۔ پھر موسیٰ بنی اسرائیل کی طرف متوجہ ہوئے

www.abulhasanalinadwi.org

اور فرمایا "اے میری قوم! بیشک تم نے اپنا بڑا نقصان کیا اپنی اس بچھڑا پرستی کی تجویز سے سو تم اب اپنے خالق کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ پھر بعض آدمی بعض آدمیوں کو قتل کرو، یہ (عملدرآمد) تمہارے لیے بہتر ہوگا تمہارے خالق کے نزدیک" (البقرہ: ۵۴)

اور انہوں نے ایسے ہی کیا، جن لوگوں نے بچھڑے کی عبادت نہ کی تھی انہوں نے ان لوگوں کو قتل کیا جنہوں نے اس کی عبادت کی تھی، اور اس طرح اللہ نے ان کی توبہ قبول کی، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "جن لوگوں نے گوسالہ پرستی (بچھڑے کو معبود بنایا) کی ان پر بہت جلد ان کے رب کی طرف سے غضب اور ذلت اس دنیوی زندگی ہی میں پڑے گی اور ہم افترا پردازوں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں (الاعراف: ۱۵۲)۔ اور اسی طرح قیامت تک بچھڑے کے پجاریوں کا حشر ہوگا اور اسی طرح قیامت تک سب مشرکوں کا۔

۱۷۔ بنی اسرائیل کی بزدلی

مصر میں بنی اسرائیل کی نشو و نما غلامی ذلت اور رسوائی میں ہوئی۔ اس پر بچے جوان اور جوان بوڑھے، اور ان کی رگوں میں خون ٹھنڈا ہو گیا، اور وہ سرداری کے بارے میں خواب بھی نہ دیکھتے تھے اور نہ وہ لڑائی اور جہاد کی بات کرتے تھے، بنی اسرائیل اپنے دن پردیس میں گذار رہے تھے، ان کا کوئی وطن تھا نہ حکومت، موسیٰ نے اللہ کی وحی کے تحت پاک سرزمین میں داخل ہونے اور وہاں آزاد بادشاہوں کی طرح رہنے کا ارادہ کیا، لیکن موسیٰ بنی اسرائیل کی کمزوری اور بزدلی کی حالت سے بخوبی واقف تھے۔ انہوں نے انہیں شوق دلانا چاہا تاکہ ان پر وہ کام آسان ہو اس لیے کہ پاک زمین (شام) پر سخت لڑائی والی

www.abulhasanalinadwi.org

زبردست قوم نے قبضہ کر رکھا تھا اور بنی اسرائیل ارضِ مقدسہ میں ان زبردستوں کو نکالے بغیر داخل نہیں ہو سکتے تھے، پس موسیٰ نے ان پر اللہ کی نعمتوں کا ذکر کیا اور اس کا جو اللہ نے انہیں جہان والوں پر فوقیت دی ہے، تاکہ وہ پورے نشاط اور خوشی سے اللہ کی راہ میں جہاد کریں اور اس ذلیل اور نامناسب زندگی کو اہمیت نہ دیں" اور وہ وقت بھی ذکر کے قابل ہے جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اے میری قوم تم اللہ تعالےٰ کے انعام کو جو تم پر ہوا ہے یاد کرو جب کہ اللہ تعالیٰ نے تم میں بہت سے پیغمبر بنائے اور تم کو صاحب ملک بنایا اور تم کو وہ چیزیں دیں جو دنیا جہان والوں میں سے کسی کو نہیں دیں: (المائدہ: ۲۰)

پھر ان سے کہا کہ ارضِ مقدسہ (شام) تمہارے سامنے ہے پس تمہارے لیے اس کے بغیر کوئی صورت نہیں کہ کھڑے ہو جاؤ اور اسے اپنے دشمنوں سے چھین لو۔ اور جب اللہ کسی کے لیے کوئی چیز لکھتا ہے اور اس کے لیے اسے مقدر کر دیتا ہے پس اس کا لینا اس کے لیے آسان کر دیتا ہے پس اللہ کے ارادے کو ٹالنے والا کوئی نہیں۔

" اے میری قوم اس متبرک ملک میں داخل ہو کر اس کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے حصہ میں لکھ دیا ہے۔ (المائدہ: ۲۱)

اور انہیں اندیشہ ہوا کہ کہیں ان کی بزدلی کی حالت ان پر غالب نہ آجائے۔ فرمایا:

" اور پیچھے مت واپس چلو کہ پھر بالکل خسارے میں پڑ جاؤ گے" (المائدہ: ۲۱)

اور وہی بات ہوئی جس سے موسیٰ ڈرتے تھے، جو کچھ موسیٰ نے کہا تھا اس پر ان کا جواب یہ تھا " اے موسیٰ وہاں تو بڑے بڑے زبردست آدمی ہیں اور ہم تو وہاں ہرگز قدم نہ رکھیں گے جب تک کہ وہاں سے نکل نہ جائیں" (المائدہ: ۲۲)

اور انہوں نے وقار اور سکون سے کہا، ہاں اگر وہ وہاں سے کہیں اور چلے جائیں تو

www.abulhasanalinadwi.org

ہم بے شک جانے کو تیار ہیں۔ ان دو شخصوں نے جو کہ ڈرنے والوں میں سے تھے جن پر اللہ نے فضل کیا تھا کہ تم ان پر دروازہ تک چلو سو جس وقت تم دروازہ پر قدم رکھو گے اسی وقت غالب آجاؤ گے، اور اللہ پر نظر رکھو اگر تم ایمان رکھتے ہو۔" (المائدہ: ۲۲: ۲۳)

لیکن اس پر ان کا کوئی اثر نہ ہوا اور کہنے لگے، اگر داخل ہوئے بغیر کوئی چارہ نہیں تو پھر تم معجزانہ طور پر داخل ہو جا، اور جب ہم سنیں گے کہ تم داخل ہو گئے ہو، ہم آئیں گے اور ہم بھی صحیح و سالم داخل ہو جائیں گے۔" کہنے لگے کہ اے موسیٰ ہم تو ہرگز کبھی بھی وہاں قدم نہ رکھیں گے جب تک وہ لوگ وہاں موجود ہیں، تو آپ اور آپ کے اللہ میاں چلے جایئے اور دونوں لڑ بھڑ لیجئے ہم تو یہاں سے سرکتے نہیں۔" (المائدہ: ۲۴)

اس مقام پر موسیٰ کو غصہ آیا اور ان لوگوں سے مایوس ہو گئے۔ موسیٰ دعا کرنے لگے کہ میرے پروردگار میں اپنی جان اور اپنے بھائی پر اختیار رکھتا ہوں، سو آپ ہم دونوں کے اور اس بے حکم قوم کے درمیان فیصلہ فرما دیجئے۔ ارشاد ہوا تو یہ ملک ان کے ہاتھ چالیس برس تک نہ لگے گا، یونہی زمین میں سر مارتے پھریں گے، سو آپ اس بے حکم قوم پر غم نہ کیجئے۔ (المائدہ: ۲۴-۲۵)۔

اور اس مدت میں یہ طبقہ جس نے مصر میں ذلت اور غلامی میں پرورش پائی ہے مر جائے گا، اور دوسری نسل اس صحرا سے سختی اور تنگی میں اٹھے گی اور وہی مستقبل کی قوم ہو گی اور ہر زمانہ میں یہ ٹھکانا تھا یہود کا۔ سر مارنے والی قوم جو غلامی اور ذلت پر جیتی رہی۔

۱۸۔ علم کے راستہ میں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے آپؐ نے فرمایا "موسیٰ بنی اسرائیل میں خ

www.abulhasanalinadwi.org

دے رہے تھے، ان سے سوال کیا گیا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ عالم کون ہے؟ انہوں نے کہا "میں ان سب سے زیادہ عالم ہوں" جب انہوں نے علم کی نسبت اللہ کی طرف نہیں کی تو اللہ نے عتاب فرمایا، اللہ نے اس کی طرف وحی کی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ جو دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ ہے وہ تم سے زیادہ علم والا ہے، انہوں نے عرض کیا اے میرے رب ان تک کیسے رسائی ہو سکتی ہے؟ ان سے کہا گیا کہ ایک مچھلی اپنے زنبیل میں ڈال دیں۔ پھر جہاں وہ آپ سے گم ہو جائے وہ وہاں ہے۔ پس وہ چل پڑے اور ان کے ساتھ ایک خادم یوشع بن نون بھی چل پڑے، دونوں نے زنبیل میں مچھلی اٹھا لی یہاں تک کہ وہ ایک چٹان تک پہنچے وہاں انہوں نے سر رکھا اور سو گئے، زنبیل سے مچھلی نکلی اور اس نے سمندر میں اپنی راہ لی، موسیٰ اور خادم کے لیے یہ بات باعث تعجب ہوئی۔ وہ دونوں بقیہ رات (اور اس کے بعد دن) میں چلتے رہے، جب صبح ہوئی تو موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا کہ ناشتہ لاؤ، ہم اس سفر سے بہت تھکے ہیں۔ موسیٰ کو تکلیف اسی وقت محسوس ہوئی جب وہ اس جگہ کو کراس کر گئے تھے، ان سے ان کے خادم نے کہا کیا آپ نے دیکھا جب ہم چٹان پر ٹھہرے تھے تو میں وہاں مچھلی بھول گیا، موسیٰ نے کہا ہم تو اسی موقع کی تلاش میں تھے، سو دونوں اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے اُلٹے لوٹے

"پس جب پتھر کے پاس پہنچے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک آدمی کپڑوں میں لپٹا ہوا ہے، موسیٰ نے انہیں سلام کیا، خضر نے کہا: اور آپ کی زمین پر سلام کیسے ہو؟

انہوں نے کہا میں موسیٰ ہوں، انہوں نے پوچھا موسیٰ بنی اسرائیل؟ انہوں نے کہا

www.abulhasanalinadwi.org

"ہاں" موسیٰ نے کہا "کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں اس شرط سے کہ جو علم مفید آپ کو (اللہ کی طرف سے) سکھلایا گیا ہے اس میں سے آپ مجھ کو بھی سکھلا دیں؟" خضر نے جواب دیا۔ "آپ سے میرے ساتھ رہ کر صبر نہ ہو سکے گا"۔ اے موسیٰ! مجھے اللہ کے علم میں سے علم دیا گیا ہے، جو اس نے مجھے سکھایا ہے وہ آپ نہیں جانتے، اور جو علم آپ کو اللہ نے سکھایا ہے وہ میں نہیں جانتا۔

"موسیٰ نے کہا، ان شاء اللہ آپ مجھ کو صابر (ضابطہ) پائیں گے اور میں کسی بات میں آپ کے خلافِ حکم نہ کروں گا۔" (الکہف : ۶۹)

دونوں دریا کے ساحل پر چل پڑے، ان کے لیے وہاں کوئی کشتی نہ تھی، ان سے بات کی کہ ان دونوں کو بھی سوار کر لیں، خضر پہچان لیے گئے پس انہوں (کشتی والوں) نے ان دونوں کو بغیر اجرت کے سوار کر لیا، اتنے میں ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے بیٹھ گئی اس نے سمندر سے ایک یا دو چونچیں ماریں، خضر نے کہا "اے موسیٰ! میرا اور آپ کا علم اللہ کے مقابلے میں اتنا کم ہے جتنا اس چڑیا نے چونچ میں سمندر سے پانی لے لیا، خضر نے تختیوں میں سے ایک تختی کا ارادہ کیا اور اسے کھینچ لیا، موسیٰ نے کہا "ایسے لوگ جنہوں نے ہمیں بغیر کسی اجرت کے سوار کیا، آپ نے ان کی کشتی کا قصد کیا اور اسے توڑ دیا تاکہ کشتی والوں کو غرق کر دیں۔ خضر نے کہا "کیا میں نے کہا نہیں تھا کہ آپ سے میرے ساتھ صبر نہ ہو سکے گا؟" موسیٰ نے کہا کہ (مجھ کو یاد نہ رہا تھا سو) آپ میری بھول چوک پر گرفت نہ کیجئے، اور میرے اس معاملہ میں مجھ پر زیادہ تنگی نہ ڈالیے۔" (الکہف: ۷۳)

پہلی بات موسیٰ سے بھول سے ہو گئی۔ پھر دونوں چل پڑے پس کیا دیکھتے ہیں کہ ایک لڑکا لڑکوں سے کھیل رہا ہے۔ خضر نے اس کے سر کے اوپر والے حصہ سے پکڑا اور

www.abulhasanalinadwi.org

اپنے ہاتھ سے اس کا سر کاٹ دیا، موسیٰ نے کہا "آپ نے ایک بے گناہ بچے کو مار ڈالا، خضر نے کہا کہ "کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ سے میرے ساتھ صبر نہیں ہو سکے گا" پھر دونوں (آگے) چل پڑے یہاں تک کہ جب ایک گاؤں والوں پر گذر ہوا تو وہاں والوں سے کھانے کو مانگا (کہ ہم مہمان ہیں) سو انہوں نے ان کی مہمانی کرنے سے انکار کر دیا اتنے میں ان کو وہاں ایک دیوار ملی جو گرا ہی چاہتی تھی تو ان بزرگ نے رک کر اس کو (ہاتھ کے اشارے سے) سیدھا کر دیا۔ موسیٰ نے کہا، کہ اگر آپ چاہتے تو اس (کام) پر کچھ اجرت ہی لے لیتے۔ خضر نے کہا کہ یہ وقت ہماری اور آپ کی علیحدگی کا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ موسیٰ پر رحم کرے ہماری چاہت تھی کہ اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ ان دونوں کے کام کا ہمیں پتہ چل جاتا۔

۱۹۔ تاویل (تفسیر)

پھر خضر نے موسیٰ کو خبر دی کہا کہ "وہ جو کشتی تھی سو چند آدمیوں کی تھی جو (اس کے ذریعہ) دریا میں محنت مزدوری کرتے تھے، سو میں نے چاہا کہ اس میں عیب ڈال دوں اور (وجہ اس کی یہ تھی کہ) ان لوگوں سے آگے کی طرف ایک (ظالم) بادشاہ تھا جو ہر (اچھی) کشتی کو زبردستی پکڑ رہا تھا، اور جہاں تک لڑکے کا تعلق ہے سو اس کے ماں باپ ایماندار تھے، سو ہم کو اندیشہ (یعنی تحقیق) ہوا کہ یہ ان دونوں پر سرکشی اور کفر کا اثر ڈال دے، پس ہم کو یہ منظور ہوا کہ بجائے اس کے ان کا رب ان کو ایسی اولاد دے جو پاکیزگی (یعنی دین) میں اس سے بہتر ہو اور ماں باپ سے محبت کرنے میں اس سے بڑھ کر ہو، رہی دیوار سو وہ دو یتیم لڑکوں کی تھی جو اس شہر میں (رہتے) ہیں۔ اور اس دیوار کے نیچے ان کا کچھ مال مدفون تھا۔

www.abulhasanalinadwi.org

(جو ان کے باپ سے میراث میں پہنچا ہے) اور ان کا باپ (جو مر گیا ہے بڑا) ایک نیک آدمی تھا، سو آپ کے رب نے اپنی مہربانی سے چاہا کہ وہ دونوں اپنی جوانی (کی عمر) کو پہنچ جائیں اور اپنا دفینہ نکال لیں اور (یہ سارے کام میں نے بالہام الٰہی کیے ہیں ان میں سے) کوئی کام میں نے اپنی رائے سے نہیں کیا، لیجیے یہ ہے حقیقت ان باتوں کی جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا۔ (الکھف ۸۰، ۸۲)۔

یہاں موسیٰ کو معلوم ہوا کہ کوئی آدمی اللہ کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتا، اللہ کا کچھ علم کسی کے پاس ہے اور کچھ کسی کے پاس، اور ایک علم والے سے بڑھ کر علم والا ہے۔

۲۰۔ بنی اسرائیل۔ موسیٰ کے بعد

موسیٰ انتقال کر گئے اور بنی اسرائیل زمین میں اللہ کے عذاب اور اپنے اعمال کی وجہ سے مارے مارے پھرتے تھے، اور اللہ نے ان پر ذلت اور بیچارگی مار دی اور وہ اللہ کا غصہ لے کر لوٹے۔ انہوں نے اس ذات کو ناراض کیا جس نے ان میں نبی بنائے۔ اور انہیں بادشاہ بنایا، اور انہیں جہان میں وہ کچھ دیا جو ان کے زمانے میں کسی اور کو نہ دیا تھا، اس نے انہیں فرعون سے نجات دی، جو انہیں بڑا عذاب چکھاتا تھا، ان کے بیٹوں کو ذبح کر دیتا اور عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتا تھا۔ وہ ذات جس نے ان کے لئے دریا کو پھاڑا۔ پھر انہیں نجات دی۔ اور فرعون کو غرق کیا۔ اور وہ دیکھ رہے تھے۔ وہ ذات جس نے ان کے لئے بادل کو سائبان بنایا۔ اور ان پر من و سلویٰ اتارا۔

انہوں نے اپنے نبی موسیٰ کو ناراض کیا جو سب مخلوق میں ان پر زیادہ شفیق اور ان کے ماں باپ سے زیادہ ان پر شفقت کرنے والے تھے، وہ انہیں ایسی محبت دیتے تھے جو

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلہ ۱۵۳۵

قصص الانبیاء علیہم السلام

حصہ چہارم

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

مترجم: ڈاکٹر قاری فیوض الرحمن

صدیقی ٹرسٹ

صدیقی ہاؤس المنظر اپارٹمنٹس ۴۵۸ گارڈن ایسٹ نزد لسبیلہ چوک کراچی ۷۴۸۰۰

صدیقی ٹرسٹ پوسٹ بکس ۶۰۹ کراچی

www.abulhasanalinadwi.org

مقدمہ

تمام تعریف اللہ کیلئے اور سلام اس کے ان بندوں پر جنہیں اس نے چنا ہے، اس کے بعد ان سطور کے لکھنے والا اللہ کا شکر ادا کرتا ہے کہ اس نے تیس سال کی طویل مدت کے بعد اسے بچوں کیلئے نبیوں کے قصوں کی طرف متوجہ کیا۔ اس سلسلہ کا آغاز ۱۳۶۳ھ/۱۹۴۴ء میں ہوا تھا اور اس کے تیسرے حصہ جو کہ سیدنا موسیٰ علیہ وعلی نبینا الصلوٰۃ والسلام پر مشتمل ہے وہ ۱۳۶۵ھ/۱۹۴۶ء کو مکمل ہوا، اس کے بعد مؤلف دیگر تصنیفی وتالیفی کاموں میں مشغول ہو گیا اور اسے طویل اور مسلسل سفر کرنے پڑے جنہوں نے اسے اس سلسلہ کی تکمیل سے ہٹائے رکھا جسے اللہ نے برصغیر ہند اور عرب ملکوں کے تعلیمی حلقوں، قومی اور سرکاری سکولوں میں بڑی قبولیت عطاء فرمائی تھی، اس کے بیروت اور قاہرہ سے کئی ایڈیشن شائع ہوئے

تعلیم وتربیت سے متعلق اصحاب اور اہل فکر نے سیدنا موسیٰ کے بعد باقی رہ جانے والے نبیوں کے ان قصوں کی تکمیل کیلئے اصرار کیا اور اس سلسلہ کو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے قصہ پہ مکمل کرنے پر زور دیا، وہی اس سلسلہ کی خوشبو اور مقصود ومطلوب ہے۔

انہی اصحاب علم اور اہل فکر نے مؤلف کے دوسرے کاموں کی نسبت اس کام کو سب سے بہتر اور لائق سمجھا تھا۔ مؤلف بعض اوقات

www.abulhasanalinadwi.org

یہ سمجھتا تھا کہ بُعدِ زمانہ کے باعث یہ کام اب اس کے لئے آسان نہیں رہا اور اس کے لئے بچوں کی سطح، ان کے اسلوب اور اس زبان پر جسے وہ سمجھ سکیں اترنا مشکل ہے لیکن اللہ نے اس کے لئے یہ مشکل آسان کردی اور اس نے ۱۳۹۵ھ میں چوتھا حصّہ پیش کردیا جو قارئین کے ہاتھ میں ہے، پھر اللہ نے اسے پانچواں حصّہ پیش کرنے کی توفیق عطاء فرمائی جو سیرت نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر مشتمل ہے، اس کے بعد انشاء اللہ عنقریب وہ جزو آئے گا، اس خدا کا شکر ہے جس کی عزّت وجلال سے ہی نیکیاں پایۂ تکمیل کو پہنچتی ہیں اور درود وسلام ہو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اس کی مخلوق میں سب سے بہتر ہیں

ابوالحسن علی الندوی
دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنو
۱۶ رشوال ۱۳۹۶ھ

نوٹ:۔

قارئین حضرات اس کتاب کو پڑھتے ہوئے درج ذیل اشاروں کا خیال رکھیں۔ شد والے حرفوں میں زبر شد کے اوپر ہوگی جیسے "قِصَّہ" کے کلمہ میں آپ صاد کے اوپر اسے دیکھ رہے ہیں اور زیر شد کے نیچے ہوگی جیسے آپ سیِّد کے کلمہ میں دیکھ رہے ہیں اور پیش شد کے اوپر ہوگی جیسے "کُلٌّ" کے کلمہ میں لام کے حرف میں دیکھتے ہیں۔ پورے جملہ میں دیکھئے۔

"ھُوَ کُلٌّ مَاحَکَاہُ اللّٰہُ فِی الْقُرْاٰنِ"

(وہ وہی ہے جو اللہ نے قرآن میں بیان کیا ہے)

www.abulhasanalinadwi.org

سیّدنا شعیب علیہ السّلام کا قصّہ

گذشتہ قصّوں پر ایک نظر

آپ نے سیدنا ابراہیم اور سیدنا یوسف کا قصّہ پڑھا، اور آپ نے سیّدنا نوح، ہود اور صالح کا قصّہ پڑھا، سیّدنا موسٰی کا قصّہ آپ نے کسی قدر تفصیل اور تطویل سے پڑھا اور یہ سب کچھ آپ نے بڑے ذوق وشوق اور دلچسپی اور عظمت سے پڑھا آپ کے دلوں میں ان پیارے اور متاثر کرنے والے قصّوں نے جگہ لے لی، اور آپ کے حافظہ نے انہیں یاد رکھا، اور آپ کی زبانوں پر ان کا عام تذکرہ ہونے لگا اور لوگوں نے آپ کو اپنے چھوٹے بھائیوں سے یہ قصّے بیان کرتے ہوئے دیکھا، اور یہ بھی دیکھا کہ آپ اپنے ماں باپ سے اور بڑے بھائیوں کے سامنے ان کا بار بار تذکرہ کرتے ہیں، اور اس تذکرہ میں آپ کو لطف آتا ہے اور آپ مزے لے لے کر بیان کرتے ہیں۔

۲۔ حق وباطل کے درمیان کشمکش کا قصّہ

اور کوئی تعجّب کی بات نہیں کہ یہ مؤثر اور دلچسپ قصّے ہیں، اور یہ حق وباطل، علم اور جہالت، نور اور ظلمت، انسانیت اور حیوانیت اور

www.abulhasanalinadwi.org

یقین اور گمان اور اندازہ کے درمیان کشمکش کے قصے ہیں، پھر یہ باطل پر حق اور علم کی جہالت پر، اور کمزور کے طاقت ور پر، اور تھوڑے لوگوں کے زیادہ لوگوں پر غلبہ کے قصے ہیں، یہ ایسے قصے ہیں جن میں علم و حکمت اور موعظت و نصیحت ہے۔ اور اللہ بزرگ و برتر نے سچ فرمایا:

" ان (انبیاء و امم سابقین) کے قصہ میں سمجھ دار لوگوں کے لئے (بڑی) عبرت ہے، یہ قرآن (جس میں یہ قصے ہیں) کوئی تراشی ہوئی بات تو ہے نہیں (کہ جس سے عبرت نہ ہوتی) بلکہ اس سے پہلے جو (آسمانی) کتابیں ہو چکی ہیں یہ ان کی تصدیق کرنے والا ہے۔ اور ہر (ضروری) بات کی تفصیل کرنے والا ہے اور ایمان والوں کیلئے ذریعہ ہدایت و رحمت ہے"

(سورہ یوسف: ۱۱۱)

۳۔ اور مدین کی طرف انکے بھائی شعیب

اور نبیوں کے قصوں میں سے جو ہم نے آپ کو بتائے ہیں وہ سب کے سب جو قرآن میں ہیں بیان نہیں کیے بلکہ قرآن میں ان کے علاوہ اور بھی قصے ہیں۔ ان میں اللہ کے نبی شعیب کا قصہ ہے جنہیں اللہ نے مدین اور اصحاب الایکہ کی طرف بھیجا، اور وہ کاروباری لوگ تھے اور وہ ساحل بحر احمر پر یمن اور شام کے درمیان بڑی تجارتی شاہراہ پر تھے۔ وہ اللہ سے غیروں کو شریک ٹھہراتے جیسا کہ ہر زمانے میں نبیوں کی امتوں نے کیا بلکہ انہوں نے مزید اس پر یہ کیا کہ ترازو اور وزن کم تولتے اور وزن میں ڈنڈی مارتے اور قافلوں کے سامنے آجاتے، انہیں دھمکیاں دیتے اور

www.abulhasanalinadwi.org

ڈراتے اور زمین میں ان امیروں اور طاقتوروں کی طرح فساد پھیلاتے جو حساب کتاب سے نہیں ڈرتے اور نہ انہیں عذاب کا خوف ہوتا ہے اللہ نے ان کی طرف اپنے رسول شعیب کو بھیجا، وہ انہیں دعوت دیتے اور انہیں انجام سے ڈراتے تھے اور ان سے یہ کہتے تھے " اے میری قوم! تم (صرف) اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود (بننے کے قابل) نہیں، اور تم ناپ اور تول میں کمی مت کیا کرو (کیونکہ) میں تمہیں فراغت کی حالت میں دیکھتا ہوں، اور مجھ کو تم پر اندیشہ ہے ایسے دن کے عذاب کا جو انواع مصائب کا جامع ہوگا۔ اور اے میری قوم! تم ناپ اور تول پوری پوری کیا کرو اور لوگوں کا ان چیزوں میں نقصان مت کیا کرو اور (شرک اور نقصِ حقوق کرکے) زمین میں فساد کرتے ہوئے حد (توحید وعدل) سے مت نکلو۔" (سورہ ہود: ۸۴، ۸۵)

۴۔ شعیب علیہ السلام کی دعوت

ان سے مفصّل بات کرتے، اور ان میں مال کی محبت اور زیادتی کی جو پھانس تھی اسے حل کرتے اور فرماتے " لوگوں کا مال ظلم اور خیانت سے لینے سے بہتر وہ نفع ہے جو تمہیں صحیح ترازو اور تول سے حاصل ہوگا۔ اور جب تم اپنی اور ان لوگوں کی زندگی پر غور کروگے جنہوں نے مال جمع کیا تمہیں معلوم ہوجائے گا کہ جو انہوں نے کمایا ہے وہ ڈنڈی مارکر، اور کم تول کر اور خیانت سے کمایا ہے اور اس کا انجام بھی نقصان ہے۔ یا بگاڑ اور مصیبت ہے، یا چرا لیا جائے گا یا لوٹ لیا جائے گا یا وہاں خرچ کیا جائے گا جہاں اللہ راضی نہ ہو یا اس مال پر ایسا شخص مسلط کردیا جائے گا جو اس سے کھیلے

www.abulhasanalinadwi.org

گا اور اسے ضائع کر دے گا، اور وہ تھوڑا مال جو نفع دے اس سے کہیں بہتر ہے جو نفع نہ دے" آپ فرما دیجئے کہ ناپاک اور پاک برابر نہیں اگرچہ ناپاک کی کثرت آپ کو تعجب میں ڈال دے۔"

اور میری نصیحت تمہارے لئے خالص اور مخلصانہ ہے، اور تنہا اللہ ہی تمہارا نگران ہے اور وہ ان سے نرمی، حکمت علم اور بصیرت سے کہتے:

" اللہ کا دیا جو کچھ مال (حلال مال) بچ جائے وہ تمہارے لئے (اس حرام کی کمائی) بدرجہا بہتر ہے اگر تم کو یقین آوے (تو مان لو) اور میں تمہارا پہرہ دینے والا تو ہوں نہیں۔" (ہود: ۸۶)

۵- نہایت مہربان والد اور حکمت والے معلّم

اور طرح طرح سے ان سے بات کرتے اور مختلف انداز سے انہیں مہربان والد اور حکمت والے معلم کی طرح نصیحت کرتے اور کہتے:

"اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں، تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف واضح دلیل آچکی ہے تو تم ناپ اور تول پوری کیا کرو، اور لوگوں کا ان کی چیزوں میں نقصان مت کیا کرو اور روئے زمین میں بعد اس کے کہ اس کی درستی کردی گئی فساد مت پھیلاؤ، یہ تمہارے لئے ہے اگر تم تصدیق کرو، اور تم سڑکوں پر اس غرض سے مت بیٹھا کرو کہ اللہ پر ایمان لانے والوں کو دھمکیاں دو، اور اللہ کی راہ سے روکو، اور اس میں کجی کی تلاش میں لگے رہو، اور اس حالت کو یاد کرو جبکہ تم کم تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تم کو زیادہ کردیا اور دیکھو

www.abulhasanalinadwi.org

کہ کیسا انجام ہوا فساد کرنے والوں کا" (الاعراف: ۸۵-۸۶)

۶- ان کی قوم کا جواب

اس دعوت کی تفسیر میں ان کے ذہین لوگوں نے باریک بینی سے کام لیا، اور انہوں نے بڑے متکبرانہ انداز میں کہا جیسے انہوں نے کوئی راز ڈھونڈ لیا ہو یا کوئی عقدہ حل کیا ہو۔

" وہ لوگ (یہ تمام نصائح سن کر) کہنے لگے کہ اے شعیب ! کیا تمہارا (مصنوعی اور وہمی) تقدس تم کو (ایسی ایسی باتوں کی) تعلیم کر رہا ہے کہ ہم ان چیزوں کو چھوڑ دیں کہ ہم اپنے مال میں جو چاہیں تصرف کریں، واقعی آپ ہیں بڑے عقلمند دین پر چلنے والے"۔ (ھود: ۸۷)

۷- شعیب اپنی دعوت کی تشریح کرتے ہیں

شعیب نے ان سے مہربانی کا سلوک کیا، ان پر سختی کی اور نہ غصہ ہوئے، اور انہیں سمجھایا کہ اس دعوت اور نصیحت پر وہ جو ان میں برے اخلاق تھے اور ظالمانہ روش تھی اس پر ایک طویل خاموشی کے بعد اور ان سے کسی قسم کا تعرض نہ کرنے کے بعد اس لئے آئے ہیں کہ انہیں اللہ نے اخیر میں نبوت اور وحی سے لوازا اور ان کا سینہ اس لئے کھول دیا اور اپنے ہاں سے انہیں روشنی عطا فرمائی اور انہیں کسی قسم کا حسد نہیں آتا اس لئے کہ اللہ نے انہیں غنی بنایا ہے اور حلال رزق عطا کیا ہے، اور وہ اس

وجہ سے خوش نصیب ہیں مطمئن اور فارغ البال ہیں اور زبان اور دل سے اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے ہیں۔ پھر یہ بات بھی نہیں ایسے کام سے روک رہے ہیں جو خود کرتے ہوں اور ایسی چیز سے منع کرتے ہوں اور خود اس سے منع نہ ہوتے ہوں اور وہ ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جو لوگوں کو تو نیکی کا حکم دیتے ہوں اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہوں اور نہ ان لوگوں میں سے ہیں جو کہتے تو ہوں مگر عمل نہ کرتے ہوں، وہ تو صرف ان کی اصلاح اور سعادتمندی چاہتے ہیں جو ان کے سروں پر منڈلا رہا ہے، بے شک تمام فضل اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹتا ہے اور اسی پر ان (شعیب) کا اعتماد ہے۔

" شعیب نے فرمایا کہ اے میری قوم بھلا یہ تو بتلاؤ کہ اگر میں اپنے رب کی جانب سے دلیل پر (قائم) ہوں اور اس نے مجھ کو اپنی طرف سے ایک عمدہ دولت (نبوت) دی ہو تو پھر کیسے تبلیغ نہ کروں اور میں یہ نہیں چاہتا ہوں کہ تمہارے برخلاف ان کاموں کو کروں جن سے تم کو منع کرتا ہوں، میں تو اصلاح چاہتا ہوں جہاں تک میرے امکان میں ہے اور مجھ کو جو کچھ (عمل و اصلاح کی) توفیق ہو جاتی ہے صرف اللہ ہی کی مدد سے ہے، اس پر میں بھروسہ کرتا ہوں اور اسی کی طرف (تمام امور میں) میں رجوع کرتا ہوں۔ (ہود: ۸۸)

۸۔ ہمیں تمہاری اکثر باتوں کی سمجھ نہیں آتی

شعیب نے جو چاہا قوم نے تجاہل کیا، جیسے وہ ان سے کسی غیر زبان میں بات کر رہے ہوں، حالانکہ وہ اسی شہر کے رہنے والے اور قوم کے بھائی تھے یا پھر ان کی بات صاف تھی اور نہ واضح، حالانکہ وہ کلام کے لحاظ سے ان میں سب

سے زیادہ فصیح وبلیغ تھے اور لوگ اسی طرح کہتے ہیں جب ان پر نصیحت گراں گزرے اور کام دشوار اور سخت ہو۔

شعیبؑ کا قوم سے تعجب

اور قوم کے لوگوں نے ان کے اکیلے ہونے اور کمزور ہونے کا تجزیہ کرلیا اور اگر وہ (شعیب) ان کے رشتہ دار اور قبیلے سے نہ ہوتے تو انہیں سنگسار کر دیتے اور ان سے چھٹکارا حاصل کر لیتے۔ شعیب کو یہ بات ناگوار معلوم ہوئی اور انہیں تعجب ہوا کہ کہاں ان کا وہ قبیلہ جو بیماریوں، ہلاکت، کمزوری اور عاجزی کا نشانہ ہے اور وہ اللہ جو غالب، قدرت والا، طاقتور اور زبردست ہے۔

انہوں نے کہا کہ اے شعیب! بہت سی باتیں تمہاری کہی ہوئی ہماری سمجھ میں نہیں آتیں، اور ہم تم کو اپنے (مجمع) میں کمزور دیکھ رہے ہیں اور اگر تمہارے خاندان کا (کہ ہمارے ہم مذہب ہیں ہم کو) پاس نہ ہوتا تو ہم تم کو (کبھی کا) سنگسار کر چکے ہوتے اور ہماری نظر میں تو تمہاری تو کچھ توقیر ہی نہیں۔ شعیب نے جواب میں فرمایا کہ اے میری قوم کیا میرا خاندان تمہارے نزدیک (نعوذ باللہ) اللہ سے بھی زیادہ باتوقیر ہے اور اس کو (اللہ کو) تم نے پس پشت ڈال دیا، یقیناً میرا رب تمہارے سب اعمال کو اپنے علم میں احاطہ کئے ہوئے ہے۔

(ہود: ۹۲)

www.abulhasanalinadwi.org

۱۰۔ آخری تیر

اور جب ان کی دلیل ختم ہوگئی تو انہوں نے آخری تیر چھوڑا جسے ہر امت کے متکبروں نے اپنے نبی اور اس کے پیروؤں کیلئے چھوڑا،

"ان کی قوم کے متکبر سرداروں نے کہا کہ اے شعیب! ہم آپ کو اور جو آپ کے ہمراہ ایمان والے ہیں ان کو اپنی بستی سے نکال دیں گے یا یہ ہو کہ تم ہمارے مذہب میں پھر آجاؤ" (الاعراف: ۸۸)

۱۱۔ دلیلِ قاطع

پس ان کا جواب ایسے شخص کا جواب تھا جسے اپنے دین پہ فخر ہو، اور وہ اپنے ضمیر اور عقیدے میں غیور ہوں،

"شعیب نے جواب دیا کہ کیا ہم تمہارے مذہب میں آجاویں گے گو ہم اس کو (بدلیل وبصیرت) مکروہ سمجھتے ہیں۔ ہم تو اللہ پر بڑی تہمت لگانے والے ہو جاویں (اگر خدا نہ کرے) ہم تمہارے مذہب میں آجاویں (خصوصاً) بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو اس سے نجات دی ہو، اور ہم سے ممکن نہیں کہ تمہارے مذہب میں پھر آجاویں لیکن ہاں یہ کہ اللہ ہی نے جو ہمارا مالک ہے (ہمارے) مقدر (میں) کیا ہو، ہمارے رب کا علم ہر چیز کو محیط ہے۔ ہم اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار ہمارے اور ہماری (اس) قوم کے درمیان میں فیصلہ کر دیجئے حق کے موافق، اور آپ

www.abulhasanalinadwi.org

سب سے اچھا فیصلہ کرنے والے ہیں"۔ (الاعراف ۸۸ - ۸۹)

۱۲- بلکہ انہوں نے پہلوں کی طرح کہا

پس اس بات نے انہیں کوئی نفع نہ دیا، بلکہ انہوں نے پہلے جیسے لوگوں کی طرح بات کی" وہ لوگ کہنے لگے کہ بس تم پر تو کسی نے بھاری جادو کر دیا ہے اور تم تو محض ہماری طرح (کے) ایک (معمولی) آدمی ہو اور ہم تو تم کو جھوٹے لوگوں سے خیال کرتے ہیں۔ سو اگر تم سچوں میں سے ہو تو ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دو"۔ (الشعراء ۱۸۵ - ۱۸۷)

۱۳- اس امّت کا انجام جس نے اپنے نبی کو جھٹلایا۔

ہر امت جس نے اپنے نبی کو جھٹلایا اور اللہ کی نعمت کی ناشکری کی، (اس کا) انجام ایک ہی تھا" ان کو زلزلوں نے آپکڑا، سو اپنے گھر میں اوندھے کے اوندھے پڑے رہ گئے۔ جنہوں نے شعیب کی تکذیب کی تھی ان کی یہ حالت ہو گئی جیسے ان کے گھروں میں کبھی بسے ہی نہ تھے جنہوں نے شعیب کی تکذیب کی تھی وہی خسارہ میں پڑ گئے۔ (الاعراف ۹۱-۹۲)

۱۴- پیغام پہنچا دیا اور امانت ادا کر دی

دوسرے نبیوں کی طرح شعیب نے بھی اللہ کا پیغام پہنچا دیا اور امانت ادا کر دی، اور دلیل قائم کر دی" اس وقت شعیب ان سے منہ موڑ کر چلے اور فرمانے لگے کہ اے میری قوم! میں نے تم کو اپنے پروردگار کے احکام پہنچا دئے تھے اور میں نے

www.abulhasanalinadwi.org

تمہاری خیر خواہی کی، پھر میں ان کافر لوگوں پر کیوں رنج کروں"۔

(الاعراف : ۹۳)

داؤد اور سلیمان علیہما السلام کا قصہ

قرآن نے بیتے ہوئے دنوں (ایام اللہ) کے ذکر پر ہی اکتفا نہیں کیا اور نہ اس پر اکتفا کیا جو نبیوں اور رسولوں کو اپنی امتوں کی طرف سے جھٹلائے جانے، مذاق کیے جانے، توہین کئے جانے اور ٹھکرا دئے جانے کی صورت میں تکلیفیں پیش آئیں یا ان امتوں پر رسولوں کو جھٹلانے اور ان کا مذاق اڑانے، ان کے لئے سازشیں کرنے اور قتل کے ارادے کرنے کے سبب عذاب، ہلاکت اور تباہی آئی جیسا کہ نبیوں کے قصوں میں گزر چکا ہے

۱: قرآن اللہ کی نعمتوں کی بات کرتا ہے

بلکہ قرآن پاک نے اللہ کی نعمتوں کا بھی ذکر کیا ہے، کبھی اختصار اور کبھی تفصیل سے ان بہت سی نعمتوں کا تذکرہ کیا ہے جن سے اللہ نے بہت سے نبیوں کو نوازا، ان میں داؤد اور سلیمان، ایوب اور یونس اور زکریا اور یحیٰ ہیں، جہاں تک داؤد اور سلیمان کا تعلق ہے، اللہ نے انہیں زمین میں اقتدار دیا اور ان کی بادشاہی کو وسعت دی، اور ان کا علم بڑھایا اور ان دونوں کو وہ کچھ سکھایا جس سے لوگ جاہل تھے، طاقتوروں اور سرکشوں کو ان کے

www.abulhasanalinadwi.org

تابع کردیا اور حیوانات اور جمادات کو ان کا مطیع کردیا۔

"اور ہم نے داؤد اور سلیمان کو (شریعت اور ملک داری کا) علم عطا فرمایا اور ان دونوں نے (اپنے شکر کیلئے) کہا کہ تمام تعریفیں اللہ کے لئے سزاوار ہیں جس نے ہم کو اپنے بہت سے ایمان والے بندوں پر فضیلت دی۔ اور (داؤد کی وفات کے بعد) کے قائم مقام سلیمان ہوئے، اور انہوں نے (اظہار شکر کیلئے) کہا کہ اے لوگو! ہم کو پرندوں کی بولی (سمجھنے) کی تعلیم دی گئی ہے اور ہم کو (سامان سلطنت کے متعلق) ہر قسم کی چیزیں دی گئی ہیں واقعی یہ (اللہ تعالیٰ) کا صاف فضل ہے" (النمل: ۱۶)

۲۔ داؤدؑ پر اللہ کا انعام

جہاں تک داؤد کا تعلق ہے پس اللہ نے پہاڑوں اور پرندوں کو ان کے تابع کردیا، وہ تسبیح اور دعائیں ان کے ساتھ ہوتے، اللہ نے انہیں زرہ (شیلڈ) کی صنعت سکھائی اور ان کیلئے لوہا نرم کردیا" اور ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے بڑی نعمت دی تھی۔ اے پہاڑو! داؤد کے ساتھ بار بار تسبیح کرو اور اسی طرح پرندوں کو بھی حکم دیا اور ہم نے ان کے واسطے لوہے کو (مثل موم) نرم کردیا۔ (اور یہ حکم دیا) کہ تم پوری زرہیں بناؤ اور (کڑیوں کے جوڑنے میں اندازہ رکھو اور تم سب نیک کام کیا کرو۔ میں تمہارے سب کے اعمال دیکھ رہا ہوں۔ (سبا: ۱۰-۱۱)

اللہ کا ارشاد ہے" اور ہم نے داؤد کے ساتھ تابع کردیا تھا پہاڑوں کو کہ (ان کی تسبیح کے ساتھ) وہ تسبیح کیا کرتے تھے اور پرندوں کو بھی اور

www.abulhasanalinadwi.org

کرنے والے ہم تھے۔ اور ہم نے ان کو زرہ (بنانے) کی صنعت تم لوگوں کے (نفع کے) واسطے سکھلائی تاکہ وہ (زرہ) تم کو لڑائی (دیں) ایک دوسرے کی زد سے بچائے سو تم شکر کرو گے بھی (یا نہیں)

(الانبیاء: ۷۹-۸۰)

۳- اس کی نعمت پر ان کا شکر

داؤد اس وسیع بادشاہی اور زبردست اقتدار کے باوجود بڑی عاجزی وخشوع والے، اللہ کی طرف رجوع کرنے والے، ہمیشہ ذکر کرنے والے، لمبی اور طویل تسبیح اور دعا کرنے والے، عادل ومنصف حاکم تھے۔ وہ لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلے کیا کرتے اور کسی کی رو رعایت نہ کرتے اللہ کا ارشاد ہے "اے داؤد ہم نے تم کو زمین پر حاکم بنایا ہے سو لوگوں میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کرتے رہنا اور آئندہ بھی نفسانی خواہش کی پیروی مت کرنا (اگر ایسا کرو گے تو) وہ خدا کے رستہ سے تم کو بھٹکا دے گی، جو لوگ خدا کے رستے سے بھٹکتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہوگا اس وجہ سے وہ روز حساب کو بھولے رہے۔ (ص: ۲۶)

۴- سلیمان پر اللہ کی نعمت

جہاں تک سلیمان کا تعلق ہے اللہ نے ہوائیں ان کے تابع کر رکھی تھیں ان کے حکم سے چلتی تھیں، اور انہیں ایک جگہ سے دوسری جگہ اٹھالے

www.abulhasanalinadwi.org

جاتی تھیں، وہ اس جگہ نہایت جلد اور نہایت کم وقت میں پہنچ جاتے تھے، اور طاقتوروں اور ماہر جنّوں اور سرکش شیطانوں کو ان کے تابع کر دیا تھا، وہ ان کے حکم نافذ کرتے اور ان کے تعمیری منصوبوں کو پورا کیا کرتے۔

"اور ہم نے سلیمان علیہ السلام کا زور کی ہوا کو تابع بنا دیا تھا کہ وہ ان کے حکم سے اس سرزمین کی طرف چلتی جس میں ہم نے برکت رکھی ہے (مراد ملک شام ہے) اور ہم ہر چیز کو جانتے ہیں ۵ اور بعض بعض شیطان ایسے تھے کہ سلیمان کیلئے (دریاؤں میں) غوطہ لگاتے تھے (تاکہ موتی نکال دیں) اور وہ کام بھی اس کے علاوہ کیا کرتے تھے اور ان کے سنبھالنے والے ہم تھے" (الانبیاء: ۸۱-۸۲)

"اور سلیمان علیہ السلام کیلئے ہوا کو مسخر کر دیا کہ اس (ہوا) کی صبح کی منزل ایک مہینہ بھر کی (راہ) ہوتی اور اس کی شام کی منزل ایک مہینہ بھر کی (راہ) ہوتی اور ہم نے ان کے لئے تانبے کا چشمہ بہا دیا اور جنّوں میں بعضے وہ تھے جو ان کے آگے کام کرتے تھے ان کے رب کے حکم سے اور ان میں جو شخص ہمارے (اس) حکم سے سرتابی کرے گا ہم اس کو (آخرت میں) دوزخ کا عذاب چکھا دیں گے۔ وہ جنّ ان کے لئے وہ وہ چیزیں بناتے جو ان کو (بنوانا) منظور ہوتا بڑی بڑی عمارتیں اور مورتیں اور لگن (ایسے بڑے) جیسے حوض اور (بڑی بڑی) دیگیں جو ایک ہی جگہ جمی رہیں، اے داؤد کے خاندان والو! تم شکریہ میں نیک کام کیا کرو اور میرے بندوں میں شکر گزار کم ہی ہوتے ہیں"۔ (سبا: ۱۲-۱۳)

۵۔ دقیق سمجھ اور گہرا علم

اس کیس میں جو اُن کے والد صاحب کے سامنے پیش ہوا، ان کی

www.abulhasanalinadwi.org

ذہانت اور صحیح فیصلہ پر ان کی قدرت ظاہر ہوئی، ایک قوم دجاعت کا انگوروں کا باغ تھا، جس میں انگوروں کے گچھے نکل آئے تھے، ایک دوسری قوم کی بھیڑ بکریاں اس میں آداخل ہوئیں اور اسے تباہ کر دیا، داؤدؑ نے باغ والے کو بکریاں دینے کا فیصلہ کیا، سلیمان نے عرض کیا "اے اللہ کے نبی! اس کا فیصلہ دوسری طرح بھی ہوسکتا ہے"، انہوں نے پوچھا کہ وہ کیا ہے؟ باغ بکریوں والے کے سپرد کر دیا جائے اور وہ اس کی دیکھ بھال کرے یہاں تک کہ وہ اسی طرح ہو جائے جیسے پہلے تھا، اور بکریاں باغ والے کے سپرد کر دی جائیں تاکہ وہ ان سے نفع حاصل کرے، یہاں تک کہ باغ اپنی اسی حالت پر آجائے، (اس وقت) باغ اس کے اصلی مالک کے حوالے کر دیا جائے اور بھیڑ بکریاں اس کے اصلی مالک کو۔ اللہ نے انہیں باریک اور دقیق اور گہرے علم سے خاص کیا تھا، اللہ نے فرمایا

" اور داؤد اور سلیمان کے قصہ کا تذکرہ کیجئے جب کہ دونوں کسی کھیت کے بارے میں مشورہ کرنے لگے جبکہ اس (کھیت) میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کے وقت جا پڑیں اور اس کو چر گئیں، اور ہم اس فیصلہ کو جو لوگوں کے سامنے ہوا تھا دیکھ رہے تھے ۔ سو ہم نے اس فیصلہ کی سمجھ سلیمان کو دی اور یوں ہم نے دونوں کو حکمت اور علم عطا فرمایا" (الانبیاء ۷۸-۷۹)

۲۔ سلیمان پرندوں اور حیوانوں کی بولی جانتے تھے

قرآن نے ایک حکمت والا اور دلچسپ قصہ بیان کیا ہے، جس سے حکومت چلانے اور دبدبہ میں سلیمان کی بیدار مغزی ظاہر ہوتی ہے اللہ نے ان کے لئے دین و دنیا کی سعادت، ملک میں بادشاہی اور اقتدار اور

www.abulhasanalinadwi.org

دین میں نبوت اور رسالت کیسے جمع کی ؟ وہ پرندوں اور حیوانوں کی بولی جانتے تھے، ایک مرتبہ انہوں نے پرندوں اور انسانوں کے لشکر جمع کیے، اور عظمت کے ساتھ سوار ہوئے، اور وہ کامل نظام پر تھے، اور وہ اپنے اپنے سربراہوں کی قیادت میں تھے، سلیمان کا چیونٹیوں کی وادی سے گزر ہوا، ایک چیونٹی کو اپنے قبیلہ کا خوف ہوا کہ کہیں گھوڑے اپنے سموں سے انہیں روند نہ ڈالیں اور سلیمان اور اس کے لشکر کو پتہ بھی نہ چلے، اس چیونٹی نے انہیں اپنے بلوں میں داخل ہوجانے کو کہا، سلیمان یہ سمجھ گئے، وہ اترائے نہیں اس لئے کہ وہ اللہ کے نبیوں میں سے ایک نبی تھے، بلکہ اس بات نے انہیں اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کی نعمت کے شکر پر، اور نیک عمل کی توفیق کی دعا کی اور اللہ کے نیک بندوں میں داخل ہونے پر آمادہ کیا۔

۷۔ ہُدہُد کا قصّہ

اور ہُدہُد ان کی رہنما اور جاسوس تھی، وہ پانی کی جگہوں اور لشکر کی منزلوں کی طرف رہنمائی کرتی تھی سلیمان نے اسے نہ پایا تو انہیں ناگوار ہوا اور اُسے ڈانٹ پلائی، تھوڑی دیر غائب رہنے کے بعد حاضر ہوگئی، اس نے سلیمان سے کہا " مجھے وہ چیز معلوم ہوئی جس کا آپ کو پتہ ہے نہ آپ کے لشکر کو، اور ملکۂ سبا اور اس کی سچی خبر لے کر آئی ہوں ان کی عادل بادشاہی اور وسیع حکومت ہے میں نے انہیں اس عقل و فہم اور بادشاہی و سرپرستی و حکومت میں جاہل پایا ہے وہ لوگ اللہ کے سوا سورج کو سجدہ کرتے تھے

www.abulhasanalinadwi.org

اور یہ نہیں سمجھتے تھے اور ایک اللہ کی طرف ہدایت نہیں پاتے تھے۔

۸۔ سلیمان ملکہ سبا کو اپنے دین کی دعوت دیتے ہیں

اللہ کے نبی کو یہ بات ناگوار گزری کہ ان کی مملکت کے پڑوس میں ایک ملک ہو اور ایک ایسی امت ہو جسے وہ جانتے نہیں اور نہ اسے ان کی دعوت پہنچی، اور وہ برابر سورج کی پرستش کرتی ہے ان میں دینی اور نبوی غیرت وحمیت نے جوش مارا اور انہوں نے اس کی ملکہ اور مشرک حاکمہ کی طرف لکھنا مناسب و درست سمجھا تاکہ اسے اسلام اور اطاعت وتسلیم کی طرف بلائیں، قبل اس کہ اس کے ملک پر اپنے زبردست لشکروں سے چڑھائی کریں انہوں نے اس کی طرف ایک بلیغ خط لکھا جس میں اسے اسلام و اطاعت کی طرف دعوت دی، خط میں رقت و نرمی بھی تھی اور مضبوطی بھی، انبیاء کی تواضع بھی تھی اور بادشاہوں کی عزت بھی۔

۹۔ ملکہ کا ارکانِ حکومت سے مشورہ

سلیمان ان دونوں کے جامع تھے، اور وہ عورت جو اس ملک پر حکومت کرتی تھی سمجھدار تھی وہ فیصلہ میں جلدی کرنے والی نہ تھی، اس کے پاس بادشاہوں کی سیرت اور فاتحین کے وسیع تجربے تھے۔ صرف اس کی عقل نے اس کے ساتھ اللہ کی پہچان اور اس کی عبادت میں خیانت کی نہ اسے بادشاہوں کی عزت آڑے آئی اور نہ اپنی رائے پر ڈٹی رہی اس نے اپنی

www.abulhasanalinadwi.org

حکومت کے ارکان کو اس خط کی اطلاع دی جو عام خطوط کی طرح نہ تھا یہ اپنے وقت کے سب سے بڑے بادشاہ اور اللہ کی طرف بلانے والے نبی کی طرف سے تھا۔ جب حکومت کے ارکان نے اسے خوش کرنے اور چاپلوسی کی غرض سے اپنی قوت اور لشکروں کی کثرت کے بارے میں دلائل دینے شروع کیے جیسا کہ بادشاہوں اور حاکموں کے درباریوں کی ہر زمانہ اور ہر جگہ عادت رہی ہے، اس نے ان کی بات مانی اور نہ ان سے موافقت کی بلکہ برے انجام سے ڈرایا اور انہیں مفتوح قوموں میں فاتحوں کی سیرت یاد دلائی اور شکست کے بعد ان کا انجام اور ٹھکانا بتایا اور اس نے کہا "یہ ہماری قوم اور ملک کی حالت ہوگی اور ان سے کہا" بیشک میں آزمائش کی خاطر سلیمان کی طرف ہدیے وغیرہ بھیجتی ہوں، اگر وہ ہدیہ قبول کرلے تو بادشاہ ہے اس سے لڑنا اور اگر اس نے قبول نہ کیا تو وہ نبی ہے اس کی پیروی کرنا۔

۱۰۔ تحفہ (اپنے مقصد کے حصول کیلئے)

اور ملکہ سباء نے ان کی طرف شاہوں کے شایانِ شان ایک بڑا ہدیہ بھیجا، جب وہ سلیمان کو ملا تو انہوں نے اس سے منہ موڑ لیا اور کوئی توجہ نہ دی، اور اس سے مستغنی ہو گئے اور کہا "کیا تم مال کے ذریعے مجھے خریدنا چاہتے ہو کہ میں تمہیں تمہارے شرک اور بادشاہی پر چھوڑ دوں گا؟ اور وہ ذات جس نے مجھے بادشاہی، مال و لشکر عطا کئے ہیں وہ تمہاری ان چیزوں سے کہیں بہتر ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے مذاق نہیں، اور معاملہ اور مسئلہ دعوت

www.abulhasanalinadwi.org

و طاعت کا ہے، مال و دولت کی برابری کا نہیں اور انہیں اپنے قصد و ارادہ اور ان کی بادشاہی پر چڑھائی کی دھمکی دی۔

۱۱۔ ملکہ فرمانبردار ہو کر آتی ہے

پس جب یہ وفد ملکۂ سبا کے پاس واپس پہنچا اور اسے سارا قصّہ بتایا، اس نے اور اس کی قوم نے سنتے ہی اطاعت کی اور اپنے لشکروں سمیت اطاعت کرتے ہوئے آگے بڑھی (آئی) اور جب سلیمان علیہ السلام کو ان کے آنے کی بات پوری طرح معلوم ہوئی تو وہ اس پر خوش ہوئے اور اللہ کا شکر ادا کیا، اور چاہا کہ اسے اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی (معجزہ) دکھائیں تاکہ یہ سلیمان پر اللہ کی قدرت اور نعمتوں کی واضح دلیل ہو، انہوں نے اس کا وہ عرش جسے اس نے نہایت امانت دار اور طاقتور آدمیوں کے سپرد کر رکھا تھا حاضر کرنے کا ارادہ کیا، اور اپنے سرداروں سے طلب کیا کہ ان کے بڑے لشکر کی آمد سے پہلے پہلے وہ اس کا عرش ان کے پاس لے آئیں، اور سلیمان نے جیسا ارادہ کیا تھا تھوڑے ہی وقت میں ویسا ہی ہوا اور یہ معجزہ تھا اور سلیمان نے اس عرش کو کسی قدر بدلنے کا حکم دیا اور اس کی کچھ صفات بدل دی گئیں اور اس کا مقصد اس عرش کو دیکھنے پر اس کے علم و معرفت کا امتحان تھا کہ اگر اسے اس پر کوئی مغالطہ ہو تو یہ اس کی اس سے زیادہ دقیق اور دور رس معاملوں میں کوتاہ نظری کی دلیل ہوگی۔

www.abulhasanalinadwi.org

۱۲۔ شیشے کا ایک بڑا محل

اور سلیمان نے جنوں اور انسانوں میں سے جو معمار تھے انہیں شیشے کا ایک عظیم الشان محل تعمیر کرنے کا حکم دیا انہوں نے بنا دیا، اور اس کے نیچے پانی چلا دیا، جسے اس بات کا علم نہ ہوتا وہ اسے پانی سمجھتا تھا لیکن شیشہ چلنے والے اور پانی کے درمیان حائل ہو جاتا تھا اور یہی بات تھی کہ ملکہ کو اس سے پانی کا وہم ہو گا اور وہ پائنچے چڑھائے گی اور وہیں غلطی ظاہر ہو جائے گی، اور اس کی کوتاہ نظری جان لی جائے گی اور مظاہر سے اس کے دھوکا کھا جانے کا بھی پتہ چلے گا، وہ اور اس کی قوم سورج کو سجدہ کرتے تھے اس لئے کہ وہ روشنی اور زندگی کا سب سے بڑا مظہر ہے اور جو کہ اللہ کی صفات میں سے ہے، اور وہیں اس کی آنکھوں سے پردہ ہٹے گا اور اسے معلوم ہو جائے گا کہ جس طرح اس نے شیشہ کے معاملے میں اسے پانی سمجھ کر اپنے پائنچے چڑھا لینے میں غلطی کی اسی طرح اس نے سورج کو خالق بنانے اور سجدہ کرنے اور عبادت کرنے میں بھی غلطی کی ہے اور یہ چیز سو تقریروں اور ہزار دلیلوں سے زیادہ بلیغ ہے

۱۳۔ اور میں سلیمان کے ساتھ رب العلمین کیلئے اسلام لائی

اور ہوا بھی یہی کہ وہ اپنی عقل و ذہانت اور فہم کے باوجود اس بڑی غلطی کا شکار ہو گئی اور اس نے شیشہ کو چلتا ہوا اور موجیں مارتا ہوا پانی سمجھا

www.abulhasanalinadwi.org

اور اس سے گزرنے کا ارادہ کیا، وہیں اللہ کے نبی سلیمان نے اسے اس کی غلطی سے آگاہ کیا اور کہا کہ یہ ایک محل ہے جو شیشوں سے بنایا گیا ہے" اس کی آنکھ سے پردہ ہٹا اور مظہر کی ظاہر پر قیاس کرنے اور سورج کی عبادت اور اس کو سجدہ کرنے میں اپنی جہالت کا علم ہوا اور پکار اٹھی۔

"اے میرے رب! میں نے (ابتک) اپنے نفس پر ظلم کیا تھا (کہ شرک میں مبتلا تھی) اور میں اب سلیمان کے ساتھ (یعنی ان کے طریقہ پر ہو کر) رب العلمین پر ایمان لائی" (النمل: ۴۴)

۱۴۔ قرآن سلیمان کا قصہ بیان کرتا ہے

یہ دلچسپ اور عمدہ قصہ قرآن میں پڑھیے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"اور (ایک بار یہ قصہ ہوا) سلیمانؑ نے پرندوں کی حاضری لی تو ہدہد کو نہ دیکھا، فرمانے لگے کہ یہ کیا بات ہے کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھتا، کیا کہیں غائب ہو گیا ہے؟ میں اس کو (غیر حاضری پر) سخت سزا دوں گا یا اس کو ذبح کر ڈالوں گا، یا وہ کوئی صاف حجت (اور عذر غیر حاضری کا) میرے سامنے پیش کرے۔ سو تھوڑی سی دیر میں آگیا اور (سلیمان) کہنے لگا کہ میں ایسی بات معلوم کر کے آیا ہوں جو آپ کو معلوم نہیں ہوئی اور (اجمالی بیان اس کا یہ ہے) میں آپ کے پاس قبیلہ سبا کی ایک تحقیقی خبر لایا ہوں۔ میں نے ایک عورت کو دیکھا وہ ان لوگوں پر بادشاہی کر رہی ہے اور اس کو سلطنت کے لوازم میں سے) ہر قسم کا سامان میسر ہے اور اس کے پاس ایک بڑا (اور قیمتی) تخت ہے۔ میں نے اس کو اور اس (عورت)

www.abulhasanalinadwi.org

کی قوم کو دیکھا کہ وہ خدا (کی عبادت) کو چھوڑ کر آفتاب کو سجدہ کرتے ہیں اور شیطان نے ان کے ان (اعمال (کفریہ) کو ان کی نظر میں مرغوب کر رکھا ہے اور ان کو راہ (حق) سے روک رکھا ہے سو وہ راہ (حق) پہ نہیں چلتے۔ کہ اس خدا کو سجدہ نہیں کرتے جو (ایسا ہے کہ) آسمان اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کو (جن میں بارش اور نباتات بھی ہے) باہر لاتا ہے اور (ایسا عالم ہے کہ) تم لوگ جو کچھ (دل میں پوشیدہ رکھتے ہو اور جو کچھ زبان وغیرہ سے) ظاہر کرتے ہو سب کچھ جانتا ہے۔ (پس) اللہ ہی ایسا ہے کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔ سلیمان نے (یہ سن کر) فرمایا کہ ہم ابھی دیکھ لیتے ہیں کہ تو سچ کہتا ہے یا جھوٹوں میں سے ہے (اچھا) میرا یہ خط لے جا اور اس کو اس کے پاس ڈال دینا پھر (ذرا وہاں سے) ہٹ جانا پھر دیکھنا کہ آپس میں کیا سوال وجواب کرتے ہیں: بلقیس نے (پڑھ کر اپنے سرداروں سے مشورہ کیلئے) کہا کہ اے اہل دربار! میرے پاس ایک خط (جس کا مضمون نہایت) با وقعت (ہے) ڈالا گیا ہے۔ وہ سلیمان کی طرف سے ہے۔ اور اس میں یہ (مضمون) ہے (اوّل) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (اور اس کے بعد یہ کہ) تم لوگ (یعنی بلقیس اور سب اعیانِ سلطنت جن کے ساتھ عوام بھی وابستہ ہیں) میرے مقابلہ میں تکبّر مت کرو اور میرے پاس مطیع ہو کر چلے آؤ۔ بلقیس نے کہا کہ اے اہل دربار! تم مجھ کو اس معاملے میں رائے دو (کہ مجھ کو سلیمان کے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہیے اور) میں کسی بات کا قطعی فیصلہ نہیں کرتی جب تک کہ تم لوگ میرے پاس موجود نہ ہو۔ وہ لوگ کہنے لگے، ہم بڑے طاقت ور اور بڑے لڑنے والے ہیں اور (آئندہ) اختیار تم کو ہے، سو تم ہی (مصلحت) دیکھ لو۔ جو کچھ (تجویز کر کے) حکم دینا ہو وہ بلقیس کہنے لگی کہ والیانِ ملک (کا قاعدہ ہے کہ) جب کسی

www.abulhasanalinadwi.org

بستی میں (مخلصانہ طور پر) داخل ہوتے ہیں تو اس کو تہ و بالا کر دیتے ہیں اور اس کے رہنے والوں میں جو عزت دار ہیں ان کو (ان کا زور گھٹانے کیلئے) ذلیل کیا کرتے ہیں اور یہ لوگ بھی ایسا ہی کریں گے۔ اور میں ان لوگوں کے پاس کچھ ہدیہ بھیجتی ہوں پھر دیکھوں گی کہ فرستادے (وہاں سے) کیا (جواب) لے کر آتے ہیں۔ سو جب وہ فرستادہ سلیمانؑ کے پاس پہنچا (اور تحفے پیش کئے تو سلیمان نے) فرمایا کیا تم لوگ (یعنی بلقیس وغیرہ) مال سے میری امداد کرتے ہو۔ سو (سمجھ رکھو کہ) اللہ نے جو مجھ کو دے رکھا ہے وہ اس سے کہیں بہتر ہے جو تم کو دے رکھا ہے ہاں تم ہی اس ہدیے پر اتراتے ہو (سو یہ تحفے ہم نہ لیں گے)۔ تم (ان کو لے کر) ان لوگوں کے پاس لوٹ جاؤ سو ہم ان پر ایسی فوجیں بھیجتے ہیں کہ ان لوگوں سے ان کا ذرا مقابلہ نہ ہو سکے گا۔ ہم ان کو وہاں سے ذلیل کر کے نکال دیں گے۔ اور وہ (ہمیشہ کے لئے) ماتحت ہو جائیں گے۔ سلیمانؑ (کو وحی سے یا اور کسی پرندہ وغیرہ کے ذریعے سے اس کا چلنا معلوم ہوا تو انہوں) نے فرمایا کہ اے اہل دربار تم میں کوئی ایسا ہے جو اس (بلقیس) کا تخت قبل اس کے کہ وہ لوگ میرے پاس مطیع ہو کر آئیں حاضر کر دیں، ایک قوی ہیکل جن نے عرض کیا میں اس کو آپ کی خدمت میں حاضر کر دوں گا قبل اس کے کہ آپ اپنے اجلاس سے اٹھیں اور میں طاقت رکھتا ہوں، امانت دار بھی ہوں۔ جس کے پاس کتاب کا علم تھا (غرض) اس (علم والے) نے (اس جن سے کہا کہ) میں اس کو تیرے سامنے تیری آنکھ جھپکنے سے پہلے لا کر کھڑا کر سکتا ہوں۔ جب سلیمان نے اس کو روبرو رکھا دیکھا تو (خوش ہو کر شکر کے طور پر) کہنے لگے کہ یہ بھی میرے پروردگار کا ایک فضل ہے تاکہ وہ

www.abulhasanalinadwi.org

میری آزمائش کرے کہ میں شکر کرتا ہوں یا (خدا نخواستہ) ناشکری کرتا ہوں اور ظاہر ہے کہ) جو شخص شکر کرتا ہے وہ اپنے ہی نفع کیلئے شکر کرتا ہے (اللہ تعالیٰ کا کوئی نفع نہیں) اور (اسی طرح) جو ناشکری کرتا ہے میرا رب غنی ہے کریم ہے۔ (اس کے بعد) سلیمان نے (بلقیس کی عقل آزمانے کے لئے) حکم دیا کہ اس کے تخت کی صورت بدل دو، ہم دیکھیں گے کہ اس کو پتہ لگتا ہے یا اس کا انہی میں شمار ہے۔ جن کو (ایسی باتوں کا) پتہ نہیں لگتا۔ سو جب بلقیس آئی تو اس سے کہا گیا کہ تمہارا تخت ایسا ہی ہے؟ ہاں ہے تو ایسا ہی اور (یہ بھی کہا گیا کہ) ہم لوگوں کو اس واقعہ سے پہلے ہی (آپ کی نبوت کی) تحقیق ہو چکی ہے اور ہم (اسی وقت سے دل سے) مطیع ہو چکے ہیں اور اس کو (ایمان لانے سے) غیر اللہ کی عبادت نے (جس کی اس کو عادت تھی) روک رکھا تھا (اور وہ عادت اس لئے پڑ گئی تھی) وہ کافر قوم میں سے تھی۔ بلقیس سے کہا گیا کہ اس محل میں داخل ہو (وہ چلیں راہ میں حوض آیا) تو جب اس کا صحن دیکھا تو اس کو پانی (سے بھرا ہوا) سمجھا اور (اس کے اندر گھسنے کیلئے) اپنی دونوں پنڈلیاں کھول دیں (اس وقت) سلیمانؑ نے فرمایا کہ یہ تو ایک محل ہے جو شیشوں سے بنایا گیا ہے (اس وقت) بلقیس کہنے لگیں کہ اے میرے پروردگار میں نے (اب تک) اپنے نفس پر ظلم کیا تھا (کہ شرک میں مبتلا تھی) اور میں اب سلیمان کے ساتھ (یعنی ان کے طریقے پر) ہو کر رب العلمین پر ایمان لائی۔" (النمل ۱۹-۴۴)

اور یہ اللہ کے نبی سلیمان ہیں اور آپ نے اللہ کی طرف دعوت اور توحید میں ان کا موقف دیکھا ان کی حکمت اور سمجھ دیکھی اور اپنے دین اور عقیدے پر غیرت دیکھی۔

www.abulhasanalinadwi.org

۵ ا سلیمان نے کفر نہیں کیا بلکہ شیطانوں نے کفر کیا

یہودیوں نے ان کی طرف وہ بات منسوب کی جو ایک عام موحد مومن جس کا سینہ اللہ نے ایمان کے لئے کھول دیا ہو کے بھی لائق نہیں چہ جائیکہ نبی اور رسول جنہیں اللہ نے سمجھ دی اور نبوت سے عزت دی اور خلافت سے سرفراز فرمایا انہوں نے ان (سلیمان) کی طرف سحر و جادو اور کفر و شرک کیلئے ان کی کمزوری اپنی بیویوں کے باعث توحید کے معاملہ میں اضطراب کی نسبت کی، اللہ نے اس سبب سے انہیں بری قرار دیا اور فرمایا:۔

" اور سلیمان نے کفر نہیں کیا بلکہ شیطانوں نے کفر کیا، لوگوں کو جادو سکھاتے تھے"۔ اور فرمایا " اور ہم نے داؤد کو سلیمانؑ عطا کیے، اچھے بندے (اور) بہت ہی اللہ کی طرف رجوع کرنے والے تھے" اور فرمایا:۔ " اور بے شک ان کا ہمارے ہاں بڑا مقام اور اچھا ٹھکانہ ہے"۔

www.abulhasanalinadwi.org

سیّدنا ایوبؑ اور سیّدنا یونسؑ کا قصّہ

۱۔ ایوبؑ کا قصّہ ــ قصوں کا ایک اور سلسلہ

قرآن میں ایوبؑ کا قصّہ۔ قصوں کی ایک دوسری کڑی اور اللہ کی اپنے مومن بندوں پر نعمتوں کے مظاہر میں سے ایک مظہر ہے۔ وہ (مومن بندے) صابر و شاکر اور پیارے نبی تھے۔

ان (ایوبؑ) کے پاس مال مویشی اور کھیتی ہر چیز کی بہتات تھی، اور ان کی اولاد بیاری تھی، ان سب کے بارے میں انہیں آزمایا گیا، اور آخری چیز بھی ہاتھ سے نکل گئی پھر انہیں ان کے جسم کے بارے میں بھی آزمایا گیا، ان کے پورے جسم میں دل اور زبان کے سوا جن سے وہ اللہ بزرگ و برتر کا ذکر کرتے تھے اور کوئی حصّہ صحیح سالم نہ رہا، یہاں تک کہ ساتھی بھی چھوڑ گئے اور شہر کے ایک کونے میں تنہا رہ گئے۔ ان کی اہلیہ جو ان کی خدمت کرتی تھی اس کے سوا کوئی ایسا شخص نہ رہا جو ان سے محبت و شفقت سے پیش آتا، وہ بھی محتاج ہو کر رہ گئیں اور ان کی وجہ سے انہیں لوگوں کی خدمت کرنا پڑی۔

۲۔ ایوبؑ کا صبر

ان سب کے باوجود وہ صابر و شاکر تھے، ان کی زبان ذکر و شکر سے

www.abulhasanalinadwi.org

تر رہتی، وہ شکایت کرتے اور نہ اکتاہٹ محسوس کرتے، نہ تنگ ہوتے اور نہ غصے ہوتے، اور کئی سال تک ان کی یہ حالت رہی کہ وہ بنی اسرائیل کی عبادت گاہ میں پڑے رہے اور چوپائے ان کے جسم (کے قریب) سے گزر جاتے۔

۳۔ مصیبت اور انعام

اور جب وہ آزمائش پوری ہوئی جس کا اللہ نے ارادہ کیا تھا اور جس سے مقصود تکمیل اور درجوں کی بلندی اور رضا بر قضا تھی، اللہ نے ان کے دل میں مستجاب (قبولیت والی) دعا ڈال دی۔ جس سے ان کی عاجزی اور تکلیف ظاہر ہوتی تھی اور یہ کہ اللہ کے بغیر کوئی ملجا نہیں اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ نے انہیں ان کے جسم اور اہل وعیال میں عافیت دی اور ان کا مال لوٹا دیا اور ان سب میں برکت دی، وہ کئی گنا زیادہ تھا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

"اور ایوب کا تذکرہ کیجئے جبکہ انہوں نے (بعد مبتلا ہونے مرض شدید کے) اپنے رب کو پکارا کہ مجھ کو یہ تکلیف پہنچ رہی ہے اور آپ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہیں۔ ہم نے ان کی دعا قبول کی اور ان کو جو تکلیف تھی اس کو دور کر دیا اور بلا (استدعا) ہم نے ان کو ان کا کنبہ عطاء فرمایا اور ان کے ساتھ (گنتی میں) ان کے برابر اور بھی، اپنی رحمتِ خاصہ کے سبب سے اور عبادت کرنے والوں کیلئے یادگار رہنے کے سبب۔

(الانبیاء ۸۳ - ۸۴)

www.abulhasanalinadwi.org

۴۔ یونسؑ کا قصہ اور اس کی حکمت

یونسؑ کا قصہ ایوب کے قصہ کے معاً بعد آتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی قدرت کے اثبات، بندوں پر اس کی عنایت اور ان کی مدد کرنے میں اس کی تائید کرتا ہے جبکہ امید منقطع ہو جاتی ہے اور تباہ کن مایوسی چھا جاتی ہے اور گھرے اندھیرے چھا جاتے ہیں۔ اور بچ جانے کی ساری صورتیں مسدود ہو جاتی ہیں، روشنی ہے نہ ہوا، خواہش و آرزو ہے نہ امید، موت کی چکی طاقت اور تیزی سے پھرتی ہے، زندگی کے نرم و نازک اور باریک دلنے کو پیس کر رکھ دیتی ہے اس وقت اللہ کی قدرت کا ہاتھ ظاہر ہوتا ہے، نہایت قوی اور زبردست ہاتھ نہایت پُر حکمت اور رحم والا۔ جو اس کمزور انسان کو نقصان پہنچانے شیر کے منہ اور تباہ کن موت سے نکال دیتا ہے، سو وہ بغیر کسی خراش کے صحیح سالم اور کامل بغیر کسی نقصان اور کمی کے باہر آجاتا ہے گویا کہ وہ اپنے گھر میں اپنے بستر پر تھا اور اپنے اہل و عیال میں محفوظ تھا۔

۵۔ یونسؑ اپنی قوم میں

یہ حضرت یونسؑ کا قصہ ہے، اللہ تعالیٰ نے انہیں نینوا[1] بستی کی طرف بھیجا، انہوں نے انہیں اللہ کی طرف بلایا مگر انہوں نے انکار کیا، اور اپنے کفر میں بڑھ گئے، وہ ناراض ہو کر ان میں سے نکل کھڑے ہوئے انہوں نے

www.abulhasanalinadwi.org

بتایا کہ تین دن کے بعد انہیں عذاب خداوندی آلے گا۔ جب انہیں یہ بات اچھی طرح معلوم ہوگئی اور انہیں یقین ہوگیا کہ نبی کبھی جھوٹ نہیں بولتے، انہوں نے اپنے بچوں اور مال مویشی کے ساتھ جنگل کی راہ لی، انہوں نے ماؤں سے ان کے بچوں کو دور کردیا پھر اللہ کے سامنے زاری کی اور اس کی پناہ لی، اونٹ اور اس کے بچوں، گائے اور اس کے بچوں، بھیڑ بکریوں اور ان کے بچوں۔ سب نے تضرع وزاری کی تو اللہ نے ان سے عذاب اٹھا لیا۔

اللہ کا ارشاد ہے۔

" چنانچہ کوئی بستی ایمان نہ لائی کہ ایمان لانا اس کو نافع ہوتا ہاں مگر یونس کی قوم جب وہ ایمان لے آئے تو ہم نے رسوائی کے عذاب کو دنیوی زندگی میں ان پر سے ٹال دیا اور ان کو ایک خاص وقت (موت) تک (خیروخوبی کے ساتھ) عیش دیا ۵ " (یونس : ۹۸)

۶- یونس مچھلی کے پیٹ میں

جہاں تک یونس کا تعلق ہے سو وہ چلے گئے اور لوگوں کے ساتھ ایک کشتی میں سوار ہوئے۔ کشتی دریا میں نیچے جانے لگی، سب ڈر گئے مبادا غرق ہوجائیں انہوں نے ایک آدمی کا قرعہ نکالا جسے وہ اپنے میں سے پھینک دیتے تھے اور اس سے ان کا غم ہلکا ہوتا تھا، قرعہ یونس کے نام نکلا، انہوں نے اسے پھینکنے سے انکار کیا، دوبارہ قرعہ ان ہی کے نام نکلا، انہوں نے پھر نہ چاہا کہ انہیں پھینکیں۔ دوبارہ بلکہ سہ بارہ قرعہ نکالا پھر ان ہی کا نام نکلا، اللہ کا ارشاد ہے:

" سو یونس بھی شریک قرعہ ہوئے تو یہی ملزم ٹھہرے " (الصّٰفّٰت : ۱۴۱)
کہ قرعہ انہی کے نام نکلا، یونس اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے کپڑے سمیٹ لیے پھر اپنے آپ کو سمندر میں ڈال دیا اللہ سبحانہٗ نے ایک مچھلی کو بھیجا جو دریاؤں کو چیرتی ہوئی پہنچی، جونہی یونس نے اپنے آپ کو پھینکا اس نے انہیں نگل لیا، اللہ نے اس مچھلی کی طرف وحی کی کہ نہ ان کا گوشت کھائے اور نہ ہڈیاں توڑے (ابن کثیر)

۷۔ اللہ نے ان کی دُعا قبول کر لی

وہ مچھلی کے پیٹ کے اندھیرے، سمندر کے اندھیرے اور رات کے اندھیرے میں تھے، ایک اندھیرے پر دوسرا اندھیرا تھا کتنا سخت تھا وہ اندھیرا! اور سلامتی کتنی دور تھی! وہ جتنا اللہ نے چاہا وہاں رہے، پھر اللہ نے انہیں چند کلمات الہام کئے جن سے ظلمتیں اور اندھیرے چھٹ جاتے اور تکلیفیں دور ہوتی ہیں اور سات آسمانوں کے اوپر سے رحمتوں کا نزول ہوتا ہے، اس عجیب وغریب قصہ کو سنو جو قرآن مجید نے بیان کیا ہے، جس میں ہر مصیبت زدہ اور پریشان آدمی کی تسلی کا سامان ہے اور ایسے مصیبت زدہ اور پریشان کیلئے جس پر زمین اپنی وسعتوں کے باوجود تنگ ہوگئی ہو اور وہ خود بھی اپنی جان سے تنگ آگیا ہو، اور اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی جائے پناہ نہیں، بس وہی اور اسی کی طرف ہے۔

" اور مچھلی والے پیغمبر (یونس) کا تذکرہ کیجئے جب وہ (اپنی قوم سے) خفا ہو کر چل دئے اور انہوں نے یہ سمجھا کہ ہم ان پر (اس چلے جانے میں)

www.abulhasanalinadwi.org

کوئی داروگیر نہ کریں گے۔ پس انہوں نے اندھیروں میں پکارا کہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے آپ (سب نقائص سے) پاک ہیں، میں بے شک قصوروار ہوں سو ہم نے ان کی دعا قبول کی اور ان کو اس گھٹن سے نجات دی اور ہم اسی طرح (اللہ) ایمان والوں کو (بھی کرب وبلا سے) نجات دیا کرتے ہیں۔ (الانبیاء: ۸۷ - ۸۸)

سیدنا زکریا علیہ السلام کا قصہ

۱۔ نیک بیٹے کیلئے زکریا کی دعا

اللہ کی نعمتوں کا ایک اور رنگ جو اس کے بندوں پر ہوئیں، اور اس کی قدرت کی نشانیاں جنہوں نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے ان میں حضرت زکریا کی نیک، صالح، پسندیدہ اور متقی بیٹے کی دعا نمایاں ہے اور تاکہ وہ ان کا اور آل یعقوب کا وارث بنے اور اللہ کی طرف دعوت دینے کے لئے کھڑا ہو اور یہ اس وقت جب وہ کافی عمر رسیدہ ہو گئے تھے اور ہڈیاں بھی کمزور ہو گئی تھیں اور بڑھاپا ان پر چھا گیا تھا۔ اور یہ امید ہی جاتی رہی کہ ان کی اہلیہ سے بچے ہوں، اللہ نے ان کی دعا کو قبولیت سے نوازا اور لوگوں کے گمان جھٹلا دئے اور پرانے تجربے باطل کر دئے انہیں اللہ نے ہدایت یافتہ بچہ عطا فرمایا؛ بچپن ہی میں کامل عقل فہم، علم و بردباری اور علم و کتاب میں بہت آگے تھے، وہ ماں باپ کے ساتھ محبت، صلاح و تقویٰ اور نیکی اور نرمی اور بچھے رہنے میں مشہور رہے تھے۔

www.abulhasanalinadwi.org

اللہ نے زکریا کے دل کو جوڑ دیا اور انہیں نشانیاں دکھائیں جو اللہ کی وسیع قدرت پر دلالت کرتی ہیں، اور یہ کہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور انہیں اپنی مخلوق اور اس کے اعضا میں اپنا تصرف دکھایا، جسے چاہے حرکت دیتا ہے اور جسے چاہے بیکار کر دیتا ہے اور ان کے لئے یہ حقیقت کھل کر سامنے آگئی کہ پوری کائنات اس کے ہاتھ میں ہے، مردہ سے زندہ کو اور زندہ سے مردہ کو نکالتا ہے اور وہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔

۲۔ عمران کی بیوی کی نذر

سیدنا زکریا کے خاندان سے عمران کی بیوی نے نذر مانی، اور وہ صالح اور نیک خاتون تھیں، اللہ اور اس کے دین سے پیار کرتی تھیں، کہ اگر اللہ نے انہیں بیٹا دیا تو اسے اللہ کے دین کی خدمت کیلئے وقف کر دیں گی اور انہوں نے اللہ سے اس بچے کو قبول کر لینے اور اس سے اپنے دین اور بندوں کو نفع دینے کی درخواست کی اور یہ بھی درخواست کی کہ وہ اللہ کی طرف سے دین کی دعوت دینے والے ہوں اور ہدایت کے امام ہوں۔

۳۔ کہا کہ میرے رب میں تو مؤنث لے کر آئی

نیک خاتون نے ایک کام کا ارادہ کیا اور اللہ نے ایک (اور) کام کا ارادہ کیا، اللہ اپنے بندوں کی مصلحت خوب جانتا ہے، جب وہ لڑکی کو جنم

دے گی تو اس سے غمگین ہوگی اور اس پر غمگینی چھائی رہے گی لیکن پیدا ہونے والی وہ لڑکی عام لڑکیوں کی طرح نہیں تھی۔ بلکہ وہ عبادت میں زیادہ مضبوط ہوگی۔ اطاعت اور نیکیوں میں بہت سے لڑکوں سے زیادہ بلند ہمت ہوگی۔ اور جب اللہ نے ایک خاص حکمت کے تحت جسے وہ خوب جانتا تھا چاہا کہ وہ لڑکی ہو۔ نبوت کا بارگراں مردوں پر ہی ڈالا جا سکتا ہے۔ پس اللہ نے مقدر کیا کہ وہ ایک نیک نبی کی ماں ہو۔ جن کی بڑی شان ہوگی

"جب عمران کی بیوی نے (حالتِ حمل میں) عرض کیا کہ اے پروردگار! میں نے نذر مانی ہے۔ آپ کے لئے اس بچہ کی جو میرے پیٹ میں ہے کہ وہ آزاد رکھا جائے گا سو آپ مجھ سے (بعد ولادت) قبول کر لیجئے۔ بیشک آپ خوب جاننے والے سننے والے ہیں۔ پھر جب لڑکی جنی (حسرت سے) کہنے لگیں کہ اے میرے رب میں نے تو وہ حمل لڑکی جنی حالانکہ اللہ زیادہ جانتا ہے اس کو جو انہوں نے جنی اور لڑکا (جو انہوں نے چاہا تھا) اس لڑکی کے برابر نہیں، اور میں نے اس لڑکی کا نام مریم رکھا اور میں اسکو اور اس کی اولاد کو آپ کی پناہ میں دیتی ہوں" (آل عمران ۳۵ - ۳۶)

۴۔ نیک لڑکی پر اللہ کی خاص نظر کرم

اپنے تعلق کی بنا پر وہ سیدنا زکریا کی کفالت میں تھیں اور اللہ کی اس پر خاص نظر تھی، اللہ تعالیٰ انہیں جگہ جگہ کے بے موسم پھلوں سے نوازتے تھے تاکہ ان میں سے جتنا چاہیں اور جتنا چاہیں کسی اور کو دے دیں۔

"پس ان (مریم) کو ان کے رب نے بوجہ احسن قبول فرمالیا اور عمدہ طور پر

www.abulhasanalinadwi.org

ان کو نشو و نما دیا اور (حضرت) زکریا کو ان کا سرپرست بنایا، سو جب کبھی زکریا ان کے پاس عبادت خانہ میں تشریف لاتے تو ان کے پاس کچھ کھانے پینے کی چیزیں پاتے اور (یوں) فرماتے کہ اے مریم یہ چیزیں تمہارے واسطے کہاں سے آئیں وہ کہتیں کہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے آئیں، بے شک اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں بے استحقاق رزق عطا فرماتے ہیں۔ (آل عمران: ۳۷)

۵۔ رحیم رب کی طرف سے الہام

اللہ نے زکریا کو الہام کیا، اور وہ نہایت عقلمند، ذکی اور نبیوں میں سے تھے کہ جو اللہ نیک لڑکی کو جسے اس کی ماں نے اللہ کیلئے خاص کیا تھا اور اس کی نذر مانی تھی اور اس کے لئے دعا کی تھی اور جو خود بھی عبادت اور اطاعت میں طاق تھی۔ بے موسم پھلوں سے نواز سکتا ہے اور وہ ایک نہایت بوڑھے اور کمزور شخص کو بچے سے بھی نواز سکتا ہے، جس کی عمر کی زیادتی اور بیوی کے بانجھ ہونے کی وجہ سے امید ہی جاتی رہی تھی، اور عام عادت یہی ہے کہ ایسی حالت میں آدمی کے اولاد نہیں ہوتی۔

ان کی ہمت بلند ہوئی، امید نے انگڑائی لی، اللہ کے ساتھ تعلق مضبوط ہوا ان کی زبان سے ایک ایسی دعا نکلی جس پر ملائکہ نے آمین کہی اور اس پر اللہ کی رحمت جوش میں آگئی اور وہ سب مہربان رب کی طرف سے الہام اور غالب جاننے والے کی طرف سے مقدر تھا۔

"اس موقع پر زکریا نے اپنے رب کو پکارا اور کہا کہ اے میرے رب مجھے اپنی جناب سے کوئی پاک اولاد نصیب فرمائیے بے شک تو بہت دعا

www.abulhasanalinadwi.org

سننے والا ہے"۔ (آل عمران: ۳۸)

۶۔ بیٹے کی خوشخبری

اللہ نے ان کی دعا قبول کی، اور انہیں بیٹے کی ولادت کے قریبی زمانے میں بیٹے کی خوشخبری دی، انسان جلد باز ہے، انہوں نے اتنی بڑی بات کے ہونے اور اس کے ظہور کے قرب کی نشانی مانگی اور کہا!

" اے میرے رب میرے واسطے کوئی نشانی مقرر کر دیجئے، اللہ نے فرمایا کہ تم تین دن تک سوائے اشارہ کے لوگوں سے بات نہیں کر سکو گے اور صبح و شام اپنے رب کا بہت ذکر و تسبیح کرتے رہیے (آل عمران: ۴۱)

قدرت والا چیزوں کی خاصیتیں سلب کر سکتا ہے، وہ بولنے والی زبان کو ایسا گونگا کر سکتا ہے کہ وہ ایک کلمہ بھی نہ کہہ سکے وہ اپنی مخلوقات میں جو خاصیتیں چاہے دے سکتا ہے اور وہ طاقت دے کر روک سکتا ہے اور دے بھی سکتا ہے۔

۷۔ اللہ کی قدرت اور نشانیاں

اللہ کی قدرت اور نشانیاں ان کے جسم، گھر اور خاندان میں ظاہر ہوئیں یحیٰی کی ولادت ہوئی اس سے ان کی آنکھ ٹھنڈی ہوئی، ان کی طاقت بڑھی اور ان کی دعوت باقی رہی، قرآن کو سنو کہ وہ اس قصہ کو کبھی مختصر اور کبھی کسی قدر تفصیل سے بیان کرتا ہے

" اور زکریا کا تذکرہ کیجئے جبکہ انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ اے میرے رب مجھ کو لا وارث مت رکھیو، اور سب وارثوں سے بہتر آپ ہی ہیں۔ سو

www.abulhasanalinadwi.org

ہم نے ان کی دعا قبول کر لی اور ہم نے ان کو یحییٰ فرزند عطا فرمایا اور ان کی خاطر سے ان کی بی بی کو (جو کہ بانجھ تھیں) اولاد کے قابل کر دیا، یہ سب نیک کاموں میں دوڑتے تھے اور امید و بیم کے ساتھ ہماری عبادت کرتے تھے اور ہمارے سامنے دب کر رہتے تھے۔"

(الانبیاء: ۹۰-۸۹)

۸۔ یحییٰ بارِ نبوّت اُٹھاتے ہیں

یحییٰ پیدا ہوتے ہیں، اپنے ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنتے ہیں اپنے عظیم والد کے جانشین ہوتے ہیں۔ خالص دین اور اللہ کی طرف دعوت دینے کا بارِ گراں اٹھاتے ہیں، ان میں بچپن ہی سے شرافت و نجابت کے آثار ظاہر ہوتے ہیں، لڑکپن میں علم کے خاص شغف سے مالامال ہوتے ہیں، در جوانی میں صلاح و تقویٰ کی صفات سے مزین و آراستہ ہیں۔ والدین کی محبت، پیار اور نیکی میں اپنے ہمجولیوں اور ساتھیوں سے ایسے ممتاز اور مشہور ہوتے ہیں کہ ان کی طرف انگلیوں سے اشارے کیے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اے یحییٰ! کتاب کو مضبوط ہو کر لو، اور ہم نے ان کو (ان کے) لڑکپن ہی میں (دین کی) سمجھ اور خاص اپنے پاس سے رقتِ قلب اور پاکیزگی (اخلاق کی) عطا فرمائی تھی، اور وہ بڑے پرہیزگار اور اپنے والدین کے خدمت گزار تھے اور وہ (خلق کے ساتھ) سرکشی کرنے والے (یا حق تعالیٰ کی) نافرمانی کرنے والے نہ تھے اور ان کو اللہ تعالیٰ کا سلام پہنچے جس دن کہ وہ پیدا ہوئے اور جس دن کہ وہ انتقال کریں گے اور جس دن (قیامت میں) زندہ ہو کر اٹھائے جائیں گے۔"

(مریم: ۱۲ تا ۱۵)

www.abulhasanalinadwi.org

سیدنا عیسیٰ ابن مریمؑ کا قصہ

۱- معجزہ ـــــ عادت کے خلاف

سیدنا عیسیٰؑ کا دور آتا ہے، وہ ہمارے نبی پاکؐ سے پہلے آخری رسول ہیں، اور وہ ایسا قصہ ہے جس سے اللہ کا زبردست ارادہ، اللہ کی مطلق قدرت اور اللہ کی لطیف اور باریک حکمت ظاہر ہوتی ہے، ان کا سارا معاملہ ہی عادت کے خلاف (معجزہ) ہے۔ ان کی ولادت عادت کے خلاف (معجزہ) ہے، جس میں عقلمندوں کی عقلیں حیران ہو گئیں اور جس میں طبیعی قوانین ختم ہو گئے اور جو شخص نیچر کے ان قوانین کو "معبود" کی طرح یقینی مانتا ہے۔ اس کا اس پر ایمان اور اس کی تصدیق پارہ پارہ ہو گئی اور جو تجربہ، مشاہدہ، طبعی احکام اور نیچر پر فرشتہ کی طرح ایمان لایا کہ جیسے ان میں کوئی تغیّر و تبدل نہیں ہوتا۔ اور اللہ کی اس قدرت سے بے خبر رہا جو ہر چیز پر حاوی اور ہر چیز پر غالب ہے، اس کے ارادے کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں ہو سکتی۔

"اس کا کام یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کو چاہتا ہے تو اُسے کہتا ہے ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے"۔

یہ کوئی بات نہیں ہے وہ اللہ پیدا کرنے والا، باری، تصویر بنانے والا ہے، اس کے اچھے نام ہیں، زمین و آسمان کی ہر چیز اس کی تسبیح بیان کرتی

www.abulhasanalinadwi.org

ہے اور وہ غالب حکمت والا ہے۔" (سورۃ الحشر)

اور جو ماں اور باپ دونوں کے بغیر پانی اور مٹی سے آدم کی پیدائش مان چکا ہو اور تنہا ماں سے بغیر باپ کے ولادت . . . . . ماں اور باپ دونوں کے بغیر ولادت، تصدیق کے لحاظ سے کہیں آسان ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

"بیشک عیسیٰؑ کی مثال اللہ کے ہاں آدم کی طرح ہے اسے اللہ نے مٹی سے پیدا کیا پھر اس سے کہا ہو، پس ہو گیا۔"

(آل عمران)

۲ - عجیب کام

سیدنا عیسیٰؑ کا سارے کا سارا کام عجیب ہے، ان کی ولادت ایسے زمانہ میں ہوئی جس میں یونان علوم عقلیہ اور ریاضی میں پورے عروج پر تھا اور طب کی پوری حکمرانی تھی۔

۳ - ظاہری اسباب کے سامنے یہود کا جھکاؤ

یہود اپنے زمانے کے مروجہ علوم کے سامنے جھک گئے حالانکہ وہ ایسی امت تھے جن میں نبی کثرت سے ہوئے ہیں، روح اور اس سے متعلقہ چیزوں کے انکار میں ان کی شہرت تھی، اور جو چیز دیکھتے ان کی عادت تھی کہ اس کی مادی تفسیر کرتے، ان کے ہاں کسی چیز کا وجود اور کسی حادثہ کا امکان

www.abulhasanalinadwi.org

بغیر سبب اور علت کے نہ تھا۔ اسی وجہ سے وہ معجزات جن سے اللہ نے سیدنا عیسیٰؑ کو نوازا وہ تنگ مادی عقل کا علاج تھے، وہ زمانہ کی ضرورت اور آواز تھے۔

یہود نے ظاہر پر غور کیا اور مغز کے بجائے چھلکوں سے چمٹے رہے، حقیقت کے بجائے ظاہر پر جمے رہے۔ عنصر اور خون کے مقدس ہونے پر مال اور مادہ سے محبت میں کافی آگے چلے گئے، زندگی پر ٹوٹ پڑے اور ان کے دل سخت ہو گئے اور ان کی طبیعتیں خشک ہو گئیں، کمزور پر ان کا دل نہیں پسیجتا تھا اور نہ فقیر کے ساتھ ہمدردی سے پیش آتے تھے اور جس شخص کی رگوں میں یہودی خون نہ ہو اس سے حیوانات اور کتوں یا جمادات (جن میں روح نہیں ہوتی) جیسا سلوک کرتے تھے، طاقتور امیروں کے سامنے دب جاتے اور چھوٹے فقیروں کو دباتے، طاقت کے وقت سخت ہو جاتے اور عاجزی کے وقت نرم ہو جاتے۔ ان میں ذلت اور غلامی کی زندگی رچ بس گئی تھی، جس میں ایک عرصۂ دراز تک شام اور فلسطین میں رومی حکومت کے تحت وہ رہ چکے تھے، ان میں منافقت، سپردگی، حیلے بہانے، مکر و فریب اور خفیہ تحریکوں اور سازشوں کے جذبات راہ پا گئے تھے۔

۴۔ حقارت اور سرکشی

ان میں نبیوں کو گھٹیا سمجھنے کی عادت رچ بس گئی تھی اور ان پر جری ہو گئے تھے یہاں تک کہ قتل کرنے میں، سودی معاملہ اور دینی تعلیمات کو بے کار سمجھنا، سختی اور ظلم، انسانی مہر و محبت کا ضعف وغیرہ چیزیں عام تھیں ان میں

www.abulhasanalinadwi.org

سے اکثر کے دل خالص اللہ کی محبت اور انسان پر مہربانی سے خالی تھے چاہے اس کی اصل اور فضیلت اور انسانیت کا احترام کتنا ہی کیوں نہ ہو، وہ ہمدردی اور برابری نیکی اور بخشش کے الفاظ ہی تقریباً بھول گئے تھے وہ نبوت ورسالت پر ایمان رکھتے تھے، اس لیے کہ ان میں بہت سے نبی ہوئے اور ان کے صحیفے اور کتابیں ان کی باتوں سے پُر تھے، لیکن آخری زمانہ میں ان کی حالت یہ ہوگئی تھی کہ وہ وہی مانتے اور اس چیز پر ایمان لاتے جو ان کی خواہش کے موافق ہوتی ان کی سیرت و اخلاق میں مددگار ہوتی، جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے۔ جس نے ان پر تنقید کی اور ان کا محاسبہ کیا اور انھیں صحیح دین اور صاف حق اور حالت کی اصلاح کی طرف بلایا اس کے دشمن بن جاتے اور اس سے جنگ کرتے، وہ بہتان تراشی اور من گھڑت جھوٹ، سچ کو چھپانے اور جھوٹی گواہی دینے میں بڑے جری تھے۔

۵- بنی اسرائیل پر اللہ کا احسان

اور وہ ایسی امّت تھے جو عقیدۂ توحید کی وجہ سے اس وقت کی موجودہ امتوں میں ممتاز تھی اور دوسروں پر ان کی فضیلت کا راز بھی یہی تھا اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔

"اے بنی اسرائیل! میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر کی۔ اور یہ کہ میں نے تمھیں جہان والوں پر فضیلت دی ہے"۔

(البقرہ)

www.abulhasanalinadwi.org

۶ - احسان کی نا قدری

لیکن ان میں شرک و بت پرستی دوسرے مشرک قبیلوں کے ساتھ میل جول اور حکومت کی وجہ سے راہ پا گئی تھی، نبیوں کی تعلیمات سے مدت دراز کی وجہ سے دور ہو گئے تھے۔ عقائد خراب اور عادتیں جاہلوں جیسی ہو گئی تھیں انھوں نے مصر میں بچھڑے کی پوجا کی، عزیر کی تعظیم اور تقدیس میں بہت آگے بڑھ گئے۔ یہاں تک کہ انسانی حدود کو بھی کراس کر گئے، ان میں اس قدر برائی آ گئی تھی کہ انھوں نے شرک و بت پرستی کے بعض کام، سحر اور کفر، نہایت برے کام اللہ کے بعض نبیوں کی طرف منسوب کیے اور ان کے بارے میں اللہ سے بھی نہ ڈرے۔

۷ - فخر اور اترانا

اس سب کے باوجود نسب پر بہت ہی فخر کرتے اور اتراتے تھے، آرزوں اور خوابوں پر انھیں بڑا اعتماد تھا، کہا کرتے تھے "ہم اللہ کے بیٹے اور چہیتے ہیں" اور کہا کرتے۔

"ہمیں ہرگز آگ نہیں چھوئے گی مگر چند دن"

(البقرہ)

www.abulhasanalinadwi.org

۸- مسیحؑ کی ولادت مشہور محسوسات کیلیے چیلنج

مسیحؑ کی ولادت اور ان کی زندگی، ان کی دعوت اور معیشت ان سب کے لیے ایک چیلنج تھی یہ مروجہ محسوسات کے لیے چیلنج تھی، مروجہ مشہور عادات و اعمال اور رائج شدہ قوانین اور وہ بلند اقدار جن پر یہود کا ایمان تھا، وہ عادتیں جن میں وہ ایک دوسرے سے آگے بڑھتے تھے اور اس میں ایک دوسرے سے جنگ کرنے پر بھی آجاتے تھے۔ ان سب کے لیے وہ (مسیح) ایک چیلنج تھے ان کی ولادت عام طریقے سے ہٹ کر ہوئی۔ انھوں نے پنگھوڑے میں لوگوں سے بات چیت کی، ایک فقیر اور سب سے ہٹ کر اللہ کی طرف ہو جانے والی ماں کی گود میں پرورش پائی اور ایسی فضا اور ماحول میں زندگی گزاری جو طعنوں سے بھری ہوئی تھی، جو بڑائی اور امیری کے مظاہر سے دور تھی۔ وہ غریب لوگوں کے ساتھ بیٹھتے، انھیں کھلاتے، ان سے پیار کرتے، غریب اور کمزور لوگوں سے ہمدردی سے پیش آتے، امیر اور غریب حاکم و محکوم، شریف اور گھٹیا میں کوئی فرق نہ کرتے تھے۔

۹- مسیحؑ کے معجزے

اللہ نے انھیں نبوت اور وحی سے سرفراز فرمایا، انھیں انجیل دی۔ اور جبریل کے ذریعہ ان کی مدد کرائی اور روشن معجزے دیئے، اللہ ان معجزوں کے ذریعے ان بیماروں کو شفا دیتا تھا جن کے علاج سے ڈاکٹر

www.abulhasanalinadwi.org

عاجز آجاتے، اندھے اور کوڑھی ٹھیک ہو جاتے، وہ اللہ کے حکم سے مُردوں کو زندہ کر دیتے وہ لوگوں کے لیے مٹی سے پرندے بناتے، ان میں پھونکتے وہ اللہ کے حکم سے زندہ ہو جاتے، وہ لوگوں کو جو وہ کھاتے اور جو گھروں میں جمع رکھتے وہ بھی بتا دیتے تھے۔

ان سب (معجزات) سے جو رسولوں کے معجزات کی اطلاع تورات میں آئی تھی اور اللہ کی قدرت کی باتیں ان سے لوگوں کا یقین وہ اور بڑھاتے اور ایمان تازہ کرتے تجربہ اور محسوسات کی عبادت کو جھٹلاتے لوگ اللہ کی وسیع قدرت اور ربانی ارادہ سے انکار کرنے لگے وہ اس پر ڈٹ گئے کہ جو علم وہ رکھتے ہیں اور جس کا انھوں نے مشاہدہ کیا ہے اس پر کسی نئی بات یا مزید بات کی گنجائش نہیں۔

۱۰- ان کی دینی دعوت اور یہود کی تکذیب

انھوں (مسیح) نے یہود کو ان بہت سی باتوں میں جو ان کے خیال میں بیٹھی ہوئی تھیں اور ان میں مبالغہ کیا تھا جھٹلایا اور یہودیوں نے اللہ کی حلال کردہ چیزوں کو حرام اور حرام کو حلال سمجھ رکھا تھا وہ انھیں دین کے مغز اور روح اصل اور حقیقت کی طرف بلاتے تھے، وہ انھیں اللہ سے ایسی محبت کرنے کی طرف بلاتے تھے جو ہر محبت پر غالب ہو۔ اور انسانوں کے ساتھ رحمت و مہربانی اور ان کے احترام، فقیروں کی ہمدردی کی طرف بلاتے تھے وہ انھیں خالص توحید کی طرف بلاتے تھے۔ اور جاہلی عادات اور غلط عقیدے جو نبیوں کے دین میں داخل ہو

www.abulhasanalinadwi.org

گئے تھے سے روکتے تھے۔

۱۱- یہود ان سے لڑائی کی ٹھان لیتے ہیں

یہ سب باتیں یہود پر گراں گزریں اور ان سے جنگ کی ٹھان لی اور انھیں ایک ہی قوس سے مارا، تہمتوں اور بہتانوں کی ان پر یلغار کر دی، انھیں بہت برا کہنا شروع کر دیا، ان کی پاک دامن ماں مریم بتول پر طعنے اور تہمت رکھ دی، ان کی ڈٹ کر مخالفت کی، ان کے لیے بدمعاشوں کو تیار کیا اور ان کے راستے بند کر دیئے۔

۱۲- قرآن میں عیسیٰؑ کا قصّہ

پھر ان سے خلاصی پانے اور انھیں قتل کرنے کا ارادہ کر لیا، اللہ نے انھیں بچا لیا، اور ان کی تدبیر انھی پر لوٹا دی، انھیں اپنی طرف اٹھا لیا اور انھیں عزت دی، قرآن میں ان کا قصہ پڑھیئے۔

(اس وقت کو یاد کرو) جبکہ فرشتوں نے (یہ بھی) کہا کہ اے مریمؑ! بیشک اللہ تعالےٰ تم کو بشارت دیتے ہیں ایک کلمہ کی جو من جانب اللہ ہوگا، اس کا نام (لقب) مسیح عیسیٰ بن مریم ہوگا، باآبرو ہوں گے دنیا میں اور آخرت میں اور منجملہ مقربین کے ہوں گے اور آدمیوں سے کلام کریں گے گہوارہ میں (یعنی بالکل بچپن میں بھی) اور بڑی عمر میں بھی اور شائستہ لوگوں میں سے ہوں گے (حضرت مریمؑ) بولیں اے میرے پروردگار! کس طرح ہوگا میرا

www.abulhasanalinadwi.org

بچہ حالانکہ مجھ کو کسی بشر نے ہاتھ نہیں لگایا، اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ ویسے ہی (بلا مرد کے) ہوگا (کیونکہ) اللہ تعالےٰ جو چاہیں پیدا کر دیتے ہیں، جب کسی چیز کو پورا کرنا چاہتے ہیں تو اس کو کہہ دیتے ہیں کہ ہو جا پس وہ چیز ہو جاتی ہے اور اللہ تعالےٰ ان کو تعلیم فرما دیں گے (آسمانی) کتابیں اور سمجھ کی باتیں اور (بالخصوص) توراۃ اور انجیل اور ان کو (تمام) بنی اسرائیل کی طرف بھیجیں گے (پیغمبر بنا کر) میں تم لوگوں کے پاس (اپنی نبوت پر) کافی دلیل لے کر آیا ہوں تمھارے رب کی طرف سے، وہ یہ ہے کہ تم لوگوں کے لیے گارے سے ایسی شکل بناتا ہوں جیسے پرندہ کی شکل ہوتی ہے پھر اس کے اندر پھونک مار دیتا ہوں جس سے وہ (جاندار) پرندہ بن جاتا ہے خدا کے حکم سے اور میں اچھا کر دیتا ہوں مادر زاد اندھے کو اور برص (جذام) کے بیمار کو اور زندہ کر دیتا ہوں مردوں کو خدا کے حکم سے اور میں تم کو بتلا دیتا ہوں جو کچھ اپنے گھروں میں کھا کر آتے ہو اور جو رکھ کر آتے ہو، بلاشبہ ان میں (میری نبوت کی) کافی دلیل ہے تم لوگوں کے لیے اگر تم ایمان لانا چاہو، اور میں اس طور پر آیا ہوں کہ تصدیق کرتا ہوں اس کتاب کی جو مجھ سے پہلے تھی یعنی توراۃ کی اور اس لیے آیا ہوں کہ تم لوگوں کے واسطے بعض ایسی چیزیں حلال کر دوں جو تم پر حرام کر دی گئیں تھیں اور میں تمھارے پاس دلیل (نبوت) لے کر آیا ہوں، حاصل یہ کہ تم لوگ اللہ تعالےٰ سے ڈرو اور میرا کہنا مانو، بیشک اللہ تعالےٰ میرے بھی رب ہیں اور تمھارے بھی رب ہیں سو تم لوگ اس کی عبادت کرو۔ بس یہ ہے راہ راست۔ سو جب حضرت عیسیٰؑ نے انکار دیکھا تو آپ نے فرمایا کوئی ایسے آدمی بھی ہیں جو میرے مددگار ہو جاویں اللہ کے واسطے حواریین بولے کہ ہم ہیں مددگار اللہ (کے دین) کے ہم اللہ تعالےٰ پر ایمان لائے

www.abulhasanalinadwi.org

اور آپ اس کے گواہ رہیئے ہم اس کے فرمانبردار ہیں۔ اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے ان چیزوں (یعنی احکام) پر جو آپ نے نازل فرمائیں اور پیروی اختیار کی ہم نے (ان) رسول کی سو ہم کو ان لوگوں کے ساتھ لکھ دیجیے جو تصدیق کرتے ہیں اور ان لوگوں نے خفیہ تدبیر کی اور اللہ تعالیٰ نے خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ سب تدبیریں کرنے والوں سے اچھے ہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰؑ (کچھ غم نہ کرو) بیشک میں تم کو وفات دینے والا ہوں۔ اور (فی الحال) میں تم کو اپنی طرف اٹھائے لیتا ہوں اور تم کو ان لوگوں سے پاک کرنے والا ہوں جو منکر ہیں اور جو لوگ تمہارا کہنا ماننے والے ہیں ان کو غالب رکھنے والا ہوں ان لوگوں پر جو کہ (تمہارے) منکر ہیں روزِ قیامت تک، پھر میری طرف ہوگی سب کی واپسی سو میں تمہارے درمیان (عملی) فیصلہ کردوں گا ان امور میں جن میں تم باہم اختلاف کرتے تھے۔ تفصیل (فیصلہ کی) یہ ہے کہ جو لوگ (ان اختلاف کرنے والوں میں) کافر تھے سو ان کو سخت سزا دوں گا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اور ان لوگوں کا کوئی حامی (طرفدار) نہ ہوگا۔ اور جو لوگ مومن تھے اور انھوں نے نیک کام کیے تھے سو ان کو اللہ تعالیٰ (ان کے ایمان اور نیک کام کا) ثواب دیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ محبت نہیں کرتے ظلم کرنے والوں سے۔ یہ ہم تم کو پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں جو کہ (آپ کے) منجملہ دلائل (نبوت) کے ہے اور منجملہ حکمت آمیز مضامین کے ہے، بیشک حالتِ عجیبہ (حضرت) عیسیٰؑ کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشابہ حالتِ عجیبہ (حضرت) آدم علیہ السلام کے ہے کہ ان (کے قالب) کو مٹی سے بنایا پھر ان کو حکم دیا (جاندار) ہو جا بس وہ (جاندار) ہو گئے۔ یہ امر واقعی آپ کے پروردگار کی طرف سے (بتلایا گیا)

www.abulhasanalinadwi.org

سو آپ شبہ کرنے والوں میں سے نہ ہو جائیے۔"

(آل عمران: ۴۴ تا ۶۰)

۱۳- قرآن میں ان کی سیرت اور دعوت

ان کی سیرت اور دعوت کا وصف جو اللہ نے قرآن مجید میں بیان کیا ہے پڑھیے۔

" وہ بچہ (خود ہی) بول اٹھا کہ میں اللہ کا (خاص) بندہ ہوں، اس نے مجھ کو کتاب (یعنی انجیل) دی اور اس نے مجھ کو نبی بنایا (یعنی نبی بنا دے گا) اور مجھ کو برکت والا بنایا میں جہاں کہیں بھی ہوں اور اس نے مجھ کو نماز اور زکواۃ کا حکم دیا جب تک میں (دنیا میں) زندہ رہوں اور مجھ کو میری والدہ کا خدمت گزار بنایا اور اس نے مجھ کو سرکش بدبخت نہیں بنایا اور مجھ پر (اللہ کی جانب سے) سلام ہے جس روز میں پیدا ہوا اور جس روز مروں گا اور جس روز (قیامت) میں زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا۔"

(مریم: ۳۰ تا ۳۳)

۱۴- پرانی کشمکش

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو بھی وہی پیش آیا جو ان سے پہلے انبیاءؑ کو پیش آیا تھا ان سے رئیس اور امیر لوگ دور ہٹ گئے اور ان امیروں اور طاقتوروں نے انھیں چھوڑ دیا اور ان پر ایمان لانے اور ان کی پیروی میں انھیں شرم و عیب

www.abulhasanalinadwi.org

محسوس ہوئی ریاست و رہنمائی، امتیاز اور سیادت کے جس مقام پر تھے وہاں سے (نیچے آنا) اترنا انھیں گراں گزرا اللہ نے سچ فرمایا:-

"اور ہم نے کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) نہیں بھیجا مگر وہاں کے خوشحال لوگوں نے یہی کہا کہ ہم تو ان احکام کے منکر ہیں جو تم کو دے کر بھیجا گیا ہے۔ اور انھوں نے یہ بھی کہا کہ ہم مال اور اولاد میں تم سے زیادہ ہیں اور ہم کو کبھی عذاب نہ ہوگا۔"

(السبا: ۳۴-۳۵)

۱۵- عام لوگوں اور فقراء کا ایمان

جب عیسےٰؑ ان سے مایوس ہو گئے اور ان میں ضد اور کفر کا مشاہدہ کر لیا اور جان لیا کہ جو صاف کھلی نشانیاں اور معجزات وہ لے کر آئے ہیں اس کا انھوں نے انکار کر دیا ہے جن کا انھیں یقین کر لینا چاہیئے تھا اور وہ انھیں چھوٹا سمجھتے ہیں اس لیے کہ وہ طاقتور ہیں نہ مالدار- انھوں نے عام لوگوں اور فقیروں کا رخ کیا. ان کے دل نرم ہو گئے- اور ان کے نفس پاکیزہ ہو گئے اس لیے کہ وہ اپنے دائیں ہاتھ کی محنت اور خون پسینے کی کمائی سے کھاتے تھے وہ نسبی لحاظ سے ایک دوسرے پر فخر کرتے اور نہ عزت وجاہ اور منصب میں ایک دوسرے سے بازی لگاتے ان میں ایک جماعت ایمان لے آئی، ان میں دھوبی اور مچھلیاں پکڑنے والے اور اہل حرفت اور پیشوں والے لوگ تھے-

www.abulhasanalinadwi.org

۱۶- ہم اللہ کے انصار ہیں

پس وہ مسیحؑ پر ایمان لے آئے اور ان کے ارد گرد جمع ہو گئے اور اپنے ہاتھ ان کے ہاتھ میں دے دیئے اور کہا ہم اللہ کے انصار ہیں، اللہ فرماتا ہے۔

"سو جب حضرت عیسےٰؑ نے ان سے انکار دیکھا تو آپ نے فرمایا کوئی ایسے آدمی بھی ہیں جو میرے مددگار ہو جاویں اللہ کے واسطے، حواریین بولے کہ ہم ہیں مددگار اللہ (کے دین) کے، ہم اللہ تعالےٰ پر ایمان لائے اور آپ اس کے گواہ رہیئے کہ ہم فرمانبردار ہیں۔ اے ہمارے رب ہم ایمان لے آئے ان چیزوں (یعنی احکام) پر جو آپ نے نازل فرمائیں اور پیروی اختیار کی ہم نے (ان) رسول کی، سو ہم کو ان لوگوں کے ساتھ لکھ دیجیے جو تصدیق کرتے ہیں"۔ (آل عمران: ۵۲-۵۳)

۱۷- ان کی سیاحت اور دعوت

سیدنا عیسےٰؑ اپنے اکثر اوقات سیاحت اور ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے میں گزارتے، وہ بنی اسرائیل کو اللہ کی طرف بلاتے اور ان کی گمشدہ بھیڑوں کو ان کے رب اور مالک کی طرف بلاتے، ان دعوتی چلنے پھرنے کے پروگراموں میں آسانی اور تکلیف تنگی اور کشائش ان کا ساتھ دیتی، وہ صبر سے اسے برداشت کرتے اور اسے شکر سے قبول کرتے، بھوک پر صبر کرتے اور قوت لا یموت پر گذارہ کرتے۔ (یعنی جو مل جاتا اس پر گذارہ کرتے)

www.abulhasanalinadwi.org

۱۸- مددگار آسمانی دسترخوان طلب کرتے ہیں

مددگار صبر سختی برداشت کرنے، ثبات اور زہد کے اس درجہ پر نہ تھے جب انھیں قدرے تکلیف پہنچی تو انھوں نے سیدنا عیسیٰؑ سے طلب کیا کہ وہ اللہ سے مانگیں کہ وہ ان کے لیے آسمان سے دسترخوان اتارے جس سے وہ کھاتے رہیں اور بھوک کے بعد سیر ہو جایا کریں اور تکلیف کے بعد آرام و نعمت پائیں۔

۱۹- بے ادبی

اپنے سوال میں مؤدب نہ تھے، انھوں نے کہا "کیا تیرا رب طاقت رکھتا ہے کہ ہم پر آسمان سے دسترخوان اتارے؟"

(المائدہ)

عیسیٰؑ کو ان کے سوال پر کوئی تعجب نہ ہوا، جس انداز سے انھوں نے خطاب کیا تھا وہ انھیں پسند نہ آیا، سب نبی اپنی امتوں سے ایمان بالغیب کا مطالبہ کرتے ہیں اور اسی کا مکلّف بناتے ہیں، معجزات کھلونے نہیں ہیں جن سے بچوں کو کھلایا جائے اور تسلی دی جائے۔ بلکہ وہ تو اللہ کی نشانیاں ہیں جو اللہ نبیوں کے ہاتھ پر جب چاہتا ہے ظاہر کرتا ہے اور ان کی وجہ سے بندوں پر اللہ کی حجت قائم ہوتی ہے۔ ان کے ظہور اور انکار کے بعد مہلت نہیں ملتی۔

www.abulhasanalinadwi.org

۲۰ - اپنی قوم کو بُرے انجام سے ڈراوا

اس وجہ سے سیدنا عیسیٰؑ کو ان پہ خوف ہوا، انھیں بُرے انجام سے ڈرایا اور انھیں اللہ تعالےٰ کے امتحان سے روکا کہ وہ اس سے کہیں بلند و بالا ہے۔

۲۱ - ان کا اصرار و زاری

لیکن حواری اپنے سوال پر اڑے رہے اور کہا کہ وہ صحیح سنجیدگی۔۔۔ سے یہ سوال کرتے ہیں۔ امتحان کا ارادہ نہیں کرتے، بلکہ اطمینان چاہتے ہیں اور تاکہ یہ آنے والی نسلوں کے لیے یادگار ہو؛ اور ایسا قصّہ ہو جو بیان کیا جائے اور زمانے کے ساتھ ساتھ اس کی روایت کی جاتی رہے، پس یہ اس دین کی سچائی کی دلیل اور سچے حواریوں اور پہلے مومنوں کی قدر و منزلت ہو گی۔

۲۲ - قرآن قصّہ بیان کرتا ہے

قرآن کو یہ قصہ بیان کرنے دیجیے۔

" وہ وقت قابل دید ہے جبکہ حواریین نے عرض کیا کہ اے عیسیٰؑ ابن مریم! کیا آپ کے رب ایسا کر سکتے ہیں کہ ہم پہ آسمان سے کچھ کھانا نازل فرمائیں؛

www.abulhasanalinadwi.org

آپ نے فرمایا کہ خدا سے ڈرو اگر تم ایمان دار ہو، وہ بولے کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس میں سے کھائیں اور ہمارے دلوں کو پورا اطمینان ہو جائے۔ اور ہمارا یہ یقین اور بڑھ جائے کہ آپ نے ہم سے سچ بولا ہے اور ہم گواہی دینے والوں میں سے ہو جائیں۔ عیسیٰؑ ابن مریم نے دعا کی کہ اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! ہم پر آسمان سے کھانا نازل فرمایئے کہ وہ ہمارے لیے یعنی ہم جو اوّل ہیں اور جو بعد ہیں سب کے لیے ایک خوشی کی بات ہو جائے اور آپ کی طرف سے ایک نشان ہو جائے اور آپ ہم کو عطا فرمایئے اور آپ سب عطا کرنے والوں سے اچھے ہیں۔ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں وہ کھانا تم لوگوں پر نازل کرنے والا ہوں پھر جو شخص تم میں سے اس کے بعد ناحق شناسی کرے گا تو میں اس کو ایسی سزا دوں گا وہ سزا دنیا جہان والوں میں سے کسی کو نہ دوں گا"۔

(سورہ انعام ۱۱۲ - ۱۱۵)

۲۳- یہود سیدنا عیسیٰؑ سے چھٹکارے کی کوشش کرتے ہیں

یہود کے صبر ان کی ضد اور عداوت کا پیمانہ لبریز ہو گیا، انھوں نے سیدنا عیسیٰؑ سے چھٹکارا حاصل کرنے کا ارادہ کیا، وہ رومی حاکم کے پاس ان کا کیس لے گئے اور کہا کہ یہ بھڑکانے والا آدمی ہے۔ گمراہی کے باعث ہمارے دین سے نکل گیا ہے وہ اشتراکی ہے اور آزاد ہے اور ہمارے جوانوں کو قابو کر لیا۔ وہ اس پر فریفتہ ہو گئے، ہمارا کام جدا کر دیا، ہمارے عقلمندوں کو بیوقوف بنایا اور ہمارے کام میں حائل ہو گیا۔

www.abulhasanalinadwi.org

۲۴۔ سیاسیوں اور بدلہ لینے والوں کا انداز

وہ حکومت کے لیے بھی خطرہ ہے وہ کسی نظام کو مانتا ہے نہ کسی قانون کی پابندی کرتا ہے بڑے کو بڑا نہیں جانتا اور قدیم کو مقدس نہیں سمجھتا، وہ باغی ہے اگر اس کے شر کو روکا نہ گیا تو وہ تباہی لے آئے گا اور شرارہ کو کبھی چھوٹا نہیں سمجھنا چاہیئے کہ آگ لگا دینے کے لیے کافی ہے۔

۲۵۔ مکروچال

ان کا کلام مکروفریب سے پُر اور سیاسی رنگ میں رنگا ہوا تھا، وہ جانتے تھے کہ دینی حصہ حکام کو اُبھارتا ہے اور نہ بھڑکاتا ہے ان کی سیاست میں یہ بات تھی کہ یہود کے دینی امور میں مداخلت نہ کی جائے اسی وجہ سے انھوں نے کلام کو سیاست کا رنگ دیا۔

۲۶۔ مشکل

بیرونی مشرک حاکموں کے لیے بات کی حقیقت تک پہنچنا مشکل تھا وہ مسیح سے ان کی عداوت اور یہود کی اغراض سے واقف تھے اور وہ اپنے انتظامی امور میں لگے ہوئے تھے جو ان کے لیے کافی تھے، مگر یہود کا اصرار بہت بڑھ گیا، ان کے تردد نے طول کھینچا تو انھوں نے اس کیس سے خلاصی پانے کا

www.abulhasanalinadwi.org

ارادہ کرلیا جو شہر کی بات بنا ہوا تھا۔

۲۷- سیدنا مسیح عدالت میں

وہ جمعہ کا دن عصر کے بعد سبت کی شام تھی اور یہود ہفتہ میں کچھ نہیں کرتے ان کی چھٹی اور کام سے رکنے کا دن تھا۔ انھیں بس اس بات کی حرص تھی کہ کسی طرح جمعہ کی مغرب سے پہلے حکم صادر ہو، مسیح کے بارے میں انھیں آرام ملے آرام سے سوئیں اور خوشی سے صبح کریں، انھیں کوئی پریشانی نہ ہو۔

حاکم اس مقدمہ پر بہت تنگ ہوا اسے اس میں کوئی دلچسپی نہ تھی اور نہ اس کی رعایا کی کوئی مصلحت، اور یہود فیصلہ سننے کے لیے جمع ہو گئے اور وہ چیخ و پکار کر رہے تھے اور پھاڑنے والے...... حاکم پریشان تھے اور وقت مختصر...... سورج غروب کی طرف مائل تھا، اس نے پھانسی دے کر قتل کا فیصلہ دے دیا۔

۲۸- اس زمانے کا مجرمانہ قانون

اس زمانہ میں مجرمانہ قانون (CRIMINAL LAW) کے مطابق ضروری تھا کہ جس کے بارے میں لٹکانے کا فیصلہ دیا جائے وہی اس صلیب کو اٹھا کر لاتا تھا، اور پھانسی کی جگہ (GALLOWS) دور تھی جیسا کہ تہذیب یافتہ ملکوں میں عادت ہے، بھیڑ بہت زیادہ تھی ایک دوسرے پر لوگ گر رہے تھے اور سپاہی اور ان میں سے اکثر باہر کے لوگ اور ملازم تھے، انھیں اس کیس

www.abulhasanalinadwi.org

میں کوئی دلچسپی نہ تھی، اسرائیلی ایک دوسرے سے ملتے جلتے تھے، ان کے کام کے بارے میں شبہ پڑتا تھا ان میں تمیز نہیں ہو پاتی تھی۔ غیروں کی حالت غیروں کی نظر میں۔ شام کا وقت تھا، اندھیرا چھا گیا تھا، بعض یہودی اور جوانوں میں بیوقوف غیرت مند جناب مسیح پر ٹوٹ ٹوٹ پڑتے تھے، انھیں بُرا بھلا کہتے عار دلاتے، انھیں تکلیف دینا اور ان کی توہین کرنا چاہتے تھے۔

۲۹۔ عیسیٰؑ تکلیف اٹھاتے تھے

جناب مسیح بہت تھکے ہوئے تھے۔ انھیں تکلیف دیر تک رہنے اور تکلیف برداشت کرنے نے تھکا دیا تھا اور صلیب بھاری تھی، انھیں اس کے اٹھانے کا پابند بنایا گیا تھا، وہ جلدی سے چل نہیں سکتے تھے۔

۳۰۔ خدائی تدبیر

یہاں متعلقہ سپاہی نے ایک اسرائیلی جوان کو لکڑی اٹھا لانے کو کہا، وہ اپنے ساتھیوں میں سے زیادہ غیرت والا اور بیوقوفی کے لحاظ سے زیادہ بیوقوف اور جناب مسیح کو ایذاء دینے میں سب سے زیادہ حریص تھا وہ جلدی سے لے آیا تاکہ کام جلد ختم ہو اور اس تباہ کن ذمہ داری سے خلاصی پائے۔

۳۱۔ لیکن انھیں مغالطہ ہوا

اس طرح لکڑی پہنچ گئی پھانسی کے دروازے تک، پھانسی کے سپاہی

www.abulhasanalinadwi.org

آگے بڑھے اور شہری پولیس سے کام اپنے ہاتھ میں لے لیا اور انھوں نے جوان کو صلیب اٹھائے ہوئے دیکھا اور گرد پڑے ہو گئے، چیخ و پکار زیادہ ہو گئی انھوں نے اس کے ہاتھ سے صلیب لی، انھیں اس کے پھانسی پانے کے بارے میں کوئی شک نہ تھا کہ اسی کا فیصلہ ہوا ہے۔ وہ چیخ و پکار کر رہا تھا۔ اور اپنی برات کا اظہار کر رہا تھا کہ اس کا فیصلہ اور سولی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اسے مذاق اور ظلم سے لکڑی اٹھالانے کو کہا گیا ہے، پھانسی والے سپاہی اس طرف آ ہی نہیں رہے تھے، وہ اس کی زبان بھی نہیں سمجھتے تھے اس لیے کہ وہ روم اور یونان سے تھے جن کی حکومت تھی۔

۳۲- حکم کا نفاذ

ہر مجرم اپنے جرم سے نکلنا چاہتا ہے، ہر مجرم چیخ و پکار کرتا ہے۔ انھوں نے اسے پکڑا اور اس پر پھانسی کا قانون نافذ کر دیا، یہود دور کھڑے تھے اور دنیا رات اور تاریک تھی اور انھیں یقین تھا کہ جسے پھانسی دی گئی ہے وہ مسیح ہے۔

۳۳- عیسیٰؑ کا آسمان کی طرف اٹھایا جانا

جہاں تک جناب عیسیٰؑ ابن مریم کا تعلق ہے انھیں اللہ تعالیٰ نے یہود کی چال و مکر سے نجات دی اور انھیں نہایت عزت اور پاک حالت میں ان کافروں کے ہاں سے اپنی طرف اٹھا لیا۔

www.abulhasanalinadwi.org

۳۴- قرآن قصہ بیان کرتا ہے

اور یہ اللہ کا قول ہے اور وہ یہود کے بارے میں ہے۔

"اور ان کے کفر کی وجہ سے اور حضرت مریم علیہا السلام پر ان کے بڑا بھاری بہتان دھرنے کی وجہ سے اور ان کے اس کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے مسیح عیسےٰ ابن مریم کو جو کہ رسول ہیں اللہ تعالےٰ کے، قتل کر دیا حالانکہ انھوں نے نہ ان کو قتل کیا اور نہ ان کو سولی پر چڑھایا لیکن ان کو اشتباہ ہو گیا اور جو لوگ ان کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں وہ غلط خیال میں ہیں، ان کے پاس اس پر کوئی دلیل نہیں بجز تخمینی باتوں پر عمل کرنے کے اور انھوں نے ان کو یقینی بات ہے کہ قتل نہیں کیا بلکہ ان کو خدا تعالےٰ نے اپنی طرف اٹھا لیا ہے اور اللہ تعالےٰ بڑے زبردست حکمت والے ہیں"۔

(النساء : ۱۵۶ - ۱۵۸)

اور وہ آسمان میں ہیں جیسے اللہ نے چاہا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ان کی ولادت عجیب، زندگی عجیب، شروع سے لے کر آخر تک تمام کام عجیب اور معجزہ اللہ کی قدرتِ مطلقہ ثابت کرنے والا تھا۔

۳۵- قیامت کے قریب عیسیٰؑ کا نزول

جب اللہ چاہے گا وہ آسمان سے اتریں گے، جنھوں نے ان کے بارے میں یہود و نصاریٰ میں سے کسی بستی کی ان پہ دلیل قائم کریں گے۔ حق کی مدد

www.abulhasanalinadwi.org

کریں گے اور اہل باطل کو جیسا کہ ہمارے نبی پاکؐ نے خبر دی ہے، مٹا دیں گے، ان کے بارے میں صحیح اور متواتر احادیث آئی ہیں۔ جن پر ہر زمانے کے مسلمانوں نے اعتقاد رکھا ہے اور اللہ نے سچ فرمایا۔

"اور کوئی شخص اہل کتاب سے نہیں رہتا مگر وہ عیسےؑ علیہ السلام کے اپنے مرنے سے پہلے ضرور تصدیق کر لیتا ہے اور قیامت کے روز وہ ان پر گواہی دیں گے"۔

(النساء: ۱۵۹)

۳۶۔ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خوشخبری

جناب مسیح اپنی کمزوری اور حامیوں کی کمی، یہود کی سخت مخالفت اور ان کی سازش کے باعث اپنا دعوتی کام مکمل نہ کر سکے انھوں نے لوگوں کو خدا حافظ کہا اور اپنے رب کے حکم پر چلے اور لوگوں کو اپنے بعد ایک رسول کے آنے کی خوشخبری دی جو اس کی تکمیل کریں گے جو انھوں نے شروع کیا اور اسے عام کریں گے جو خود انھوں نے خاص کیا اور ان کی وجہ سے بندوں پر اللہ کی نعمت پوری ہوگی اور اس کی مخلوق پر حجت قائم ہوگی۔

"اور اسی طرح وہ وقت بھی قابل ذکر ہے) جبکہ عیسیٰ ابن مریم نے فرمایا کہ اے بنی اسرائیل میں تمھارے پاس اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں کہ مجھ سے جو پہلے توراۃ (آ چکی) ہے میں اس کی تصدیق کرنے والا ہوں اور میرے بعد جو ایک رسول آنے والے ہیں جن کا نام (مبارک) احمد ہوگا میں ان کی بشارت دینے والا ہوں"۔ (الصف: ۶)

www.abulhasanalinadwi.org

۷۔ خالص توحید سے اُلجھے ہوئے عقیدہ کی طرف

مذاہب کی تاریخ کی عجیب وغریب باتوں میں سے جس پہ آنکھیں آنسو بہاتی اور دل پگھلتے ہیں وہ یہ کہ مسیح کی دعوت جو خالص توحید، آسان عمدہ دین، جو ہر پیچیدگی اور الجھاؤ، ہر قسم کی تبدیلی اور تاویل سے پاک تھی اور صرف ایک اللہ کی عبادت، اسی سے مانگنے، اسی سے التجا کرنے اور خالص اسی سے محبت رکھنے کی دعوت تھی، وہ الجھے ہوئے عقیدہ اور سمجھ میں نہ آنے والے فلسفہ میں تبدیل ہو گئی۔ ان کے پیروؤں نے اس میں بہت مبالغہ کیا اور انھیں اتنا بڑھایا کہ وہ انسانی حدود سے نکل کر خدائی حدود تک جا پہنچے انھوں نے کہا "مسیح اللہ کا بیٹا ہے" اور کہا "اللہ نے بیٹا بنایا" اور کہا "بیشک اللہ مسیح ابن مریم ہی ہے"، انھوں نے ایک ذات جو بے نیاز ہے اور جو خود کسی کی اولاد ہے نہ اس کی اولاد ہے اسے تین ممبروں پر مشتمل ایک خاندان قرار دے دیا ہر ایک ان میں سے خدا ہے، انھوں نے کہا رب، بیٹا اور روح القدس (جبریل) انھوں نے مریم کے بارے میں یہ عقیدہ رکھا کہ وہ مسیح کی ماں ہیں اور ان کے ساتھ وہ معاملہ کیا جو انھیں تقدیس اور عبادت کے درجے تک پہنچا دیتا ہے۔ انھوں نے کہا "وہ اللہ کی ماں ہیں"، ان کی صورتیں اور مورتیں گرجوں میں عام کر دیں، ان کے سامنے عیسائی بڑی لجاجت سے جھکتے اور دعا کرتے، نذریں مانتے اور جھکتے ہیں، اللہ نے ان کے اس عقیدہ کی تردید کرتے ہوئے اور ان کے فعل کی برائی بیان کرتے ہوئے کہا ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

"مسیح ابن مریم کچھ بھی نہیں صرف ایک پیغمبر ہیں جن سے پہلے اور بھی پیغمبر گزر چکے ہیں۔ ان کی والدہ ایک ولی بی بی ہیں، دونوں کھانا کھایا کرتے تھے، دیکھئے توہم کیونکر دلائل ان سے بیان کر رہے ہیں، پھر دیکھیے وہ اُلٹے کدھر جا رہے ہیں۔ آپ فرمائیے کیا خدا کے سوا ایسے کی عبادت کرتے ہو جو کہ تم کو نہ کوئی ضرر پہنچانے کا اختیار رکھتا ہو اور نہ نفع پہنچانے کا، حالانکہ اللہ تعالیٰ سب سنتے ہیں سب جانتے ہیں" (المائدہ : ۵ - ۷۶ - ۷۷)

۲۸۔ عیسیٰؑ ایک اللہ کی عبادت کی طرف دعوت دیتے ہیں

انھوں نے دیگر انبیاء کی طرح ایک اللہ کی عبادت کی طرف دعوت دی۔

انجیل میں ان کا قول موجود ہے۔

"اللہ کے لیے لکھا ہوا۔ ۔ ۔ اپنے معبود کو سجدہ کرو اور تنہا اسی کی عبادت کرو" (متی ۴ : ۱۰)

اور ان کا ایک اور قول بھی ہے "صرف اپنے معبود کو سجدہ کر اور اسی ایک کی عبادت کر" (لوقا ۴ : ۸)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا :۔

"کسی بشر سے یہ بات نہیں ہوسکتی کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب اور فہم اور نبوت عطا فرمائیں پھر وہ لوگوں سے کہنے لگے میرے بندے بن جاؤ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر، لیکن کہے گا تم لوگ اللہ والے بن جاؤ بوجہ اس کے کہ تم کتاب سکھاتے ہو اور بوجہ اس کے کہ پڑھتے ہو اور نہ یہ بات تبلادے گا کہ تم فرشتوں کو اور نبیوں کو رب قرار دے لو، کیا وہ تم کو کفر کی بات تبلادے

www.abulhasanalinadwi.org

گا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو"

(آلِ عمران: ۷۹-۸۰)

۳۹- قرآن عیسیٰؑ کی دعوت کی تصریح کرتا ہے

قرآن نے نقل کیا ہے اور وہ اپنے سے پہلے کی کتابوں کی تصدیق اور حفاظت کرتا ہے، جناب عیسیٰؑ کے صاف اور واضح انداز میں خالص توحید اور اس کی طرف دعوت دینے کا اعلان کرتا ہے جس پر کوئی اضافہ نہیں ہو سکتا۔

"بے شک وہ لوگ کافر ہو چکے جنھوں نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ عین عیسیٰؑ ابن مریم ہے حالانکہ مسیح نے خود فرمایا تھا کہ اے بنی اسرائیل تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمھارا بھی رب ہے بیشک جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک قرار دے گا سو اس پر اللہ تعالیٰ جنت کو حرام کر دے گا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے، ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا"

(المائدہ: ۷۲)

۴۰- ان کی دعوت میں توحید کا مقام

اور پیارے اور بلیغ انداز میں اور ہر وہ شخص جو توحید کے مقام اور نبیوں کی سیرت سے واقف ہے اس سے لطف اندوز ہوتا ہے اور جو اللہ کی معرفت اور اس کے سامنے جھکنے اور اس سے ڈرنے کے لیے انھیں ڈھالا گیا۔

www.abulhasanalinadwi.org

"مسیح ہرگز خدا کے بندے بننے سے عار نہیں کریں گے اور نہ مقرب فرشتے اور جو شخص خدا تعالےٰ کی بندگی سے عار کرے گا اور تکبر کرے گا تو خدا تعالےٰ ضرور سب لوگوں کو اپنے پاس جمع کریں گے پھر جو لوگ ایمان لائے ہوں گے اور انھوں نے اچھے کام کیے ہوں گے تو ان کو ان کا پورا ثواب دیں گے اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ دیں گے اور جن لوگوں نے عار کیا ہوگا اور تکبر کیا ہوگا تو ان کو سخت دردناک سزا دیں گے اور وہ لوگ کسی غیر اللہ کو اپنا یار اور مددگار نہ پائیں گے۔" (النساء: ١٧٢-١٧٣)

٤١۔ قیامت کے مناظر میں سے ایک دلکش منظر

قرآن نے اپنی بلاغت اور اعجاز سے قیامت کے مناظر میں سے ایک دلکش منظر کی تصویر کشی کی ہے جناب عیسےٰؑ اس سے برأت ظاہر کریں گے جو کچھ لوگوں نے ان کے بارے میں اپنی طرف سے کہا اور جیسا ان سے معاملہ کیا، وہ پوری قوت اور سچائی سے اپنی دعوت کی صفائی بیان کریں گے اور اپنی امت کے اس کیس میں غلو کرنے والوں کو بتائیں گے اور یہ کہ وہ تنہا ہی اس جرم کے ذمہ دار ہیں، قرآن پڑھیئے اور موقف کا جلال اور منظر کی عمدگی کا اندازہ لگائیے۔

"اور وہ وقت بھی قابلِ ذکر ہے جبکہ اللہ تعالےٰ فرمائیں گے کہ اے عیسیٰؑ ابن مریم کیا تم نے ان لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو بھی علاوہ خدا کے معبود قرار دے لو، عیسیٰؑ عرض کریں گے (توبہ توبہ) میں تو آپ کو (شریک سے) منزہ سمجھتا ہوں مجھ کو کسی طرح زیبا نہ تھا کہ میں ایسی بات کہتا جس کے کہنے کا مجھے کوئی حق نہیں، اگر میں نے کہا ہوگا تو آپ کو اس کا علم ہوگا، آپ تو میرے

www.abulhasanalinadwi.org

دل کے اندر کی بات بھی جانتے ہیں اور میں آپ کے علم میں جو کچھ ہے اس کو نہیں جانتا۔ آپ غیبوں کے جاننے والے ہیں۔ میں نے تو ان سے اور کچھ نہیں کہا مگر صرف وہی جو آپ نے مجھ سے کہنے کو فرمایا تھا کہ تم اللہ تعالےٰ کی بندگی اختیار کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے اور میں ان پر مطلع رہا جب تک ان میں رہا، پھر جب آپ نے مجھ کو اٹھا لیا تو آپ ان پر مطلع رہے اور آپ ہر چیز کی پوری خبر رکھتے ہیں اگر آپ ان کو سزا دیں گے تو یہ آپ کے بندے ہیں اور اگر آپ ان کو معاف کر دیں گے تو آپ زبردست ہیں حکمت والے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ارشاد فرمائیں گے کہ یہ وہ دن ہے کہ جو لوگ سچے تھے ان کا سچا ہونا ان کے کام آئے گا، ان کو باغ ملیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے، اللہ تعالےٰ ان سے راضی اور خوش اور یہ اللہ تعالےٰ سے راضی اور خوش ہیں۔ یہ بڑی بھاری کامیابی ہے۔ اللہ ہی کی ہے سلطنت آسمانوں کی اور زمین کی اور ان چیزوں کی جو ان میں موجود ہیں اور ہر شئے پر پوری قدرت رکھتے ہیں۔" (سورۃ المائدہ ۱۱۶ - ۱۲۰)

۴۲۔ الجھے ہوئے عقیدہ سے عام بت پرستی کی طرف

مسیحیت کا پرچار کرنے والے از خود یورپ منتقل ہوئے (اس لیے کہ انھیں مسیح نے ایسا حکم ہی نہیں دیا تھا انھوں نے خود تصریح کی تھی کہ وہ بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کی طرف بھیجے گئے ہیں) ان میں عرصہ سے بت پرستی راہ پا گئی تھی وہ اس میں تھوڑیوں تک ڈوبے ہوئے تھے، یونانی بت پرست تھے، انھوں نے اللہ کی صفات بہت سے معبودوں کو دے دیں ان کی مورتیں بنا ڈالیں،

www.abulhasanalinadwi.org

ان کے لیے عبادت گاہیں بنالیں، رزق کا الگ خدا ہے، رحمت کا الگ اور قہر کا الگ، رومی بت پرستی اور خرافات میں غرق تھے، بت پرستی ان کے گوشت اور خون میں مل گئی تھی اور بت پرستی کا ان سے تعلق جسم اور خون کا تھا، روم والے بہت سے معبودوں کی عبادت کرتے تھے۔ جب ان تک عیسائیت پہنچی اور بڑا قسطنطین ۳۰۶ء میں عیسائی ہوگیا وہ نئے دین سے چمٹ گیا اور اس سے بہت قریب ہوگیا اسے حکومت کا سرکاری مذہب قرار دیا۔ مذہب عیسائیت نے رومی تقالید، یونانی فلسفہ اور بت پرستی سے بہت کچھ لے لیا۔ اور آہستہ آہستہ اس کے قریب ہوتا گیا اور نبوی تعلیمات کی اصل مشرقی کشائش اور توحیدی غیرت مفقود ہوتی چلی گئی، اس میں بعض منافق داخل ہوگئے انھوں نے اس میں اپنے پرانے عقائد اور بت پرستی کے ذوق کو بھی جگہ دی اس سے ایک نیا دین سامنے آگیا جس میں عیسائیت اور بت پرستی دونوں کا یکساں امتزاج صاف ظاہر ہوتا ہے اس طرح حملہ آور عیسائیت اس راستہ سے ہٹ کر چل پڑی۔ جس پر مسیح چلے تھے اور اس کی دعوت دی تھی اور عیسائیت اس راہی کی طرح ہوگئی جو جان بوجھ کر یا بن جانے راستہ سے بھٹک گیا ہو اور وہ بھی رات میں، ایسا شخص آخر تک پہلے راستہ پر نہیں آسکتا اور یہ باریک حکمت اور نکتہ صرف وہی جانتا ہے جس نے اس دین کا تاریخی مطالعہ کیا ہو اللہ نے ان کی گمراہی کا وصف بیان کیا ہے جیسے یہود کا وصف مغضوبیت بیان کیا ہے۔ مسلمانوں کی زبان سے کہا " اهدنا الصراط المستقیم " اس میں یورپ کا سانحہ ہے، انسانیت کا سانحہ ہے جس نے ایک عرصہ دراز تک اسے چلایا ہے اور برابر اسی پر اس تسلط کا عمل ہے " اور اللہ کے لیے امر ہے پہلے بھی اور بعد بھی "۔

www.abulhasanalinadwi.org

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

بچّوں کے لیے

سیرۃ النبی ﷺ

یعنی

قصص النبیین حصہ پنجم

تالیف

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ

مترجم

ڈاکٹر محمود الحسن عارف

مکتبہ مدنیہ

۱۷۔ اردو بازار لاہور فون: ۷۲۲۸۹۷۷ / ۷۲۳۲۳۶۹

www.abulhasanalinadwi.org

نام کتاب: قصص النبیین، جلد پنجم (سیرۃ النبی)

نام مؤلف: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ

مترجم: ڈاکٹر محمود الحسن عارف

ناشر: انوار احمد

مکتبہ مدنیہ، ۱۷۔اے اردو بازار، لاہور۔

طابع:

قیمت:

بار اول: شعبان ۱۴۱۳ھ / فروری ۱۹۹۳ء

تعداد: ایک ہزار

www.abulhasanalinadwi.org

۲۰۹
۶۵۳۸

انتساب

اپنے محسن و کرم فرما

سید انور حسین نفیس رقم

دامت برکاتہم العالیہ

کے نام

مترجم

www.abulhasanalinadwi.org

www.abulhasanalinadwi.org

فہرست عنوانات

عنوان	صفحہ
ابتدائیہ از مترجم	۱۵
پیش لفظ از مؤلف	۱۶
عصر جاہلی	
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد	۲۱
قدیم ادیان	۲۱
جزیرہ نمائے عرب کی حالت	۲۳
ظہر الفساد فی البر والبحر	۲۳
بعثت سے پہلے	
مکہ مکرمہ اور قریش	۲۶
مکہ اور قریش مکہ میں بت پرستی کا فروغ	۳۰
جناب عبداللہ اور بی بی آمنہ	۳۴
ولادت مبارکہ اور نسب مقدسہ	۳۶
سیدہ آمنہ اور جناب عبدالمطلب کی وفات	۳۸
جناب ابو طالب کی سرپرستی میں	۳۸
تربیت الٰہی	۳۸
حضرت خدیجہ الکبریٰؓ سے عقد	۳۹
تعمیر خانہ کعبہ اور فتنہ عظیم کا انسداد	۴۰
حلف الفضول	۴۱
بعثت مبارکہ اور طلوع صبح سعادت	
غار حراء میں	۴۳
بعثت مبارکہ	۴۵
حضرت خدیجہ الکبریٰؓ کے گھر میں	۴۶
ورقہؓ بن نوفل کے سامنے	۴۷

www.abulhasanalinadwi.org

عنوان	صفحہ
حضرت خدیجہؓ کا قبول اسلام	۴۸
حضرت علیؓ بن ابی طالب اور حضرت زیدؓ بن حارثہ کا قبول اسلام	۴۸
حضرت ابوبکرؓ بن ابی قحافہ کا قبول اسلام اور تبلیغ و دعوت کے شرف کا حصول	۴۸
روسائے قریش کا قبول اسلام	۴۹
کوہ صفا پر اعلانیہ دعوت	۴۹
قوم کا اظہار عداوت اور جناب ابو طالب کی سرپرستی	۵۱
رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ابو طالب کے مابین مذاکرہ	۵۲
اگر تم لوگ سورج کو میرے دائیں اور چاند کو بائیں ہاتھ پر رکھ دو	۵۳
قریش مکہ کی طرف سے مسلمانوں کی ایذا دہی	۵۳
قریش مکہ سے لڑائی کا آغاز اور مسلمانوں کی ایذا دہی میں شدت	۵۵
قریش مکہ کا حضرت ابوبکرؓ سے سلوک	۵۶
رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ایذا دہی میں قریش مکہ کی سخت دلی	۵۸
حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب کا قبول اسلام	۵۹
عتبہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مابین مکالمہ	۶۰
مسلمانوں کی ہجرت حبشہ	۶۲
قریش مکہ کا تعاقب	۶۲
حضرت جعفرؓ بن ابی طالب کی پرجوش تقریر	۶۳
وفد قریش کی ناکامی	۶۵
حضرت عمرؓ کا قبول اسلام	۶۶
بنو ہاشم کا مقاطعہ	۶۹
شعب ابی طالب	۶۹
معاہدے کا اختتام	۷۰
ابو طالب اور حضرت خدیجہؓ کا وصال	۷۱
طبائع سلیمہ پر قرآن مجید کا اثر	۷۱

www.abulhasanalinadwi.org

عنوان	صفحہ
سفر طائف اور اس میں اٹھائے جانے والے مصائب	۷۲
اسراء و معراج اور نماز پنجگانہ کی فرضیت	۷۳
رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور قبائل عرب	۷۵
انصار کے مسلمان ہونے کی ابتداء	۷۶
بیعت عقبہ اولی	۷۷
مدینہ منورہ میں اشاعت اسلام	۷۷
بیعت عقبہ ثانیہ	۷۸
ہجرت مدینہ	۷۹
قریش مکہ کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قتل کی آخری سازش اور ناکامی	۸۰
رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہجرت مدینہ	۸۱
غار ثور میں	۸۲
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا تعاقب	۸۳
کسریٰ کے کنگن سراقہ کے ہاتھوں میں	۸۴
بابرکت قدم	۸۵
مدینہ منورہ میں ورود مسعود	۸۵
مسجد قباء اور مدینہ منورہ میں پہلے جمعہ کا قیام	۸۷
مہاجرین اور انصار کے مابین مواخات	۸۷
مہاجرین و انصار اور یہودیان مدینہ کے مابین معاہدہ	۸۸
اذان کا آغاز	۸۸
مدینہ منورہ میں منافقین کا ظہور	۸۹
تحویل قبلہ	۸۹
اذن قتال	۹۱
سرایا اور غزوہ ابواء	۹۲
رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت	۹۳

www.abulhasanalinadwi.org

عنوان	صفحہ
غزوہ بدر ۲ھ	۹۴
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے استفسار پر انصار مدینہ کا جواب	۹۵
چھوٹے لڑکوں کا جہاد شہادت میں باہمی مقابلہ	۹۶
مسلمان اور کفار کی تعداد اور جنگی سامان میں تفاوت	۹۷
جنگ کی تیاری	۹۸
اپنے رب تعالیٰ کے بارے میں لڑنے والے دو فریق	۹۹
دونوں فریقوں میں گھمسان کی لڑائی	۱۰۰
جڑواں بھائیوں کے مابین مسابقہ	۱۰۱
فتح مبین	۱۰۱
معرکہ بدر کے اثرات	۱۰۲
مشرک قیدیوں کا مسلمان بچوں کو تعلیم دے کر آزادی حاصل کرنا	۱۰۳
غزوہ احد	۱۰۴
جاہلی عصبیت اور بدلہ لینے کا مظاہرہ	۱۰۴
میدان احد میں	۱۰۵
ہم عمر لوگوں میں مقابلہ	۱۰۶
معرکہ قتال	۱۰۶
مسلمانوں کا غلبہ	۱۰۷
مسلمانوں کی فتح آزمائش سے کیسے بدلی	۱۰۷
محبت اور جانثاری کے مناظر	۱۰۹
مسلمانوں کا اپنے مرکز کی طرف واپس لوٹنا	۱۱۳
حضرت مصعبؓ اور دوسرے شہداء کو کس طرح دفن کیا گیا	۱۱۵
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لیے عورتوں کا ایثار	۱۱۶
مسلمانوں کا کفار کے تعاقب میں نکلنا	۱۱۶
مسلمانوں کی جان سے بھی زیادہ عزیز	۱۱۷

www.abulhasanalinadwi.org

عنوان	صفحہ
واقعہ بئر معونہ	۱۱۸
مقتول کا ایک کلمہ قاتل کے اسلام کا سبب کیسے بنا؟	۱۱۸
بنو نضیر کو جلا وطن کرنا	۱۱۹
غزوہ ذات الرقاع	۱۲۰
غزوہ خندق یا غزوہ احزاب	۱۲۱
حکمت مسلمانوں کی متاع گم شدہ	۱۲۲
مسلمانوں میں مساوات اور غم خواری کی روح	۱۲۲
اس جنگ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے معجزات	۱۲۳
جب دشمن حملہ آور ہوا	۱۲۳
ایک ماں کا اپنے بیٹے کو قتال کی ترغیب دینا	۱۲۶
بنو قریظہ کا نقض عہد	۱۳۰
ظالم کو معافی اور محروم کو عطیہ	۱۳۴
صلح حدیبیہ	
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ایک بابرکت خواب	۱۳۵
ایک مدت کے بعد مکہ کو روانگی	۱۳۵
بیعت رضوان	۱۳۷
معاہدہ صلح اور حکمت و بردباری کا مظاہرہ	۱۳۸
اس معاہدے میں مسلمانوں کی آزمائش	۱۴۰
نرم صلح یا فتح مبین	۱۴۰
خالدؓ بن ولید اور عمروؓ بن العاص کا قبول اسلام	۱۴۲
بادشاہوں اور روسائے عرب کو دعوت اسلام	۱۴۳
ہرقل کا اسلام کی حقیقت کو سمجھنا مگر اسلام قبول کرنے سے اجتناب	۱۴۳
نجاشی اور مقوقس کا ادب و احترام	۱۴۵
غزوۂ خیبر	۱۴۶

www.abulhasanalinadwi.org

عنوان	صفحہ
مومن لشکر پیغمبر کی قیادت میں	۱۴۷
کامیاب جرنیل	۱۴۸
حضرت علی اور یہودی پہلوان میں مقابلہ	۱۴۹
تھوڑا عمل اور زیادہ اجر	۱۴۹
کیا میں نے اسی لیے اتباع کی تھی	۱۵۰
خیبر میں ٹھہرنے کی شرط	۱۵۱
ایک یہودی عورت کی سازش	۱۵۱
فتوحات اور غنیمت	۱۵۲
عمرہ قضاء	۱۵۳
لڑکی کی پرورش میں مسابقت	۱۵۴
غزوہ موتہ	۱۵۵
سلطنت روم میں پہلا مسلم لشکر	۱۵۵
ہم لوگوں کے ساتھ تعداد یا اسلحہ کے ساتھ نہیں لڑتے	۱۵۶
شہادت کے متمنی لوگوں کی لڑائی	۱۵۶
حضرت خالد کی حکیمانہ قیادت	۱۵۷
مشاہدہ خبر سے بہتر ہے	۱۵۷
طیار: دو پروں والے	۱۵۸
پلٹ کر حملہ کرنے والے	۱۵۸
فتح مکہ	
فتح مکہ کی تمہید	۱۵۹
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے طلب اعانت	۱۶۰
قریش مکہ کی تجدید عہد کی کوشش	۱۶۰
نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اپنے والدین اور بیٹوں پر ترجیح دینا	۱۶۰

www.abulhasanalinadwi.org

عنوان	صفحہ
ابو سفیان کی حیرت اور اس کا خوف	۱۶۱
مکہ پر حملے کی تیاری	۱۶۱
ظالم کو معاف کر دینا	۱۶۲
ابو سفیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے رو برو	۱۶۳
عام معافی اور امن	۱۶۴
ابو سفیان لشکر فتح کے رو برو	۱۶۴
اللہ سے ڈرنے والے متواضع کا داخلہ	۱۶۵
چھوٹی موٹی جھڑپیں	۱۶۶
حرم مبارک کی بتوں اور مورتیوں سے تطہیر	۱۶۶
آج کا دن نیکی اور تکمیل عہد کا دن ہے	۱۶۷
اسلام توحید اور وحدانیت کا دین ہے	۱۶۸
نبی محبت اور رسول رحمت	۱۶۸
اللہ کے حدود کے نفاذ میں کوئی تمیز نہیں	۱۶۹
اسلام پر بیعت	۱۶۹
میرا جینا اور مرنا تمہارے ساتھ ہے	۱۷۰
جاہلی آثار اور بت پرستی کے شعائر کا خاتمہ	۱۷۰
فتح مکہ کا اثر	۱۷۱
غزوہ حنین	۱۷۱
وادی حنین میں	۱۷۲
فتح اور نزول سکینہ	۱۷۳
غزوہ طائف	۱۷۵
بنو ثقیف کی شکست	۱۷۵
طائف کا محاصرہ	۱۷۵
میدان جنگ میں رحمت کا مظاہرہ	۱۷۵

www.abulhasanalinadwi.org

صفحہ	عنوان
۱۷۶	محاصرے کا اختتام
۱۷۶	حنین کا مال غنیمت اور بنو ہوازن کے قیدیوں کی واپسی
۱۷۸	نرمی اور کرم
۱۷۸	خوشی سے نہ کہ مجبوری سے
۱۷۹	بت پرستی کے ساتھ کوئی نرمی نہیں
۱۸۰	**غزوہ تبوک**
۱۸۰	غزوہ تبوک کا موسم
۱۸۱	صحابہ کرام کا جہاد اور سفر میں مسابقہ
۱۸۲	تبوک کی طرف لشکر اسلام کی روانگی
۱۸۲	لشکر اسلام کی واپسی
۱۸۳	حضرت کعبؓ بن مالک کا ابتلاء
۱۸۵	غزوہ تبوک بطور آخری غزوہ
۱۸۵	اسلام میں پہلا حج اور سورہ براۃ کا نزول
۱۸۶	سال وفود
۱۸۶	مدینہ منورہ میں وفود کی مسلسل آمد
۱۸۷	**حجۃ الوداع**
۱۸۷	حجۃ الوداع کا موزوں وقت
۱۸۸	آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کیسے حج کیا
۱۹۳	**وفات**
۱۹۳	تبلیغی مشن کی تکمیل
۱۹۴	مرض الوفات
۱۹۴	آخری مہم کی ترسیل
۱۹۵	مسلمانوں کے لیے دعا اور انھیں لڑائی اور تکبر سے ممانعت
۱۹۶	نماز کا اہتمام اور حضرت ابوبکرؓ کی امامت
۱۹۷	خطبہ وداع

www.abulhasanalinadwi.org

عنوان	صفحہ
مسلمانوں پر آخری نگاہ	۱۹۸
قبروں کو پوجنے اور سجدہ کرنے والوں کو تنبیہ	۱۹۸
آخری وصیت	۱۹۹
رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دنیا کو کیسے چھوڑا	۲۰۰
صحابہ کرام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وفات کی خبر کیسے سنی	۲۰۱
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا دو ٹوک موقف	۲۰۲
حضرت ابوبکر کی بیعت خلافت	۲۰۳
مسلمانوں نے رسول اللہ پر کیسے درود پڑھا	۲۰۴
مدینہ منورہ میں منگل کا دن	۲۰۴
امہات المومنین	۲۰۵
اخلاق و شمائل	۲۰۶

OOO

www.abulhasanalinadwi.org

www.abulhasanalinadwi.org

ابتدائیہ

مولانا ابوالحسن علی ندوی —— دامت برکاتہم العالیہ —— کا اسم گرامی کسی وضاحت یا تعارف کا محتاج نہیں ہے۔ انہوں نے فی الحقیقت عالم اسلام کو ایک جواں فکر دیا ہے اسی لئے ان کی کتابیں پورے عالم اسلام میں نہایت ذوق وشوق اور محبت و عقیدت کے ساتھ پڑھی جا رہی ہیں۔

اس کتاب کے ترجمہ کے لئے میں محترم انوار احمد صاحب (مالک مکتبہ مدنیہ) کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے اس نیک اور مفید ترجمے کا مشورہ دیا اور انہی کی کوششوں سے یہ ترجمہ اشاعت پذیر ہو کر آپ کے ہاتھوں تک پہنچا ہے۔

میں نے ترجمے کو آسان اور عام فہم بنانے کی پوری کوشش کی ہے اور حتی الامکان ثقیل اور بھاری بھرکم الفاظ سے گریز کیا ہے۔ امید ہے قاری اس پیشکش کو پسند کریں گے۔

جس طرح مصنف کی اصل کتاب کو قبولیت ملی' اللہ تعالیٰ اس ترجمے کو بھی اردو خواں حلقوں میں ویسی ہی قبولیت عطا فرمائے۔ آمین

۵ ربیع الاول ۱۴۱۴ھ
۱۷ اگست ۱۹۹۳ء

دعاگو
ڈاکٹر حافظ محمود الحسن عارف
ایم اے (عربی و اسلامیات)'
پی ایچ ڈی۔ فاضل درس نظامی'
بیت العرفان' رحمان پارک' گلشن راوی' لاہور۔

www.abulhasanalinadwi.org

پیش لفظ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين و خاتم النبيين محمد وآله وصحبه اجمعين و من تبعهم باحسان الى يوم الدين۔ امابعد

بلا شبہ کلمات کا عمدہ سے عمدہ مجموعہ اور خوبصورت سے خوبصورت بیان اللہ تعالیٰ کی حمد و شکر کا حق ادا کرنے اور اس بے پایاں مسرت کے اظہار سے قاصر ہے جو راقم کو بچوں کے لئے قصص الانبیاء کی آخری یعنی جلد پنجم پیش کرتے ہوئے محسوس ہو رہی ہے، جو بتمام و کمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت مبارکہ کے ساتھ مختص ہے۔

حق تعالیٰ نے مصنف کی عمر میں برکت دی اور توفیق الٰہی اس کے شامل حال رہی جس کی بنا پر اس نے اس بابرکت سلسلے کو مکمل کیااور اس کی تکمیل "مسک ختام" پر کی۔ اگر اس کی تکمیل سے قبل مجھے موت آ جاتی اور یہ کام ادھورا رہ جاتا تو میں اپنے ساتھ کبھی ختم نہ ہونے والی حسرت لے کر قبر میں جاتا اور نفس یعقوب میں اس نامکمل کام کا افسوس رہتا۔ پھر روزمرہ کی مصروفیات اور بعض حادثات بھی اس کتاب کی تصنیف اور اس سلسلے کی تکمیل سے مانع رہے۔ کتابوں کی تصنیف و تحریر کی تاریخ اور بڑے بڑے مصنفین کے حالات زندگی میں ہمیں ایسی کئی مثالیں ملتی ہیں کہ بڑے بڑے تصنیفی سلسلے نامکمل اور کئی کام موت کی وجہ سے تشنہ تکمیل رہ گئے۔

مصنف بھی اس خطرے سے دوچار رہا اس لئے قصص الانبیاء کے حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام پر ختم ہونے والے اور حضرت شعیب علیہ السلام سے شروع ہو کر حضرت عیسیٰ پر ختم ہونے والے (حصہ سوم اور

حصہ چہارم) میں تقریباً" تیس سالوں کا وقفہ ہوا۔ حالانکہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے اور زمانے کے حادثات کا کوئی اعتبار نہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کا لطف اور اسکی توفیق شامل حال رہی کہ اس نے مصنف کو قصص النبین کے آخری جزو کی تکمیل کے بعد بچوں کے لئے "سیرت نبویہ" کی تصنیف شروع کرنے کی توفیق بخشی۔ یہ شوال ۱۳۹۵ھ / ۱۹۷۵ء کی بات ہے خدا کی قدرت دیکھئے اس کتاب کو شروع کرنے کی دیر تھی کہ تھوڑی سی مدت میں اس کی تکمیل ہو گئی۔ بعد ازاں راقم الحروف "سیرت نبویہ" کے موضوع پر ایک بڑی کتاب کی تصنیف میں مشغول ہو گیا اور سیرت طیبہ کی یہ چھوٹی کتاب اس بڑی کتاب کے لئے اساس اور بنیاد ثابت ہوئی اور حق تعالیٰ نے اگلے سال شوال ۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۶ء میں اس کی تکمیل کی توفیق عطا فرمائی۔

میں نے اس کتاب کی ترتیب و تدوین میں ابن ہشام کی "سیرت نبویہ" پر زیادہ اعتماد کیا ہے جو اس وقت موجود کتابوں میں قدیم ترین کتاب اور مطبوع و متداول ہے اور جس کا اسلوب بیان نفوس و قلوب کے لئے انتہائی مؤثر ہے۔ اس کے علاوہ میں نے بعض قدیم کتابوں اور کتب صحاح پر بھی اعتماد کیا ہے، مگر میں نے ہر جگہ ان کتابوں کا حوالہ دینے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ اس لئے کہ یہ کتاب چھوٹے بچوں کے لئے لکھی گئی ہے، محققین اور علما کے لئے نہیں ہے۔ اسی لیے میں نے (اس میں) صرف مخصوص روایات پر اکتفا کیا ہے اور انہیں علمی مباحث، فلسفیانہ موشگافیوں اور غیر مسلم مصنفین

۱۔ اسے دارالشروق سے "السیرة النبویة" کے نام سے قاہرہ سے ۱۳۹۷ / ۱۹ اپریل ۱۹۷۷ء شائع کیا اور اس کے بڑی تقطیع کے ۴۷۵ صفحات ہیں۔

www.abulhasanalinadwi.org

کی شہادتوں کے ساتھ مخلوط نہیں کیا۔ اس لئے کہ یہ تمام باتیں قاری کو "روح سیرت" کے ساتھ سیرابی اور انہیں اس کے حسن و جمال سے استفادہ کرنے سے مانع ہیں اور فی الحقیقت اس نوع کے مباحث کا مقام **"سیرت طیبہ"** کی بڑی کتابیں ہیں، جو اپنے علم میں اضافہ کرنے والوں اور ان لوگوں کے لئے لکھی جاتی ہیں جن کا علم اور جن کی عقل پختہ ہو چکی ہوتی ہے اور جنہیں عمومی سوالوں، کلامی مباحث اور ہم عصروں کی تدریس وغیرہ کا سامنا کرنا ہوتا ہے۔

اس حصے میں، میں نے ان باتوں کا التزام نہیں کیا جو بچوں کے لئے لکھی گئی **قصص النبیین** کے ابتدائی حصوں میں نظر آتا ہے، یعنی طفلانہ اسلوب بیان کی پیروی، ان کی طبیعتوں کی رعایت، کلمات اور جملوں کا تکرار، آسان و سہل الفاظ کا انتخاب اور قصے کا پھیلاؤ وغیرہ۔ اس لئے کہ ہمارے یہ ننھے منے قاری، اب قدرے بڑے ہونے کی بنا پر ان تمام باتوں سے بے نیاز ہو گئے ہیں اور ان کی لسانی پختگی اور ان کا علمی درجہ بھی بڑھ گیا ہے" لہٰذا اب وہ اس علمی اور عقلی غذا کو ہضم کرنے اور اس خوبصورت ترین قصے سے لطف اندوز ہونے کے پوری طرح اہل ہیں جو دنیا کے سب سے بڑے انسان اور سب سے عظیم الشان نبی کی زندگی کے بارے میں ہے۔ اس طرح یہ کتاب ــــ اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ۔ بڑی عمر کے عاقل بالغ لوگوں اور صغیر السن بچوں دونوں کے لئے لکھی گئی کتابوں کے بین بین (درمیان میں) ہے۔ جس کی بنا پر یہ اس قابل ہے کہ اسے قریب البلوغ بچوں کے مدارس میں پڑھایا جائے اور اسی طرح وہ بڑے لوگ بھی اسے پڑھیں جو اپنے تعلیمی درجوں میں متوسط ہیں۔ اسی طرح یہ کتاب غیر مسلموں کو پیش کی جاسکتی ہے نیز اسے دوسری زبانوں میں ترجمہ کر کے پیش کیا جاسکتا ہے۔ اس لئے اس میں سیرت طیبہ کا خلاصہ، اس کا لب لباب او اس کے تمام خوبصورت واقعات اور اس کی جملہ حکایات آ گئی ہیں۔ اسی طرح اس میں تبلیغ اسلام کی ابتدائی

www.abulhasanalinadwi.org

تاریخ، عہد نبوی کی فتوحات اور کامیابیوں، تربیت نبویہ کے عجائبات اور معجزات نبویہ کی تفصیلات بھی بیان ہوئی ہیں۔ اس طرح یہ کتاب ایک مکمل "مدرسہ" کی حیثیت رکھتی ہے جس میں طالب علم ایمان اور حنان (باطنی توجہ) کے مابین تربیت پاتا ہے اور جس میں وہ "روح اور ریحان" کے مابین لوٹ پوٹ ہوتا ہے اور جب وہ اس سے فارغ ہوتا ہے تو اس کے ہمراہ ایسا زاد راہ ہوتا ہے جو اسے زندگی کے سفر میں کام دیتا ہے اور ایسا نور ہوتا ہے جس کی روشنی میں وہ چل پھر سکتا ہے اور ایسا ہتھیار جس کے ذریعے وہ اپنے نفس اور اپنے ایمان کا تحفظ اور بچاؤ کر سکتا ہے اور ایسا پیغام جو تمام دنیا اور امتوں کے لئے وہ اپنے ہمراہ اٹھائے ہوئے ہوتا ہے۔

چونکہ مصنف نے یہ کتاب ہائی سکولوں یا اس کے مساوی مدارس کے طالبعلموں کے لئے لکھی ہے۔ اس لئے مصنف نے مشکل الفاظ (مفردات غریبہ) (۱) اور ان تمام باتوں کی شرح کو ضروری خیال کیا ہے جو ہمارے ننھے منے قاریوں کی سطح سے بالا تر ہیں۔ اس مقصد کے لئے پروفیسر نور عالم ندوی سے، جو دارالعلوم ندوۃ العلماء میں ایک عرصہ سے تدریسی فرائض انجام دے رہے ہیں اور جو اس درجے کے طالبعلموں کی ذہنی اور علمی سطح سے بخوبی واقف ہیں، درخواست کی گئی کہ وہ مشکل الفاظ کی شرح و توضیح کا کام انجام دیں۔ انہوں نے نہایت ذمہ داری سے اس کام کو مکمل کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

۱۔مفردات کی تشریح کی عربی متن میں زیادہ ضرورت پیش آتی ہے۔ اردو ترجمے میں اس کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

سب سے آخر میں میں ایک دفعہ پھر۔ اس توفیق کی ارزانی پر۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتا ہوں اور اس کی گراں قدر نعمت پر اسکا شکر گزار ہوں اور اس سے اس کتاب کی قبولیت کی دعا کرتا ہوں اور اس بات کی کہ یہ کتاب پرانے اور نئے شخص کے لئے مفید ہو اور اسلام کی نشاۃ اسلامیہ کے لئے' جسے تند و تیز آندھیاں گھیرے ہوئے ہیں اور جس کے راستے میں کانٹے بچھائے جارہے ہیں' مفید او نافع ثابت ہو اور اللہ تعالیٰ ہی جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت دیتا ہے۔

(ابوالحسن علی حسنی ندوی)
دائرۃ الشیخ علم اللہ رائے بریلی' انڈیا

۱۵ ذوالقعدہ ۱۳۹۷ھ
۱۹ اکتوبر ۱۹۷۷ء

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عصر جاہلی

۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد:

فترت[۱] نبوت کا زمانہ طویل ہو گیا' پوری دنیا میں اندھیروں کے سائے پھیل گئے' نور علم چھپ گیا اور وہ آوازیں جو انبیاء علیہ السلام اور رسولوں نے اپنے اپنے زمانوں میں' صاف ستھری توحید اور دین خالص کے لیے بلند کی تھیں' جہالت اور گمراہی کی ان آوازوں میں دب گئیں جو تحریف کرنے والوں اور دجالوں نے بلند کی تھیں اور وہ تمام چراغ جنھیں نبیوں اور رسولوں اور ان کے جانشینوں نے اپنے اپنے زمانوں میں روشن کیا تھا' ان آندھیوں نے جو وقتاً فوقتاً آتی رہیں' بجھا دیئے۔

۲۔ قدیم ادیان:

اس وقت تمام بڑے بڑے دین' آخری مذہب عیسائیت سمیت' کھیل کود کرنے والوں کا تختۂ مشق او تحریف کرنے والوں اور منافقوں کے ہاتھوں میں ایک کھیل تماشا بنے ہوئے تھے۔ اس سے ان کی روح اور ان کی شکل اس حد تک مسخ ہو گئی تھی کہ اگر ان مذاہب کے ابتدائی لوگ اور ان کے انبیائے مرسلین زندہ کر دیئے جاتے تو وہ اپنے دین کو شناخت نہ کر سکتے۔

۱۔ فترت۔ اس زمانے کو کہتے ہیں' جس میں کوئی نبی نہ آیا ہو۔

www.abulhasanalinadwi.org

یہودیت طقوس (نظم اور دینی طریقوں) اور ایسی تقلیدات کا مجموعہ ہو گئی تھی، جس میں روح تھی اور نہ زندگی۔ اس سے قطع نظر وہ محض ایک دین تھا، جس میں دنیا کے لئے کوئی پیغام تھا اور نہ امتوں کے لئے کوئی دعوت اور نہ انسانیت کے لئے رحمت ہی تھی۔

جبکہ عیسائیت کی شکل غالی عیسائیوں کی تحریف اور ان کی جاہلانہ تاویلات کی بنا پر ابتدائی زمانے سے ہی بدل گئی تھی اور وہ محض ایک "تہ بہ تہ بادل تھا" جس کے نیچے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات دفن تھیں اور نور وحدانی اور اللہ تعالیٰ کی خالص عبادت کا جذبہ اس کے پیچھے چھپ گیا تھا۔

رہے مجوس تو وہ آگ کی پوجا میں لگے ہوئے تھے۔ وہ اس کی عبادت کرتے تھے اور اس کے لئے مختلف ہیکل اور معابد تعمیر کرتے تھے۔ ان معابد (عبادت گاہوں) سے باہر وہ لوگ مکمل طور پر آزاد اور اپنی خواہشات کی تکمیل اور اپنے نفوس کی تسکین میں لگے رہتے تھے۔ آہستہ آہستہ اعمال اور اخلاق کی رو سے مجوس اور بے دین اور بے اخلاق لوگوں میں کوئی فرق نہیں رہ گیا تھا۔

رہا بدھ مذہب —— جو ہندوستان اور وسط ایشیا کے بعض ملکوں میں پھیل چکا تھا، تو وہ محض ایک بت پرستی کا مذہب بن گیا تھا اور یہ لوگ جہاں بھی جاتے، اپنے بتوں کو ہمراہ لیکر جاتے تھے اور جہاں بھی قیام کرتے وہاں وہ ان کے لئے مختلف ہیکل اور بدھ کی مختلف مورتیاں بناتے تھے۔

رہی **برھمنیت**(ہندومت)—— جو ہندوستان کا قدیم اصلی دین ہے، تو معبودوں اور دیوتاؤں کی کثرت جو لاکھوں تک تھی، نیز ظالمانہ طبقاتی تفاوت اور انسانوں میں فرق و امتیاز، اس کا نشان امتیاز بن گیا تھا۔

اسی طرح اہل عرب، آخری زمانے میں انتہائی غلیظ قسم کی بت پرستی میں، جس کی ہندوستان کے ہندومت کے علاوہ کسی جگہ کوئی نظیر نہیں ملتی، مبتلا ہو گئے تھے۔ انہوں نے شرک میں اتنی ترقی کرلی تھی، کہ اللہ تعالیٰ کے

www.abulhasanalinadwi.org

سوا بیشمار معبود بنا لئے تھے اور تمام لوگ بت پرستی اور بتوں کی عبادت میں بری طرح ڈوبے ہوئے تھے۔ چنانچہ ان کا حال یہ ہو گیا تھا کہ ان کے ہر قبیلے، ہر علاقے اور ہر شہر کا الگ الگ بت تھا اور ہر ایک بت کے لئے الگ الگ معبد "عبادت خانہ" تھا اور بیت اللہ شریف ، جسے سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے خاص اللہ کی عبادت کے لئے بنایا تھا اس میں اور اس کے صحن میں تین سو نو بت نصب تھے۔

۳۔ جزیرہ نمائے عرب کی حالت:

جزیرہ نمائے عرب میں تمام عربوں کے اخلاق بگڑ گئے تھے۔ وہ شراب نوشی اور جوئے بازی کی لعنت میں بری طرح مبتلا تھے اور انھیں قلبی قساوت اور نام نہاد حمیت نے بیٹیوں کو زندہ درگور (دفن) کرنے تک پہنچا دیا تھا۔ اسی طرح ان میں قتل و غارت گری اور قافلوں کو لوٹنے کی عادت پھیل گئی تھی۔ عورت کا درجہ گھٹا کر، اسے گھر کے ساز و سامان اور سواری کی طرح، ایک دوسرے کی وراثت بنا دیا گیا تھا۔ ان میں سے کچھ لوگ اپنی اولاد کو اس پر ہونے والے اخراجات، فقر اور تنگ دستی کے خوف سے قتل کر دیتے تھے۔

یہ لوگ لڑائیوں کے ہاتھوں برباد ہو گئے تھے۔ ایک دوسرے کا خون بہانا ان کے لئے آسان ہو گیا تھا۔ بعض اوقات ایک چھوٹا سا واقعہ جنگ کو چالیس سالوں تک بڑھا دیتا تھا، جس میں ہزار ہا قیمتی جانیں تلف ہو جاتی تھیں۔

ظهر الفساد في البر والبحر (۱)

خلاصہ یہ کہ "بعثت" کے وقت تمام انسانیت ہلاکت اور خودکشی

۱۔ آیت قرآنیہ سے اقتباس، الروم (۳۰/۴۱)، ترجمہ: خشکی اور سمندر میں فساد پھیل گیا

www.abulhasanalinadwi.org

کے دھانے پر تھی۔ اس دور کا انسان اپنے خالق کو مکمل طور پر بھول چکا تھا۔ جس کی بنا پر وہ اپنے آپ اور اپنی منزل کو بھی فراموش کر چکا تھا اور اسے اپنی ہدایت، خیر و شر اور حسن و قبح میں تفریق بھی معلوم نہ رہی تھی۔ بعض اوقات بڑی سے بڑی سلطنت میں ایک بھی ایسا شخص نہ ہوتا تھا جو اپنے دین کو اہمیت دیتا، اپنے پروردگار کی عبادت کرتا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو، حق تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے:

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (۱)

خشکی اور سمندر میں لوگوں کے اعمال کے سبب بلائیں پھیل رہی ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کے بعض اعمال کا مزہ چکھا دے تاکہ وہ باز آئیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جزیرہ نمائے عرب سے مبعوث کرنے کی وجہ؟:

اللہ تعالیٰ نے سرزمین عرب کو دعوت اسلام کے قبول کرنے اور اسے اکناف عالم تک پہنچانے کے لیے اس لیے منتخب فرمایا کیونکہ ان لوگوں کے دل صاف و شفاف تھے۔ ان کے نفوس پر پیچیدہ اور گہری عبارتیں نقش نہ تھیں، جن کو مٹانا اور زائل کرنا مشکل ہوتا۔ جیسے کہ اہل روم، اہل فارس اور اہل ہند کا یہی حال تھا کہ یہ لوگ اپنے علوم و فنون، اپنی تہذیب اور فنون پر اظہار فخر کرتے تھے۔ جبکہ اہل عرب کے دلوں پر، سوائے جہالت اور بداوت کے اور کوئی تحریر موجود نہ تھی جس کو مٹانا اور دھونا اور اس کی جگہ نئی تحریر لکھنا آسان تھا۔

۱۔ الروم (۳۰ / ۴۱)

www.abulhasanalinadwi.org

یہ لوگ "فطرت اسلیہ" پر تھے لہٰذا جب تک ان پر "حق" کا فہم مخفی رہا' انہوں نے اس سے جنگیں کیں، لیکن جب ان کی آنکھوں سے پردہ زائل ہو گیا تو وہ اس سے محبت کرنے اور اس کی قدر دانی کرنے والے ہو گئے اور اس کے راستے میں حصول شہادت کے متمنی بن گئے۔ یہ لوگ سچائی و امانت والے' زندگی میں سختی اور جدوجہد کے حامل اور بہادر و شہسوار تھے۔

جزیرہ نمائے عرب کے شہر مکہ مکرمہ میں کعبہ معلّٰی تھا' جسے سیدنا ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام نے تعمیر کیا تھا تاکہ اس میں خالص اللہ کی عبادت کی جائے اور تاکہ یہ قیامت تک توحید کا منبع فیض بنا رہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِىْ بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَّ هُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ (۱)

یقیناً وہ مکان جو سب سے پہلے لوگوں کے لیے مقرر کیا گیا' یہ وہ مکان ہے جو مکہ مکرمہ میں ہے جو برکت والا اور جہاں بھر کے لوگوں کے لیے رہنما ہے

۱۔ آل عمران (۳ / ۹۶)

www.abulhasanalinadwi.org

بعثت سے پہلے

مکہ مکرمہ اور قریش مکہ:

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کا سفر کیا۔ اس وقت وہاں چاروں طرف خشک پہاڑ تھے اور انسانی زندگی کی بقا کے لیے کوئی شئی' یعنی پانی اور خورد و نوش کا سامان موجود نہ تھا۔ اس وقت ان کے ہمراہ ان کی بیوی حضرت ھاجرہؓ اور بیٹا حضرت اسماعیلؑ تھے۔ انہوں نے یہ سفر "بت پرستی" کے مقامات کو چھوڑنے اور ایسے مرکز وحدانیت کی تعمیر و تاسیس کی غرض سے کیا تھا جس میں خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے اور وہاں سے لوگوں کو اسی کی دعوت دی جائے اور جو لوگوں کے لیے ہدایت کا مینارہ نور اور لوگوں کے بار بار لوٹنے کی جگہ ہو۔

اللہ تعالیٰ نے ان کا یہ عمل قبول فرمایا اور اس مقام کو برکت دی اور حق تعالیٰ نے اس مختصر بابرکت خاندان کے لیے' جو ایک ماں اور بیٹے پر مشتمل تھا' پانی کا چشمہ جاری فرما دیا' جنہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس خشک اور تمام دنیا سے الگ تھلگ مقام پر چھوڑا تھا۔ یہ چشمہ "بئر زمزم" ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس پانی میں بہت برکت دی ہے' اب تک لوگ اس کا پانی پیتے اور اسے اکناف عالم میں بطور تبرک لے جاتے ہیں۔

سیدنا اسماعیل علیہ السلام جب بڑے ہو گئے تو ابراہیم علیہ السلام نے ان کو راہ حق میں قربان کرنے کا ارادہ کیا۔ اس وقت حضرت اسماعیل علیہ السلام دوڑنے کی عمر میں تھے۔ انہوں نے یہ ارادہ' اللہ تعالیٰ کی محبت کی اپنے بیٹے کی محبت پر ترجیح ثابت کرنے اور اپنے اس خواب کو پورا کرنے کے لیے کیا تھا' جو انہوں نے دیکھا تھا۔ سیدنا اسماعیل علیہ السلام بھی اس کے

www.abulhasanalinadwi.org

لیے راضی ہو گئے اور پھر اللہ تعالیٰ نے "ذبح عظیم" کے ساتھ ان کا فدیہ دیا تاکہ وہ "دعوت الی اللہ" کے مقصد میں اپنے والد کے دست و بازو بنیں۔ نیز اس لیے تاکہ وہ آخری نبی اور افضل الرسل کے "جد امجد" ہوں۔

سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام مکہ مکرمہ لوٹ آئے اور پھر باپ اور بیٹے دونوں نے مل کر بیت اللہ شریف کی تعمیر فرمائی۔ اس دوران میں دونوں یہ دعا مانگ رہے تھے "اے اللہ ہمارے تعمیر کردہ اس بابرکت گھر کو قبول فرما' اس میں برکت دے" نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو اسلام پر زندہ رکھے اور اسی پر ان کی موت آئے اور دین اسلام ان کی امت پر ختم نہ ہو' نیز اللہ تعالیٰ ان دونوں کی اولاد میں ایسا رسول مبعوث فرمائے جو اپنے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعوت کی تجدید کرے اور ان کے آغاز کردہ سلسلے کو مکمل کرے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرَاهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَ اِسْمَاعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا	اور جب اٹھا رہے تھے ابراہیم علیہ السلام دیواریں خانہ کعبہ کی اور اسماعیل بھی اور یہ کہتے جاتے تھے کہ اے ہمارے پروردگار یہ خدمت ہم سے قبول فرما۔ بیشک آپ خوب سننے والے جاننے

ا۔ ذبح عظیم جنت سے لایا ہوا مینڈھا یا قربانی بطور سنت ابراہیمی کا اجراء۔

www.abulhasanalinadwi.org

مَنَاسِکَنَا وَ تُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلاً مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ آیَاتِکَ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَةَ وَیُزَکِّیْهِمْ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ (۱)

والے ہیں۔ اے ہمارے پرورد گار ہم کو اپنا اور زیادہ مطیع بنا لیجئے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک ایسی جماعت (پیدا) کیجئے جو آپ کی مطیع ہو اور نیز ہم کو حج وغیرہ کے احکام بتلا دیجئے اور ہمارے حال پر توجہ رکھیے اور فی الحقیقت آپ ہی توجہ فرمانے والے مہربانی کرنے والے ہیں۔ اے ہمارے پرورد گار اس جماعت کے اندر انہی میں سے ایک ایسا رسول مقرر کیجئے جو ان لوگوں کو آپ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سنایا کرے اور ان کو (آسمانی) کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیا کرے اور ان کو پاک کر دے بلاشبہ آپ ہی غالب قدرت والے اور حکمت والے ہیں۔

حق تعالیٰ جل شانہ' نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کی اولاد میں برکت پیدا فرما دی' ان کے خاندان کو پھیلا دیا اور عدنان کی اولاد کو بڑھایا' جو سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے پوتے تھے۔ اس کی اولاد میں فہر بن مالک پیدا ہوئے اور فہر کی اولاد میں قصی بن کعب تولد ہوئے۔ جنہوں نے بیت اللہ

۱۔ البقرہ (۲ / ۱۲۷ ۔ ۱۲۹)

www.abulhasanalinadwi.org

شریف کی ولایت اور مکہ مکرمہ کی حکومت دوبارہ حاصل کی۔ قصی ایک سردار اور مخدومی کی شان رکھنے والے شخص تھے۔ بیت اللہ شریف کے حجابہ کا منصب اور بیت اللہ۔ شریف کی کنجیاں اور زمزم کا السقایہ اور الرفادہ اور ندوہ' جہاں قریش مکہ جمع ہو کر باہم مشورہ کرتے تھے اور جنگوں میں "علم" اٹھانے وغیرہ کے عہدے انہی کے پاس تھے۔ اسی طرح ان کی ذات میں تمام مکہ کا شرف جمع ہو گیا تھا۔

قصی کی اولاد میں عبدمناف بڑی شرافت و نجابت والے بزرگ تھے اور عبد مناف کے بیٹوں میں سب سے بڑے بیٹے کا نام ہاشم تھا۔ جو اپنی قوم کا سردار تھا اور الرفادہ (۱) اور السقایہ (۲) کے منصب انہی کے پاس تھے۔ یہی ہاشم عبدالمطلب کے والد تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جد امجد تھے۔ جو اپنے چچا مطلب بن عبد مناف کے بعد بیت اللہ شریف کے السقایہ اور الرفادہ کے حامل بنے تھا انھیں اپنی قوم میں جو مقام حاصل ہوا وہ ان کے بزرگوں میں کسی کو حاصل نہ ہوا تھا۔ وہ اپنی قوم کے محبوب سردار تھے۔

فہر بن مالک کی اولاد کو قریش کہا جاتا ہے اور آہستہ آہستہ یہ نام دوسرے ناموں پر غالب آ گیا اور یہ قبیلہ اسی نام یعنی قریش کے نام سے شہرت پذیر ہوا۔ تمام اہل عرب اس قبیلے کے نسب کی بلندی' ان کی سیادت' ان کی فصاحت و طلاقت لسانی' ان کے اخلاق کی عمدگی اور ان کی شجاعت کے معترف ہیں۔ جس کی بنا پر یہ خاندان ان صفات میں ضرب المثل بن گیا جس میں کسی کو کوئی اختلاف نہ تھا۔

۱۔ الرفادہ : ایک قسم کا کھانا تھا جو ہر سال موسم حج میں حجاج اور زائرین کے لیے تیار کیا جاتا تھا' ان لوگوں کا کہنا تھا۔ کہ حجاج اللہ کے مہمان ہوتے ہیں۔

۲۔ السقایہ : زمزم سے پانی نکالنے اور لوگوں کو پانی پلانے کا منصب۔

www.abulhasanalinadwi.org

مکہ اور قریش مکہ میں بت پرستی کا فروغ:

قریش مکہ اپنے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے دین پر کاربند رہے اور عقیدہ توحید اور عبادت الٰہی کے حامل رہے، تاآنکہ ان میں "عمر بن لحی" نامی شخص پیدا نہ ہوگیا۔ یہ پہلا شخص تھا جس نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے دین میں تغیر کیا۔ اس نے بت نصب کئے اور اس نے جانوروں کے متعلق تعظیم اور ان کے احترام **(تسبیب)** (ا) کا عقیدہ گھڑا، جس کی اللہ تعالیٰ نے انہیں اجازت دی تھی اور نہ اس کا شریعت ابراہیمی میں کوئی تصور موجود تھا۔ یہ شخص مکہ مکرمہ سے شام گیا، وہاں جاکر اس نے اس علاقے کے لوگوں کو بتوں کی پوجا کرتے دیکھا تو اسے انکا یہ فعل اچھا لگا اور وہ ان میں سے بعض بتوں کو مکہ مکرمہ لے آیا اور وہاں لاکر ان کو نصب کردیا اور لوگوں کو ان کی عبادت اور انکی تعظیم کا حکم دیا۔

جب یہ لوگ مکہ مکرمہ سے کوچ کرتے تھے تو بیت اللہ شریف کے پتھر ہمراہ لے جاتے تھے اور ان کی تعظیم و تکریم کرتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ ان پتھروں کی تعظیم بیت اللہ شریف کی تعظیم اور اس کی یاد قائم رکھنے کا ایک ذریعہ ہے۔ آہستہ آہستہ انہیں پتھروں کی عبادت اچھی محسوس ہونے لگی، اس طرح بت پرستی اور حجر پرستی کا رواج شروع ہوگیا۔

واقعہ فیل

بعثت نبوی سے قبل ایک بہت بڑا واقعہ رونما ہوا جو کسی بڑے واقعے کے ظہور پذیر ہونے کی دلیل تھا اور اس بات کی بھی کہ اللہ تعالیٰ عربوں کے ساتھ کوئی بھلائی کرنا چاہتا ہے نیز یہ کہ بیت اللہ شریف کو جو اللہ تعالیٰ کے

ا۔ سبیب سے مراد بتوں کے نام پر چھوڑے جانے والے وہ جانور ہیں، جنہیں آزاد چھوڑ دیا جاتا تھا اور ان پر سواری ممنوع ہوتی تھی۔

www.abulhasanalinadwi.org

ہاں شان تقدس حاصل ہے وہ دنیا کے دوسرے گھروں میں سے کسی کو حاصل نہیں۔

اس کی تفصیل اس طرح ہے کہ "**ابرهة الاشرم**" نے جو نجاشی (بادشاہ حبشہ) کی طرف سے یمن کا گورنر تھا۔ صنعاء میں ایک بہت بڑا گرجاگھر بنایا جس کا نام اس نے **القلیس** رکھا۔ اس کی خواہش تھی کہ اہل عرب اس کا حج کیا کریں۔ اسے اس بات پر حسد ہوا کہ بیت اللہ شریف لوگوں کا مرجع (رجوع کی جگہ) کیوں ہے اور لوگ اس کی طرف دور دراز علاقوں سے، چل کر کیوں آتے ہیں۔ اس نے چاہا کہ بیت اللہ شریف کا یہ رتبہ اس کے تعمیر کردہ "گرجا گھر" کو حاصل ہو جائے۔

جب عربوں کو اس کے ارادوں کا پتہ چلا تو انہیں یہ بات بہت گراں گزری اس لیے کہ یہ لوگ بیت اللہ شریف کی محبت اور اس کی تعظیم کا دودھ پی کر جوان ہوئے تھے اور یہ لوگ کسی اور گھر کو اسکے برابر اور اس کے متبادل نہ سمجھتے تھے۔ لہٰذا قدرتی طور پر جب اس بات کا چرچا ہوا تو انہیں ابرھہ کے خیالات پر دکھ ہوا۔ چنانچہ ایک کنعانی نے اس کا جواب یوں دیا کہ اس نے **کنیسه** میں داخل ہو کر پاخانہ کر دیا جس پر ابرھہ کو بہت غصہ آیا اور اس نے قسم کھائی کہ وہ لازماً" بیت اللہ شریف پر حملہ کر کے اسے مسمار کر دے گا۔

پھر وہ ہاتھیوں کا ایک لشکر لے کر مکہ مکرمہ کی طرف چل پڑا۔ جب عربوں کو اس کے حملے کا پتہ چلا تو ان کے کانوں پر یہ خبر بجلی بن کر گری۔ وہ اس حملے کا سن کر گھبرا گئے۔ انہوں نے چاہا کہ کسی طرح "ابرھہ" کو اس حملے سے روک دیں، لیکن انہوں نے یہ دیکھ لیا کو ابرھہ کی فوج کا مقابلہ کرنے کی ان میں طاقت و ہمت نہیں ہے، لہٰذا

www.abulhasanalinadwi.org

انہوں نے اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کو سونپ دیا۔ انہیں اس بات کا پختہ یقین تھا کہ بیت اللہ کا رب اس کی خود حفاظت کرے گا۔ ان کے اس پختہ یقین کا پتا ہمیں اس گفتگو سے چلتا ہے جو سردار قریش جناب عبدالمطلب، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جد امجد تھے اور ابرھہ کے مابین ہوئی۔ جس کا پس منظر یہ تھا کہ ابرھہ نے انکے دو سو اونٹ پکڑ لیے تھے تو وہ اس کے پاس اجازت لے کر ملنے کے لیے آئے۔ ابرھہ نے ان کی بیحد تعظیم کی۔ ان کے لیے وہ تخت سے نیچے اترا۔ انہیں اپنے برابر لاکر بٹھایا اور انکی ضرورت و حاجت کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اس لیے آیا ہوں کہ تو میرے وہ دو سو اونٹ مجھے واپس کر دیں جو تو نے پکڑ لیے ہیں۔ جب انہوں نے یہ بات کہی تو ابرھہ نے اس کو بے وقعت اور حقیر سمجھا اور کہا کہ "تم مجھ سے اپنے دو سو پکڑے گئے اونٹوں کی واپسی کا سوال کرنے تو آگئے ہو مگر تم نے اس خانہ کعبہ کے متعلق کچھ نہیں کہا جو تمہارا اور تمہارے بزرگوں کا دین ہے۔ تمہیں علم ہونا چاہئے کہ میں اسکو گرانے کے لیے آیا ہوں---!"

جناب عبدالمطلب نے کہا، کہ میں اونٹوں کا مالک ہوں، اسی طرح بیت اللہ شریف کا جو مالک ہے وہ اس کی حفاظت خود کرے گا، ابرھہ نے کہا "اسے مجھ سے کوئی نہیں بچا سکے گا" جناب عبدالمطلب نے فرمایا کہ "تو جانے اور اس گھر کا مالک جانے"۔

بعد ازاں قریش مکہ اس لشکر کے غیر متوقع حملوں سے بچنے کے لیے پہاڑ کی چوٹیوں پر چڑھ گئے۔ وہ اس بات کے منتظر تھے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے جس نے اس کے گھر کی حرمت کو پامال کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ وہاں سے رخصت ہوتے وقت جناب

www.abulhasanalinadwi.org

عبدالمطلب اور قریش مکہ کی ایک جماعت کعبہ معلیٰ کے دروازے کے حلقے کو پکڑ کر کھڑی ہو گئی اور انہوں نے نہایت عاجزی سے ابرہہ کے لشکر کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی۔ صبح کے وقت ابرہہ نے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے اور بیت اللہ شریف کو منہدم کرنے کے لیے تیاری کی۔ اپنے بڑے ہاتھی کو، جس کا نام "محمود" تھا خوب تیار کیا، مگر وہ بیت اللہ شریف کے راستے میں ایک جگہ جا کر نیچے بیٹھ گیا۔ ابرہہ کے آدمیوں نے اسکو اٹھانے کے لیے بہت مارا مگر وہ نہ اٹھا اور جب انہوں نے اسکو اٹھا کر اس کا رخ یمن کی طرف کیا تو وہ اٹھ کر دوڑنے لگ گیا۔

ابھی یہ لوگ اسی جگہ میں تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر چھوٹے چھوٹے سمندری پرندے بھیجے اور ہر ایک پرندے کے پاس ایک کنکر تھا۔ یہ کنکر جس شخص کو لگتا اسے ہلاک کر دیتا تھا۔ اس کے نتیجے میں اہل یمن اسی راستے پر، جس سے وہ یہاں تک آئے تھے واپسی کے لیے بھاگ اٹھے، مگر وہ راستے میں گرتے جاتے تھے۔ "ابرہہ" کے جسم میں بھی بیماری پیدا ہو گئی مگر اس کے لشکری اس کو کسی نہ کسی طرح اپنے ہمراہ اٹھا لائے مگر اسکا جسم تھوڑا تھوڑا کر کے نیچے گرتا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ جب وہ صنعاء پہنچا تو اس کی بد ترین حالت میں موت واقع ہو گئی۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ۝ اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَھُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ۝ وَّاَرْسَلَ عَلَیْھِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ	کیا آپ کو معلوم نہیں کہ تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ کیا انکی تدبیر کو (جو ویرانی کعبہ کے بارے میں

www.abulhasanalinadwi.org

تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ○ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ (۱)

تھی) سرتاپا غلط نہیں کر دیا اور ان پر غول کے غول پرندے بھیجے جو ان لوگوں پر کنکر کی پتھریاں پھینکتے تھے۔ سو اللہ تعالیٰ نے ان کو کھائے ہوئے بھوسہ کی طرح پامال کر دیا۔ "

جب اہل حبشہ مکہ مکرمہ سے ناکام ہو کر لوٹ گئے اور انہیں غیبی آفت کا سامنا کرنا پڑا تو اس سے عربوں کے دلوں میں قریش مکہ کی عظمت بڑھ گئی اور انہوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ یہ لوگ تو اللہ والے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف سے جنگ کی اور ان کے دشمنوں سے ان کی کفایت کی ۔

اہل عرب نے اس واقعہ کو بہت اہمیت دی اور یہ واقعہ اس کا مستحق بھی تھا۔ انہوں نے اس واقعہ سے تاریخ کا شمار کیا۔ چنانچہ بہت سی باتوں کے متعلق یہ کہا جاتا کہ یہ بات عام الفیل (ہاتھی والے سال) میں واقع ہوئی اور فلاں شخص "عام الفیل" میں پیدا ہوا اور فلاں واقعہ عام الفیل کے اتنے سالوں کے بعد پیش آیا۔ عام الفیل ۵۷۰ عیسوی کا قصہ ہے۔

جناب عبداللہ اور بی بی آمنہ:

جناب عبدالمطلب کے، جو سردار قریش تھے، دس بیٹے تھے،

الفیل (۱۰۵/۱-۵)

www.abulhasanalinadwi.org

جناب عبداللہ' ان میں سے سب سے چھوٹے تھے۔ ان کے والد محترم نے ان کا نکاح بی بی آمنہ بنت وھب سے کیا جو بنو زہرہ کے سردار کی بیٹی تھیں اور نسب اور رتبے کے اعتبار سے قریش مکہ کی افضل ترین خاتون تھیں۔

ابھی شادی کو زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ جناب عبداللہ کا انتقال ہو گیا۔ ان دنوں بی بی آمنہ کا پاؤں بھاری تھا اور انہیں ایسی نشانیاں اور ایسے آثار نظر آتے تھے جس سے واضح ہوتا تھا کہ ان کا بیٹا ایک بڑا آدمی بنے گا۔

www.abulhasanalinadwi.org

ولادت مبارکہ اور نسب مقدسہ:

آخر ولادت کا بابرکت دن آن پہنچا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پیر کے دن، بارہ ربیع الاول عام الفیل میں (بمطابق ۵۷۰ عیسوی) پیدا ہوئے اور یہ دن انسانی تاریخ کا مقدس ترین دن تھا۔ آپ کا نسب نامہ یہ ہے۔

حضرت محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لئوی بن غالب بن فہر بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن معد بن عدنان ......

اور عدنان کا سلسلہ نسب حضرت اسماعیل بن ابراہیم علیہ السلام کی ذات اقدس تک پہنچتا ہے۔ جب آپ کی ولادت ہو گئی تو آپ کی والدہ محترمہ نے آپ کے دادا کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ تمہارے گھر میں ایک لڑکے کی ولادت ہوئی ہے۔ وہ فوراً آئے، بچے کو دیکھا، اسے گود میں اٹھایا اور اسے لیکر کعبہ معلیٰ میں داخل ہو گئے اور آپ کو گود میں لیکر دیر تک اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہے اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے رہے۔ اس کا نام انہوں نے "محمد" رکھا، یہ عجیب نام تھا جس سے لوگوں کو بڑا تعجب ہوا۔

رضاعت:

جناب عبدالمطلب نے اپنے یتیم پوتے کے لیے، جو انہیں بے حد عزیز، تھا عربوں کے دستور کے مطابق دیہات سے دایا تلاش کرنا چاہی تو یہ سعادت حضرت حلیمہ سعدیہ کے حصہ میں آئی۔ حضرت حلیمہ اس سال رضاعت کے لیے کسی بچے کی تلاش میں مکہ مکرمہ گئی تھیں اور چونکہ یہ سال خشک سالی اور قحط کا تھا، اس لیے خاندان کے معاشی حالات تنگی اور سختی کے تھے۔ ادھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو جتنی بھی دایا عورتوں نے دیکھا

www.abulhasanalinadwi.org

تو انھوں نے آپ کو گود لینے سے تامل کیا۔ وجہ یہ تھی کہ یہ عورتیں بچے کے والد سے عطیے اور سرپرستی کی امید رکھتی تھیں اس لیے انھوں نے کہا: یہ بچہ یتیم ہے۔ اس کی ماں اور اس کا دادا کیا کچھ دے سکے گا۔

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا نے بھی یہی کیا۔ وہ پہلی مرتبہ بچہ لئے بغیر واپس چلی گئیں، لیکن ان کے دل میں بچے کی محبت نے جوش مارا اور اللہ تعالیٰ نے "بچے" کی محبت ان کے دل میں ڈال دی اور چونکہ انہیں کوئی اور بچہ نہ ملا تھا۔ اس لئے وہ اس بچے کو لینے کے لئے واپس آگئیں اور اس کو لے لیا۔ اور اس "بچے" کو لیکر اپنے گھر لوٹ گئیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے مال میں برکت ڈال دی، اس کے بعد انکے گھر ہر ایک شے کی حالت بدل گئی۔ انھوں نے اپنے دودھ، گھر کے دودھ، اپنی بوڑھی اونٹنی اور دوسرے جانوروں میں برکت دیکھی۔ یہ حالات دیکھ کر ہر شخص کہنے لگا "اے حلیمہ تم نے تو کوئی برکت والا بچہ گود لیا ہے" اور ان کی سہیلیوں کو ان پر حسد ہونے لگا۔

حضرت حلیمہ اسی طرح اللہ تعالیٰ سے ہر ایک شے میں اضافہ اور برکت دیکھتی رہیں۔ یہاں تک کہ دو سال گزر گئے تو آپؐ کا دودھ چھڑا دیا گیا۔ ان دنوں آپ کا جسم مبارک دوسرے لڑکوں کی نسبت زیادہ بڑا نظر آتا تھا۔ حضرت حلیمہ آپ کو آپ کی والدہ محترمہ کے پاس لے آئیں اور یہ درخواست کی کہ انہیں مزید کچھ عرصہ اپنے پاس رکھنے دیا جائے۔ آپ کی والدہ محترمہ نے اجازت دے دی تو وہ دوبارہ آپ کو اپنے گھر لے گئیں۔

شق صدر

جب آپ بنو سعد میں تھے تو یہاں ایک دن دو فرشتے آئے۔ انھوں نے آپ کا پیٹ مبارک چاک کیا اور آپ کے قلب میں سے سیاہ جما ہوا مواد نکالا اور اسے پھینک دیا پھر آپ کے دل کو دھو کر صاف کیا اور دوبارہ اپنی جگہ رکھ دیا۔

www.abulhasanalinadwi.org

آپ نے اپنے رضاعی بھائیوں کے ساتھ مل کر بکریاں چرائیں اور آپ کی پرورش کھلے ماحول اور فطرت الٰہیہ کے سائے' بدوی زندگی اور فصیح و بلیغ ماحول میں ہوئی جس کے لئے بنو سعد مشہور تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم بچپن سے دوسروں سے محبت اور پیار کرنے والے انسان تھے۔ اسی لئے آپؐ کے رضاعی بہن بھائی آپ سے اور آپ ان سے محبت کرتے تھے۔ پھر حضرت حلیمہ آپ کو آپ کی والدہ محترمہ کے پاس چھوڑ گئیں اس وقت آپ اس عمر کے لڑکوں سے بڑے نظر آتے تھے۔

سیدہ آمنہ اور جناب عبدالمطلب کی وفات

جب آپ کی عمر مبارک چھ سال کی ہوئی تو سیدہ آمنہ۔آپ کی والدہ قدسیہ۔ مقام ابواء میں،جو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ہے' انتقال کر گئیں۔ اس طرح آپ اپنے دادا کی سرپرستی میں آگئے۔ جنہیں آپ سے بیحد محبت تھی۔ وہ آپ کو اپنے ساتھ' اپنی مسند پر'کعبہ معلی کے سائے میں بٹھاتے تھے اور آپ سے بیحد محبت و شفقت فرماتے تھے۔ جب آپ کی عمر مبارک آٹھ برس کی ہوئی تو جناب عبدالمطلب کا بھی انتقال ہوگیا۔

جناب ابو طالب کی سرپرستی میں

اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم جناب عبدالمطلب کی وفات کے بعد اپنے چچا ابو طالب کی سرپرستی میں آگئے جو ماں اور باپ دونوں طرف سے جناب عبداللہ کے حقیقی بھائی تھے اور وفات کے وقت جناب عبدالمطلب انہیں اس کی وصیت فرما گئے تھے۔ اس طرح آپ ان کے ہمراہ رہے اور جناب ابو طالب آپ پر بیحد شفقت فرماتے تھے اور اپنے بیٹوں سے زیادہ آپ کو چاہتے تھے۔

تربیت الٰہی

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اللہ تعالٰی کی حفاظت و تربیت میں

www.abulhasanalinadwi.org

جوان ہوئے۔ اس وقت آپ تمام جاہلی رسوم و عادات سے دور تھے اور مردانگی میں اپنی قوم میں سب سے افضل، سب سے بہتر اخلاق والے، سب سے زیادہ حیاء والے، سب سے زیادہ سچے، سب سے بڑے امانت دار اور بے حیائی اور فحش کاموں سے دور رہنے والے تھے۔ یہاں تک کہ لوگوں نے آپ کا نام رکھا تو "الامین" (امانت دار) رکھا، آپ صلہ رحمی کرنے والے، لوگوں کے بوجھ اٹھانے والے، مہمانوں کی عزت اور ان کا اکرام کرنے والے اور دوسروں سے نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں مدد کرنے والے تھے۔ آپ محنت کر کے کماتے تھے۔ اور جو مل جاتا اس پر قناعت کرتے تھے۔

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک چودہ یا پندرہ برس کی ہوئی تو قریش مکہ اور بنو قیس کے درمیان "حرب الفجار" چھڑ گئی۔ اس کی کچھ جنگوں میں آپ نے بھی شرکت کی۔ آپ اپنے چچاؤں کو تیر پکڑاتے تھے۔ اس موقع پر آپ نے پہلی مرتبہ جنگ کو دیکھا اور شہسواری اور مردانگی کے اوصاف سے آپ واقف ہوئے۔

حضرت خدیجہ الکبریٰؓ سے عقد

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک ۲۵ سال ہوئی تو آپ کا نکاح حضرت خدیجہؓ بنت خویلد سے ہوگیا، جو قریش مکہ کی سرداراور افضل ترین خاتون، عمدہ عقل، اعلیٰ و عمدہ اخلاق والی اور مکے کی ایک مالدار خاتون تھیں۔ وہ بیوہ تھیں، ان کے خاوند "ابو ہالہ" کا اس سے قبل انتقال ہو گیا تھا اس وقت انکی عمر مبارک چالیس سال تھی جبکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سن مبارک ۲۵ برس تھا۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ایک تجارت پیشہ خاتون تھیں۔ لوگ ان کے مال سے تجارت کرتے تھے۔ انہیں مضاربت کے طریقے پر، ایک معین منافع ملتا تھا اور تمام قریش مکہ بھی تجارت پیشہ تھے۔ حضرت خدیجہؓ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمدہ اخلاق اور آپ کی خیر خواہی کا عملی

www.abulhasanalinadwi.org

مشاہدہ کر چکی تھیں۔ جب آپ حضرت خدیجہؓ کا مال تجارت لیکر شام گئے تھے۔ اس سفر کے متعلق حضرت خدیجہؓ کو تمام حالات معلوم ہوئے تو انہوں نے خود نکاح کی پیشکش کی، اس سے قبل وہ بڑے بڑے قریشی سرداروں کے پیغام رد کر چکی تھیں۔ آپ کے چچا آپ کی طرف سے قبول نکاح کا پیغام لیکر گئے اور دوسرے چچا جناب ابو طالب نے آپ کا خطبہ نکاح پڑھا۔ اس طرح عقد مکمل ہو گیا۔

یہ دنیا کی پہلی خوش قسمت خاتون تھیں جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکاح فرمایا اور آپ کی تمام اولاد، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سوا انہیں سے پیدا ہوئی۔

تعمیر خانہ کعبہ اور فتنہ عظیم کا انسداد:

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک ۳۶ برس ہوئی تو قریش مکہ تعمیر خانہ کعبہ کے لئے جمع ہوئے۔ ان کا ارادہ اس پر چھت ڈالنے کا تھا۔ اس سے قبل خانہ کعبہ ایک دوسرے پر گارے کے بغیر رکھے ہوئے پتھروں پر مشتمل تھا۔ اس کی اونچائی قد آدم سے قدرے بڑی تھی۔ اس لئے اس کو گرانا اور نئی تعمیر بنانا ضروری ہو گیا تھا۔

جب نئی عمارت "رکن" کے مقام تک پہنچی تو قریش مکہ کا "حجر اسود" کے متعلق جھگڑا ہو گیا۔ ہر قبیلہ چاہتا تھا کہ "حجر اسود" کو اسکی جگہ وہی رکھے نہ کہ کوئی اور قبیلہ۔ ہر قبیلہ یہ شرف حاصل کرنے کا متمنی تھا۔ یہاں تک کہ معاملہ لڑائی تک پہنچ گیا اور زمانہ جاہلیت میں لوگوں کے لئے یہ بات بہت آسان تھی۔

کئی قبیلوں نے جنگ کی تیاری کر لی تھی۔ بنو عبداللہ نے، جو قریشی قبائل میں ایک اہم قبیلہ تھا، خون سے بھرے ہوئے پیالے میں ہاتھ ڈال کر بنو عدی کے ساتھ مل کر "موت" کا باہم معاہدہ کیا تھا۔ معاہدہ کرتے وقت انہوں نے اپنے ہاتھ پیالے میں ڈال رکھے تھے۔

www.abulhasanalinadwi.org

یہ گویا موت کا نشان تھا۔ قریش مکہ کئی روز تک اسی کشمکش میں رہے پھر انہوں نے اس بات پر اتفاق کر لیا کہ جو بھی "مسجد حرام" میں ان کے پاس سب سے پہلے آئے گا وہ ان کے مابین فیصلہ کرے گا۔ اتفاق سے سب سے پہلے آنے والے شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ جب انہوں نے دیکھا تو کہا "یہ تو امین ہیں ہم ان کے فیصلے پر راضی ہیں' یہ تو محمد ہیں"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام حالات سنے تو ایک کپڑا طلب فرمایا اور حجر اسود کو لیکر اپنے ہاتھوں سے اس میں ڈال دیا اور پھر فرمایا ہر قبیلے کا سردار اس کا کنارہ پکڑ لے اور پھر سب مل کر اس کو اٹھائیں انہوں نے تعمیل کی۔ یہاں تک کہ جب پتھر اس مقام تک بلند ہو گیا جہاں اسے نصب کیا جانا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھوں سے اسے اس کے مطلوبہ مقام پر رکھ دیا۔

اس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریش مکہ پر آئی ہوئی جنگ کو ایسی دانش مندی سے ٹال دیا جس سے بڑھ کر کوئی دانش مندی نہیں ہو سکتی۔

حلف الفضول

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "حلف الفضول" میں بھی شمولیت فرمائی یہ معاہدہ ان معاہدوں میں سے' جن کی بابت آپ نے سنا تھا، سب سے عمدہ اور سب سے اچھا معاہدہ تھا۔ اسکا سبب یہ ہوا کہ "بنو زبید" کا ایک شخص مکہ مکرمہ میں کچھ مال تجارت کے ساتھ آیا اس سے اس کا تجارتی مال عاص بن وائل نے' جو ایک قریشی سردار تھا' خرید لیا' لیکن اس کی قیمت ادا نہ کی۔ اس پر "الزبیدی" نے رؤسائے قریش کے سامنے اپنے حق کے لئے فریاد رسی کی۔ مگر انہوں نے عاص بن وائل کے منصب کی بنا پر اس کی مدد کرنے سے انکار کر دیا اور الٹا اسی کو ڈانٹا۔ جس پر "زبیدی" نے تمام اہل مکہ اور تمام "اہل مروت" سے مدد طلب کی۔

www.abulhasanalinadwi.org

اس پر مروت اور مردانگی کے جوہر سے مالا مال چند لوگوں کو غیرت آئی اور یہ لوگ عبداللہ بن جدعان کے گھر پر جمع ہوئے۔ اس نے ان سب کے لئے کھانا تیار کیا اور پھر ان تمام لوگوں نے باہم ایک معاہدہ اور عقد کیاکہ یہ لوگ ایک ہاتھ ہو کر مظلوم کی ظالم کے خلاف اس وقت تک مدد کریں گے جب تک اسے اسکا حق نہ دلا دیں۔ اس لئے اہل عرب نے اس معاہدے کا نام "حلف الفضول" رکھ دیا اور یہ کہاکہ تمام لوگ ایک فضیلت والے کام میں شریک ہوئے ہیں۔ بعد ازاں یہ تمام لوگ عاص بن وائل کے پاس گئے اور اس سے الزبیدی کا حق لیکر اسے دے دیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس معاہدے کا بڑا احترام کرتے اور اس پر عمل پیرا تھے۔ یہاں تک کہ بعثت مبارکہ کے بعد بھی آپ یہ فرمایا کرتے تھے "میں نے عبداللہ بن جدعان کے گھر میں جس معاہدے میں شرکت کی تھی اگر زمانہ اسلام میں کوئی اس کے نام سے مجھے بلائے تو میں ضرور اس کا جواب دوں گا" ان لوگوں نے یہ عہد کیا تھا کہ لوگوں کو ان کے حق دلائیں گے اور یہ کہ کسی ظالم کو کسی مظلوم پر غالب نہ ہونے دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کی حکمت اور اسکی تربیت کا یہ منشا تھاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام تربیت "امی" (ان پڑھ) ہونے کی حالت میں کیونکہ آپ نہ تو پڑھ سکتے تھے اور نہ لکھ سکتے تھے، جس کی بنا پر آپ دشمنوں اور مخالفین کی تہمت اور ان کی بدگمانی سے مبرا رہے، جیساکہ قرآن مجید میں ہے:

وَمَا كُنْتَ تَتْلُوا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتَابٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ(۱)

اور اس کتاب سے پہلے نہ کوئی کتاب آپ پڑھے ہوئے تھے اور نہ کوئی کتاب اپنے ہاتھ سے لکھتے تھے کہ ایسی حالت میں حق ناشناس لوگ کچھ شک کرتے

قرآن مجید نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خود امی کا لقب عطا فرمایا ہے۔ ارشاد مبارک ہے:

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ(۲)

جو لوگ ایسے رسول نبی امی کا اتباع کرتے ہیں جن کو وہ لوگ اپنے پاس توریت و انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں

۱۔ العنکبوت (۲۹ / ۴۸)

۲۔ الاعراف (۹ / ۱۵۷)

www.abulhasanalinadwi.org

بعثت مبارکہ اور طلوع صبح سعادت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک جب چالیس سال ہوئی تو طلوع صبح سعادت کے آثار نظر آنے لگے اور بعثت مبارکہ کی گھڑی آگئی اللہ تعالٰی کی عادت مبارکہ یہ ہے کہ جب اندھیرا بڑھ جاتا ہے اور بد بختی کا دور شروع ہوتا ہے تو اس سے نجات کی صورت پیدا فرما دیتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب خلق خدا کو برے کاموں میں مبتلا دیکھتے تھے تو آپ کو شدید رنج ہوتا تھا۔ گو آپ ان تمام کاموں سے الگ تھلگ رہتے تھے۔ اس موقع پر آپ کو خلوت گزینی محبوب ہو گئی اور آپ کو "تنہائی" سے زیادہ کوئی شے محبوب نہ تھی۔ آپ کی عادت مبارک تھی کہ آپ مکہ مکرمہ سے باہر چلے جاتے تھے اور اتنی دور نکل جاتے تھے کہ آپ کو مکہ مکرمہ کے مکانات نظر نہ آتے تھے۔ آپ مکہ مکرمہ کی گھاٹیوں' اس کے بطون اور اس کی وادیوں میں چلے جاتے تھے۔ اس وقت کا واقعہ ہے کہ آپ جب بھی کسی درخت یا پتھر کے پاس سے گزرتے تو اس میں آواز آتی **السلام علیک یا رسول اللہ** (اے اللہ کے رسول آپ کو سلام) آپ جب دائیں بائیں دیکھتے تو آپ کو درخت اور پتھر کے سوا کچھ نظر نہ آتا تھا۔

وحی الٰہی کی ابتداء "رویائے صادقہ" (سچے خوابوں) سے ہوئی اور آپ رات کو جو بھی خواب دیکھتے تھے تو اس کی تعبیر صبح کی روشنی کی طرح واضح اور مجسم ہو کر سامنے آتی تھی۔

غار حراء میں

آپ اکثر و بیشتر غار حراء میں خلوت گزینی فرمایا کرتے تھے اس کے لئے کئی کئی دنوں کا کھانے پینے کا سامان لیکر جاتے تھے اور اس میں آپ ابراہیم حنفیت والے اور فطرت سلیمہ کے طریقے پر عبادت اور دعا کیا کرتے تھے۔

www.abulhasanalinadwi.org

بعثت مبارکہ:

ایک مرتبہ جب آپ اسی جگہ "خلوت نشین" تھے تو آپ کی بعثت مبارکہ کی مبارک ساعت آگئی۔ یہ واقعہ ۱۷ رمضان المبارک ۴۱ نبوی ر ۶ اگست ۶۱۰ عیسوی کا ہے۔ اس وقت آپ غار حراء میں مصروف عبادت تھے کہ آپ کے پاس ایک فرشتہ (جبرئیل) آیا اور آپ سے کہا: پڑھیے' آپ نے فرمایا "میں پڑھنے والا نہیں ہوں" رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد میں بتلایا کہ فرشتے نے اس پر مجھے پکڑا اور "دبوچا" یہاں تک کہ مجھے سخت تکلیف ہوئی پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا "پڑھیے" میں نے کہا "میں پڑھنے والا نہیں ہوں" اس نے پھر مجھے پکڑا اور "دبوچا" یہاں تک کہ دوسری مرتبہ بھی میں نے سخت تکلیف محسوس کی۔ پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا "پڑھیے" میں نے کہا "میں پڑھنے والا نہیں ہوں" اس نے پھر پکڑا اور تیسری مرتبہ مجھے دبوچا اور پھر مجھے چھوڑا اور کہا پڑھیے' میں نے کہا کیا؟ فرشتے نے کہا:

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ○ اِقْرَاْ وَ رَبُّکَ الْاَکْرَمُ ○ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ(۱)

اے پیغمبر آپ (پر جو) قرآن (نازل ہوا کرے گا) اپنے (اس) رب کا نام لیکر پڑھا کیجئے جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ آپ قرآن پڑھا کیجئے اور آپ کا رب بڑا کریم ہے جو چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور جس نے انسان کو قلم سے تعلیم دی جس کو وہ نہ جانتا تھا

۱۔ العلق (۹۶/ ۱ــ ۵)

www.abulhasanalinadwi.org

یہ آپ کی نبوت کا پہلا دن اور قرآن مجید کی پہلی وحی تھی۔

حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے گھر میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وحی سے گھبرا گئے اس لئے کہ اس سے قبل نہ تو آپ اس تجربے سے دوچار ہوئے تھے اور نہ ہی آپ نے اس کے متعلق سنا تھا۔ فترت (انقطاع نبوت) کا زمانہ بہت لمبا ہو گیا تھا اور اہل عرب کی نبوت اور انبیاء سے شناسائی بہت دور کی بات تھی۔ اس واقعے سے آپ کو جان کا خطرہ محسوس ہوا۔ آپ چونکہ گھبرا گئے تھے' اس لئے آپ کا جسم مبارک کانپ رہا تھا۔ آپ نے آتے ہی فرمایا: "مجھے کمبل اوڑھا دو مجھے کمبل اوڑھا دو۔ مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے"

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اس کا سبب پوچھا تو آپ نے پورا واقعہ بیان کر دیا۔ سیدہ خدیجہؓ بہت سمجھدار اور علم و فضل والی خاتون تھیں۔ انہوں نے نبوت' انبیاء اور ملائکہ کے متعلق سن رکھا تھا۔ وہ اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس' جو عیسائی ہو گئے تھے رجاتی رہتی تھیں۔ ورقہ نے کتب مقدسہ پڑھی ہوئی تھیں اور اہل تورات اور اہل انجیل کو سنا ہوا تھا۔ وہ اہل مکہ کی وہ تمام بری عادتیں ناپسند کرتے تھے جو فطرت سلیمہ کے خلاف تھیں۔

سیدہ خدیجہؓ آپ کی زوجہ مطہرہ ہونے کی بنا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق مبارکہ سے سب سے زیادہ واقف و آشنا تھیں' کیونکہ وہ آپ کی بیوی اور آپ کی خفیہ اور ظاہر باتوں سے واقف و آگاہ تھیں اور انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق اور تمام پاکیزہ عادتیں دیکھنے کا بار بار موقع ملا تھا۔ جس سے یہ بات پختہ طور پر ثابت ہو گئی تھی کہ آپ ایسے شخص ہیں جو اللہ تعالیٰ کے توفیق یافتہ' اس کی مخلوق میں سب سے برگزیدہ اور سیرت و اخلاق میں پسندیدہ ترین ہیں اور جس شخص کا اخلاق اور جس کی سیرت اس طرح کی ہو اس پر شیطانی وسوسے کے آنے کے اندیشہ نہیں ہو سکتا اور نہ ہی اس کو آسیبی اثر ہو سکتا ہے اور چونکہ وہ اللہ

www.abulhasanalinadwi.org

تعالیٰ کی حکمت اور اس کی مخلوق پر اس کی محبت و شفقت سے بھی آگاہ تھیں اس لئے ان کے خیال میں اس کا شیطانی اثر ہونا امر محال تھا۔ اس لئے انہوں نے پورے وثوق، پختہ یقین اور مکمل پختگی ایمان کے ساتھ فرمایا: "ہرگز نہیں، بخدا اللہ آپ کو کبھی بھی رسوا نہ کرے گا، بیشک آپ صلہ رحمی کرتے، لوگوں کے بوجھ اٹھاتے، لوگوں کو ان کی ضروریات کما کر دیتے، مہمان نوازی کرتے اور دوسروں کی مشکل وقت میں مدد کرتے ہیں"

ورقہ بن نوفل کے سامنے

اس موقع پر سیدہ خدیجہؓ نے یہ بہتر سمجھا کہ آپ اپنے چچا زاد عالم بھائی "ورقہ بن نوفل" سے بھی مدد لیں، تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ان کے پاس لے گئیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ورقہ بن نوفل کو، جو کچھ آپ نے دیکھا تھا، بتایا تو ورقہ نے کہا "تمہارے پاس ناموس اکبر (فرشتہ وحی) آئے ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا کرتے تھے اور بیشک آپ کی قوم آپ کی تکذیب کرے گی۔ آپ کو ستائے گی اور آپ کو شہربدر کر دے گی اور آپ سے لڑے گی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ورقہ کی یہ بات سنی کہ "عنقریب آپ کی قوم آپ کو شہربدر کر دے گی" تو آپ کو بعید تعجب ہوا۔ وجہ یہ تھی کہ آپؐ قریش مکہ میں اپنا مقام جانتے تھے کہ یہ لوگ تو آنحضورؐ کو "الصادق" اور "الامین" کے سوا کسی اور نام سے کبھی نہ پکارتے تھے۔ چنانچہ آپؐ نے تعجب کے ساتھ فرمایا: "کیا وہ مجھے نکالیں گے؟" جناب ورقہ نے کہا "ہاں۔ آج تک جب بھی کوئی شخص وہ پیغام لیکر آیا ہے جو آپ لائے ہیں تو لوگوں نے اس کے ساتھ دشمنی کی اور اس کے ساتھ لڑے۔" اس نے مزید کہا "اگر میری زندگی میں وہ دن آگیا اور میری عمر لمبی ہوئی تو میں آپ کی بھرپور مدد کروں گا"

اس کے بعد ایک عرصے تک وحی کا سلسلہ رکا رہا۔ پھر اس کے بعد

www.abulhasanalinadwi.org

پے درپے یہ سلسلہ جاری ہو گیا اور قرآن مجید کا بابرکت نزول شروع ہو گیا۔

حضرت خدیجہؓ کا قبول اسلام

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا یہ باتیں سن کر فوراً اسلام لے آئیں۔ اس لئے وہ پہلی فرد تھیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائیں۔ وہ آپ کے پاس رہ کر آپ کی مدد کرتیں، آپ کی ڈھارس بندھاتیں اور آپ سے لوگوں کی باتوں اور دوسری پریشانیوں کو کم کرنے کا ذریعہ بنی رہیں۔

حضرت علیؓ بن ابی طالب اور حضرت زیدؓ بن حارثہ کا قبول اسلام

بعد ازاں حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب اسلام لائے جو اس وقت دس سال کے تھے اور زمانہ اسلام سے قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پروردہ رہے تھے۔ آپ نے انہیں ابو طالب سے، سختی کے دنوں میں لیکر، اپنے ساتھ ملا لیا تھا۔

اسی طرح آپ کے آزاد کردہ غلام حضرت زیدؓ بن حارثہ بھی اسلام لے آئے جنہیں آنحضورؐ نے "لے پالک" بنایا ہوا تھا۔

ان لوگوں کا اسلام لانا، آپ کے قریب ترین لوگوں کی آپ کے حق میں گواہی اور آپ کے حق میں حسن اعتراف نیز آپ کی سچائی، آپ کے اخلاق اور آپ کی حسن سیرت کا منہ بولتا ثبوت تھا، اس لئے کہ "گھر والے ہی گھر کے اندر کی باتوں کو زیادہ بہتر جانتے ہیں"

حضرت ابوبکرؓ ابن ابی قحافہ کا قبول اسلام اور تبلیغ ودعوت کے شرف کا حصول

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی اسلام لے آئے۔ ان کی عقل وفراست، مردانگی اور اعتدال آمیز رویئے کی بنا پر قریش مکہ میں ان کا بہت احترام کیا جاتا تھا۔ انہوں نے مسلمان ہونے کے بعد اپنے اسلام کو ظاہر کر دیا۔

www.abulhasanalinadwi.org

وہ لوگوں سے محبت کرنے والے اور نرم طبیعت کے انسان تھے۔ وہ قریش مکہ کے انساب اور انکی تاریخ کے سب سے بڑے عالم تھے۔ آپ ایک تجارت پیشہ اور عمدہ اخلاق و سیرت کے مالک تھے۔ انہوں نے مسلمان ہوتے ہی اپنے قابل اعتماد لوگوں کو اللہ تعالیٰ اور اسلام کی طرف بلانا شروع کر دیا۔ یعنی ایسے دوستوں کو جو ان کے پاس آتے جاتے تھے اور جن کے ساتھ وہ اٹھتے بیٹھتے تھے۔

روسائے قریش کا قبول اسلام

ان کی دعوت پر قریش مکہ میں سے جو اشراف اسلام لائے ان کا قریش مکہ میں بہت اونچا مقام تھا۔ ان میں حضرت عثمانؓ بن عفان، حضرت زبیرؓ بن العوام، حضرت عبدالرحمانؓ بن عوف، حضرت سعدؓ بن ابی وقاص، حضرت طلحہؓ بن عبید شامل تھے۔ حضرت ابوبکرؓ ان لوگوں کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لیکر آئے اور انہوں نے قبول اسلام کی سعادت حاصل کی۔

ان کے بعد جو لوگ مشرف بہ اسلام ہوئے انکا بھی قریش مکہ میں ایک مقام تھا۔ ان میں حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح، الارقمؓ بن ارقم، عثمانؓ بن مظعون، عبیدہؓ بن الحارث بن مطلب، سعیدؓ بن زید، خبابؓ بن الارت، عبداللہؓ بن مسعود، عمارؓ بن یاسر اور حضرت صہیبؓ رومی وغیرہ شامل تھے۔

اس کے بعد بہت سے مرد اور بہت سی عورتیں اسلام میں داخل ہو گئیں اور مکہ مکرمہ میں اسلام کا چرچا پھیل گیا اور لوگ اس کے متعلق بات چیت کرنے لگ گئے۔

کوہ صفا پر اعلانیہ دعوت

نبوت کے ابتدائی تین سال تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے معاملات دعوت کو مخفی رکھے ہوئے تھے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف

www.abulhasanalinadwi.org

سے حکم آیا جس میں کہا گیا۔

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ (۱)

آپ کو جس بات کا حکم دیا گیا ہے اس کو صاف صاف سنا دیجئے اور مشرکوں سے اعراض کیجئے

نیز ارشاد ہوا:

وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ○ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ○ وَقُلْ اِنِّيْٓ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ (۲)

اور (اس مضمون سے) سب سے پہلے اپنے نزدیک کے کنبہ کو ڈرایئے اور ان لوگوں کے ساتھ (مشفقانہ) رویئے سے پیش آیئے جو اسلام میں داخل ہو کر آپ کی اتباع کریں

اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کوہ صفا پر چڑھ گئے اور آپ نے لوگوں کو اونچی آواز میں پکارا "یاصباحاہ" (اے لوگو! صبح کے وقت) جو لوگوں کو بلانے کے لئے معروف "جملہ" تھا۔

جب کوئی شخص کسی دشمن کا خطرہ محسوس کرتا جو کسی شہر یا قبیلے پر حملہ کرنے کے لئے اس کی غفلت سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہا ہوتا' تو وہ اونچی آواز میں لوگوں کو پکارتا اور کہتا "یا صباحاہ" -- قریش مکہ نے یہ آواز سن کر جواب دینے میں تاخیر نہ کی اور تمام لوگ وہاں آپ کے سامنے جمع ہو گئے۔ جو خود آ سکا آگیا اور جس کے لئے آنا ممکن نہ تھا اس نے اپنا کوئی نمائندہ بھیج دیا۔

۱۔ الحج (۱۵ / ۹۴ ۔ ۵)

۲۔ (الشعراء (۲۶ / ۲۱۴ ۔ ۲۱۵)

www.abulhasanalinadwi.org

آپ نے ان کے اکٹھے ہو جانے کے بعد فرمایا "اے بنو عبدالمطلب، اے بنو فہر اے بنو کعب تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر میں تم کو یہ خبردوں کہ اس پہاڑ کے عقب سے کوئی شہسوار تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا تم میری بات مانو گے؟

اہل عرب حقیقت پسند اور عملی لوگ تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ ایک ایسا شخص جس کی سچائی، امانت داری اور جس کا خلوص انہوں نے بار بار آزمایا ہوا تھا ان کے سامنے پہاڑ پر کھڑا ہے اور اپنے پیچھے دیکھ رہا ہے جبکہ وہ صرف اسی کو اپنے سامنے دیکھ سکتے تھے تو ان کی ذکاوت اور ان کی انصاف پسندی نے انہیں اس بات پر مجبور کیا کہ وہ مخبر امین و صادق کی تصدیق کریں۔ چنانچہ انہوں نے کہا "ہاں" ۔اسی وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

نذیر لکم بین یدی عذاب شدید (میں تمہیں اپنے سامنے کے سخت عذاب سے ڈراتا ہوں

یہ سن کر لوگ خاموش ہو گئے لیکن ابو لہب نے کہ: تیرا ناس ہو کیا تو نے ہمیں صرف اسی لئے بلایا تھا؟

قوم کا اظہار عداوت اور جناب ابو طالب کی سرپرستی

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعوت اسلام کو ظاہر کردیا اور حق کا اعلان کر دیا، جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا تھا، تو قریش مکہ آپ سے دور نہ ہوئے اور نہ انہوں نے کوئی کا جواب دیا۔ لیکن جب آپ نے ان کے بتوں کا ذکر کیا اور ان میں عیب نکالے تو لوگوں نے اس کو بہت برا سمجھا اور آپؐ کی مخالفت اور عداوت پر متفق ہو گئے۔ اس موقع پر جناب ابو طالب نے، جو آپ کے چچا تھے، آپ کی سرپرستی کی۔ دشمنوں کو آپ کی طرف سے روکا اور آپ کے اور کفار کے مابین دیوار بن گئے، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی دعوت و تبلیغ کا سلسلہ اسی طرح جاری رکھا۔ آپ کو کوئی شئی اس سے روک نہ سکی اور ابو طالب آپ کی

www.abulhasanalinadwi.org

سرپرستی کرتے اور آپ سے دشمنوں کی اذیتوں کو روکتے رہے۔

جب یہ سلسلہ دراز ہوا تو چند قریشی سردار ابو طالب کے پاس گئے اور کہا "اے ابو طالب تمہارے بھتیجے نے ہمارے معبودوں کو برا بھلا کہا ہے ہمارے دین میں عیب نکالے ہیں۔ ہمارے نوجوانوں کو بیوقوف بنایا ہے' ہمارے بزرگوں کو گمراہ قرار دیا ہے' لہذا یا تو آپ اس کو روک دیں یا پھر آپ ایک طرف ہو جائیں۔ اس لئے کہ آپ ہمارے دین اور عقیدے پر کار بند ہیں۔ اس موقع پر ابو طالب نے ان کے ساتھ نرمی آمیز گفتگو کی اور ان کو خوش خلقی سے ٹال دیا' جس کے بعد یہ لوگ وہاں سے چلے گئے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو طالب کے مابین مذاکرہ

بعد ازاں قریش مکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اکثر دشمنی سے ذکر کرنے لگے اور ان میں کچھ لوگ دوسروں کو بھڑکاتے تھے' چنانچہ یہ لوگ دوسری مرتبہ اکٹھے ہو کر ابو طالب کے پاس گئے اور ان سے کہا "اے ابوطالب آپ ہمارے سردار اور قابل احترام بزرگ ہیں اور ہمیں آپ سے امید تھی کہ آپ اپنے بھتیجے کو روکیں گے' مگر آپ نے ایسا نہیں کیا۔ اب بخدا ہم زیادہ صبر نہیں کر سکتے کہ وہ ہمارے بزرگوں کو برا بھلا کہے۔ ہمارے نوجوانوں کو بیوقوف بنائے' ہمارے معبودوں میں عیب نکالے' لہذا یا تو آپ اس کو روک دیں۔ ورنہ ہم تجھے اور اسے ایک ہی سمجھیں گے اور اس وقت تک لڑیں گے جب تک ہم میں سے کوئی ایک جماعت ہلاک نہ ہو جائے۔

ابو طالب پر ان کی قوم کی جدائی اور ان کی دشمنی بہت شاق گزری اور چونکہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت و تبلیغ سے متاثر نہ تھے اس لئے انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلا بھیجا اور کہا اے میرے بھتیجے تیری قوم میرے پاس آئی تھی اور یہ کہہ کر گئی ہے لہذا آپ خود پر اور مجھ پر رحم کھائیں اور مجھے اتنا وزن اٹھانے کی تکلیف نہ دیں جو میں نہ اٹھا سکوں!

www.abulhasanalinadwi.org

اگر تم لوگ سورج کو میرے دائیں اور چاند کو بائیں ہاتھ پر رکھ دو

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سمجھ لیا کہ جناب ابو طالب اس معاملے میں سخت پریشان ہیں اور آپ کی مدد اور آپ کے ہمراہ کھڑے ہونے سے خود کو کمزور سمجھتے ہیں، تو آپ نے فرمایا اے چچا! واللہ اگر یہ لوگ سورج کو میرے دائیں ہاتھ اور چاند کو میرے بائیں ہاتھ پر رکھ دیں اور مجھے کہیں کہ میں اس دعوت کے کام کو چھوڑ دوں تو میں ہرگز نہ چھوڑوں گا۔ تاآنکہ اللہ تعالیٰ اس کو غالب فرما دے یا میں اس راستے میں ہلاک ہو جاؤں۔ یہ کہتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں اور آپ رو پڑے اور اٹھ کر چل دیئے۔ جب آپ منہ موڑ کر جانے لگے تو ابوطالب نے آواز دیکر بلایا اور کہا اے بھتیجے ادھر آؤ اور پھر کہا اے برادر زادے تو جو چاہے کہہ، آئندہ میں تمہیں کبھی نہ ٹوکوں گا۔

قریش مکہ کی طرف سے مسلمانوں کی ایذا دہی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدستور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے رہے تو جب قریش آپ سے اور ابو طالب سے مایوس ہو گئے تو انہوں نے اس کا غصہ ان لوگوں پر اتارا جو ان کے قبیلوں میں سے مسلمان ہو گئے تھے اور جن کو بچانے والا کوئی نہ تھا۔

چنانچہ ہر قبیلے کے لوگ اس قبیلے کے مسلمانوں پر پل پڑے۔ وہ انہیں قید کرتے، ان کو اذیتیں دیتے، مارتے، بھوکا پیاسا رکھتے اور سخت گرمیوں میں تپتی ہوئی ریت پر لٹاتے تھے۔

حضرت بلالؓ حبشی نے جب اسلام قبول کر لیا تو ان کا آقا تپتی ہوئی دوپہر میں انہیں نکالتا اور انہیں پشت کے بل "مکہ مکرمہ" کی سنگلاخ زمین پر لٹا دیتا۔ پھر ایک بھاری پتھر ان کے سینے پر رکھ دیتا اور پھر وہ ان سے کہتا: بخدا تجھے اس وقت تک نہ چھوڑوں گا جب تک تو مر جائے۔ یا حضرت محمد صلی اللہ

www.abulhasanalinadwi.org

علیہ و آلہ وسلم کا کفر کرے اور لات و عزیٰ کی عبادت کرے، مگر حضرت بلالؓ اس مصیبت و آزمائش کے وقت بھی "احد" "احد" ہی فرماتے تھے۔

ایک مرتبہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا وہاں سے گزر ہوا تو انہوں نے امیہ کو ایک حبشی غلام دیا جو حضرت بلالؓ سے زیادہ طاقتور اور قوی تھا اور اس کے بدلے حضرت بلالؓ کو خرید کر آزاد فرما دیا۔

بنو مخزوم حضرت عمار بن یاسرؓ ان کے والد اور ان کی والدہ کو، جو تمام کے تمام مسلمان تھے، سخت دوپہر کے وقت باہر لاتے اور انہیں مکہ مکرمہ کے تپے ہوئے سنگریزوں پر لٹا کر اذیتیں دیتے۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ان کے پاس سے گزر ہوا تو آپ نے فرمایا "اے خاندان یاسر، صبر کرو تمہارے لئے وعدہ گاہ جنت ہے" پھر انہوں نے حضرت عمارؓ کی والدہ کو جان سے مار دیا کیونکہ اس نے اسلام چھوڑنے سے انکار کر دیا تھا۔

حضرت مصعبؓ بن عمیر مکہ مکرمہ کے ایک بے فکرے اور خوبصورت نوجوان تھے۔ ان کی والدہ بیحد مالدار تھی۔ جو بہت عمدہ کپڑے ان کو پہناتی تھی۔ حضرت مصعبؓ کو جب پتا چلا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ارقم بن ارقم کے مکان پر لوگوں کو اسلام کی دعوت دیتے ہیں تو وہ آپ کے پاس گئے، اسلام قبول کیا اور آپ کی تصدیق کی۔ پھر وہ وہاں سے چلے گئے اور اپنی والدہ اور اپنی قوم کے ڈر سے اپنے اسلام کو مخفی رکھا۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس چھپ کر آتے تھے۔ ایک مرتبہ عثمان بن طلحہ نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے دیکھ لیا اور جا کر ان کی والدہ اور ان کی قوم کو بتا دیا۔ انہوں نے انہیں پکڑ کر قید کر دیا۔ وہ ایک عرصے تک قید میں رہے۔ یہاں تک کہ وہ حبشہ کی ہجرت اولیٰ میں حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے۔ بعد ازاں وہ مسلمانوں کے ساتھ واپس آئے۔ اس وقت ان کی حالت سخت بدلی ہوئی تھی وہ بیحد کمزور ہو گئے تھے، مگر اس کے باوجود ان کی والدہ نے ان کو دوبارہ لینے سے انکار کر دیا۔

www.abulhasanalinadwi.org

بعض مسلمان قریش کے سرداروں اور ان کے روساء کی حمایت کر کے مکہ میں داخل ہوئے۔ یہ سردار ان کی حفاظت کرتے اور ان کو دشمنوں سے بچاتے تھے۔ حضرت عثمانؓ بن مظعون ولید بن المغیرہ کی پناہ میں تھے' لیکن پھر ان کی غیرت و حمیت نے انہیں اس کی پناہ قبول کرنے سے روک دیا تو انہوں نے اس کی امان واپس کر دی۔ وہ وفادار اور عمدہ ہمسائیگی والے شخص تھے اور فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی پناہ نہ لوں۔ ایک مرتبہ ان کے اور ایک مشرک کے درمیان ایک جھگڑا پیدا ہو گیا جس نے مشرک کو غضبناک کر دیا تو اس نے کھڑے ہو کر ان کی ایک آنکھ پر مکا مارا۔ اسے لہو لہان کر دیا اس وقت ولید بن مغیرہ بھی قریب ہی تھا اور یہ تمام واقعہ دیکھ رہا تھا۔ اس نے کہا: اے میرے بھتیجے! جو تیری آنکھ بچ گئی ہے وہ اس لئے بچی ہے کہ تو ایک محفوظ پناہ میں تھا' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا "واللہ' اللہ کی محبت میں میری تندرست آنکھ بھی اسی چوٹ کی مستحق ہے جو دوسری آنکھ کو اللہ کی محبت میں پہنچی ہے اور اے ابو عبد شمس میں اس ذات کی پناہ میں ہوں' جو تجھ سے زیادہ عزت والی اور زیادہ قدرت والی ہے۔

قریش مکہ سے لڑائی کا آغاز اور مسلمانوں کی ایذا رسانی میں شدت

جب قریش مکہ نے مسلمان ہو جانے والے نوجوانوں کو اسلام سے باز رکھنے کی اپنی کوششوں کو بار آور ہوتے نہ دیکھا تو ان پر یہ بات بہت شاق گزری' اس پر انہوں نے اپنے من چلے نوجوانوں کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ابھارا انہوں نے آپ کو جھٹلایا۔ آپ کو ستایا اور آپ پر ساحر' شاعر' کاہن اور دیوانہ ہونے کا الزام لگایا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اذیت اور ایذا دہی میں طرح طرح کے طریقے اختیار کئے۔

ایک دن ان کے روساء مقام "حجر" میں جمع تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور ان کے سامنے بیت اللہ شریف کا طواف کیا۔ تو ان میں سے ایک شخص نے آپ پر فقرہ چست کیا اور اس کو تین

www.abulhasanalinadwi.org

مرتبہ دہرایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے سن کر کھڑے ہو گئے آپ نے قریش مکہ کی طرف منہ کیا اور فرمایا: اے قریش مکہ ـــ کیا تم اس کا فقرہ سن رہے ہو! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں تمہارے پاس ذبح کا پیغام لایا ہوں' یہ سن کر تمام لوگ خاموش ہو گئے اور آپ سے نرمی سے بولنے لگے۔

اگلا دن ہوا تو لوگ اس جگہ بیٹھے تھے جس جگہ آپؐ نے گزشتہ روز انہیں چھوڑا تھا۔ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے سامنے آئے تو یہ لوگ یکبارگی کود کر آپ کے سامنے آگئے اور آپ کو چاروں طرف سے گھیر لیا اور ایک شخص نے آپ کو اپنی چادر میں لیکر اسے خوب اچھی طرح پکڑ لیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اس وقت وہاں موجود تھے۔ یہ منظر دیکھ کر وہ سامنے آگئے اور آپؐ کے اور دشمنوں کے درمیان آکر کھڑے ہو گئے۔ اس وقت وہ رو رہے تھے۔ اور یہ فرما رہے تھے "کیا تم ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ اللہ میرا رب ہے؟" اس پر تمام لوگ منتشر ہو گئے اور حضرت ابوبکرؓ بھی واپس آگئے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس سے شدید سر درد لاحق ہوگیا کیونکہ ان ظالموں نے آپ کی داڑھی مبارک سے پکڑ کر آپ کو کھینچا تھا۔

اس روز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب باہر تبلیغ کے لئے نکلے تو آپ کو جو شخص بھی ملا' خواہ وہ آزاد تھا یا غلام' اس نے آپ کو جھٹلایا اور آپ کو تکلیف پہنچائی۔ اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر تشریف لائے اور اس صدمے میں کمبل اوڑھ کر لیٹ گئے۔ اس پر قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ — اے کمبل اوڑھ کر لیٹنے والے' اٹھ لوگوں کو ڈرا

www.abulhasanalinadwi.org

قریش مکہ کا حضرتؓ ابوبکرؓ سے سلوک

ایک دن حضرت ابوبکرؓ لوگوں میں جا کر دعوت اسلام دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور لوگوں کو اللہ تعالٰی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بلایا مگر مشرک حضرت ابوبکرؓ پر پل پڑے' انہیں نیچے گرا لیا اور انہیں شدید ضربات پہنچائیں۔ عتبہ بن ربیعہ نے تلے لگے ہوئے جوتوں سے ان کے چہرے کو مارا جس سے ان کا چہرہ سوجھ گیا اور وہ پہچانے نہ جاتے تھے۔

جب بنو تیم کو پتا چلا تو وہ انہیں اٹھا کر لے گئے انہیں ان کی موت میں شک ہی نہ تھا' مگر جب دن ڈوبنے کے قریب ہوا تو حضرت ابوبکرؓ کو ہوش آگیا اور انہوں نے جو پہلی بات فرمائی وہ یہ تھی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا حال ہے۔ اس پر تمام لوگ ان کو ملامت کرنے لگے اور تمام لوگ انہیں چھوڑ کر چلے گئے اور پھر حضرت ام جمیلؓ آپ کے قریب آئیں جو اس سے پہلے سے مسلمان تھیں۔ انہوں نے ان سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتلایا کہ آپ بالکل تندرست اور صحیح ہیں۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم کہ میں نہ کھانا کھاؤں گا اور نہ کوئی شئی پیوں گا جب تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نہ کرلوں۔ تو انہیں کہا گیا کہ تھوڑی دیر انتظار کرلیجئے جب تمام لوگ سو گئے اور گلیاں سنسان ہو گئیں تو انہیں دو گھر کے افراد سہارا دے کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے گئے۔ آپ نے انہیں دیکھا تو آبدیدہ ہو گے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکی والدہ کے لئے دعا مانگی اور انہیں اسلام کی دعوت دی تو وہ مسلمان ہو گئیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عیب جوئی کرنے میں قریش مکہ کا غور خوض

قریش مکہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق غور و خوض کیا کہ آپکو کیا کہا جائے اور کس طرح لوگوں کو اسلام سے روکا جائے اور

www.abulhasanalinadwi.org

کس طرح ان لوگوں کو جو غور سے آپ کی باتیں سنتے ہیں یا دور دراز سے آپ سے ملنے اور آپ کی زیارت کے آتے ہیں بد دل کیا جائے۔ اس مقصد کے لئے تمام لوگ ولید بن مغیرہ کے پاس جمع ہوئے۔ وہ ان میں عمر رسیدہ اور زیادہ سمجھ و فراست والا تھا۔ اس وقت موسم حج بھی آچکا تھا اس نے قریش مکہ سے کہا حج کا موسم آگیا ہے اور عنقریب عربوں کے وفد تمہیں ملیں گے یہ لوگ تمہارے اس ساتھی کے متعلق سن چکے ہیں لہذا تم اس کے متعلق ایک رائے پر اتفاق کر لو اور ایک دوسرے سے اختلاف نہ کرو۔ جس کی بنا پر تم میں سے ایک دوسرے کی تکذیب کا مرتکب اور ایک شخص دوسرے کی بات کی تردید کا ذریعہ بن جائے۔ اس وقت لوگوں نے بہت سی تجویزیں پیش کیں مگر ولید بن مغیرہ نے ان کی ہر بات کو رد کر دیا اور ان میں کوئی نہ کوئی عیب نکالا۔ آخر میں انہوں نے اس کی طرف رجوع کیا اور کہا: ابو عبد شمس تم اس کے متعلق کیا کہتے ہو؟ اس نے کہا سب سے بہتر بات یہ ہے کہ تم کہو کہ وہ ایک جادوگر ہے جو ایسا جادو لیکر آیا ہے جو باپ کو بیٹے سے' بھائی کو بھائی سے' خاوند کو اس کی بیوی سے اور فرد کو اس کے خاندان سے جدا کر دیتا ہے۔

یہ سن کر تمام لوگ چلے گئے اور تمام لوگ طے شدہ منصوبے کے تحت راستوں میں مجلس جما کر بیٹھ جاتے اور جب لوگ حج کرنے کے لئے آتے تو جو شخص بھی ان کے قریب سے گزرتا تو اس کو ڈرانے کے لئے آنحضورؐ کے معاملے کا اس کے سامنے تذکرہ کرتے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایذا دہی میں قریش مکہ کی سخت دلی اور مبالغہ

قریش مکہ نے نت نئے طریقے ایجاد کئے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایذا رسانی میں انہوں نے خوب قساوت قلبی کا مظاہرہ کیا اور اس بارے میں رشتہ داری' صلہ رحمی اور انسانیت کی تمام حدود پھلانگ گئے۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد حرام میں نماز ادا فرما رہے تھے اور آپ کے آس پاس قریش مکہ بیٹھے تھے۔ کہ اسی وقت عقبہ بن ابی معیط ایک ذبح شدہ اونٹ کی اوجھ (یا بچہ دانی) اٹھا کر لے آیا اور اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کمر پر لا کر رکھ دیا۔ جس کی بنا پر آپ کے لئے سر اٹھانا ممکن نہ رہا۔ یہاں تک کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور اسے آپ کی کمر سے اتار کر علیحدہ کیا اور ان لوگوں کو' جنھوں نے یہ سب کیا تھا' بد دعا دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ان کے خلاف بد دعا فرمائی۔

ایک اور دن کا واقعہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "صحن کعبہ" میں نماز ادا فرما رہے تھے کہ یہی عقبہ بن ابی معیط آیا اور اس نے کپڑا آپ کی گردن مبارک میں ڈال کر اس کو سختی کے ساتھ بھینچا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسکے کندے سے پکڑ کر آنحضورؐ کو اس سے چھڑایا اور کہا کہ "کیا تم ایسے شخص کو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے قتل کرتے ہو"؟

حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کا قبول اسلام

ایک مرتبہ ابو جہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب سے گزرا اس وقت آپ کوہ صفا کے قریب تھے۔ اس نے آپ کو مارا اور برا بھلا کہا۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے کچھ نہ کہا' پھر وہ چلا گیا۔ تھوڑی دیر گزری تھی کہ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا) اپنی تیر کمان کو جسم کے ارد گرد لپیٹے ہوئے شکار سے واپس تشریف لائے۔ حضرت حمزہ قریش مکہ کے ایک بہادر اور غیرت مند نوجوان تھے۔ انھیں عبداللہ بن جدعان کی باندی نے اس تمام ماجرے سے جو گزرا تھا' آگاہ کر دیا یہ سن کر حضرت حمزہؓ کو سخت طیش آیا اور وہ اسی وقت مسجد حرام میں داخل ہوگئے اور جب ابو جہل کو لوگوں کے درمیان بیٹھے

www.abulhasanalinadwi.org

ہوئے دیکھا تو سیدھے اس کے پاس گئے اور اسکے سر پر جا کر کھڑے ہو گئے اور کمان اٹھا کر اس پر دے ماری۔ جس سے اس کو ایک واضح زخم لگ گیا اور پھر کہا "کیا تو اس کو برا بھلا کہتا ہے جبکہ میرا بھی وہی دین ہے! اور جو وہ کہتا ہے وہی میں کہتا ہوں" اس پر ابو جہل خاموش ہو گیا اور حضرت حمزہؓ اس واقعے سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گئے ان کا قبول اسلام قریش مکہ پر بہت گراں گزرا؛ اس لئے کہ ان کا قریش مکہ میں ایک مقام اور بہادری میں بہت اونچا نام تھا۔

عتبہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مابین مکالمہ:

جب قریش مکہ نے دیکھ لیا کہ آئے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ بڑھ رہے ہیں اور ان میں اضافہ ہو رہا ہے تو عتبہ بن ربیعہ نے قریش مکہ سے اجازت طلب کی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جانا اور آپ سے گفتگو کرنا چاہتا ہے اور آپ کے سامنے چند باتیں پیش کرنے کا متمنی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ کسی بات کو قبول کر لے تو وہ سب لوگ مل کر اس کو دے دیں اور وہ اس دعوت و تبلیغ سے رک جائے۔ قریش مکہ نے اسکو اجازت دیدی اور اسے اپنا نمائندہ قرار دیا۔

عتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا آپ کے قریب ہو کر بیٹھ گیا اور کہا اے میرے بھتیجے تجھے علم ہے کہ تو ہمارے قبیلے کا ایک معزز فرد ہے اور تو ایک ایسا دین لایا ہے جو قوم پر بہت بھاری ہے تو نے اس کے ذریعے ان کی جماعت میں تفرقہ ڈال دیا ہے۔ ان کے جوانوں کو بیوقوف بنایا ہے اور ان کے معبودوں اور ان کے دین میں عیب نکالے ہیں اور ان کے گزرے ہوئے بزرگوں کی تکفیر کی ہے۔ میری بات غور سے سن۔ میں تیرے سامنے چند باتیں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ تو کسی ایک بات کو قبول کر لے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابو الولید جو تو کہنا چاہتا ہے میں سن رہا ہوں۔ اس نے کہا اے میرے بھتیجے اگر تو اس

www.abulhasanalinadwi.org

دین کے ذریعے مال جمع کرنا چاہتا ہے تو ہم تیرے لئے اپنا سارا مال جمع کر دیتے ہیں اور اگر تو اس کے ذریعے سرداری اور بزرگی چاہتا ہے تو ہم تجھے اپنا سردار بنا لیتے ہیں یہاں تک کہ تیرے مشورے کے بغیر کوئی مسئلہ طے نہ ہو سکے گا اور اگر تو اس کے ذریعے ریاست اور حکومت چاہتا ہے تو ہم تجھے اپنا بادشاہ بنا لیتے ہیں اور اگر تیرے پاس کوئی ایسا جن آتا ہے جس کو تو دور نہیں کر سکتا تو ہم تیرے لئے بڑے بڑے طبیبوں کو جمع کریں گے اور تیری صحت کے لئے تمام مال صرف کر دیں گے تاآنکہ تو تندرست ہو جائے۔

جب عتبہ اپنی بات مکمل کر چکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابوالولید کیا تو نے اپنی بات مکمل کر لی ہے۔

اس نے کہا جی ہاں۔

آپ نے فرمایا: جو میں کہنا چاہتا ہوں اسے غور سے سن۔

اس نے کہا ارشاد فرمایئے۔

اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورہ **حم السجدہ** کی آیات اسکے سامنے تلاوت کیں۔ جنہیں عتبہ خاموش ہو کر سنتا رہا اور سہارا لینے کے لئے اپنے ہاتھ اپنی کمر پر رکھ لئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیت سجدہ پر پہنچے تو آپ نے سجدہ کیا اور پھر فرمایا:

اے ابو الولید جو میں نے کہا ہے وہ تو نے سن لیا ہے۔ اب تو جانے اور وہ جانے۔

عتبہ اس کے بعد اٹھ کر اپنے دوستوں کے پاس گیا تو لوگوں نے ایک دوسرے سے کہا بخدا' ابوالولید جو چہرہ لیکر گیا تھا وہ بدلا ہوا ہے۔ جب وہ اطمینان سے بیٹھ گیا تو انہوں نے کہا اے ابوالولید تیرے پیچھے کیا ہے؟ اس نے کہا کہ میرے پیچھے ایسی بات ہے جو میں نے واللہ کبھی نہیں سنی۔ بخدا نہ وہ شعر ہے نہ جادو ہے نہ کہانت ہے۔ اے جماعت قریش میری بات مانو اور اس شخص کو اس کے حال پر کھلا چھوڑو اس سے الگ ہو جاؤ۔ لوگوں نے یہ

www.abulhasanalinadwi.org

سنا تو کہا "بخدا اے ابو لولید تجھ پر اس نے اپنی زبان سے جادو کر دیا ہے" اس نے کہا یہ میری رائے ہے اور تم جو چاہو وہ کرو۔

مسلمانوں کی ہجرت حبشہ

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو مبتلائے مصیبت دیکھا اور یہ بھی محسوس کیا کہ آپ انہیں اس سے روک نہیں سکتے تو آپ نے ان سے کہا: اگر تم حبشہ کے علاقے میں چلے جاؤ تو وہاں کا حکمران ایسا ہے کہ اس کے پاس کسی پر زیادتی اور ظلم نہیں ہوتا اور وہ سچائی والی زمین ہے تاآنکہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اس سے نکلنے کی کوئی صورت پیدا فرما دیں۔

آپ کا یہ مشورہ سن کر مسلمان مردوں کی ایک جماعت سرزمین حبشہ کی طرف ہجرت کے لئے روانہ ہو گئی۔ یہ اسلام کی تاریخ میں پہلی ہجرت تھی جس میں دس مرد شریک تھے۔ ان کے امیر حضرت عثمانؓ بن مظعون تھے۔ اس کے بعد حضرت جعفرؓ چلے گئے اور پھر مسلمانوں نے یکے بعد دیگرے حبشہ جانا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ بہت سے مسلمان حبشہ کے علاقے میں اکٹھے ہو گئے ان میں ایسے لوگ بھی تھے جو بال بچے سمیت آئے تھے۔ اور ایسے بھی تھے جو اکیلے ہی آئے تھے اس طرح حبشہ میں ہجرت کرنے والوں کی تعداد ۸۳ ہو گئی۔

قریش کا مکہ کا تعاقب:

جب قریش مکہ نے یہ دیکھا کہ مسلمان حبشہ کے علاقے میں جا کر اطمینان اور سکون سے زندگی بسر کر رہے ہیں تو انہوں نے عبداللہ بن ربیعہ اور عمرو بن العاص کو نجاشی اور اس کے فوجی سرداروں کے لئے بہت سے تحائف سمیت حبشہ میں بھیجا۔ یہ لوگ نجاشی کے پاس گئے۔ یہ لوگ اس سے پہلے فوجی سرداروں کو تحائف دیکر اپنے حق میں کر چکے تھے۔ انہوں نے

بادشاہ کے سامنے گفتگو کی اجازت چاہی اور کہا: آپ کے علاقے میں ہمارے چند بیوقوف غلام بھاگ کر آ گئے ہیں جنھوں نے اپنے قومی دین کو چھوڑ دیا ہے اور وہ آپ کے دین میں بھی داخل نہیں ہوئے اور ایک نیا دین انھوں گھڑا ہوا ہے جسے ہم اور ہمارے بزرگ نہیں جانتے۔ قریش مکہ کے روساء نے ہمیں آپ کے پاس بھیجا ہے جو ان کے والد' ان کے چچا اور ان کے ہم قبیلہ لوگ ہیں تاکہ آپ ان کو مکہ مکرمہ میں واپس کر دیں۔ اس لئے کہ وہ ان کا بہتر خیال رکھیں گے اور وہ ان کے قریبی رشتہ دار بھی ہیں۔ نجاشی کے فوجی سرداروں نے کہا اے بادشاہ یہ سچ ہے' آپ ان کو انہیں سونپ دیں۔

یہ ساری باتیں سن کر نجاشی کو غصہ آگیا اور اس نے ان لوگوں کو جنھوں نے اس کے ملک میں آکر پناہ لی تھی واپس لوٹانے اور ان کو سپرد کر دینے سے انکار کر دیا اور اس کے لئے اللہ کی قسم کھا لی بعد ازاں اس نے مسلمانوں کو بلا بھیجا اور اپنے عیسائی علماء کو بھی بلا لیا اور مسلمانوں سے کہا: وہ کون سا دین ہے جو تم نے اپنی قوم سے الگ ہو کر اختیار کیا ہے اور تم میرے دین میں یا ان ادیان میں جو پہلے موجود تھے کیوں داخل نہ ہوئے۔

حضرت جعفرؓ بن ابی طالب کی پرجوش علمی تقریر

حضرت جعفرؓ بن ابی طالب جو' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا زاد بھائی تھے' تقریر کے لئے اٹھے اور کہا:

اے بادشاہ ہم لوگ جہالت میں مبتلا تھے' بتوں کو پوجتے' مردار کھاتے' بے حیائی والے کاموں کا ارتکاب کرتے' قطع رحمی کرتے اور ہمسائیگی کے حقوق کو پامال کرتے تھے۔ ہم میں سے طاقتور کمزور کو کھا جاتا تھا۔ ہماری یہی حالت تھی یہاں تک کہ اللہ تعالی نے اپنی طرف سے ہمارے پاس ایک رسول بھیجا جس کے حسب نسب' جس کی سچائی' امانت داری اور پاک دامنی سے ہم خوب واقف تھے۔ اس نے ہمیں ایک اللہ کی عبادت کی طرف اور ان اشیا اور دیوی دیوتاؤں کو چھوڑنے کی دعوت دی تھی جو پتھروں

www.abulhasanalinadwi.org

اور مورتیوں کی شکل میں برسوں سے ہمارے اور ہمارے بزرگوں کے معبود چلے آتے تھے۔ اس نے ہمیں سچ بولنے، امانت ادا کرنے، صلہ رحمی کرنے، ہمسائیگی کا خیال رکھنے، حرام کاموں اور خون ریزی سے اجتناب کرنے کا حکم دیا اور اس نے بے حیائی کے کاموں، جھوٹ بولنے، یتیموں کا مال کھانے اور پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانے سے منع کیا۔ اس نے ہمیں حکم دیا کہ ہم ایک اللہ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ اس نے ہمیں نماز، زکوۃ اور روزے رکھنے کا حکم دیا اس طرح انہوں نے اسلام کی کئی باتیں شمار کر کے بتائیں اور پھر کہا کہ ہم نے ان کی تصدیق کی اور ان پر ایمان لائے اور جو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام لائے تھے ہم نے اس کی پیروی کی۔ ہم نے اس کے ساتھ کسی کو شریک کئے بغیر ایک اللہ کی عبادت شروع کر دی اور جن باتوں کو اس نے ہمارے لئے حرام ٹھہرایا، ہم نے ان کو حرام سمجھا اور جن کو اس نے حلال بتایا ہم نے انہیں حلال جانا۔ اس پر ہماری قوم ہماری دشمن ہو گئی۔ انہوں نے ہمیں طرح طرح سے ستایا انہوں نے ان کے لئے اور ہمارے لئے اپنے دین پر چلنا مشکل کر دیا تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کو چھوڑ کر دوبارہ بتوں کی عبادت کو لوٹ جائیں اور جن گندے کاموں کو ہم پہلے حلال سمجھتے تھے انہیں دوبارہ حلال سمجھنا شروع کر دیں۔

جب انہوں نے ہمیں زیادہ ستایا اور ہم پر زیادہ مظالم کئے، ہمارے لئے سخت تنگی پیدا کر دی اور وہ ہمارے اور ہمارے دین کے درمیان رکاوٹ بن گئے تو ہم آپ کے اس ملک میں چلے آئے اور ہم نے آپ کے علاقے کی سکونت کو دوسرے علاقوں پر ترجیح دی اور ہم نے آپ کی ہمسائیگی میں رہنا پسند کیا۔ ہمیں امید ہے کہ اے نیک دل بادشاہ کہ آپ کے پاس ہم پر ظلم نہ ہو گا۔

نجاشی نے یہ تمام تقریر انتہائی سکون اور اطمینان سے سنی اور پھر کہا:

www.abulhasanalinadwi.org

کیا تمہارے پاس وہ پیغام ہے جو تمہارا یہ ساتھی لیکر آیا ہے

حضرت جعفرؓ نے کہا ہاں ہے۔

نجاشی نے کہا: پھر اسے پڑھ کر سنایئے۔

حضرت جعفرؓ نے انہیں سورہ مریم کی ابتدائی آیات پڑھ کر سنائیں۔ جنہیں سن کر نجاشی اتنا رویا کہ اس کی داڑھی تر ہو گئی اور علمائے نصاریٰ جو اس مجلس میں جمع تھے وہ بھی انہیں سن کر رو پڑے تاآنکہ ان کی داڑھیاں بھیگ گئیں۔

وفد قریش کی ناکامی

نجاشی نے کہا: بیشک یہ تو وہی ہے جو حضرت عیسیٰ لائے تھے۔ دونوں ایک ہی منبع فیض سے نکلے ہیں پھر وہ قریش کے وفد کی طرف متوجہ ہوا اور اس نے کہا تم دونوں واپس چلے جاؤ بخدا میں انہیں کبھی بھی تمہیں واپس نہ کروں گا۔

اگلے دن عمرو بن العاص نجاشی کے پاس صبح سویرے گئے اور کہا اے بادشاہ یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ایک بہت بڑی بات کہتے ہیں۔ حضرت جعفرؓ کو دوبارہ طلب کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کچھ ہمیں بتایا وہ یہ ہے کہ "وہ اللہ کے ایک بندے، اس کے رسول، اس کی روح اور اس کا وہ امر ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے کنواری مریم کے رحم میں ڈالا تھا" یہ سن کر نجاشی نے زمین پر ہاتھ مارا اور زمین سے ایک تنکا اٹھا لیا اور کہا: بخدا عیسیٰ علیہ السلام اس تنکے کے برابر بھی اس سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔

اس کے بعد اس نے مسلمانوں کو باعزت طریقے سے واپس بھیج دیا اور یہ دونوں سردار ناکام و نامراد ہو کر لوٹ چلے آئے۔

www.abulhasanalinadwi.org

حضرت عمر فاروقؓ کا قبول اسلام

اسی دوران اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حضرت عمر فاروقؓ عدوی قرشی کے قبول اسلام سے قوت پہنچائی۔ جو ایک ہیبت والے اور قوت و شوکت والے شخص تھے۔ خود نبی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے قبول ایمان کی آرزو تھی۔ آپ اس مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے تھے۔

ان کے اسلام لانے کا سبب یہ ہوا کہ ان کی ہمشیرہ فاطمہ بنت خطاب اسلام لے آئیں اور ان کے خاوند حضرت سعیدؓ بن زید بھی مسلمان ہو گئے۔ ان دونوں بزرگوں نے اپنا اسلام مخفی رکھا ہوا تھا کیونکہ حضرت عمرؓ مسلمانوں اور اسلام کے سخت ترین مخالف تھے۔ حضرت خبابؓ بن الارت حضرت فاطمہؓ کے پاس انہیں قرآن مجید سکھانے کے لئے آتے رہتے تھے۔

ایک دن حضرت عمرؓ اپنی تلوار کو گردن میں لٹکائے ہوئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کو قتل کرنے کے ارادے سے نکلے۔ انہیں بتایا گیا کہ یہ سب لوگ کوہ صفا کے قریب ایک مکان میں جمع ہیں۔ راستے میں ان سے نعیمؓ بن عبداللہ ملے جو اس کے ہم قوم یعنی بنو عدی سے تھے۔ انہوں نے حضرت عمرؓ سے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے۔ کہا میں اس صابی محمد کو قتل کرنے جا رہا ہوں جس نے قریش کے معاملے کو متفرق کر دیا ہے اور اس کے نوجوانوں کو بیوقوف بنا دیا ہے ان کے دین میں عیب نکالے ہیں اور وہ ان کے معبودوں کو برا بھلا کہتا ہے۔ اس لئے میں اسے قتل کر دوں گا۔

نعیمؓ بن عبداللہ نے کہا اے عمر تجھے تیری ذات نے دھوکے میں ڈال دیا ہے تو پہلے اپنے گھر جا کر اپنے گھر کے حالات درست کر لے۔ اس نے کہا کون سے میرے گھر کے حالات؟ انہوں نے کہا "تمہارا داماد اور چچا زاد بھائی سعید بن زید اور تیری بہن فاطمہؓ بنت الخطاب دونوں مسلمان ہو گئے ہیں" ان دونوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور آپ کے دین حق کی

www.abulhasanalinadwi.org

اتباع کرلی ہے لہذا پہلے ان دونوں کو ٹھیک کر۔

اس پر حضرت عمر فاروقؓ اپنی بہن اور اپنے بہنوئی کی طرف لوٹ گئے۔ اس وقت ان کے پاس خباب بن الارت ایک صحیفے کے ساتھ موجود تھے جس میں سورہ طہ لکھی ہوئی تھی جو وہ دونوں میاں بیوی کو پڑھا رہے تھے۔ جب انہوں نے حضرت عمر کا آنا محسوس کیا تو وہ (حضرت خباب) مکان کی ایک کوٹھڑی میں جا کر چھپ گئے۔ حضرت فاطمہؓ نے صحیفہ مبارکہ کو اٹھا لیا اور اس کو اپنی بغل میں دبا لیا۔ حضرت عمرؓ مکان کے قریب پہنچ کر حضرتؓ خباب کی تلاوت سن چکے تھے جب وہ انکے پاس گئے تو انہوں نے کہا کہ یہ گنگناہٹ کی آواز کیا تھی۔ انہوں نے کہا: ہم نے تو کچھ نہیں سنا۔ انہوں نے کہا: مجھے بتایا گیا ہے کہ تم دونوں نے محمد کی پیروی اختیار کرلی ہے۔اس کے بعد حضرت عمر نے اپنے بہنوئی سعید کو پکڑ لیا اور ان کو مارنا شروع کردیا۔ حضرت فاطمہ ان کو چھڑانے کے لئے جب آگے بڑھیں' تو انہوں نے انہیں بھی زخمی کر دیا' حضرت عمرؓ نے جب دونوں کو مارا تو انہوں نے کہا: ہاں ہم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لے آئے ہیں تجھ سے جو ہو سکتا ہے کرلے۔

حضرت عمرؓ نے اپنی بہن کے جسم پر جب خون دیکھا تو انہیں اپنی حرکت پر ندامت ہوئی اور وہ رک گئے اور اپنی بہن سے کہا مجھے وہ صحیفہ دکھاؤ جو تم دونوں ابھی پڑھ رہے تھے میں دیکھوں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا لیکر آئے ہیں۔ حضرت عمرؓ خود پڑھنا جانتے تھے۔ جب انہوں نے یہ کہا تو ان کی ہمشیرہ نے ان سے کہا: ہمیں تجھ سے خطرہ ہے۔ انہوں نے کہا: مجھ سے نہ ڈریں اور انہوں نے اپنے دیوتاؤں کی قسم کھائی۔ اس پر انہیں ان کے اسلام کی آرزو ہوئی تو حضرت فاطمہؓ نے کہا: اے بھائی اپنے شرک کی بنا پر تو پلید ہے۔ جبکہ اسے پاک و طاہر شخص کے سوا کوئی شخص ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ حضرت عمرؓ نے یہ سن کر غسل کیا اور پھر حضرت فاطمہؓ نے انہیں وہ

www.abulhasanalinadwi.org

صحیفہ دے دیا۔ جس میں سورہ طٰہٰ تھی۔ جب انہوں نے اس کا ابتدائی حصہ پڑھا تو فرمایا "یہ کتنا عمدہ اور خوبصورت کلام ہے" جب حضرت خبابؓ نے یہ بات سنی تو وہ باہر نکل آئے اور کہا: اے عمرؓ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پیغبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کے لئے منتخب کرلیا ہے اس لئے کہ گزشتہ شام میں نے آپؐ کو یہ کہتے ہوئے سنا تھا' "اے اللہ اسلام کو ابو الحکم بن ہشام (ابو جہل) یا عمر بن الخطاب کے اسلام سے تقویت پہنچا بخدا اللہ نے آپ کو اے عمر چن لیا ہے"

اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا "اے خباب مجھے بتاؤ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہاں ہیں تاکہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لاؤں۔ حضرت خبابؓ نے فرمایا وہ مقام صفا کے قریب ایک مکان میں ہیں اور ان کے ہمراہ صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار کو نیام میں کیا اور پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کی طرف چل پڑے اور جا کر دروازہ کھٹکھٹایا۔ جب صحابہؓ نے آواز سنی اور ایک صحابی نے دروازے کی درز میں سے جھانک کر دیکھا اور حضرت عمرؓ کو تلوار سمیت کھڑے دیکھا تو وہ گبھرائے ہوئے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس آئے اور آ کر عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دروازے پر عمر بن الخطاب ہے جو تلوار لٹکائے ہوئے ہے یہ سن کر حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب نے فرمایا انہیں اندر بلا لو' اگر تو وہ نیک ارادے سے آیا تو نبھا --- اور اگر وہ برے ارادے سے آیا ہے تو ہم اسی کی تلوار سے اس کا سر قلم کر دیں گے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے انہیں اندر آنے دو۔ جب حضرت عمرؓ اندر آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور کمر سے یا چادر باندھنے کی جگہ سے انہیں پکڑا اور پھر ایک زور دار جھٹکا دیا اور کہا اے عمرؓ تو یہاں کس ارادے سے آیا ہے۔ بخدا میں دیکھ رہا ہوں کہ تو اس وقت تک

www.abulhasanalinadwi.org

باز نہ آئے گا جب تک تجھ پر کوئی عذاب نازل نہ ہو گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ، میں آپ کے پاس اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر اور اسلامی تعلیمات پر اسلام لانے کے لئے آیا ہوں۔ اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زور دار تکبیر کہی جس سے اس مکان میں موجود تمام صحابہؓ کو معلوم ہو گیا کہ حضرت عمر اسلام لے آئے ہیں۔

حضرت عمر فاروقؓ کے اسلام لانے سے مسلمانوں نے خود کو بڑا طاقتور محسوس کیا۔ حضرت حمزہؓ تو اس سے پہلے ہی اسلام لا چکے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خود جا کر، اپنے قبول اسلام کا اعلان کیا اور ان کا اسلام لانا جلد ہی قریش مکہ کو معلوم ہو گیا۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے لڑائی کی تا آنکہ وہ ان کی جانب سے مایوس ہو گئے۔

بنی ہاشم کا مقاطعہ اور بائیکاٹ

اس طرح اسلام آہستہ آہستہ عرب قبائل میں پھیلتا رہا پھر ایک دن قریش مکہ اکٹھے ہوئے اور یہ مشورہ کیا کہ وہ بنو ہاشم اور خاندان مطلب کے خلاف اس بات کا آپس میں معاہدہ کریں کہ وہ ان سے نہ شادی بیاہ کریں گے نہ ان کو کوئی شے فروخت کریں گے، نہ ان سے کوئی شئی خریدیں گے۔ جب انہوں نے اس پر اتفاق کر لیا تو اسے ایک صحیفے کی شکل میں لکھ دیا اور ایک دوسرے سے اس کی پابندی کا پختہ عہد لیا اور پھر اس عہد نامے کو اس کی پابندی بڑھانے کے لئے کعبہ کے اندر لٹکا دیا۔

شعب ابی طالب

جب قریش مکہ نے یہ معاہدہ کر لیا تو بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب نے جناب ابو طالب کے پاس آ کر پناہ لی اور ان کے ہمراہ ایک گھاٹی میں داخل ہو گئے، یہ 7ھ کا قصہ ہے۔ بنو ہاشم میں سے ابو لہب نے قریش مکہ کا ساتھ دیا

www.abulhasanalinadwi.org

اور اپنے خاندان سے باہر رہا۔

بنو ہاشم اسی محاصرے میں رہے یہاں تک کہ محاصرے کی سختی کی بنا پر انہوں نے کیکر کے پتے کھائے۔ ان کے بچے بھوک سے بلبلاتے تھے اور ان کے رونے کی آوازیں دور سے سنائی دیتی تھیں اور قریش مکہ ان کے اور تاجروں کے درمیان ایک رکاوٹ بن کر کھڑے ہو گئے وہ ان کے لئے سامان کو کئی کئی گنا مہنگا کر کے بیان کرتے تاکہ وہ اسے خرید نہ سکیں۔ بنو ہاشم تین سال تک اسی حالت میں رہے۔ اس دوران بعض نیک دل قریشی سرداروں کی طرف سے خفیہ امداد کے سوا کوئی امداد ان کے پاس نہ پہنچی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قوم کو دن رات خفیہ اور اعلانیہ دعوت اسلام دینے میں مصروف رہے جبکہ بنو ہاشم صبرو رضا کا مجسمہ بنے رہے۔

معاہدے اور محاصرے کا اختتام:

قریش مکہ میں جو مروت اور ضمیر رکھنے والے لوگ تھے، جن میں ہشام بن عمرو بن ربیعہ سب سے پیش پیش تھا اس معاہدے کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے اس ظالمانہ معاہدے کی مذمت کی۔ ہشام بڑے تعلقات والا اور اپنی قوم میں بڑی عزت و وجاہت والا شخص تھا۔ وہ قریش مکہ کے ان سرداروں کے پاس گیا جن میں نرم دلی اور مردانگی کی اوصاف تھیں اور اس نے اس معاہدے کو توڑنے کے لئے اور اس ظالمانہ محاصرے کو ختم کرنے کے لئے ان کی حمیت اور انسانیت کو ابھارا۔ یہ پانچ مکی افراد تھے۔ انہوں نے آپس میں اس بات پر اتفاق کر لیا کہ وہ اس معاہدے کو توڑ دیں گے جب اگلے دن قریش مکہ اپنی مشاورتی مجلس میں اکٹھے ہوئے تو زہیر بن امیر کھڑے ہو گئے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھپھی حضرت عاتکہ بنت عبدالمطلب کے فرزند تھے اور لوگوں کی طرف منہ کر کے کہا:

اے اہل مکہ، کیا ہم کھانا کھاتے رہیں گے اور اچھے اچھے کپڑے پہنتے رہیں گے اور بنو ہاشم ہلاک ہوتے رہیں گے نہ انہیں کوئی شے فروخت کی

www.abulhasanalinadwi.org

جاتی ہے نہ ان سے خریدی جاتی ہے بخدا میں اس وقت تک نہ بیٹھوں گا جب تک اس ظالمانہ معاہدے کو ختم نہیں کیا جاتا۔

ابو جہل نے اس کی گفتگو میں دخل انداز ہونے کی کوشش کی مگر اسکی بات کسی نے نہ سنی۔ اس پر مطعم بن عدی معاہدے کے کاغذ کو پھاڑنے کے لئے گئے تو انہوں نے دیکھا کہ اسے تو پہلے ہی دیمک کھا چکی ہے۔ بجز "باسمک اللھم" کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس سے پہلے ابو طالب کو یہ بات بتا چکے تھے۔ اس پر معاہدہ ختم کر دیا گیا۔

جناب ابو طالب اور ام المومنین حضرت خدیجہؓ کا وصال

جناب ابو طالب اور حضرت خدیجہؓ دونوں کا ایک ہی سال میں انتقال ہوا، یعنی نبوت کے دسویں سال میں۔ یہ دونوں رسول اکرمؐ کے لئے حسن صحبت، وفا، امداد اور نصرت مجسم تھے لیکن افسوس کہ ابو طالب مسلمان نہیں ہوئے۔ ان کی وفات کے بعد بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر مسلسل مصائب و آلام کا نزول جاری رہا۔

طبائع سلیمہ پر قرآن مجید کا اثر

طفیلؓ بن عمرو دوسی مکہ مکرمہ آیا جو ایک عزت دار شخص اور ایک ذہین شاعر تھا۔ قریش مکہ حسب معمول اس کے اور رسول اکرم کے مابین حائل ہو گئے۔ انہوں نے طفیلؓ کو آپ کے قریب آنے اور آپ کی باتیں سننے سے منع کیا۔ انہوں نے کہا: ہمیں آپ پر اور آپ کی قوم پر اس فتنے کا اندیشہ ہے جو ہمارے اوپر داخل ہو چکا ہے لہٰذا آپ اس سے نہ کلام کریں اور نہ ان کی بات ہی سنیں۔

حضرت طفیل کہتے ہیں "بخدا یہ لوگ اسی طرح مجھے پکا کرتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے دل میں تہیہ کر لیا کہ میں آپ کی کوئی بات نہ سنوں گا اور نہ آپ سے ہم کلام ہوں گا یہاں تک کہ میں نے اپنے کان میں روئی

ڈال لی۔ جب میں مسجد میں گیا تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کعبہ کے پاس کھڑے ہوئے نماز ادا کر رہے ہیں۔ تو میں ان کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ میں آپ کا کلام سنوں۔ طفیل کہتے ہیں کہ "میں نے بہت ہی عمدہ کلام سنا" میں نے اپنے دل میں کہا: مجھے میری ماں روئے، بخدا میں ایک سمجھدار شخص اور شاعر ہوں۔ مجھ پر اچھا اور برا کلام مخفی نہیں ہے لہذا مجھے اس شخص کا کلام سننے سے کوئی شی مانع نہیں ہے اور جو میں سنوں گا اگر وہ کلام اچھا ہوا تو اسے قبول کرلوں گا اور اگر وہ برا ہوا تو اسے چھوڑ دوں گا"

حضرت طفیل رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس گئے اور آپ کو تمام بات کہہ سنائی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان کے سامنے اسلام پیش کیا اور قرآن مجید پڑھ کر سنایا تو وہ مسلمان ہو گئے اور اپنی قوم میں اسلام کے داعی اور مبلغ بن کر لوٹے۔ انہوں نے اپنے تمام گھر والوں کو بتایا کہ وہ ان کے ساتھ اس وقت تک نہ رہ سکیں گے جب تک وہ اسلام قبول نہ کرلیں گے۔ اس سے متاثر ہو کر تمام لوگ مسلمان ہو گئے پھر انہوں نے قبیلہ دوس کو اسلام کی طرف بلایا اور اس طرح جلد ہی اسلام ان میں پھیل گیا۔

سفر طائف اور اس میں اٹھائے جانے والے مصائب

جب ابو طالب فوت ہو گئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے قریش کی طرف سے وہ دکھ اٹھائے جو ابو طالب کی زندگی میں آپ سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔ یہاں تک کہ ایک مرتبہ قریش مکہ کے ایک بیوقوف شخص نے آنحضورؐ کو روک کر آپ کے سر پر مٹی ڈال دی۔

جب قریش مکہ کی طرف سے اذیتیں حد سے بڑھ گئیں اور ان کا اسلام سے رکنا اور اس سے باز رہنا پختہ ہو گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بنو ثقیف سے حصول امداد کی غرض سے طائف تشریف لے گئے تاکہ وہ

www.abulhasanalinadwi.org

اسلام میں داخل ہو جائیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طائف پہنچ کر ان کی ایک جماعت کے پاس گئے جن میں بنو ثقیف کے روساء بھی تھے تو آپ ان کے پاس جا کر بیٹھ گئے اور انہیں اسلام کی دعوت دی۔ انہوں نے آپ کی دعوت کا نہایت سختی سے جواب دیا اور آپ کا مذاق اڑایا اور پھر اپنے سر پھرے نوجوانوں اور غلاموں کو بھڑکا دیا جس پر انہوں نے آپ کو برا بھلا کہنا' آپ پر آوازے کسنا اور آپ کو پتھر مارنا شروع کر دیا۔ اس پر آپ ایک "کھجور" کے سائے میں جا کر بیٹھ گئے اس وقت آپ سخت غمزدہ تھے۔ آپ نے طائف میں جو تکلیف اٹھائی وہ قریش مکہ کی پہنچائی ہوئی تکلیفوں سے بہت زیادہ تھی۔ اہل طائف آپ کے راستے پر دو رویہ ہو کر بیٹھ گئے جب آپ ان کے سامنے سے گزرتے تو آپ جب بھی قدم مبارک اٹھاتے تو وہ آپ کو ضرور پتھر مارتے۔ یہاں تک کہ آپ لہو لہان ہو گئے اس وقت آپ کے دل اور آپ کی زبان پر اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی قوت کی کمزوری اور اپنے حیلے کی قلت کا شکوہ جاری ہو گیا اور اس بات کا کہ لوگوں نے آپ کو آسان جان لیا ہے اور پھر آپ نے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد اور نصرت کا سوال کیا اور کہا:

اے اللہ' میں تجھ سے اپنی طاقت کی کمزوری' اپنے حیلے کی کمی' لوگوں کے لئے اپنے آسان ہونے کی شکایت کرتا ہوں' اے رحم الراحمین تو ہی کمزوروں کا رب ہے اور تو ہی میرا رب ہے' تو مجھے کس کو سونپتا ہے؟ اس دور والے دشمن کے جو مجھ پر حملہ کرتا ہے یا اس دشمن کی طرف جسے تو نے میرے معاملے کا مالک بنا دیا ہے۔ اے اللہ' اگر تو یہ سب تیری ناراضگی کی بنا پر نہیں ہے تو مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ بجز اس کے' تیری عافیت میرے لئے زیادہ وسعت انگیز ہے۔ اے اللہ' میں تیرے چہرے کے اس نور کے واسطے سے پناہ مانگتا ہوں جس سے تمام تاریکیاں چھٹ گئیں اور دنیا و آخرت کے تمام

www.abulhasanalinadwi.org

معاملات سنور گئے' کہ تیرا مجھ پر غضب نازل ہو یا مجھ پر تیری ناراضگی اترے اے اللہ میں تیرے سامنے اظہار عجز کرتا رہوں گا تا آنکہ تو راضی ہو جائے اور نہیں ہے کوئی طاقت اور قوت مگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ"

اسی وقت اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کے فرشتے (ملک الجبال) کو آپ کے پاس اس بات کی اجازت لینے کے لئے بھیجا کہ وہ ان دو پہاڑوں کو باہم ملا دیں جن کے درمیان طائف واقع ہے۔ مگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا نہیں بلکہ مجھے امید ہے کہ ان لوگوں کی پشت سے وہ لوگ پیدا ہوں گے جو صرف ایک اللہ کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ نے دیکھا اور آپ کو جو دکھ پہنچائے گئے تھے وہ دیکھے تو ان کی مردانگی جوش میں آگئی اور انہوں نے اپنے ایک نصرانی غلام کو جس کا نام "عداس" تھا بلایا اور اس کو کہا تھوڑے سے انگور لے اور ایک تھال میں رکھ کر اس شخص کو دے آؤ اور اسے کہہ کہ انہیں کھا لے۔ عداس نے ایسے ہی کیا یہ غلام رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی باتیں سن کر اور آپ کا اخلاق دیکھ کر اسلام لے آیا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم طائف سے مکہ مکرمہ واپس چلے گئے اس وقت آپ کی قوم پہلے کی نسبت آپ کی زیادہ مخالف اور دشمن تھی اور آپ کا مذاق اڑاتی تھی۔

اسراء و معراج اور نماز پنجگانہ کی فرضیت

پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی سیر کرائی گئی اور وہاں سے جہاں تک اللہ تعالیٰ نے چاہا اپنے پیغمبرؐ کو اپنا قرب' آسمانوں اور نشانات کا مشاہدہ کرایا اور انبیاء علیہم السلام کا اجتماع دکھایا:

www.abulhasanalinadwi.org

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ○ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْکُبْرٰی (۱)

نگاہ نہ تو ہٹی اور نہ بڑھی۔ انہوں نے اپنے رب کی قدرت کے بڑے بڑے عجائبات دیکھے

یہ سفر کیا تھا در حقیقت اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک عمدہ ضیافت اور مہمانی تھی اور آپ کے لئے تسلی و تشفی کا ذریعہ تھا اور سفر طائف میں آپ کو جس اذیت اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑا تھا اس کا بدلہ تھا۔

جب صبح ہوئی تو آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم قریش مکہ کے پاس گئے اور انہیں جا کر یہ خبر سنائی۔ انہوں نے اس کا انکار کیا اور اس کو ناممکن جانا اور آپ کو جھٹلایا اور آپ کا مذاق اڑایا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جیسے ہی سنا تو فوراً" کہا "بخدا اگر یہ بات آپ نے کہی ہے تو ضرور سچ ہے' تمہارے لئے اس میں بھلا تعجب کی بات کون سی ہے؟ بخدا وہ بتاتے ہیں کہ ان کے پاس رات یا دن کے ایک لمحے میں آسمان سے زمین پر خبر آتی ہے تو میں اس کو بھی سچ سمجھتا ہوں اور یہ بات اس سے جسے تم عجیب سمجھتے ہوں' بڑی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر آپ پر اور آپ کی امت پر یومیہ پچاس نمازیں فرض کیں' لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم تخفیف کا سوال کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے رات دن میں پانچ نمازیں رہنے دیں اور یہ فرمایا کہ جو شخص ان پانچ نمازوں کو ادا کرے گا اس کے لئے پچاس نمازوں کے برابر اجر اور ثواب عطا ہو گا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اور قبائل عرب

قریش مکہ اور بنو ثقیف سے مایوس ہو کر آپؐ موسم حج میں عرب قبائل کے سامنے اسلام کی دعوت اور اس بات کی دعوت دینا شروع کر دی کہ

۱۔ النجم (۵۳ / ۱۷ ـــ ۱۸)

www.abulhasanalinadwi.org

وہ آپ کی حمایت و نصرت کریں۔آپ لوگوں کے پاس جاتے اور فرماتے اے فلاں قبیلے والو! میں تمہاری طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں تم کو ایک اللہ کی عبادت اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنے کا حکم دیتا ہوں اور اس بات کا کہ تم جن شریکوں کی عبادت کرتے ہو' ان سب کو چھوڑ کر مجھ پر ایمان لے آؤ' میری تصدیق کرو اور میری حفاظت کرو تاکہ میں وہ باتیں بیان کروں جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث کیا ہے۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی گفتگو سے فارغ ہو جاتے تو ابو لہب کھڑا ہو جاتا اور کہتا! اے فلاں قبیلے کے لوگو! یہ شخص تم کو کہتا ہے کہ تم لات و عزای اسی طرح اپنے مددگار جنات کو کو چھوڑ دو اور ان باتوں کو اپنا لو جو گمراہی والی اور نئی ہیں لہٰذا تم اس کی اطاعت نہ کرو اور نہ اس کی بات سنو!

انصار کے مسلمان ہونے کی ابتداء

ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایام حج میں تبلیغ کے لئے نکلے تو جب آپ ایک گھاٹی کے قریب پہنچے تو آپ کو قبیلہ خزرج کے' جو انصار کا ایک قبیلہ تھا' کچھ لوگ ملے آپ نے ان کو اسلام کی دعوت دی اور اللہ کی عبادت کی طرف بلایا اور انہیں قرآن پڑھ کر سنایا۔ یہ لوگ مدینہ منورہ میں یہودیوں کے ہمسائے تھے اور یہ لوگ ان سے ایک نبی کے آنے کا سنتے رہتے تھے۔ ان کے خیال میں اس کی آمد کا زمانہ نزدیک تھا تو انہوں نے ایک دوسرے سے کہا: اے لوگو! جان لو بخدا یہ وہی نبی ہے جس سے تمہیں یہودی ڈراتے ہیں لہٰذا کہیں وہ تم سے سبقت نہ لے جائیں اس طرح' انہوں آپ کی دعوت قبول کرلی اور آپ کی تصدیق کی اور کہا: ہم نے اپنی قوم کو اس حالت میں چھوڑا ہے کہ شاید ہی کسی اور قوم میں اتنی عداوت اور دشمنی ہوگی جتنی ہماری قوم میں ہے ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی وجہ سے ان سب کو اکٹھا کر دے۔ ہم آپ کا معاملہ ان کو پیش کریں اور انہیں یہ

www.abulhasanalinadwi.org

دعوت دیں گے اور جو دین ہم نے قبول کیا ہے وہ ان کے سامنے پیش کریں گے اگر تو اللہ تعالیٰ نے انہیں آپ پر جمع کر دیا تو دنیا میں آپ سے زیادہ معزز کوئی شخص نہ ہو گا۔

پھر یہ لوگ اپنے گھروں کو لوٹ گئے یہ لوگ مسلمان ہو کر گئے تھے اور آپ کی تصدیق کر چکے تھے۔ جب یہ لوگ مدینہ منورہ پہنچے تو انہوں نے اپنے بھائیوں کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ذکر کیا اور انہیں اسلام کی دعوت دی جس پر اسلام مدینہ منورہ میں پھیل گیا اور "انصار مدینہ" میں کوئی گھر ایسا نہ تھا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ذکر مبارک نہ پہنچا ہو۔

بیعت عقبہ اولیٰ

اگلے سال موسم حج میں "انصار" میں سے بارہ افراد حج کرنے کے لئے مکہ مکرمہ آئے۔ ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے "عقبہ اولیٰ" کے مقام پر اللہ تعالیٰ کو ایک ماننے (توحید)، چوری، زنا اور قتل اولاد سے بچنے اور نیک کاموں میں آپ کی "اطاعت" پر بیعت کی۔

جب ان لوگوں نے مدینہ منورہ واپسی کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مصعبؓ بن عمیر کو ان کے ساتھ بھیج دیا اور انہیں حکم دیا کہ وہ وہاں جا کر انہیں قرآن پڑھائیں اور اسلام کے احکام سکھائیں اور دین کی باتیں سمجھائیں۔ اسی لئے ان کا نام "مقری مدینہ" پڑ گیا۔ وہ حضرت اسعد بن زرارہ کے مہمان بنے اور انہیں نماز پڑھاتے تھے۔

مدینہ منورہ میں اسلام کی اشاعت

جلد ہی اسلام انصار کے دونوں قبیلوں یعنی اوس اور خزرج میں پھیلنے لگا اور حضرت سعدؓ بن معاذ اور اسیدؓ بن حضیر جو اوس کے خاندان بنو عبد الاشہل سے تھے اور قبیلہ اوس کے سردار تھے، مسلمان ہو جانے والے

www.abulhasanalinadwi.org

لوگوں کے حسن سلوک اور دعوت اسلام پیش کرنے کے عمدہ طریقے اور حضرت مصعبؓ بن عمیر کی کوششوں سے مسلمان ہو گئے اور ان کی وجہ سے بنو عبداللہ بن اشہل کا ہر ایک فرد مسلمان ہو گیا اور انصار مدینہ کا کوئی گھر ایسا نہ تھا جس میں مرد اور عورتیں مسلمان نہ ہوئی ہوں۔

بیعت عقبہ ثانیہ:

حضرت مصعبؓ بن عمیر اگلے سال موسم حج میں مکہ مکرمہ واپس گئے تو ان کے ہمراہ انصار مدینہ کے مسلمانوں کی ایک جماعت بھی ہمرکاب تھی جو دوسرے مشرک لوگوں کے ہمراہ مکہ آئے تھے۔ انہوں نے عقبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کا وقت لیا۔ چنانچہ جب یہ لوگ حج بیت اللہ سے فارغ ہو گئے اور تین راتیں گزر گئیں تو یہ لوگ عقبہ کے قریب ایک گھاٹی میں جمع ہوئے۔ ان لوگوں کی اس وقت کل تعداد 75 تھی۔ یعنی 73 مرد اور دو عورتیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چچا عباسؓ بن عبدالمطلب کے ہمراہ تشریف لائے۔ حضرت عباسؓ ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے بات چیت کی اور قرآن مجید کی تلاوت کی اور ان سب کو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اسلام کی دعوت دی اور فرمایا: میں تم سے اس بات کی بیعت لیتا ہوں کہ تم لوگ میری اسی طرح حفاظت کرو گے جس طرح تم اپنی عورتوں اور اپنے بچوں کی حفاظت کرتے ہو۔ انہوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور آپ سے عہد لیا کہ آپ اپنی قوم کے پاس دوبارہ لوٹ کر نہیں آئیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا عہد کیا اور فرمایا: میں تمہارا فرد ہوں اور تم میرے ہو۔ جو تم سے لڑے گا میں اس سے لڑوں گا اور جس سے تم صلح کرو گے میں اس سے صلح کروں گا اس کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان میں سے بارہ سردار منتخب فرمائے نو قبیلہ خزرج میں سے اور تین قبیلہ اوس

www.abulhasanalinadwi.org

ہے۔

ہجرت مدینہ

جب انصار کے قبیلے نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک پر اسلام لانے اور آپ کی اور آپ کے صحابہ کی مدد اور نصرت کرنے کی بیعت کر لی۔ تو بہت سے مسلمانوں نے انکی پناہ لی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو حکم دیا کہ وہ لوگ ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلے جائیں۔ اور اپنے انصاری بھائیوں سے جا ملیں اور فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے تمہارے بھائی بنا دیئے ہیں اور تمہیں ایسا گھر دیا ہے جس میں تم لوگ امن سے رہ سکتے ہو" اس کے بعد مسلمان جماعتوں کی شکل میں مدینہ منورہ روانہ ہونے لگے جبکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہجرت کی اجازت کے منتظر رہے۔

مدینہ منورہ کی طرف ہجرت آسان نہ تھی کیونکہ قریش مکہ نے خوشی سے اس کی اجازت نہ دی بلکہ یہ لوگ مکہ مکرمہ سے ہجرت کے راستے میں ہر ممکن روڑے اٹکاتے تھے اور ہجرت کرنے والوں کو طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا کرتے تھے، لیکن ان کی یہ "سوچ" مہاجروں کو ہجرت سے دست بردار نہ کر سکی اور انہیں زیادہ عرصے مکہ مکرمہ میں نہ روک سکی۔ ان میں سے بعض صحابہ کو اپنے بیوی بچے مکہ میں چھوڑنے پر مجبور کیا جاتا تھا اور وہ اکیلے ہجرت کر کے چلے جاتے تھے۔ جیسے کہ حضرت ابو سلمہؓ تھے اور بعض صحابہؓ کو اس بات پر مجبور کیا جاتا کہ وہ اپنی زندگی بھر کی کمائی چھوڑ جائیں جیسے کہ حضرت صہیبؓ کے ساتھ یہی ہوا۔

اس طرح حضرت عمرؓ بن الخطاب، طلحہؓ، حمزہؓ، یزیدؓ بن حارثہ، عبدالرحمانؓ بن عوف، زبیرؓ بن العوام، ابوحذیفہؓ، عثمانؓ بن عفان اور دوسرے بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم نے ہجرت کی جس کے نتیجے میں ہجرت کا سلسلہ چل پڑا اور مکہ مکرمہ میں ان لوگوں کے سوا جو قید و حبس میں تھے اور حضرت

www.abulhasanalinadwi.org

علیؓ اور حضرت ابوبکرؓ کے سوا کوئی شخص باقی نہ رہا۔

قریش مکہ کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل کی آخری سازش اور ناکامی

جب قریش مکہ نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انصار مدینہ کی تائید و نصرت حاصل ہو گئی ہے جن پر قریش کا کوئی زور و تسلط نہیں ہے تو انہیں خطرہ محسوس ہوا کہ مبادا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ترک وطن کر کے مدینہ منورہ پہنچ جائیں جس کے بعد ان کے متعلق ان کی کوئی تدبیر کارگر نہ ہو سکے گی، لہٰذا وہ دارالندوہ میں جمع ہوئے جو "قصی بن کلاب" کا گھر تھا۔ قریش مکہ جب بھی کوئی کام کرتے تھے تو اسی میں مشورہ کرتے تھے اسی جگہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف تدبیر اور مشورہ کرنے کے لئے جمع ہوتے تھے۔ اس موقع پر بھی قریش مکہ مشورہ کے لئے یہیں جمع ہوئے۔

سب سے آخر میں انہوں نے جس تدبیر پر اتفاق کیا وہ یہ تھی کہ ہر قبیلے سے ایک ایک نوجوان کا انتخاب کیا جائے جو زور و قوت والا اور اونچے خاندان والا ہو۔ یہ سب لوگ مل کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ کریں اور تمام لوگ یکبارگی حملہ کر کے آپ کو قتل کر دیں۔ جس کی بنا پر آپ کے قتل کا ذمہ بہت سے قبیلوں پر ہو گا اور عبد مناف والے اتنے قبیلوں میں سے ہر ایک کے ساتھ جنگ نہ کر سکیں گے۔ اس مشورے کے بعد مجلس برخاست ہو گئی۔

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس مشورے سے آگاہ کر دیا۔ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ آپ کے بستر پر آپ کی چادر مبارک لیکر لیٹ جائیں۔ آپ نے فرمایا آپ کو کوئی گزند نہیں پہنچے گا۔

حسب قرار داد، تمام لوگ آپ کے دروازے پر جمع ہو گئے جو حملے

www.abulhasanalinadwi.org

کے لئے تیار ہو کر آئے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب باہر نکلنے لگے تو آپ نے مٹھی بھر مٹی اپنے ہاتھ میں لی اور ان پر ڈال دی' اللہ تعالیٰ نے ان کی نگاہوں کو آپ کی طرف سے اندھا کر دیا لہٰذا وہ آپ کو نہ دیکھ سکے اور اس وقت آپ سورہ یٰسین کی ابتدائی آیات (شروع سے لیکر فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ تک) تلاوت فرما رہے تھے۔

بعد ازاں ان کے پاس ایک شخص آیا اس نے کہا تم کس کا انتظار کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا "محمد" کا۔ اس نے کہا اللہ تمہیں نامراد کرے وہ تو نکل بھی گئے اور جہاں جانا تھا ادھر کو روانہ ہو گئے۔

جب انہوں نے اندر جھانکا تو اندر چادر لیکر کسی کو لیٹے ہوئے پایا جس پر انہیں یقین ہو گیا کہ یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں۔ جب صبح ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ بستر سے اٹھے تو وہ ناکام ہو کر اپنے اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہجرت مدینہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے آکر کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھے ہجرت کی اجازت دے دی ہے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا مجھے رفاقت کا شرف حاصل ہو گا؟ فرمایا ہاں۔ اس موقع پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرط خوشی سے رو پڑے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں دو اونٹنیاں پیش کیں جو انہوں نے اس سفر کے لئے تیار کی ہوئی تھیں اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن اریقط کو راستہ بتانے کے لئے اجرت پر حاصل کر لیا ہوا تھا۔ آپ حضرت علیؓ کو یہ حکم دے چکے تھے کہ وہ مکہ مکرمہ میں آپ کی نیابت کریں اور وہ تمام امانتیں جو آپ کے پاس لوگوں کی جمع تھیں وہ ان کے حوالے کر دیں۔ اس لئے کہ مکہ میں کوئی گھر ایسا نہ تھا جس کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس' آپ کی امانت داری اور راست گوئی کی بنا پر کوئی امانت جمع نہ ہو۔

www.abulhasanalinadwi.org

غار ثور میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مکہ سے خفیہ طریقے سے نکلے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عبداللہ بن ابی بکرؓ کو حکم دیا تھا کہ وہ ان کے پاس آکر ان کے بارے میں قریش مکہ جو جو مشورے کریں انہیں بتادیں اور اپنے غلام عامر بن فہیرہ کو حکم دیا کہ وہ دن کے وقت بکریاں چرائیں اور رات کے وقت ان کے قریب لے آئیں حضرت اسماء بنت ابی بکر آپ دونوں کا کھانا لیکر آتی تھیں۔

آپ دونوں نے گھر سے نکل کر "غار ثور" کا قصد کیا۔ جب غار کے قریب پہنچے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قبل غار میں گئے۔ انہوں نے اس خیال سے کہ مبادا اس میں کوئی موذی شی ہو اس کو اندر سے جاکر اچھی طرح دیکھا۔ بعد ازاں آپ کو اندر بلالیا۔

اسی وقت اللہ تعالیٰ نے ایک مکڑی کو بھیجا جس نے غار اور اس درخت کے درمیان جو غار کے منہ پر تھا جالا بن دیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ دونوں اس میں چھپ گئے پھر اللہ تعالیٰ نے دو جنگلی کبوتروں کو حکم دیا جو اپنے پر پھیلائے ہوئے آئے اور مکڑی کے جالے اور درخت کے درمیان میں آکر بیٹھ گئے۔

مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں کے نشانات کا تعاقب کیا جب یہ لوگ یہاں تک پہنچ گئے تو انہیں اشتباہ ہو گیا۔ یہ لوگ اندازے سے پہاڑ پر چڑھے اور غار کے قریب سے گزر گئے۔ انہوں نے اس کے دروازے پر مکڑی کا جالا دیکھا تو کہا: اگر اس غار میں کوئی شخص اندر گیا ہوتا تو اس کے دروازے پر مکڑی کا جالا نہ ہوتا۔

نہ ڈر اللہ ہمارے ساتھ ہے

جب آپ دونوں غار میں تھے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے

www.abulhasanalinadwi.org

مشرکین کا خطرہ محسوس کیا تو انہوں نے فرمایا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) اگر ان میں سے کسی نے اپنے قدم اٹھا کر دیکھا تو ہم نظر آ جائیں گے تو آپ نے فرمایا "تیرا ان دو کے متعلق کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہو" اسی کے متعلق قرآن مجید میں ہے:

ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا (۱)

آپ دو میں سے دوسرے تھے جب آپ دونوں غار میں تھے جب آپ اپنے ہمراہی سے کہہ رہے تھے کہ تو غم نہ کر، یقیناً" اللہ ہمارے ساتھ ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا تعاقب

جب قریش مکہ نے آپ کو نہ پایا تو انہوں نے آپ کو تلاش کرنے والے کے لئے ایک سو اونٹ انعام مقرر کر دیا۔ آپ دونوں تین دنوں تک غار میں رہے۔ بعد ازاں آپ دونوں وہاں سے نکل کر مدینہ منورہ کی طرف چل دیے۔ ان کے ساتھ عامر بن فہیرہ اور ایک مشرک (عبداللہ بن اریقط) تھا جس کی خدمات حضرت ابوبکر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لئے اجرت پر حاصل کی ہوئی تھیں وہ انہیں ساحل سمندر کے کنارے لیکر چلا۔

سراقہ بن مالک بن جعشم کو لالچ اور حرص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا تعاقب کرنے پر آمادہ کیا تاکہ آپ کو واپس لا کر قریش مکہ سے ایک سو اونٹ حاصل کر سکے تو اس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے تعاقب میں گھوڑا ڈال دیا، لیکن گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور وہ نیچے گر پڑا۔ اس نے دوبارہ اٹھ کر آپ کا تعاقب شروع کر دیا۔ دوسری مرتبہ پھر

۱۔ التوبہ (۹ / ۴۰)

www.abulhasanalinadwi.org

گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور وہ اس سے نیچے گر گیا' لیکن اس نے ہمت نہ ہاری اور پھر گھوڑے پر سوار ہو کر تعاقب شروع کر دیا۔ جب اس نے ان حضرات کو اور انہوں نے سراقہ کو دیکھ لیا تو سراقہ کے گھوڑے نے تیسری بار ٹھوکر کھائی اور وہ نیچے گر پڑا' اس کے دونوں ہاتھ زمین میں دھنس گئے اور اسے ان دونوں کے پیچھے ایک بگولا سا نظر آیا۔

سراقہ نے جب یہ ساری باتیں دیکھیں تو اسے یقین ہو گیا کہ آپ واقعی اللہ کے رسول ہیں اور یہ کہ آپ اللہ تعالیٰ کی حمایت میں ہیں اور یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے۔ اس نے آپ کو آواز دی اور کہا: میں سراقہ بن مالک ہوں میں آپ سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں ذرا ٹھہر کر میری بات سنئے بخدا میں آپ کی مرضی کے خلاف کچھ نہ کروں گا۔ اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اس سے پوچھیں یہ ہم سے کیا چاہتا ہے؟ سراقہ نے کہا یہ کہ آپ میرے لئے ایسی تحریر لکھ دیں جو میرے اور آپ کے درمیان ایک نشان ہو۔ اس پر آپؐ کے حکم پر عامر بن فہیرہ نے ایک ہڈی یا چمڑے پر اس کے لئے ایک تحریر لکھ دی۔

کسریٰ کے کنگن سراقہ کے ہاتھوں میں

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سراقہ سے کہا: تیرا اس وقت کیا حال ہو گا جب تجھے کسرای کے کنگن پہنائے جائیں گے۔

چنانچہ عہد فاروقی میں جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس کسرای کے کنگن اور اس کا تاج لایا گیا تو انہوں نے سراقہ کو بلایا اور انہیں یہ کنگن پہنائے۔

سراقہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں زاد اور دوسرا سامان پیش کیا' لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے قبول نہ کیا اور صرف یہ کہا "ہمارا معاملہ مخفی رکھنا"۔

www.abulhasanalinadwi.org

بابرکت قدم

اس سفر میں آپ کا گزر "ام معبد الخزاعیہ" کے پاس سے ہوا۔ اسکے پاس ایک بکری تھی جو ریوڑ سے کمزوری کی بنا پر پیچھے رہ گئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس کے تھنوں پر ہاتھ پھیرا' بسم اللہ پڑھی اور دعا کی تو ان سے دودھ کی دھار بہہ نکلی۔ آپ نے خود بھی پیا اور اپنے ساتھیوں کو بھی پلایا تاآنکہ سب لوگ سیراب ہو گئے پھر انہوں نے دوسری مرتبہ پیا بعد ازاں دوسری بار دودھ دھویا تاآنکہ برتن بھر گیا۔ جب ابو معبد واپس آیا تو اس نے ماجرا پوچھا تو ام معبد نے کہا بخدا ہمارے پاس سے ایک شخص گزرا تھا جس کی یہ باتیں تھیں اور اس کی تمام صفات عمدہ تھیں' اس نے کہا بخدا یہ شخص میرے خیال میں وہی قریشی ہے جسے وہ لوگ تلاش کر رہے ہیں۔

رہنما آپ کو اسی طرح لیکر چلتا رہا' تاآنکہ اس نے آپ کو قبا میں پہنچا دیا جو مدینہ منورہ کی ایک مضافاتی بستی تھی۔ یہ بارہ ربیع الاول بروز پیر کا واقعہ ہے۔ یہی اسلامی تاریخ کے نقطہ آغاز ہے۔

مدینہ منورہ میں ورود مسعود اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا شاندار استقبال

انصار مدینہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مکہ مکرمہ سے نکلنے کی اطلاع مل چکی تھی اور وہ اس سے زیادہ شدت سے آپ کا انتظار کر رہے تھے' جس طرح روزے دار عید کے چاند کا انتظار کرتے ہیں۔ وہ ہر روز صبح کی نماز پڑھ کر گھر سے نکلتے تھے اور مدینہ منورہ کے باہر جا کر انتظار کرتے تھے اور اس وقت تک انتظار کرتے جب تک شام کے سائے ڈھل نہ جاتے۔ یہ موسم سخت گرمی اور تپش کا تھا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس وقت تشریف لائے جب

www.abulhasanalinadwi.org

لوگ گھروں میں داخل ہو گئے تھے۔ یہودی انصار کا روز یہ معمول دیکھ رہے تھے۔ اتفاق سے سب سے پہلے جس شخص نے آپ کو دیکھا وہ ایک یہودی تھا۔ اس نے اونچی آواز سے پکارا اور انصار مدینہ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری سے مطلع کیا۔ انصار بڑی تیزی سے گھروں سے نکلے۔ اس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک کھجور کے سائے میں تشریف فرما تھے۔ آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے، چونکہ آپ دونوں ہم عمر تھے اور انصار مدینہ میں سے۔ زیادہ تر لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ دیکھا تھا اور یکدم لوگوں کی بھیڑ ہوگئی۔ لوگ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کوئی فرق محسوس نہ کر رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ بات سمجھ لی تو وہ اپنی چادر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سایہ کر کے کھڑے ہو گئے اس سے لوگوں کو اصل حقیقت کا پتہ چل گیا۔

مسلمانوں نے آپ کی آمد کی خوشی میں تکبیر کہی۔ مسلمانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدینہ منورہ آنے سے اتنی خوشی ہوئی تھی کہ انہیں زندگی بھر کسی اور شے سے اتنی خوشی نہ ہوئی۔ یہاں تک کہ عورتیں، بچے اور باندیاں گھروں سے نکل آئیں وہ یہ کہہ رہی تھیں: یہ رسول اللہ آگئے ہیں یہ رسول اللہ آگئے ہیں اور انصار کی عورتیں خوشی اور سرور میں یہ اشعار پڑھ رہی تھیں۔

اشرق البدر علینا　　　من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا　　　ما دعا للہ داع
ایها المبعوث فینا　　　جئت بالامر المطاع

(ہم پر وداع کی گھاٹیوں سے چودھویں کا چاند نکل آیا ہم پر اس وقت تک اللہ کا شکر واجب ہے جب تک کوئی اللہ تعالیٰ کے لئے بلانے والا ہے اے وہ نبی جو ہماری طرف مبعوث ہوئے ہیں آپ وہ پیغام لیکر آئے ہیں جو

www.abulhasanalinadwi.org

قابل اطاعت ہے)۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں جو اس زمانے میں چھوٹی عمر کے تھے "میں نے اس روز رسول اللہ کو دیکھا' جس روز آپ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تھے میں نے اس سے عمدہ اور اس سے زیادہ روشن دن نہیں دیکھا جس دن کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تھے۔

مسجد قباء اور مدینہ منورہ میں پہلے جمعہ کا قیام

رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قبا میں چودہ دن قیام پذیر ہوئے اور وہاں ایک مسجد تعمیر کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خود اینٹیں اٹھا اٹھا کر لاتے تھے اور مسلمان آپ کی تقلید کر رہے تھے' رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرما رہے تھے:

"اے اللہ بیشک اصل اجر آخرت کا اجر ہے پس تو انصار اور مہاجرین پر رحم فرما" مسلمان بہت زیادہ خوش اور انتہائی مسرور تھے' اشعار پڑھ رہے تھے اور اللہ تعالیٰ کی حمد کہہ رہے تھے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے گھر میں سترہ دن قیام پذیر رہے تا آنکہ آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مسجد اور آپ کے لئے رہنے کے مکانات نہ بن گئے تو آپ ان مکانات میں منتقل ہو گئے۔

مکہ کے تمام مسلمان ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں چلے آئے اور مکہ میں ماسوا دیوانے' یا قیدی مسلمانوں کے کوئی شخص نہ رہا اور مدینہ منورہ کا کوئی گھر ایسا نہ تھا جس کے تمام لوگ مسلمان نہ ہو گئے ہوں۔

مہاجرین اور انصار کے مابین مؤاخات کا قیام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کے مابین ایک دوسرے کی مدد اور غمخواری کے لئے مواخات قائم کر دی۔ انصاری صحابہ

www.abulhasanalinadwi.org

اپنے مہاجر بھائیوں کی خدمت میں پیش پیش رہتے تھے یہاں تک کہ بعض اوقات قرعہ اندازی کی نوبت پہنچ جاتی تھی اور یہ لوگ اپنے گھروں اور اپنے سامان' اپنے مال' اپنی زمینوں اور مویشیوں کو اپنے اور ان کے درمیان بانٹ دیتے تھے اور انھیں اپنے اوپر ترجیح دیتے تھے۔

انصاری اپنے مہاجر بھائی سے کہتا تھا۔

"میرا نصف مال حاضر ہے جو پسند ہو لے لو۔ مہاجر کہتا تھا: اللہ تعالیٰ تمہارے اہل و عیال اور مال میں برکت دے' تم مجھے بازار کا راستہ دکھا دو چنانچہ "انصار" کی طرف سے ایثار اور مہاجرین کی طرف سے پاک دامنی اور عزت نفس کا مظاہرہ کیا جا رہا تھا۔

مہاجرین و انصار اور یہودیان مدینہ کے مابین معاہدہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہاجرین و انصار کے مابین ایک معاہدہ کیا بعد میں اس میں یہودی بھی شریک ہو گئے۔ آپ نے ان سے عہد لیا اور انھیں ان کے دین اور ان کی جائیدادوں پر بحال رکھا اور ان پر کچھ شرائط عائد کیں اور کچھ شرائط قبول کیں۔

اذان کا آغاز:

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں مطمئن ہو گئے اور دین اسلام کا معاملہ مستحکم ہو گیا اور لوگ نماز کے لئے بغیر کسی قسم کے بلاوے کے جمع ہو جاتے تھے اور لوگوں کو بلانے کے لئے کسی خاص طریقے کی ضرورت محسوس ہوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلانے کے وہ طریقے جو یہود و نصاریٰ کے ہاں رائج تھے ناپسند تھے' یعنی جوق' ناقوس اور آگ وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اذان کو تعلیم دے کر اعزاز بخشا۔ اذان کا یہ طریقہ بعض صحابہؓ کو خواب میں دکھایا گیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو بحال رہنے دیا اور حضرت بلال بن رباح الحبشی کو اذان کے لئے

www.abulhasanalinadwi.org

منتخب فرمایا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مؤذن اور قیامت تک کے مؤذنوں کے امام اور قائد ہیں۔

مدینہ منورہ میں منافقین کا ظہور

مدینہ منورہ میں اسلام پھیلنے لگا اور یہودیوں کے بعض احبار اور علماء' جیسے مثلاً" حضرت عبداللہ بن سلام وغیرہ مسلمان ہو گئے اور یہودیوں میں ان لوگوں میں جو مدینہ میں اپنی حکومت قائم کرنے کا خواب دیکھ رہے تھے اور جن کا خیال تھا کہ مدینہ منورہ میں کوئی بادشاہ ہو گا اور جو چاہے گا حکم دے گا اور جس سے چاہے گا لوگوں کو منع کرے گا اور کوئی شخص اس کی حکومت میں اس کا مد مقابل نہ ہو گا۔ جیسے عبداللہ بن ابی ابن ابی سلول تھا کہ اس کی حکمرانی کے تمام انتظامات مکمل تھے۔ اس دوران میں اسلام آگیا اور لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے لگے تو اسے اسلام سے حسد پیدا ہو گیا۔ اسی طرح ہر وہ شخص جس کے دل میں کوئی مرض یا حکومت و ریاست کی طمع تھی وہ اسلام کا دشمن ہو گیا ان میں کچھ لوگ تو اسلام کے کھلم کھلا دشمن تھے اور کچھ مخفی طور پر نفاق کا مظاہرہ کرتے تھے۔

تحویل قبلہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمان مدینہ منورہ اور بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتے تھے اسی حالت میں سولہ ماہ گزر گئے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ چاہتے تھے کہ آپ کا منہ "کعبہ" کی طرف پھیر دیا جائے اس لئے کہ تمام عربی مسلمانوں کو کعبہ معلی سے محبت اور اس کی عظمت ماں کے دودھ کی طرح پلائی گئی تھی اور یہ محبت و عظمت ان کے خون اور ان کے گوشت میں رچ بس چکی تھی۔ یہ لوگ کسی اور جگہ کو بیت اللہ شریف کے مماثل نہ سمجھتے تھے۔ اسی طرح ان کی نظروں میں حضرت ابراہیم اور اسماعیل کے تعمیر کردہ کعبے کا کوئی ثانی نہ تھا اور یہ سب

www.abulhasanalinadwi.org

لوگ دل سے چاہتے تھے کہ ان کا منہ کعبہ کی طرف پھیر دیا جائے جبکہ "بیت المقدس" کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے سے مسلمانوں کے لئے آزمائش تھی لیکن انہوں نے کہا "ہم نے سن لیا اور مان لیا" انہوں نے کہا "ہم اس پر ایمان لائے۔ یہ سب اللہ کی طرف سے ہے"۔ یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اور احکام الٰہی کی تعمیل و تکمیل کے سوا کچھ نہ سوچتے تھے خواہ وہ احکام ان کے پسند کے مطابق ہوں یا نہ ہوں اور خواہ یہ احکام ان کی عادت کے مطابق ہوں یا نہ ہوں۔ جب اللہ تعالیٰ نے ان کے قلوب کو تقویٰ کے لئے آزما لیا اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے سامنے انہوں نے اظہار عجز کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانوں کا رخ کعبہ کی طرف پھیر دیا' قرآن مجید ہے:

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ۝ (۱)

اور ہم نے تم کو ایک ایسی جماعت بنا دیا جو ہر سو اعتدال پر ہے تاکہ تم مخالف لوگوں کے مقابلہ میں گواہ ہو اور تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گواہ ہوں اور جس سمت قبلہ پر آپ رہ چکے ہیں (یعنی بیت المقدس) وہ تو محض اس لئے تھا تاکہ ہم جان لیں کہ کون تو رسول کی اتباع اختیار کرتا ہے اور کون پیچھے ہٹتا ہے اور یہ قبلے کا بدلنا

۱۔ البقرہ (۲ / ۱۴۳)

www.abulhasanalinadwi.org

منحرف لوگوں پر بڑا ثقیل ہے، مگر
جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت
فرمائی ہے

چنانچہ مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت میں اپنے چہرے کعبہ کی طرف پھیر لئے یہ حکم قیامت تک کے لئے اور مسلمان جہاں کہیں بھی تھے۔ انہوں نے اپنے چہرے اس کی جانب پھیر لئے۔

مدینہ منورہ میں مسلمانوں کے خلاف قریش مکہ کی عداوت کا اظہار

جب مدینہ منورہ میں اسلام اچھی طرح مستحکم ہو گیا اور قریش مکہ کو علم ہو گیا کہ اسلام اب پھلنے پھولنے لگا ہے اور یہ کہ ہر آنے والا دن اس کی شان و قوت میں اضافہ کر رہا ہے تو اس سے مسلمانوں کے خلاف ان کی دشمنی اور عداوت کھل کر سامنے آگئی لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں کو صبر، درگزر اور معافی کی تاکید کی جاتی رہی اور حکم آیا

كُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ (۱) — اپنے ہاتھوں کو روکو اور نماز قائم کرو

اذن قتال

جب ان کی طرف سے ایذا رسانی بڑھی اور مسلمانوں کی قوت میں اضافہ ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں لڑنے کی اجازت دے دی مگر اس کو فرض نہیں کیا اور فرمایا:

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ (۲) — اب لڑنے کی ان لوگوں کو اجازت دے دی گئی جن سے کافروں کی طرف سے لڑائی کی جاتی ہے اور

۱۔ النساء (۴ / ۷۷)
۲۔ الحج (۲۲ / ۳۹)

www.abulhasanalinadwi.org

اس وجہ سے کہ ان پر بہت ظلم ہوا ہے اور بیشک اللہ ان کی مدد پر قادر ہے

(۱)
سرایا اور غزوہ ابواء

یہ اجازت ملنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مختلف قبیلوں اور نواحی علاقوں کی طرف "سریئے" (فوجی دستے) بھیجنا شروع کر دیئے جن میں بعض اوقات چھوٹے چھوٹے تصادم بھی ہو جاتے اور یہ فوجی دستے مشرکوں کے دلوں میں رعب ڈالنے کا ذریعہ تھے اور اس سے مسلمانوں کی شان و شوکت کا اظہار ہوتا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنفس نفیس غزوہ ابواء میں حصہ لیا۔ یہ پہلا غزوہ تھا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بذات خود شرکت کی اس کے بعد کئی غزوات اور سرایا پیش آئے۔

رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت

ہجرت کے دوسرے سال اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر روزے فرض کر دیئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم نازل ہوا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (۲)

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جس طرح تم سے پہلی امتوں پر فرض کئے گئے تھے اس

۱۔ سرایا سریہ کی جمع ہے۔ سریہ اس لڑائی یا جنگ کو کہتے ہیں جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے شرکت نہ کی ہو۔ اور غزوہ اس جنگ کا نام ہے جس میں آنحضورؐ نے شرکت کی ہو۔

۲۔ البقر (۲ / ۱۸۳)

www.abulhasanalinadwi.org

توقع پر کہ تم (روزہ کی بدولت رفتہ رفتہ) متقی بن جاؤ گے

مزید فرمایا:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ (١)

ماہ رمضان جس میں قرآن مجید اتارا گیا ہے جو لوگوں کے لئے ذریعہ ہدایت، واضح دلائل اور حق و باطل کو الگ الگ کرنے والا ہے جو کوئی تم میں سے اس ماہ میں موجود ہو وہ اس کے روزے رکھے

١۔ البقرہ (٢/ ١٨٥)

www.abulhasanalinadwi.org

غزوہ بدر ۲ ھ:

رمضان المبارک 2ھ میں غزوہ بدر پیش آیا جو "غزوہ بدر الکبریٰ" کہلاتا ہے اس جنگ کو اللہ تعالیٰ نے یوم الفرقان کے نام سے موسوم کیا ہے:

اِنْ کُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰہِ وَمَا اَنْزَلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا یَوْمَ الْفُرْقَانِ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعَانِ (۱)

اگر تم اللہ پر یقین رکھتے ہو اور اس چیز پر جس کو ہم نے اپنے بندے محمدؐ پر فیصلہ کے دن نازل کیا جس دن دونوں جماعتیں باہم مقابل ہوئیں۔

اس جنگ کے بپا ہونے کی صورت یہ ہوئی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابو سفیان بن حرب کی شام سے واپسی کا علم ہوا، جو قریش مکہ کا ایک بہت بڑا تجارتی قافلہ لیکر واپس آ رہا تھا۔ اس میں قریش مکہ کا مال اور ان کا بہت سا سامان تجارت تھا۔ اس وقت مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان جنگ شروع ہو چکی تھی اور مشرک مسلمانوں کے خلاف اپنے مال اور اپنی املاک خرچ کرنے کے درپے رہتے تھے اور ان کے فوجی دستے مدینہ منورہ کی حدود اور اس کی چراگاہوں تک لوٹ مار کرتے تھے۔

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس قافلہ تجارت کی، جو ابو سفیان کی قیادت میں تھا، واپسی کا علم ہوا جو مسلمانوں کا سخت ترین مخالف اور دشمن اسلام تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو اس کی طرف نکلنے کے بارے میں مشورہ کیا۔ مسلمانوں نے اس کے لئے کوئی زیادہ

۱۔ التوبہ (۹ / ۴۱)

www.abulhasanalinadwi.org

تیاری بھی نہ کی اس لئے کہ یہ معاملہ ایک تجارتی قافلے کا تھا۔ نہ کہ کسی فوجی دستے کا۔

ابو سفیان کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدینہ منورہ سے نکلنے اور اس کی طرف آنے کا علم ہوا تو اس نے قریش مکہ سے مدد طلب کی تاکہ وہ مسلمانوں کو اس پر حملہ آور ہونے سے روکیں۔ جب مکہ مکرمہ میں اس کی طرف سے مدد کی دہائی پہنچی تو چونکہ انہوں نے خوب اچھی طرح جنگ کی تیاری کی ہوئی تھی لہٰذا وہ فوری طور پر مسلمانوں سے مقابلے کے لئے چل پڑے اور ابولہب کے سوا کوئی شخص اشراف مکہ میں سے پیچھے نہ رہا اس نے بھی اپنے بدلے ایک آدمی بھیج دیا تھا۔

انصار مدینہ کا جواب اور اطاعت نبوی میں ان کی فنائیت

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قریش مکہ کے نکلنے کی اطلاع ملی تو آپ نے صحابہؓ سے مشورہ کیا۔ اس سے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد انصار مدینہ سے مشورہ لینا تھا۔ اس لئے کہ انہوں نے اس بات پر آپ کی بیعت کی تھی کہ یہ لوگ آپ کی اپنے گھروں میں رہتے ہوئے حفاظت کریں گے۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ سے باہر نکلنے کا ارادہ کیا تو آپ نے چاہا کہ آپ اپنے ساتھیوں کو آگاہ کر دیں۔ اس پر مہاجرین نے گفتگو کی اور بہت عمدہ گفتگو کی آپ نے دوبارہ مشورہ طلب کیا۔ دوبارہ بھی مہاجرین بولے اور بہت عمدہ بولے۔ آپؐ نے تیسری مرتبہ پھر مشورہ طلب کیا تو انصار سمجھ گئے کہ آنحضورؐ ان سے مشورہ چاہتے ہیں اس پر حضرت سعدؓ بن معاذ نے پہل کی اور کہا: یارسول اللہ آپ کا اشارہ ہماری طرف ہے، شاید اس لئے کہ آپ کو خدشہ ہے کہ انصار مدینہ آپ کی اپنے شہر میں ہی مدد کے پابند ہیں۔ میں انصار کی طرف سے بول رہا ہوں اور ان کی نمائندگی کر رہا ہوں آپ جہاں چاہیں چلے جائیں جس سے صلح کرنا چاہیں صلح کرلیں جس سے رشتہ توڑنا چاہیں رشتہ توڑ لیں۔ ہمارے مال جتنے چاہیں لیں۔ جو چاہیں ہمیں دیں۔ ہمارے لئے جو مال آپ نے لیا، آپ کے چھوڑے ہوئے مال سے زیادہ محبوب ہے جو آپ ہمیں حکم دیں گے آپ کے

www.abulhasanalinadwi.org

اس حکم کی تعمیل ہو گی۔ بخدا اگر آپ برک الغماد تک (جو یمن کا ایک کنارہ ہے) جانے کا حکم دیں گے تو ہم آپ کے ساتھ چلیں گے۔ بخدا اگر ہمارے راستے میں سمندر بھی آگیا تو ہم آپ کے ہمراہ اس میں داخل ہو جائیں گے۔

حضرت مقدادؓ نے کہا: ہم ویسے نہیں کہتے جیسے کہ حضرت موسیٰ کی قوم نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا "تو اور تیرا خدا دونوں چلے جاؤ اور دونوں لڑو۔ ہم یہاں بیٹھے ہیں" لیکن ہم تو آپ کے دائیں اور بائیں اور آپ کے سامنے اور آپ کے پیچھے لڑیں گے۔

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار مدینہ کا یہ جواب سنا تو آپ کے چہرہ جگمگا اٹھا اور آپ اپنے صحابہؓ کی بات چیت کی بنا پر خوش ہو گئے اور فرمایا چلو اور خوشخبری پاؤ۔

چھوٹے لڑکوں کا جہاد شہادت میں باہمی مقابلہ

جب مسلمان بدر کے لئے گھروں سے نکلے تو ایک لڑکا جس کا نام عمیر بن ابی وقاص تھا، جس کی عمر کا سولواں سال تھا، گھر سے باہر نکلا۔ اسے خدشہ تھا کہ کم عمر ہونے کی بنا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو قبول نہ کریں گے۔ اس لئے وہ یہ کوشش کر رہا تھا کہ کوئی شخص اسے دیکھ نہ سکے اس سے اس کے بڑے بھائی سعد بن ابی وقاص نے اس سے چھپنے کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا مجھے خدشہ ہے کہ مبادا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے واپس کر دیں اور میں جہاد کے لئے نکلنا چاہتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ درجہ شہادت پر فائز کر دیں۔ ابھی یہ گفتگو ہو رہی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پتہ چل گیا اور آپ نے چاہا کہ آپ اس کو واپس کر دیں اس لئے کہ ابھی اس کی عمر کم تھی۔ اس پر عمیر رو پڑے۔ جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل نرم ہو گیا اور آپ نے اس کو اجازت دے دی۔ وہ اس جنگ میں شہید ہو گئے۔

www.abulhasanalinadwi.org

مسلمانوں اور کفار کی تعداد اور جنگی سامان میں تفاوت

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوری طور پر تین سو تیرہ صحابہ کے ہمراہ نکلے اس حال میں کہ آپ کے پاس کل دو گھوڑے اور ستر اونٹ تھے۔ ایک ایک اونٹ پر دو دو اور تین تین افراد یکے بعد دیگرے سوار ہوتے تھے۔ اس میں عام سپاہی اور سپہ سالار' خادم اور مخدوم میں کوئی فرق نہ تھا۔ ان میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور بڑے بڑے صحابہ شامل تھے۔

آنحضورؐ نے حضرت مصعبؓ بن عمیر کو جھنڈا مرحمت فرمایا' مہاجرین کا جھنڈا حضرت علیؓ کے پاس اور انصار کا حضرت سعدؓ بن معاذ کے پاس تھا۔

جب ابو سفیان کو مسلمانوں کے نکلنے کا پتہ چلا تو وہ چھپ گیا اور بالکل ساحل سمندر کے قریب چلا گیا جب اسے اپنے اور قافلہ کے بعد بسلامت نکل آنے کا یقین ہو گیا تو اس نے قریش مکہ کو لوٹ آنے کے لئے لکھا۔ کیونکہ وہ لوگ اپنے تجارتی قافلے کو بچانے کے لئے نکلے تھے۔ انہوں نے لوٹنے کا ارادہ کر بھی لیا تھا لیکن ابوجہل نے لڑنے پر اصرار کیا۔ اس لئے لڑنے کا فیصلہ برقرار رہا' اس وقت قریش کے لشکر کی تعداد ایک ہزار سے متجاوز تھی۔ ان میں قریش کے بڑے بڑے روساء' اس کے سردار ان کے شہسوار اور پہلوان بھی تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا: مکہ نے اپنے جگر گوشے تمہارے سامنے نکال پھینکے ہیں۔

نصف شب کے وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ نے پانی پر جا کر قبضہ کر لیا اور اس کا حوض بنا لیا لیکن آپ نے کافروں کو بھی اس سے پانی لینے کی اجازت دے دی۔

اس رات اللہ تعالیٰ نے سخت بارش نازل فرمائی جو مشرکوں کے لئے بہت بڑی مصیبت تھی۔ جس نے انہیں آگے بڑھنے سے روک دیا اور وہ مسلمانوں کے حق میں اللہ تعالیٰ کی رحمت تھی جس سے زمین نرم اور ریت سخت ہو گئی اور اس نے دلوں کو باہم ملا دیا ارشاد مبارک ہے:

www.abulhasanalinadwi.org

وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ (۱)

اور تم پر آسمان سے پانی برسا دیا تھا تاکہ اس پانی کے ذریعے سے تمہیں پاک کرے اور تم سے شیطانی وسوسہ کو دور کرے اور تمہارے دلوں کو مضبوط کرے اور تمہارے پاؤں جما دے

جنگ کی تیاری

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ایک چھپر بنایا گیا جو جنگی میدان کے اوپر واقع ایک ٹیلے پر تھا۔ آپ میدان میں چلے پھرے اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتاتے جاتے تھے کہ یہاں فلاں شخص قتل ہوگا یہاں فلاں قتل ہوگا انشاء اللہ' جہاں آپ نے اشارہ کیا قتل ہونے میں کوئی شخص اس سے ادھر ادھر نہیں ہوا۔

جب مشرک سامنے آئے اور دونوں فوجوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا "اے اللہ یہ قریش ہیں اپنے غرور و فخر کے ساتھ آئے ہیں یہ لوگ تجھ سے لڑنے اور تیرے رسول کی تکذیب کے لئے آئے ہیں" اس دن سترہ رمضان المبارک اور جمعۃ المبارک کی رات تھی جب صبح ہوئی تو قریش مکہ اپنی فوجوں کے ساتھ آئے اور دونوں لشکروں نے صف بندی کی۔

دعا اور عاجزی

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صفوں کو درست کیا اور پھر آپ اپنے عریش (چھپر) میں دوبارہ چلے گئے اور حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ اس

۱۔ الانفال (۹ / ۱۱)

www.abulhasanalinadwi.org

میں داخل ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نہایت الحاح و زاری کے ساتھ دعا مانگنا شروع کی اور اللہ سے مدد چاہی جس کے حکم کو کوئی لوٹا نہیں سکتا اور اس کے فیصلے کو کوئی رد نہیں کر سکتا اور "مدد تو اللہ کی طرف سے ہے" آپ نے فرمایا: "اے اللہ اگر یہ مٹھی بھر جماعت ہلاک ہو گئی تو اس کے بعد روئے زمین پر تیری عبادت نہ کی جائے گی"۔ آپ اپنے رب تعالیٰ سے فریاد کرتے اور یہ فرماتے تھے: "اے اللہ جو تو نے وعدہ فرمایا ہے اس کو پورا فرما اور اے اللہ تو ہماری مدد فرما" آپ اس وقت آسمان کی طرف اپنے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے یہاں تک کہ چادر مبارک بار بار کندھے سے گر جاتی تھی۔ حضرت ابوبکرؓ نے یہ حالت دیکھ کر آپ کو تسلی دینا شروع کر دی اور بہت زیادہ آہ زاری کی بنا پر آپ کی حالت پر رحم آنے لگا۔

اپنے رب تعالیٰ کے بارے میں لڑنے والے دو فریق

پھر آپ لوگوں کے پاس چل کر آئے اور آپ نے لوگوں کو جنگ کی تربیت دی بعد ازاں عتبہ بن ربیعہ اس کا بھائی شیبہ اور اس کا بیٹا ولید اپنے لشکر سے میں باہر نکلے جب دونوں لشکروں کے درمیان میں آ گئے تو انہوں نے مبارزت طلب کی۔ ان کے مقابلے کے لئے تین انصاری آگے آئے۔ تو انہوں نے پوچھا: تم کون ہو؟ انہوں نے کہا ہم انصار ہیں۔ انہوں نے کہا تم لوگ عزت والے کفو (ہم سر) ہو لیکن ہمارے مقابلے میں ہمارے بھائی بندوں کو نکالو! نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اے عبیدہ بن الحارث بن المطلب بن عبد مناف اے حمزہ اور اے علی تم جاؤ انہوں نے کہا بجا ہے۔

انہیں دیکھ کر کفار نے کہا کہ تم لوگ ہمارے برابر کے ہو۔

حضرت ابو عبیدہ کا مقابلہ عتبہ سے ہوا جو عمر میں بڑا تھا۔

حضرت حمزہؓ شیبہ کے اور حضرت علیؓ ولید بن عتبہ کے بالمقابل ہوئے۔ حضرت حمزہؓ اور حضرت علیؓ نے اپنے اپنے مخالفین کو ذرا بھی مہلت نہ دی اور ان کو

www.abulhasanalinadwi.org

قتل کر دیا' البتہ عبیدہ اور عتبہ کا ایک ایک حملہ دوسرے کو لگ چکا تھا۔ اس پر حضرت حمزہؓ اور حضرت علیؓ اپنی تلواروں کے ساتھ اس کے مقابلے پر آئے اور اسے قتل کر دیا اور ابو عبیدہؓ کو اٹھا کر لے گئے۔ وہ زخمی تھے اور اسی جنگ میں شہید ہو گئے۔

دونوں فریقوں کے درمیان گھمسان کی لڑائی

اس کے بعد لوگ ایک دوسرے کی طرف بڑھے اور ایک دوسرے کے قریب آ گئے اور جب مشرک قریب آ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مسلمانوں سے فرمایا:

پھر بڑھو اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔

حضرت عمیر بن الحمام الحمیری کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کیا جنت کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے؟ آپ نے فرمایا درست ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یہ عجیب و غریب بات ہے آپ نے فرمایا تجھے یہ لفظ کہنے پر کس نے آمادہ کیا؟ اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بخدا اس امید نے کہ میں بھی اس کے رہنے والوں میں سے ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا: تم اس کے رہنے والوں میں سے ہو۔ اس نے اپنے تھیلے میں سے کھجوریں نکالیں اور انہیں کھانا شروع کر دیا۔ پھر فرمایا: اگر میں اس وقت تک زندہ رہا جب تک کہ یہ کھجوریں نہ کھاؤں تو یہ تو لمبی زندگی ہو گی! انہوں نے اسی وقت تمام کھجوریں پھینک دیں پھر وہ اس وقت تک لڑتے رہے جب تک شہید نہ ہو گئے۔ یہ صحابی مسلمانوں کے پہلے شہید تھے۔

اسوقت تمام لوگ اپنی اپنی صفوں میں ثابت قدمی کے ساتھ کھڑے ذکر الٰہی میں مصروف تھے۔ اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بھی نہایت شدت کے ساتھ لڑے۔ اس روز آپ دشمن کے قریب تر تھے اور

www.abulhasanalinadwi.org

آپ سب سے شدید ترین لڑائی کا مرکز رہے۔ فرشتے رحمت اور نصرت لیکر نازل ہوئے اور انہوں نے مشرکین سے جنگ کی۔

جڑواں بھائیوں کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں کے قتل میں سبقت لے جانے کی کوشش کرنا

نوجوان شہادت اور سعادت کے حصول میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے تھے اس دن دوستوں' رفیقوں اور جڑواں بھائیوں میں مقابلہ تھا۔

حضرت عبدالرحمانؓ بن عوف فرماتے ہیں کہ "میں غزوہ بدر کے دن اپنی صف میں کھڑا تھا۔ جب میں نے مڑ کر دیکھا تو میرے دائیں اور بائیں دو کم عمر لڑکے کھڑے تھے' مجھے ابھی ان کے وہاں آنے پر تعجب ہو رہا تھا کہ ان میں سے ایک نے دوسرے سے مخفی کر کے پوچھا کہ اے چچا جان! مجھے بتاؤ ابو جہل کہاں ہے۔ میں نے کہا اے بیٹے تم اس کا کیا کرو گے؟ اس نے کہا میں نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا ہے کہ اگر میں نے اسے دیکھا تو اسے قتل کر دوں گا۔ یا خود قتل ہو جاؤں گا۔ دوسرے نے مجھ سے دوسرے سے چھپا کر وہی بات کہی جو پہلے نے کہی تھی۔ میں نے ان دونوں کی باتیں ایک دوسرے پر ظاہر نہیں کیں۔ میں نے ان دونوں کو اشارے سے اسکا مقام دکھایا۔ تو وہ دونوں اس پر باز کی طرح جھپٹے تاآنکہ اسے ہلاک کر دیا۔ جب وہ قتل ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ ابو جہل ہے۔ "اس امت کا فرعون۔"

فتح مبین

جب اس جنگ میں مسلمانوں کی کامیابی اور مشرکین کی شکست نمایاں ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

"اللہ سب سے بڑا ہے تمام تعریف و شکر اللہ کے لئے ہے جس نے اپنا وعدہ پورا کیا اپنے بندے کی مدد اور تمام لشکروں کو اکیلے اس نے شکست

www.abulhasanalinadwi.org

دی" اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے:

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (۱)

اور تحقیق حق تعالیٰ نے تم کو بدر میں منصور فرمایا حالانکہ تم بے سرو سامان تھے سو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو تاکہ تم شکر گزار رہو

بعد ازاں آپ نے حکم دیا کہ تمام مقتولوں کو کنوئیں میں پھینک دیا جائے پھر آپ وہاں کھڑے ہوئے اور فرمایا:

"کیا تم نے خدا کے وعدے کو سچا پایا ہے!

میں نے تو خدا کے ہر وعدے کو سچ پایا ہے"

اس دن کفار کے ستر سردار مارے گئے اور اتنے ہی قیدی بنا لئے گئے مسلمانوں میں سے چھ مہاجرین میں سے اور آٹھ انصار مدینہ میں سے شہید ہوئے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام قیدی صحابہ کرام میں تقسیم کر دیئے اور فرمایا میں ان کے متعلق بھلائی کی تاکید کرتا ہوں۔

معرکہ بدر کے اثرات

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ کامیاب و کامران ہو کر لوٹے تو اس سے مدینہ منورہ اور مضافات کے تمام دشمن خوف زدہ ہو گئے' اہل مدینہ میں سے بہت سے لوگ مسلمان ہو گئے' مکہ مکرمہ کے ہر گھر میں رونا پیٹنا پڑ گیا اور دشمنان اسلام کے دلوں میں اسلام کا رعب بیٹھ گیا۔

مشرک قیدیوں کا مسلمان بچوں کو تعلیم دیکر آزادی حاصل کرنا

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام قیدیوں کو معاف کر دیا

---

(۱) آل عمران (۳ /)

www.abulhasanalinadwi.org

اور ان سے فدیہ لینا قبول کر لیا۔ جن کے پاس فدیہ دینے کے لئے کچھ نہ تھا انہیں آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے احسان کر کے رہا کر دیا اور کچھ قیدیوں کا فدیہ قریش مکہ نے ارسال کر دیا تو انہیں رہا کر دیا گیا۔ بعض قیدی ایسے تھے جن کے پاس دینے کے لئے کچھ نہ تھا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے انہیں کہا کہ وہ انصار کے دس دس بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں تو انہیں رہا کر دیا جائے گا۔ حضرت زیدؓ بن ثابت بھی انہی صحابہ میں سے تھے جنہوں نے اس طریقے سے کتابت سیکھی تھی۔

بنو قینقاع پہلا یہودی قبیلہ تھا جس نے اس معاہدے کو توڑا جو ان کے اور رسول اللہ کے مابین تھا اور انہوں نے مسلمانوں کو ستایا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پندرہ دنوں تک ان کا محاصرہ کئے رکھا تو وہ آپ کے فیصلے پر اپنے قلعوں سے نکل آئے۔ ان کی ان کے حلیف عبداللہ بن ابی رئیس منافقین نے بھی سفارش کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان سب کو رہا کر دیا۔ یہ کل سات سو جنگجو تھے۔ ان میں رنگریز اور تجارت پیشہ بھی تھے۔

www.abulhasanalinadwi.org

غزوہ احد

جاہلی عصبیت اور بدلہ لینے کا مظاہرہ

جب بڑے بڑے قریشی سردار غزوہ بدر میں مارے گئے اور ان کے بچے کھچے لوگ مکہ پہنچے تو ان کی مصیبت کا ٹھکانہ نہ تھا۔ چنانچہ مقتولین کے والد، ان کے بیٹے اور ان کے بھائی ابو سفیان اور ان لوگوں کے پاس آئے جن کا اس قافلے میں تجارتی سامان تھا اور ان سے اس بارے میں بات چیت کی اور اس تجارتی ساز و سامان کو مسلمانوں کے ساتھ لڑائی میں استعمال کئے جانے کی درخواست کی تو وہ اس بات پر رضا مند ہو گئے اور تمام قریش مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنگ کرنے پر اتفاق کر لیا، شاعروں نے اپنے اشعار سے لوگوں کو برانگیختہ کیا اور ان میں غیرت اور حمیت پیدا کی۔

ان تمام تیاریوں کے ساتھ ابو سفیان نصف شوال 3 ھ میں اپنے قبیلے والوں اور ان کے حامی قبائل کے ساتھ نکلا۔ قریشی سردار اپنی عورتوں کے ساتھ آئے یہاں تک کہ انہوں نے مدینہ منورہ کے بالمقابل پڑاؤ ڈال دیا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رائے یہ تھی کہ مسلمان مدینہ منورہ میں قیام پذیر رہیں اور ان کو اپنے حال پر چھوڑ دیں اگر وہ ان پر حملہ کریں تو ان کے ساتھ وہ وہاں لڑیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر نکلنا پسند نہ فرماتے تھے۔ اتفاق سے عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین کی بھی یہی رائے تھی، لیکن مسلمانوں میں سے جو لوگ غزوہ بدر میں شامل نہ ہو سکے تھے انہوں نے کہا "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ساتھ آپ ہمارے دشمنوں کی طرف باہر نکلیں تاکہ وہ ہمیں کمزور اور بزدل تصور نہ کریں۔ وہ اسی طرح گفتگو کرتے رہے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے حجرہ مبارک میں تبدیلی لباس کے لئے چلے گئے اور آپ نے

www.abulhasanalinadwi.org

اپنا جنگی لباس پہن لیا۔ اب ان لوگوں کو جنھوں نے باہر نکلنے پر اصرار کیا تھا اپنی بات پر ندامت ہوئی اور انہوں نے کہا: یارسول اللہ ہم نے آپ کو مجبور کیا اور ہمیں اس کا حق نہ تھا لہٰذا اگر آپ چاہتے ہیں تو ہم باہر نہ نکلیں گے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی نبی ہتھیار پہن لے تو جب تک وہ جنگ نہ کرلے اس وقت تک اس لباس کو اتارنا مناسب نہیں ہوتا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ سے ایک ہزار افراد کے ساتھ باہر نکلے جب یہ فوج مدینہ منورہ اور جبل احد کے درمیان میں پہنچی تو عبداللہ بن ابیّ اپنے تین سو ساتھیوں سمیت مسلمانوں سے الگ ہوگیا اور یہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسرے لوگوں کی بات مانی مگر میری نہیں مانی۔

میدان احد میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑھتے چلے گئے تاآنکہ آپ نے جبل احد کے دامن میں جو مدینہ منورہ سے تین کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے، صف آرائی کا حکم دیا آپ نے اپنی اور لشکر اسلام کی پشت پر پہاڑ کو رکھا اور فرمایا: تم اس وقت تک نہ لڑنا جب تک میں تم کو لڑنے کے لئے نہ کہوں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ کی تیاری شروع کردی۔ اس وقت آپ کے ہمراہ سات سو افراد تھے۔ آپ نے تیراندازوں پر عبداللہؓ بن جبیر کو مقرر کیا، جن کی کل تعداد پچاس تھی اور انہیں حکم دیا کہ تم لوگ اپنے مورچے پر قائم رہنا اور اس کو ہرگز نہ چھوڑنا۔ اگر تم دیکھو کہ پرندے لشکر کو نوچ رہے ہیں تب بھی تم اس میدان کو نہ چھوڑنا۔

آپ نے زرہ کے اوپر دوسری زرہ پہن لی اور حضرت مصعبؓ بن عمیر کو اس لشکر کا جھنڈا عنایت فرمایا۔

www.abulhasanalinadwi.org

ہم عمر لوگوں میں مقابلہ

غزوہ احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچوں کی ایک جماعت کو کم عمری کی بنا پر واپس کر دیا جن میں سمرہ بن جندب اور رافع بن خدیج بھی تھے۔ اس وقت ان کی عمر پندرہ سال تھی ابو رافع نے اپنے بیٹے کے حق میں سفارش کی اور عرض کیا یارسول اللہ میرا بیٹا رافع قصد کر چکا ہے تو آپ نے اس کو اجازت دے دی۔

اس کے بعد سمرہ بن جندب آپ کے سامنے لائے گئے جو رافع کے ہم عمر تھے تو انہیں آپ نے کم عمر ہونے کی بنا پر واپس کر دیا۔ اس پر سمرہ نے کہا: آپ نے رافع کو اجازت دے دی ہے اور مجھے واپس کر دیا ہے' حالانکہ اگر آپ اسکے ساتھ میری کشتی کرائیں تو میں اسے پچھاڑ دوں گا چنانچہ دونوں کے درمیان کشتی ہوئی تو سمرہ نے رافع کو پچھاڑ دیا تو انہیں بھی اجازت مل گئی۔ اس طرح وہ بھی مسلمانوں کے لشکر میں شامل ہوئے اور غزوہ احد کے دن کفار سے لڑے۔

معرکہ قتال

بعد ازاں دونوں فوجیں ایک دوسرے کے آمنے سامنے آ گئیں اور ھند بنت عتبہ قریشی عورتوں میں کھڑی ہو گئی انہوں نے مردوں کے پیچھے کھڑے ہو کر انہیں جنگ پر آمادہ کرنے کے لئے دف بجانا شروع کر دیا۔ بعد ازاں جنگ شروع ہو گئی اور ابو دجانہ ـــــ جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تلوار لی تھی اور یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ اس تلوار کا حق ادا کریں گے۔ اتنا لڑے کہ وہ دشمنوں میں دور تک گھستے چلے گئے' وہ جس سے بھی ملتے اس کو قتل کر دیتے۔

حضرت حمزہؓ نے بھی اس دن سخت جنگ کی اور بہت سے پہلوانوں کو مارا۔ ان کے سامنے کوئی شخص کھڑا نہ رہتا تھا۔ وحشی جو جبیر بن مطعم کا غلام تھا ان کی تاک میں تھا وہ "حربہ" پھینکنے میں اتنی مہارت رکھتا تھا کہ

www.abulhasanalinadwi.org

شاید ہی اس کا نشانہ چوکتا ہو۔ جبیر نے حضرت حمزہؓ کو قتل کرنے کی صورت میں اس سے آزادی کا وعدہ کر رکھا تھا۔ اس لئے کہ غزوہ بدر کے دن انہوں نے اس کے چچا طعیمہ کو قتل کیا تھا۔ ہند بن عتبہ بھی اسے حضرت حمزہ کے قتل کی ترغیب دلا رہی تھی تاکہ وہ اپنے غصے کی تسکین کر سکے، چنانچہ وحشی نے حضرت حمزہؓ پر حربہ پھینکا جو ان کے فوراً" جا لگا اور ان کی ٹانگوں میں سے نکل گیا جس سے وہ شہید ہو گئے۔

حضرت مصعبؓ بن عمیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اتنا لڑے کہ وہ شہید ہو گئے اس وقت مسلمان سخت آزمائش میں ڈالے گئے۔

مسلمانوں کا غلبہ

اس موقع پر اللہ تعالٰی نے مسلمانوں پر اپنی نصرت نازل فرمائی اور اپنے وعدے کو پورا کر دکھایا یہاں تک کہ تمام مشرکین میدان جنگ چھوڑ کر بھاگ گئے اور کفار کی شکست میں کوئی شک نہ رہا۔ یہ دیکھ کر قریشی عورتیں بھی خیموں سے اٹھ بھاگیں۔

مسلمانوں کی فتح آزمائش سے کیسے بدلی

انہی حالات میں جب مشرک شکست کھا کر بھاگ رہے تھے اور وہ اپنی عورتوں کے پاس جا پہنچے تھے تو یہ حالات دیکھ کر تیر انداز اپنے مورچے سے اٹھ گئے، اس لئے کہ انہیں فتح کا یقین ہو گیا تھا انہوں نے کہا: غنیمت، غنیمت۔ ان کے امیر اور قائد نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عہد مبارک یاد دلایا، لیکن انہوں نے ایک نہ سنی۔ انہوں نے یہ سمجھا کہ مشرک اب واپس نہیں پلٹیں گے الغرض انہوں نے مورچے کو خالی کر دیا اور دشمن کے گھڑ سواروں کے لئے مسلمانوں کی پشت کو ننگا چھوڑ دیا۔ قریش مکہ کے تمام علم بردار لوگ مارے گئے تھے یہاں تک کہ علم برداری کے لئے کوئی

www.abulhasanalinadwi.org

شخص بھی آگے نہ آتا تھا۔ اس وقت مشرکوں نے مسلمانوں پر ان کے عقب سے حملہ کر دیا اور ایک پکارنے والے نے پکار کر کہا! لوگو! محمد مارے گئے۔ یہ سنتے ہی مسلمان پیچھے پلٹ آئے اور مشرکین نے مسلمانوں پر پلٹ کر حملہ کر دیا۔ اس طرح انہوں نے گھیرا تنگ کر دیا۔ یہ دن مسلمانوں کے لئے آزمائش اور سختی کا دن تھا۔ دشمن نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اکیلے میں جا لیا اور آپ کو پتھر مارے جس سے کہ آپ کا چہرہ پھٹ گیا۔ اور آپ کے دانت ٹوٹ گئے اور چہرہ زخمی ہو گیا اور خون آپ کے تمام چہرے پر پھیل گیا۔ آپ اپنے چہرے سے خون پونچھ رہے تھے اور فرما رہے تھے:

"وہ قوم کیسے فلاح پا سکتی ہے جنہوں نے اپنے نبی کے چہرے کو خون سے رنگ دیا ہے۔

مسلمانوں کو آپ کی جگہ کا علم نہ تھا ان حالات میں حضرت علیؓ بن ابی طالب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ پکڑا اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ نے آپ کو اٹھایا یہاں تک کہ آپ سیدھے کھڑے ہو گئے اور مالک بن سنان نے آپ کے چہرہ مبارک سے خون صاف کیا اور اسے نگل لیا۔

یہ مسلمانوں کی شکست نہ تھی بلکہ یہ تو مسلمانوں کی ایک وقتی حالت تھی چنانچہ مسلمانوں نے از سر نو دوبارہ حملہ کیا۔

اس دن مسلمانوں کی یہ حالت ان کی کمزوری اور محنت کی کمی کی بنا پر نہیں ہوئی اور نہ ہی یہ سب کچھ مسلمانوں کے دلوں میں کسی خسارے کا نتیجہ تھا اور نہ جو لوگ اسلام اور مسلمانوں کی طاقت کا ذریعہ تھے اور جو اللہ تعالیٰ اور دین اسلام کی نصرت میں لڑتے ہوئے شہید ہوئے تھے ان کی شہادت کی بنا پر ایسا ہوا تھا بلکہ یہ تو محض تیر اندازوں کی غلطی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایات اور آپ کے احکام نہ ماننے اور اس مورچے کو چھوڑنے کا نتیجہ تھا جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں متعین

www.abulhasanalinadwi.org

کیا تھا۔ قرآن مجید کی اس آیت کا یہی مفہوم ہے:

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

اور یقیناً" اللہ تعالیٰ نے تم سے اپنے وعدے کو سچا کر دکھایا تھا جس وقت کہ تم ان کفار کو بہ حکم خداوندی قتل کر رہے تھے یہاں تک تم خود ہی کمزور ہو گئے اور حکم میں باہم اختلاف کرنے لگے اور تم کہنے پر نہ چلے بعد اس کے کہ اس نے تم کو تمہاری دل خواہ بات دکھا دی تھی، تم میں سے بعض تو وہ تھے جو دنیا چاہتے تھے اور بعض تم میں سے وہ تھے جو آخرت کے طلب گار تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے آئندہ کے لئے اپنی نصرت کو بند کر دیا اور پھر تم کو ان کفار سے ہٹا دیا تاکہ تمہاری آزمائش فرمائے اور یقین سمجھو کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو معاف کر دیا اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والے ہیں۔

محبت اور جانثاری کے مناظر

حضرت ابو عبیدہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ اقدس سے خود کی دو میں سے ایک کڑی کو نکالا۔ تو آپ کا ایک دانت گر گیا اور جب دوسری کڑی کو نکالا تو دوسرا دانت ٹوٹ گیا۔ اس طرح آپ کے سامنے کے دونوں دانت ٹوٹ گئے۔ ابو دجانہ نے خود کو رسول اللہ صلی اللہ

www.abulhasanalinadwi.org

علیہ وآلہ وسلم کی ڈھال بنا لیا ---- کہ ہر آنے والا تیر ان کی کمر پر لگتا تھا کیونکہ وہ آپ پر جھکے ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ ان کی کمر میں کئی تیر پیوست ہو گئے۔ اور سعدؓ بن ابی وقاص نے آپ کے سامنے کھڑے ہو کر تیر اندازی کی۔ آپ انہیں تیر دیتے اور فرماتے جاتے: میرے ماں باپ تجھ پر قربان تیر چلا۔

حضرت قتادہؓ بن نعمان کی دونوں آنکھیں بالکل باہر نکل آئیں اور چہرے پر گر گئیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھوں سے انہیں دوبارہ ان کی جگہ میں رکھ دیا جس سے ان کی آنکھیں ٹھیک ہو گئیں اور پہلے سے تیز بھی۔

قریش مکہ نے آپ کو قتل کرنے کے لئے حملے کا ارادہ کیا جو اللہ تعالیٰ کو منظور نہ تھا' تو دس کے قریب صحابہ آپ کے سامنے آکر کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ ان میں سے ایک ایک صحابی شہید ہو گیا اور حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ اپنے ہاتھ میں ڈھال لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ یہاں تک کہ ان کی انگلیاں کٹ گئیں اور ان کا ہاتھ شل ہو گیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہا کہ قریبی چٹان پر چلے جائیں لیکن زخم اور ضعف کی بنا پر آپ ایسا نہ کر سکے۔ اس پر حضرت طلحہؓ نے آپ کو اٹھا کر اس چٹان کے اوپر پہنچا دیا۔ اسوقت نماز کا وقت ہو گیا تو آپ نے بیٹھ کر نماز کی امامت کرائی۔

جب لوگ میدان چھوڑ کر بھاگے تو حضرت انسؓ بن النضر (حضرت انس بن مالک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادم خاص' کے چچا) اپنی جگہ ڈٹے رہے اور مزید آگے بڑھ گئے اس وقت سعدؓ بن معاذ ان سے ملے اور پوچھا اے ابو عمر کہاں کا ارادہ ہے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا:

"کیا عمدہ جنت کی خوشبو ہے اے سعد مجھے تو احد سے جنت کی خوشبو

www.abulhasanalinadwi.org

آ رہی ہے"

یہی حضرت انسؓ بن النضر مہاجرین اور انصار کی ایک جماعت کے پاس گئے جنہوں نے لڑائی سے کنارہ کشی اختیار کرلی تھی۔ انہوں نے پوچھا تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم شہید ہو گئے ہیں تو انہوں نے کہا "اب تم زندہ رہ کر کیا کرو گے تم سب اٹھو اور اسی طرح جوانمردی سے لڑتے ہوئے مرجاؤ جس طرح آپؐ شہید ہوئے ہیں۔ پھر انہوں نے دشمن کی طرف منہ کیا اور اتنا لڑے کہ وہ شہید ہو گئے۔

حضرت انسؓ بن مالک کہتے ہیں کہ ہم نے انکے بدن پر ستر زخم دیکھے۔ اور لاش کا یہ حال تھا کہ ان کی بہن نے ان کی انگلیاں دیکھ کر انہیں شناخت کیا۔

حضرت زیاد بن السکن بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو کر پانچ انصاریوں کے ساتھ مل کر لڑے۔ ہر شخص باری باری لڑتا تھا حضرت زیاد پہلے لڑے یہاں تک کہ زخموں سے چور ہو کر گر پڑے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: انہیں میرے قریب لاؤ انہوں نے آپ کے قدموں کو بوسہ دیا اور اسی وقت شہید ہو گئے۔ اس وقت ان کے رخسار، رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قدموں میں تھے۔

حضرت عمروؓ بن الجموح بہت زیادہ لنگڑاتے تھے۔ ان کے چار جواں سال بیٹے تھے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ مل کر دشمنوں سے لڑتے تھے۔ جب آپ احد کی طرف نکلے تو حضرت عمروؓ نے بھی نکلنا چاہا تو ان کے بیٹوں نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں اجازت اور رخصت عطا کر دی ہے لہذا آپ بیٹھے رہیں' ہم آپ کی طرف سے کافی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جہاد معاف کر دیا ہے۔

حضرت عمروؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میرے بیٹے مجھے آپ کے ہمراہ

www.abulhasanalinadwi.org

لڑنے سے روکتے ہیں۔ بخدا میری آرزو ہے کہ میں شہید ہو جاؤں اور میں جنت میں اپنی اسی لنگڑی ٹانگ سے چلوں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہیں جہاد سے مستثنٰی کر دیا ہے اور پھر ان کے بیٹوں سے کہا: تم انہیں چھوڑو! ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ انہیں شہادت عطا فرما دے چنانچہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ نکلے اور اسی دن شہید ہو گئے۔

حضرت زیدؓ بن ثابت فرماتے ہیں کہ مجھے غزوہ احد کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سعد بن الربیع کو ڈھونڈنے کے لئے بھیجا اور فرمایا اگر تمہیں مل جائیں تو انہیں میرا سلام کہنا اور یہ کہنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ تم اس وقت کیا محسوس کر رہے ہو۔ زید کہتے ہیں کہ میں جب ان کے پاس گیا تو ان کے آخری سانس جاری تھے۔ انکے جسم پر ستر زخم تھے، ان میں کچھ تیر کے، کچھ نیزے اور تلوار کے تھے۔ میں نے ان کے پاس جا کر کہا: اے سعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو سلام کہا ہے اور یہ کہلایا ہے کہ آپ بتائیں کیا محسوس کر رہے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ:

"میرا بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کہنا اور کہنا کہ یا رسول اللہ مجھے جنت کی خوشبو آ رہی ہے اور میری قوم انصار سے کہنا: اگر تمہارے ہوتے ہوئے کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچ گیا تو قیامت کے دن تمہارا کوئی عذر مسموع نہ ہو گا"

یہ کہتے ہی ان کی جان نکل گئی۔ حضرت عبداللہ بن جحش نے اس دن کہا: اے اللہ میں تجھے اس بات کی قسم دیتا ہوں کہ میں دشمنوں کے قبضہ میں آ جاؤں---- وہ مجھے قتل کر دیں پھر میرا پیٹ چاک کریں اور میرا ناک اور میرے کان کاٹیں اور پھر تو مجھ سے پوچھے کہ یہ سب کچھ کس لئے ہوا تو میں کہوں اے اللہ تیرے لئے۔

www.abulhasanalinadwi.org

مسلمانوں کا اپنے مرکز کی طرف واپس لوٹنا

جب مسلمانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو پہچان لیا تو وہ آپ کے پاس آ گئے۔ آپ ان سب کو اپنے ہمراہ لیکر ایک گھاٹی میں چلے گئے ابی بن خلف آپ کے قریب جا پہنچا اور کہنے لگا "اے محمد اگر تو آج بچ گیا تو میں نہ بچوں گا" آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو جب وہ قریب آگیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک جنگی ہتھیار لیکر اس کی گردن میں مار دیا جس سے وہ گھوڑے سے کئی بار گرا۔

حضرت علیؓ اپنی مشک میں پانی بھر لائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے چہرے سے خون صاف کیا۔ آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ زخم کو دھو رہی تھی اور حضرت علیؓ ایک برتن سے پانی ڈال رہے تھے جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پانی سے خون نکل رہا ہے تو انہوں نے چٹائی کا ایک ٹکڑا جلایا اور اس کو زخم پر چپکا دیا جس سے فوری طور پر خون بند ہو گیا۔

حضرت عائشہؓ صدیقہ اور حضرت ام سلیمؓ دونوں اپنی کمر پر پانی مشکیزے اٹھا کر لاتی تھیں اور لوگوں کو پانی پلاتی تھیں اور پھر پلٹ کر مشکیزے بھر لاتیں اور مجاہدین کو پانی پلاتی تھیں۔ حضرت ام سلیط ان کے مشکیزے بھر رہی تھیں۔

ھند بنت عتبہ اور دوسری عورتیں جو ان کے ہمراہ تھیں انہوں نے مسلمان مقتولوں کی لاشوں کا مثلہ کرنا شروع کیا۔ وہ ان کے کان اور ناک کاٹ رہی تھیں۔ اس نے حضرت حمزہ کا جگر نکلا۔ اسے چبایا مگر وہ اندر نہ نگل سکی لہٰذا اس نے اس کو باہر پھینک دیا۔

جب ابو سفیان نے واپس جانا چاہا تو وہ پہاڑی پر چڑھ گیا اور پھر اونچی آواز میں پکارا پچھلی لڑائی کا بدلہ لے لیا ہے' ایک جنگ کے بدلے دوسری جنگ ——— ھبل کی جے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اے

www.abulhasanalinadwi.org

عمر انہیں جواب دو اور کہو:

"اللہ ہی سب سے بڑا اور سب سے بزرگ ہے ــــــ دونوں جنگوں میں کوئی برابری نہیں ہمارے مقتول جنت میں اور تمہارے دوزخ میں جائیں گے"

ابوسفیان نے کہا ہمارے پاس عزیٰ ہے تمہارے پاس نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم اس کو جواب دو۔ صحابہ نے کہا ہم کیا کہیں؟ آپ نے فرمایا کہو:

"اللہ ہمارے آقا ہے اور تمہارا کوئی آقا نہیں"

جب وہ واپس ہو گیا تو مسلمان بھی واپس جانے لگے تو اس نے اونچی آواز میں پکار کر کہا اب ہمارا اور تمہارا مقابلہ اگلے سال مقام بدر میں ہو گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ تم کہو! کہ ٹھیک ہے یہ ہمارے اور تمہارے درمیان وعدہ رہا۔ اب لوگ اپنے مقتولوں کو دفن کر رہے تھے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت حمزہ کی شہادت کا بڑا غم ہوا جو آپ کے چچا' رضاعی بھائی اور آپ کے سب سے بڑے حمایتی تھے۔

مومن عورت کا صبر

حضرت صفیہؓ بنت عبدالمطلب اپنے بھائی (حضرت حمزہؓ) کی لاش دیکھنے کے لئے آئیں' جو ان کے والد اور والدہ دونوں کی طرف سے ان کے بھائی تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے بیٹے زبیر سے کہا اسے کہو واپس چلی جائے۔ وہ اپنے بھائی کی حالت نہ دیکھ سکے گی۔ انہوں نے جا کر کہا ای جان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو کہا ہے کہ آپ واپس چلی جائیں۔ انہوں نے پوچھا کیوں؟ مجھے علم ہو چکا ہے کہ میرے بھائی کی لاش کا مثلہ کیا گیا ہے اور یہ سب کچھ اللہ کی محبت میں ہوا میں اپنے آپ کو روکوں گی اور ضرور صبر کروں گی انشاء اللہ۔ اسکے بعد وہ آئیں انہوں نے

اپنے بھائی کی لاش دیکھی اور دعا مانگ کر واپس چلی گئیں پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے انہیں دفن کر دیا گیا۔

حضرت مصعب اور دوسرے شہداءؓ کو کس طرح دفن کیا گیا

حضرت مصعبؓ جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے "علم بردار" اور اسلام سے قبل قریش کے ناز و نعمت میں پلے ہوئے نوجوان تھے، شہید ہو گئے۔ انہیں ایک چادر میں کفنایا گیا جو اتنی چھوٹی تھی کہ اگر سر کو ڈھانپا جاتا تو پاؤں کھل جاتے اور پاؤں ڈھانپے جاتے تو سر کھل جاتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان کے سر کو ڈھانپ دو اور پاؤں پر اذخر (گھاس) ڈال دو۔

اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہی کپڑے میں دو شہداء کو اکٹھے دفنا رہے تھے اور پھر پوچھتے ان میں سے قرآن کس کو زیادہ یاد تھا؟ جب کسی ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو اسے قبر میں مقدم رکھتے۔ پھر آپ فرماتے میں ان لوگوں پر قیامت کے دن گواہ ہوں اس طرح آپ نے انہیں ان کے خون آلود کپڑوں سمیت دفن کر دیا نہ ان کا جنازہ پڑھا اور نہ انہیں غسل دیا۔

www.abulhasanalinadwi.org

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے عورتوں کا ایثار

جب مسلمان مدینہ منورہ واپس آئے تو ان کا گزر بنو دینار کی ایک عورت کے پاس سے ہوا' جس کا خاوند' بھائی اور والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ لڑتے ہوئے شہید ہو گئے تھے۔ جب لوگوں نے اس سے اظہار افسوس کیا تو اس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا حال ہے۔ انہوں نے کہا اے ام فلاں' آنحضورؐ بخیریت ہیں جیسے کہ آپ تم چاہتی ہو۔ اس نے کہا مجھے دکھاؤ۔ آپ کہاں ہیں لوگوں نے آپ کی طرف اشارہ کیا ــــ تو جب اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ لیا تو کہا اے یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ کے بعد ہر ایک مصیبت چھوٹی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانوں کا دشمن کے تعاقب میں نکلنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں نصرت خداوندی کا نزول:

جب مشرکین یہاں سے چلے گئے تو انہوں نے ایک دوسرے کو لعنت کی اور کہا: تم نے کچھ نہ کیا تم نے دشمن کو نازک جگہ سے نقصان پہنچایا' لیکن پھر تم نے ان کو چھوڑ دیا اور ان کا قلع قمع نہ کیا۔

آپ کو پتہ چلا تو آپ نے دشمن کے تعاقب کا حکم دیا۔

اس وقت مسلمان زخموں سے نڈھال تھے جب جنگ کا اگلا دن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مؤذن نے لوگوں کو دشمن کے تعاقب میں نکلنے کا حکم پہنچایا۔ آپ نے حکم دیا کہ ہمارے ہمراہ صرف وہی لوگ جائیں گے جو کل ہمارے ساتھ شریک تھے۔ ان میں سے ہر مسلمان زخمی اور گراں بار تھا۔ اسکے باوجود یہ تمام لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ گئے اور ان میں سے ایک شخص بھی پیچھے نہ تھا۔ یہ لشکر حمراء الاسد کے مقام

www.abulhasanalinadwi.org

پر پہنچ کر رک گیا جو مدینہ منورہ سے آٹھ میل کے فاصلے پر ہے۔ وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانوں نے پیر، منگل اور بدھ —— تین دن قیام کیا۔ بعد ازاں مسلمان مدینہ منورہ پلٹ آئے۔ مسلمانوں میں سے غزوہ احد کے دن ستر صحابہ شہید ہوئے جن میں انصار کی اکثریت تھی جبکہ مشرکوں میں سے کل ۳۲ افراد مارے گئے۔

مسلمان کی جان سے بھی زیادہ عزیز

۳ھ میں قبیلہ عضل وقارہ نے مسلمانوں کی ایک جماعت کو تبلیغ اسلام کے لئے طلب کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے ہمراہ چھ صحابہ کو بھیج دیا۔ جن میں حضرت عاصمؓ بن ثابت، خبیبؓ بن عدی، زیدؓ بن الدسنہ تھے۔ ان قبیلوں نے صحابہ کے ساتھ دھوکا کیا اور ان میں سے بیشتر لوگوں کو قتل کر دیا۔

حضرت زید کو، جو مکہ میں محبوس تھے، یہ لوگ وہاں سے نکل کر باہر قتل کرنے کے لئے چلے، اس موقع پر قریش مکہ کی ایک جماعت اکٹھی ہو گئی جن میں ابو سفیان بن حرب بھی تھا، اس نے زید سے کہا: میں تجھے اے زیداللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تو اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس وقت تیری جگہ یہاں محمد ہوتے اور تو اپنے بال بچوں کے ساتھ ہوتا۔ انہوں نے کہا: بخدا میں تو یہ بھی نہیں چاہتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی جگہ ہوں اور آپ کو کوئی کانٹا چبھ جائے اور میں اپنے گھر والوں میں بیٹھا ہوا ہوں۔ ابو سفیان نے کہا میں نے محمد کے ساتھیوں سے زیادہ کسی کو کسی سے محبت کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ بعد ازاں انہیں شہید کر دیا گیا۔

جہاں تک خبیبؓ کا تعلق ہے تو وہ انکو سولی دینے کے لئے لے چلے • انہوں نے ان سے کہا اگر تم مجھے اس بات کی اجازت دو کہ میں دو رکعت نماز ادا کر سکوں، انہوں نے اس کی اجازت دے دی۔ انہوں نے دو رکعت نماز ادا کی جو نہایت عمدہ اور ارکان کی ادائیگی کے اعتبار سے مکمل تھی۔ بعد ازاں وہ

www.abulhasanalinadwi.org

لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: بخدا اگر تم یہ نہ سمجھتے کہ میں موت کے خوف سے نماز کو لمبا کر رہا ہوں تو میں بہت زیادہ نماز ادا کرتا اس کے بعد انہوں نے یہ اشعار پڑھے:

فلست ابالی حین اقتل مسلماً   علی ای شق کان فی اللہ مصرعی

وذالک فی ذات الالہ و ان یشاء   یبارک علی اوصال شلو ممزع

(جب مجھے حالت اسلام میں قتل کیا جا رہا ہے تو مجھے اس بات کی پرواہ نہیں کہ مجھے کس پہلو پر لٹا کر قتل کیا جا رہا ہے۔

یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی محبت میں ہے' اگر وہ چاہے تو ہر ایک عضو کے گوشت کو جسم سے الگ کر کے کاٹا جائے)

واقعہ بئر معونہ:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عامر بن مالک کی دعوت پر صحابہ کرام کی ایک جماعت کو تبلیغ و تعلیم اسلام کے لئے بھیجا۔ اس قافلے میں ستر منتخب صحابہ کرام تھے۔ یہ لوگ چلے تا آنکہ یہ لوگ بئر معونہ جا پہنچے۔ اس جگہ ان پر بنو سلیم ' رعل اور ذکوان کے لوگوں نے مشترکہ طور پر حملہ کر دیا۔ انہوں نے مسلمانوں کو چاروں طرف سے گھیر لیا اور ان پر چھا گئے۔ انہوں نے جب یہ حالات دیکھے تو تلواریں نکالیں اور پھر آخری شخص تک لڑتے ہوئے مارے گئے ماسوا کعب بن زید کے جو غزوہ خندق تک حیات رہے اور غزوہ خندق میں شہید ہوئے۔

مقتول کا ایک کلمہ قاتل کے اسلام کا سبب کیسے بنا؟

اس جنگ میں حرامؓ بن ملحان کو جبار بن سلمی نے قتل کیا۔ ان کے اسلام لانے کا سبب وہ کلمہ تھا جو حرام نے مرتے وقت کہا تھا۔ جبار کہتے ہیں کہ میرے اسلام کا سبب یہ تھا کہ میں نے اس دن ایک شخص کو اس کے دونوں کندھوں کے درمیان نیزہ مارا۔ میں نے نیزے کی نوک کو' جب وہ اس

www.abulhasanalinadwi.org

کے سینے سے باہر نکلی دیکھ رہا تھا کہا اس وقت میں نے سنا کہ وہ کہہ رہا تھا "رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا" میں نے اپنے دل میں کہا وہ کیسے کامیاب ہو گیا؟ میں نے اسے قتل نہیں کر دیا؟ لیکن میرے دل کو تسلی نہ ہوئی جب میں نے اس کے متعلق لوگوں سے پوچھا تو انہوں نے کہا اس نے شہادت پانے کی بنا پر یہ کہا ہے۔ میں نے کہا بخدا وہ کامیاب ہو گیا۔ یہی واقعہ ان کے اسلام لانے کا سبب بن گیا۔

بنو نضیر کو جلا وطن کرنا

ایک دفعہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنو نضیر کے پاس گئے جو یہود کا ایک بڑا قبیلہ تھا۔ مقصد بنو عامر کے دو مقتولوں کے خون بہا میں مدد طلب کرنا تھا۔ بنو عامر اور بنو نضیر کے مابین معاہدہ اور حلف تھا۔ انہوں نے آپ سے نرمی سے گفتگو کی اور عمدہ وعدہ کیا' لیکن در پردہ ایک خفیہ تدبیر اور دھوکہ کیا۔ وہ اس طرح کہ اس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مکان کی دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے تو ان میں سے ایک شخص نے دوسرے سے کہا تم اس شخص کو قتل کرنے کا اس سے بہتر موقع نہ پاؤ گے۔ کوئی شخص اس مکان کی چھت پر جا کر ان کے اوپر ایک پتھر گرا دے تاکہ ہمیں اس کی طرف سے راحت مل جائے۔ اس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کی ایک جماعت کے ہمراہ تھے جس میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آسمان سے دشمن کے ارادے کی خبر آ گئی' جس کی بنا پر آپ خاموشی سے اٹھ کر مدینہ منورہ کی طرف لوٹ گئے۔ اس کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے ساتھ جنگ کی تیاری کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ مسلم فوج نے چل کر ان کا محاصرہ کر لیا۔ یہ واقعہ ربیع الاول 4ھ میں پیش آیا۔ آپ نے چھ راتوں تک ان کا محاصرہ جاری رکھا۔ اس دوران اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں مسلمانوں

www.abulhasanalinadwi.org

کا رعب ڈال دیا اور انہوں نے آپ سے جلا وطن ہونے کی اجازت مانگی۔ بشرطیکہ انہیں جان کی امان دی جائے اور اسلحے کے سوا باقی سامان لے جانے دیا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی یہ پیشکش قبول کرلی چنانچہ وہ جتنا ساز و سامان اونٹوں پر لاد کرلے کرجا سکتے تھے، لے گئے۔ جو مال بچ گیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کے مابین تقسیم کر دیا۔

غزوہ ذات الرقاع

۵ھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "نجد" کے علاقے پر حملہ کے لئے آگے بڑھے یہاں تک کہ آپ نخلستان میں اتر گئے اور جو مجاہد آنحضور کے ساتھ گئے تھے ان کے پاس چھ اونٹ تھے۔ اس سفر میں ان کے پاؤں میں سوراخ ہو گئے اور انکے ناخن گر گئے۔ اس لئے ان کے پاؤں پر دھجیاں لپیٹ دی گئیں اسی لئے اس غزوے کو ذات الرقاع کہتے ہیں۔ دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے لیکن دونوں میں جنگ کی نوبت نہ آئی۔ لوگوں کو ایک دوسرے پر حملے کا خوف تھا۔ اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو "صلوٰۃ الخوف" پڑھائی۔

www.abulhasanalinadwi.org

غزوۂ خندق یا غزوۂ احزاب

شوال ۵ ھ میں غزوۂ خندق یا غزوۂ احزاب پیش آیا۔ یہ جنگ ایک سخت اور ایسی آزمائش کی گھڑی تھی جس میں مسلمانوں کی اتنی کڑی آزمائش ہوئی جو کسی اور جنگ میں نہیں ہوئی۔ اسی کے متعلق اللہ تعالٰی فرماتا ہے:

اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ○ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا (۱)	جب وہ (دشمن قبائل) تمہارے اوپر سے اور تمہارے نیچے سے آئے اور جب نگاہیں ٹیڑھی ہو گئیں اور دل حلق تک آ گئے اور تم اللہ کے بارے میں گمان کرنے لگے اس وقت مومن آزمائے گئے اور وہ بہت سخت ہلائے گئے

اس جنگ کو بھڑکانے والے یہودی تھے وہ اس طرح کہ بنو نضیر اور بنو وائل کے کچھ لوگ قریش مکہ کے پاس گئے اور انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ لڑنے کی دعوت دی لیکن قریش مکہ پہلے جنگ کر کے دیکھ چکے تھے جس میں انہیں زخم لگے تھے اور وہ اس کے لئے تیاریاں جاری رکھے ہوئے تھے اور دل سے جنگ چاہتے تھے چنانچہ یہودیوں کے وفد نے انہیں ایسے سبز باغ دکھائے کہ انہیں یہ کام انتہائی آسان نظر آنے لگا اور انہوں نے کہا: مسلمانوں کی بیخ کنی تک ہم تمہارے ساتھ ہیں۔

۱۔ الاحزاب (۳۳ / ۹)

www.abulhasanalinadwi.org

اس پر قریش مکہ کو قدرتی طور پر مسرت ہوئی۔ انہوں نے ان کی دعوت خوشی سے قبول کرلی اور ان کی تجویز پر اتفاق کرلیا۔ اس کے بعد یہ وفد بنو غطفان کے پاس آیا اور انہیں اس جنگ میں شرکت کی دعوت دی۔ اسی طرح یہ وفد تمام قبائل میں پھرا اور ان سب کو مدینہ منورہ پر حملہ کرنے اور قریش مکہ کا ساتھ دینے کی ترغیب دی۔

بالآخر یہ تمام قبیلے چند شرائط پر متفق ہو گئے۔ قریش مکہ نے چار ہزار اور بنو غطفان نے چھ ہزار افراد تیار کر لئے۔ اس طرح لشکر کی کل تعداد دس ہزار تھی۔ اور اس لشکر کی قیادت ابو سفیان بن حرب کے پاس تھی۔

"حکمت" مسلمان کی متاع گمشدہ

مسلمانوں نے مدینہ منورہ میں محصور ہونے اور اس میں محصور ہو کر اس کے دفاع کرنے پر اتفاق کر لیا اس وقت مسلمانوں کا لشکر تین ہزار سے زیادہ نہ تھا۔

اس موقع پر حضرت سلمان فارسیؓ نے مدینہ منورہ کے آس پاس خندق تیار کرنے کا مشورہ دیا انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ہمیں فارس میں جب کسی دشمن کی سوار فوج کے حملہ کا اندیشہ ہوتا ہے تو ہم خندق تیار کر لیتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تجویز سے اتفاق کیا اور مدینہ منورہ میں جس طرف کھلا میدان تھا اور دشمن کے حملے کا خطرہ تھا خندق کھودنے کا حکم دیا۔

یہ خندق آپ نے صحابہ کے مابین تقسیم فرما دی ہر دس افراد کے حصہ میں چالیس چالیس ہاتھ (ذراع) جگہ آئی۔

مسلمانوں میں مساوات اور غم خواری کی روح

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خندق تیار کرنے میں بنفس نفیس شرکت فرمائی تاکہ مسلمانوں کو اس کی ترغیب ہو۔ مسلمانوں نے جوش و

www.abulhasanalinadwi.org

خروش سے آپ کے ہمراہ اس کی تیاری میں حصہ لیا۔ آنحضورؐ نے اور صحابہؓ نے بھی بھرپور محنت کی۔ اس وقت موسم سخت سردی کا تھا' لیکن صحابہ کو معمولی سی خوراک کے سوا خوراک بھی میسر نہ تھی اور کبھی وہ بھی نہیں ملتی تھی۔

حضرت ابو طلحہؓ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بھوک کی شکایت کی اور اپنے پیٹ سے کپڑا اٹھا کر ایک ایک پتھر دکھایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ سے کپڑا اٹھایا تو آپ کے پیٹ پر دو پتھر بندھے ہوئے تھے۔

مسلمان اس موقع پر بے حد خوش تھے۔ وہ اللہ کی حمد و ثنا بیان کرتے اور رجز پڑھتے تھے اور کسی شکایت یا تھکن کا اظہار نہیں کرتے تھے۔ اس موقع کے لئے حضرت انسؓ فرماتے ہیں:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خندق کی طرف گئے تو آپؐ نے دیکھا کہ مہاجرین اور انصار سخت سردی کے موسم میں صبح کے وقت خندق کھود رہے ہیں۔ ان کے پاس غلام نہ تھے جو ان کی طرف سے یہ کام کرتے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان کی محنت اور بھوک دیکھی تو فرمایا: اے اللہ (تو گواہ رہ) بیشک اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے بس تو معاف کر دے انصار اور مہاجرین کو"

صحابہ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا:

"ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہاتھ پر، جب تک ہم زندہ ہیں جہاد کی بیعت کی ہے"

ایک موقع پر خندق میں ایک سخت چٹان آ گئی جس پر پھاوڑا کام نہ کرتا تھا۔ انہوں نے اس کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے شکایت کی۔ جب آپ نے اس کو دیکھا تو پھاوڑا لیا اور بسم اللہ پڑھ کر اس پر ایک زور دار ضرب لگائی جس سے اس کا ایک تہائی حصہ ٹوٹ گیا تو آپ نے فرمایا

www.abulhasanalinadwi.org

"اللہ اکبر ..... مجھے شام کے علاقے کی چابیاں دے دی گئیں..... بخدا میں قیصر کے سرخ رنگ کے محلات اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں"۔ بعد ازاں آپ نے دوسری ضرب لگائی تو اس کا دو تہائی حصہ ٹوٹ گیا۔ آپ نے فرمایا اللہ اکبر۔ مجھے فارس (ایران) کی چابیاں دے دی گئیں۔ بخدا میں اس کے سفید رنگ کے محلات دیکھ رہاہوں پھر آپ نے تیسری مرتبہ اس پر پھاوڑا مارا اور فرمایا بسم اللہ اس سے باقی چٹان بھی ٹوٹ گئی۔ آپ نے فرمایا اللہ اکبر مجھے یمن کی کنجیاں دے دی گئیں۔ بخدا میں اسی جگہ سے صنعاء کے دروازے دیکھ رہا ہوں۔

اس جنگ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے معجزات

اس جنگ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بہت سے معجزات ظاہر ہوئے' مثلاً" خندق کھودتے وقت جب کوئی سخت چٹان آ جاتی تھی تو آپ کسی برتن میں پانی منگوا کر اس پر چھڑکتے تو وہ سخت چٹان ریت کی طرح نرم ہو جاتی تھی۔

اسی طرح تھوڑے سے کھانے میں برکت ظاہر ہوئی اور اس سے بہت سے لوگوں نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور وہ کھانا تمام لشکر کے لئے کافی ہو گیا۔

جب دشمن تمہارے اوپر اور نیچے سے حملہ آور ہوا

قریش مکہ اور بنو غطفان اپنے حامی قبائل کے ہمراہ آئے تو انہوں نے مدینہ منورہ کے سامنے پڑاؤ ڈال دیا۔ ان کی کل تعداد دس ہزار تھی جبکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہمراہ غازیوں کی تعداد تین ہزار تھی' مگر ان کے اور مسلمانوں کے درمیان خندق حائل تھی۔

مسلمانوں اور بنو قریظہ میں باہمی عہد و معاہدہ تھا' لیکن قریش مکہ نے ان کے سردار حی بن اخطب کو اس معاہدے کے توڑنے کی ترغیب دلائی۔

www.abulhasanalinadwi.org

چنانچہ اس نے قدرے رد و کد کے بعد یہ معاہدہ توڑ دیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو جتلا دیا۔ آپ کو مصیبت کی اس گھڑی میں ان کے اس عمل سے دکھ ہوا اور اس طرح مسلمانوں پر خوف بڑھ گیا اور بعض منافقوں کا نفاق بھی کھل کر سامنے آ گیا۔ حالات اتنے خراب ہوئے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مدینہ منورہ کے ایک تہائی پھل دینے پر بنو غطفان سے سے صلح کرنا چاہی تاکہ انصار پر حالات نرم ہو جائیں اور وہ زیادہ سختی نہ اٹھائیں اس لئے کہ انہیں ایک بہت بڑی جنگ کا سامنا تھا۔

لیکن آپ نے جب حضرت سعدؓ بن معاذ اور سعدؓ بن عبادہ کی دشمن کے مقابلے کے لئے ہمت و مستقل مزاجی اور ثابت قدمی دیکھی تو آپ نے اس خیال سے رجوع کر لیا۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ جب ہم اور یہ لوگ مشرک اور بتوں کی پوجا کرتے تھے، ہم خدا کو جانتے تھے اور نہ اس کی عبادت کرتے تھے۔ تو اس وقت بھی وہ ہم سے بجز مہمان نوازی یا خریداری کے ایک کھجور بھی نہ لے سکتے تھے۔ تو کیا اب جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کے ساتھ عزت بخشی ہے اور ہمیں اپنے راستے کے ہدایت دی ہے تو ہم اپنے مال میں ان کی فرمانبرداری کریں گے ہمیں اس کی کوئی ضرورت و حاجت نہیں ہے۔ واللہ ہم تلوار کے سوا انہیں کچھ نہ دیں گے تاآنکہ اللہ ہمارے اور ان کے مابین فیصلہ کر دے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ تب تم جانو اور وہ

مسلمانوں اور جاہلی شہسواروں میں مقابلہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور مسلمان اسی طرح مورچے پر جمے رہے، دشمن نے چاروں طرف سے انہیں گھیرا ہوا تھا مگر ان کے مابین باقاعدہ جنگ نہ تھی۔ ایک مرتبہ قریش مکہ کے چند شہسوار اپنے گھوڑے دوڑاتے ہوئے آئے اور خندق کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے بخدا یہ تو ایک جنگی چال ہے اہل عرب اس سے قبل اس سے واقف نہ تھے۔

بعد ازاں انھوں نے خندق کا ایک تنگ حصہ دیکھا اور وہاں سے اپنے گھوڑوں کو خندق کے اوپر سے گزارا اور مدینہ منورہ کی سرزمین پر حملہ آور ہو گئے۔ ان میں عمرو بن عبد ود نامی ان کا مشہور سپہ سالار بھی تھا، جو ایک ہزار شہسواروں کے برابر تھا جب وہ گزر آیا تو اس نے آکر کہا: میرا مقابلہ کون کرے گا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ اسکے مقابلے کے لئے آگے بڑھے اور کہا اے عمرو، تو نے اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کیا تھا کہ اگر تجھے کوئی قریشی دو میں سے ایک کی دعوت دے گا تو تو ضرور اس کی دعوت کو قبول کرے گا۔ اس نے کہا درست ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تجھے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور اسلام کی دعوت دیتا ہوں اس نے کہا مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: تب میں تجھے دعوت دیتا ہوں کہ تو نیچے اتر۔ اس نے کہا اے بھتیجے وہ کس لئے۔ بخدا میں تو تجھے قتل نہیں کرنا چاہتا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا لیکن میں تو تجھے قتل کرنا چاہتا ہوں۔ یہ سن کر عمرو کو طیش آگیا اور وہ گھوڑے سے نیچے اتر آیا، اس نے اپنے گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیئے اور اس کے چہرے کو زخمی کر دیا اس کے بعد دنوں میں مقابلہ ہوا جسکے نتیجے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کر دیا۔

ایک ماں کا اپنے بیٹے کو قتال اور شہادت پر جانے کی ترغیب دینا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، جو اس وقت بنو حارثہ کے قلعے میں دوسری عورتوں کے ہمراہ تھیں اور یہ واقعہ حجاب (پردے) کا حکم نازل ہونے سے قبل کا ہے، کہ وہاں سے سعدؓ بن معاذ کا گزر ہوا، اس وقت ان کے جسم پر ایک چھوٹی سے زرہ تھی جس میں سے ان کا پورا بازو باہر نکلا ہوا تھا۔ اس وقت وہ رجز پڑھ رہے تھے۔ ان کی والدہ نے ان سے کہا: اے میرے بیٹے! فوج کے ساتھ جا کے مل، بخدا تو بہت لیٹ ہو گیا ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے ان کی والدہ سے کہا اے ام سعد

www.abulhasanalinadwi.org

بخدا کہ سعد کی زرہ اس وقت جتنی ہے اس سے بڑی ہوتی تو بہتر تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ان کے بارے میں اندیشہ تھا (مگر ان کی والدہ نے انہیں منع نہ کیا) چنانچہ حضرت سعدؓ بن معاذ کے جسم پر ایک تیر آ کے لگا جس سے ان کے بازو کی رگ (اکحل) کٹ گئی اور وہ غزوہ بنو قریظہ میں شہید ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ کے آسمانی اور زمینی لشکر

مشرکین نے مسلمانوں کا محاصرہ کر لیا یہاں تک کہ انہوں نے اپنی فوج سے مسلمانوں کو ایک قلعے کی طرح چاروں طرف سے گھیرے میں لے لیا۔ انہوں نے تقریباً ایک ماہ تک مدینہ منورہ کا محاصرہ کئے رکھا اور ایک گوشے پر جم گئے۔ اس وقت آزمائش بہت سخت ہو گئی اور نفاق کھل گیا۔ کچھ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ کہہ کر اجازت مانگی کہ ہمارے مکان بے پردہ ہیں، حالانکہ وہ بے پردہ نہ تھے بلکہ وہ تو بھاگنا چاہتے تھے۔

پھر، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ذکر کیا ہے، مسلمان سخت خوف اور سختی کی حالت میں تھے۔ اس وقت نعیمؓ بن مسعود الغطفانی آئے انہوں نے آ کر عرض کیا یارسول اللہ میں مسلمان ہو گیا ہوں —— مگر میری قوم کو میرے اسلام لانے کا علم نہیں ہے آپ مجھے حکم کریں کہ میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا تم ہمارے ہی ایک فرد ہو، اگر تم کر سکتے ہو تو ہم سے ان لوگوں کو بھگا دو اس لئے کہ جنگ تو ایک "حربی چال" کا نام ہے۔

چنانچہ نعیمؓ بن مسعود وہاں سے اٹھے اور سیدھے بنو قریظہ کے پاس پہنچے اور ان کے ساتھ اس طرح گفتگو کی جس سے انہوں نے انہیں ان کے موقف کی صحت اور قریش اور بنو غطفان کی دوستی کے بارے میں شک میں ڈال دیا جو ان کے شہر کے رہنے والے نہ تھے اور مہاجرین اور انصار سے دشمنی مول لینے کے مضمرات سے انہیں ڈرایا جو ان کے ہر وقت کے ہمسایہ تھے۔ انہوں نے انہیں اس بات کا اشارہ کیا کہ وہ اس وقت تک ان کی حمایت میں نہ لڑیں جب تک وہ قریش مکہ کے سرداروں کو اپنے ہاں رہن نہ رکھ

www.abulhasanalinadwi.org

لیں جو ان کے قبضے میں رہیں جو ان کے لئے اعتماد کا باعث ہوں گے انہوں نے کہا کہ تم نے جس بات کا اشارہ کیا ہے وہ درست ہے۔

پھر وہ وہاں سے اٹھ کر قریش مکہ کے پاس گئے اور ان کے سامنے اپنے اخلاص اور اپنی خیر خواہی کا اظہار کیا اور ان سے کہا کہ یہودیوں کو اپنے کئے پر ندامت ہے اور وہ اپنے معاہدے کی پختگی کے لئے قریش مکہ کے سرداروں کو بطور ضمانت طلب کریں گے اور پھر انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سونپ دیں گے جو ان کو بے دریغ قتل کر دیں گے پھر وہ بنو غطفان کے پاس گئے اور انہیں وہی کچھ کہا جو قریش مکہ سے کہا تھا' اس لیے یہ دونوں قبیلے یہودیوں کی طرف سے محتاط ہو گئے' اور ان کے دلوں میں یہودیوں کی طرف سے کدورت پیدا ہو گئی۔ اس طرح حملہ آوروں کے درمیان بھی تفریق پیدا ہو گئی اور ہر ایک قبیلے کو دوسرے سے خطرہ محسوس ہونے لگا۔

جب ابو سفیان اور غطفانی سرداروں نے اپنے اور مسلمانوں کے درمیان جنگ کے آخری معرکہ کے لئے یہودیوں کی مدد طلب کی تو یہودیوں نے سستی کا مظاہرہ کیا اور انکے مردوں کو بطور ضمانت طلب کیا۔ اس طرح قریش مکہ اور بنو غطفان کو نعیم بن مسعود کی باتوں پر یقین ہو گیا اور وہ ان کے مطالبے کی تکمیل سے رک گئے جس سے یہودیوں کو نعیم کی باتوں پر یقین آ گیا۔ اس طرح ان میں سے ہر ایک گروہ دوسرے سے الگ ہو گیا اور ان کے درمیان اختلافات پھوٹ پڑے اور اتحاد پارہ پارہ ہو گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے نبی کی خصوصی امداد کے طور پر ٹھنڈی اور یخ راتوں میں سے ایک رات میں ان پر سخت آندھی مسلط کر دی گئی جس سے ان کی ہنڈیاں الٹ گئیں اور ان کے خیمے اکھڑ گئے۔ اس وقت ابو سفیان نے کھڑے ہو کر کہا: اے جماعت قریش! تم کسی پر سکون جگہ میں نہیں ہوا' چارہ اور حیوان ہلاک

www.abulhasanalinadwi.org

ہو گئے۔ ہمارے ساتھ بنو قریظہ نے بد عہدی کی۔ ہمارے پاس ان کا انکار پہنچ گیا ہے۔ ہمیں ایسی آندھی نے آن لیا جو تم دیکھ رہے ہو۔ جس سے ہماری ہنڈیا بھی نہیں ٹکتی اور نہ آگ جلتی ہے اور نہ ہمارے خیمے قائم رہتے ہیں پس تم کوچ کرو میں بھی تمہارے ساتھ کوچ کر رہا ہوں۔

ابو سفیان اپنے اونٹ کو کھولنے کے لئے اٹھا جہاں وہ بندھا ہوا تھا اور پھر اس پر بیٹھ کر اس کو مارا' جیسے ہی اس کی رسی کھولی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

جب بنو **غطفان** کو قریش کی اس حرکت کا علم ہوا تو وہ بھی متفرق ہو کر اپنے اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے اور حضرت حذیفہؓ بن الیمان نے جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان کے حالات معلوم کرنے کے لئے بھیجا تھا آپ کو ان تمام حالات سے آگاہ کیا۔ انہوں نے دشمن کے فرار کا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اور پھر واپس آکر آنحضورؐ کو مطلع کیا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خندق سے چل کر مدینہ منورہ واپس آ گئے اور تمام مسلمان بھی واپس آ گئے انہوں نے ہتھیار اتار دیئے۔

اللہ تعالیٰ نے بجا فرمایا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا (۱)

اے ایمان والو! اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کا احسان یاد کرو جب تم پر بہت سے لشکر چڑھ آئے پھر ہم نے ان پر ایک آندھی بھیجی اور ایسی فوج بھیجی جو تم کو دکھائی نہ دیتی تھی اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو دیکھتے تھے

۱۔ الاحزاب (۳۳ / ۹)

www.abulhasanalinadwi.org

دوسری جگہ فرمایا:

وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا (۱)

اور اللہ تعالیٰ نے کافروں کو ان کے غصہ میں بھرا لوٹا دیا کہ ان کی مراد پوری نہ ہوئی اور جنگ میں اللہ تعالیٰ مومنوں کی طرف سے آپ ہی کافی ہو گیا اور اللہ تعالیٰ بڑی قوت والا بڑا زبردست ہے

اس طرح یہ جنگ ختم ہو گئی اس کے بعد قریش مکہ کو دوبارہ پلٹ کر حملے کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: اس سال کے بعد قریش مکہ نہیں بلکہ ہم ان پر حملہ کریں گے۔ زیادہ سے زیادہ مسلمانوں میں سے غزوہ خندق میں سات افراد اور مشرکین میں سے چار افراد قتل ہوئے۔

بنو قریظہ کا نقض عہد اور غزوہ بنو قریظہ

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے مہاجرین اور انصار مدینہ کے درمیان ایک معاہدہ ترتیب دیا جس میں آپؐ نے یہودیوں سے وعدے کئے اور ان سے وعدے لئے۔ انھیں ان کے مذہب اور ان کے مال و املاک پر برقرار رکھا۔ ان کے لئے اور ان کے اوپر کچھ شرائط مقرر کیں اس معاہدے میں یہ الفاظ بھی تھے:

جو شخص اسی معاہدے والوں سے لڑے گا تمام لوگوں پر اس سے لڑنا ضروری ہو گا ان کے درمیان باہمی تعلقات خیر خواہ اور نیکی پر نہ کہ گناہ پر، مبنی

۱۔ الاحزاب (۳۳ / ۲۵)

www.abulhasanalinadwi.org

ہوں گے اور جو شخص یثرب (مدینہ) پر حملہ کرے گا تمام لوگوں پر اس کے خلاف مدد کرنا ضروری ہو گا۔

لیکن بنو نضیر کے سردار حی بن اخطب کی شہ اور قریش مکہ کی کوشش سے بنو قریظہ نے اس معاہدے کو یک طرفہ طور پر توڑ دیا—— حالانکہ ان کے رئیس کعب بن اسد القرظی نے کہا تھا: مجھے تو محمد سے سوائے سچ اور ایفائے عہد کے کبھی کوئی بات نہیں پہنچی۔ اس کے باوجود کعب بن اسد نے اس معاہدے کو توڑ دیا اور اس نے اس معاہدے سے جو ان کے اور مسلمانوں کے مابین طے ہوا تھا خود کو بری الذمہ کر لیا۔ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ان کے اس نقض عہد کی خبر ملی تو آپ نے حضرت سعدؓ بن معاذ کو جو سردار اوس تھے اور زمانہ جاہلیت میں بنو قریظہ کے حلیف تھے اور حضرت سعدؓ بن عبادہ کو جو بنو خزرج کے سردار تھے' انصاریوں کے ایک وفد کے ہمراہ ان کے پاس بھیجا تاکہ وہ اس معاملے کی تفتیش کریں۔ انہوں نے جا کر دیکھا تو انہیں اس خبر کے مطابق بد ترین حالت میں پایا۔ ان سے جب اس معاہدے کا پوچھا گیا جو ان کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے درمیان ہوا تھا تو انہوں نے کہا "کون رسول اللہ؟ ہمارے اور محمد کے درمیان نہ کوئی عہد ہے اور نہ کوئی معاہدہ" اس کے بعد انہوں نے مسلمانوں پر حملے کرنے شروع کر دیئے۔ اسی طرح انہوں نے مسلمانوں پر ان کے عقب سے حملہ کرنے کا پروگرام بنایا اور حربی اعتبار سے عقبی حملہ انتہائی سخت اور تباہ کن ہوتا ہے اس لئے ارشاد باری ہے: (۱)

۱۔ الاحزاب (۳۳ / ۱۰)

www.abulhasanalinadwi.org

إِذْ جَاءُوكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ (۱) جب وہ تمہارے اوپر اور تمہارے نیچے سے حملہ کرنے کے لئے آئے

اس وقت مسلمانوں پر انکی یہ حرکت بڑی گراں گزری۔

بنو قریظہ پر حملہ:

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمان خندق کے معرکہ سے واپس لوٹ آئے اور اپنے ہتھیار اتار دیئے تو جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا یا رسول اللہ' آپ نے فرمایا جی! انہوں نے کہا: فرشتوں نے اب تک ہتھیار نہیں اتارے' اللہ تعالیٰ نے آپ کو بنو قریظہ پر حملہ کرنے کا حکم دیا ہے میں انہیں کی طرف جا رہا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مؤذن سے کہا کہ لوگوں میں اعلان کر دو جو شخص بھی اس اعلان کو سن رہا ہے وہ نماز عصر بنو قریظہ میں جا کر ادا کرے۔

خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی بنو قریظہ کے قریب جاکر اترے اور ان کا پچیس راتوں تک محاصرہ کئے رکھا یہاں تک کہ وہ اس محاصرے سے تنگ آ گئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں مسلمانوں کا رعب ڈال دیا۔

سعد پر وہ وقت آگیا ہے جب وہ اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرے:

بنو قریظہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلے پر اپنے قلعے سے نیچے اتر آئے' تو ان کے حق میں بنو اوس نے سفارش کی کیونکہ وہ ان کے حلیف تھے نہ کہ خوارج کے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۔ الاحزاب (۳۳ : ۱۰)

www.abulhasanalinadwi.org

نے فرمایا کہ اے جماعت اوس ... تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ انکے بارے میں تمہارا کوئی شخص فیصلہ کرے۔ انہوں نے کہا درست ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو یہ شخص حضرت سعد بن معاذ ہیں اور پھر آپ نے انکو بلوا بھیجا جب وہ وہاں آئے تو ان کے قبیلے کے لوگوں نے ان سے کہا "اے ابو عمروؓ اپنے حلیفوں کے متعلق عمدہ فیصلہ کیجئے اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تمہیں اس کا مختار بنایا ہے تاکہ آپ ان کے متعلق اچھا فیصلہ کریں جب انہوں نے بہت کثرت سے اصرار کیا تو انہوں نے فرمایا "سعد پر وہ وقت آگیا ہے جب وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرے" اس کے بعد حضرت سعدؓ نے فرمایا:

"میں ان کے متعلق فیصلہ کرتا ہوں کہ ان کے مردوں کو قتل، ان کے اموال کو باہم تقسیم اور ان کی عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا جائے"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"تم نے ان کا اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے"

ان کا یہ فیصلہ بنی اسرائیل کے "قانون جنگ" اور توریت کے عین مطابق تھا چنانچہ حضرت سعدؓ کے اس فیصلے کو بنو قریظہ میں نافذ کر دیا گیا اور مسلمان ان کے بچے کھچے لوگوں کی مخالفت سے محفوظ ہو گئے اور مسلمانوں کا داخلی امن مستحکم ہو گیا۔

بنو خزرج نے سلام بن ابی الحقیق کو قتل کیا یہ وہ شخص تھا جو مدینہ منورہ پر احزاب (قبائلی لشکروں) کو چڑھا کر لایا تھا اور بنو اوس اس سے قبل کعب بن اشرف کو قتل کر چکے تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عداوت میں دوسروں سے پیش پیش تھا اور لوگوں کو اس پر بھڑکاتا تھا۔ اس سے مسلمان ان کے ان سرداروں کے شر سے محفوظ ہو گئے جو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتے تھے اور جن [illegible] حرکات مسلمانوں کو

www.abulhasanalinadwi.org

تکلیف کا باعث تھیں۔

ظالم کو معافی اور محروم کو عطیہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجد کی طرف ایک لشکر ارسال کیا جو قبیلہ بنو حنیفہ کے سردار ثمامہ بن اثال کو پکڑ لایا اور اسے مسجد کے ستونوں کے ساتھ لا کر باندھ دیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے قریب سے گزرے تو فرمایا: اے ثمامہ تمہارے پاس کیا ہے اس نے کہا: اے محمد اگر تم قتل کرو گے تو ایک انتقام والے شخص کو قتل کرو گے اور اگر تم احسان کرو گے؟ تو ایک قدردان شخص پر انعام کرو گے اور اگر تم مال چاہتے ہو تو بتاؤ تمہیں تمہاری مرضی کے مطابق دیا جائے گا۔ آپ خاموش رہے۔ دوسری مرتبہ آپ اسکے قریب سے گزرے تو آپ نے اس سے وہی کچھ کہا جو پہلے کہا تھا اور اس نے وہی جواب دیا جو پہلے دیا تھا۔ پھر تیسری مرتبہ آپ وہاں سے گزرے تو آنحضورؐ نے فرمایا: ثمامہ کو کھول دو تو صحابہ نے اسے کھول دیا۔

ثمامہ مسجد کے قریب کھجوروں کے پاس گیا وہاں جا کر غسل کیا اور واپس آکر اسلام قبول کر لیا اور کہا " بخدا روئے زمین پر آج سے پہلے آپ سے زیادہ کسی کا چہرہ مجھے مبغوض نہ تھا مگر آج روئے زمین پر آپ سے زیادہ کسی کا چہرہ میرے لئے محبوب نہیں ہے۔ بخدا اس سے پہلے آپ کا دین مجھے سب سے زیادہ ناپسندیدہ تھا مگر اب وہ تمام ادیان سے مجھے زیادہ محبوب ہے۔ آپ کے لوگوں نے مجھے اس وقت پکڑا جب میں نے عمرہ کا ارادہ کیا ہوا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں (جنت کی) خوشخبری سنائی اور انہیں عمرہ کرنے کا حکم دیا۔

جب ثمامہ قریش مکہ کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: اے ثمامہ تو اپنے دین سے نکل گیا ہے۔ اس نے کہا: نہیں بخدا میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لے آیا ہوں اور آئندہ تمہارے پاس یمامہ سے گندم کا ایک دانہ بھی

www.abulhasanalinadwi.org

نہیں پہنچے گا تاآنکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی اجازت عطا نہ فرمائیں۔ مکہ مکرمہ میں یمامہ سے غلہ آتا تھا پھر وہ اپنے علاقے میں واپس چلا گیا اور اس نے وہاں سے غلہ آنا روک دیا یہاں تک کہ قریش سخت مشکل میں پھنس گئے۔ انہوں نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صلہ رحمی کے واسطے سے سوال کیا اور آپ کو خط لکھا تاکہ آپ ثمامہ کو لکھ کر ان کی غلہ کی ترسیل بحال کرا دیں۔ آپ نے ایسے ہی کیا۔

صلح حدیبیہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خواب اور صحابہؓ کی مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کی تیاری:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ آپ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور آپ نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا۔ آپ نے اپنا یہ خواب مدینہ منورہ میں موجود صحابہ کو سنایا جو اس پر بیحد خوش ہوئے۔ اس لئے کہ مکہ مکرمہ اور کعبہ کی زیارت کئے انہیں مدت ہو گئی تھی۔ ان کے دل کعبہ کے طواف کے لئے بے چین اور بیقرار تھے۔

مہاجرین کے دلوں میں مکہ مکرمہ میں جانے کا اشتیاق بہت زیادہ تھا۔ اس لئے کہ وہ وہیں پیدا ہوئے اور وہیں پلے گئے۔ وہ مکہ مکرمہ سے شدید محبت رکھتے تھے جبکہ کفار ان کے اور کعبہ کے درمیان حائل ہو گئے تھے۔ اس لئے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ سفر کی تیاری کی' ان میں سے شاید ہی کوئی شخص پیچھے رہا ہو۔

ایک مدت کے بعد مکہ کو روانگی

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ سے ذوالقعدہ ٦ ھ میں عمرہ کرنے کے ارادے سے روانہ ہوئے۔ آپ لڑنا نہیں چاہتے تھے اور آپ سفر کر کے حدیبیہ کے مقام پر پہنچ گئے۔ اس وقت آپکے ہمراہ پندرہ سو مجاہد

www.abulhasanalinadwi.org

تھے ان کے ہمراہ قربانی کے جانور تھے۔ آپ نے عمرے کا احرام باندھا ہوا تھا تاکہ آپ لوگوں کو بتائیں کہ آپ تو بیت اللہ کی زیارت کے لئے آئے ہیں۔ آپ نے اپنے آگے مخبر بھیج رکھے تھے جو قریش کے حالات سے آپ کو باخبر رکھتے تھے۔ جب آپ مقام عسفان میں پہنچے تو آپ کے پاس ایک مخبر آیا اور اس نے کہا کہ میں نے کعب بن لوی کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ انہوں نے آپ سے لڑنے کے لئے ایک جم غفیر جمع کر رکھا ہے اور وہ آپ کو ہر حال میں بیت اللہ سے روکیں گے اور آپ سے لڑیں گے۔ پھر جب آپ مزید آگے چلے اور آپ حدیبیہ کے آخری سرے تک پہنچ گئے تو اس وقت مسلمانوں کے پاس پانی کی قلت پیدا ہو گئی۔ انہوں نے پیاس کی شکایت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے ترکش میں سے ایک تیر نکالا اور حکم دیا کہ اسے پانی میں ڈال دو تو اس کا پانی اتنا بڑھ گیا کہ تمام لوگوں اور جانوروں کی سیرابی کے باوجود پانی بچا رہا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وہاں قیام کرنے سے قریش مکہ سخت گھبرائے آپؐ نے چاہا کہ آپؐ اپنی طرف سے کوئی ایسا شخص بطور سفیر بھیجیں جو ان کے ہاں قابل احترام ہو۔ آپ نے حضرت عثمانؓ کو بلایا اور انہیں قریش مکہ کی طرف بھیج دیا اور کہا کہ تم جا کر انہیں بتاؤ کہ ہم لڑنے کے لئے نہیں آئے ہم تو عمرہ کرنے کے لئے آئے ہیں اور انہیں اسلام کی دعوت دو اور انہیں کہو کہ مکہ مکرمہ کے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو وہاں سے نکلنے دیں، چنانچہ وہ ان کے پاس گئے۔ ادھر آپؐ صحابہؓ کو فتح کی بشارت سنا رہے تھے اور یہ فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ مکہ مکرمہ میں اپنے دین کو غالب کرنے والا ہے۔ یہاں تک کہ اس میں ایمان پوشیدہ نہ رہے گا۔ حضرت عثمانؓ جب مکہ مکرمہ میں پہنچے اور ابو سفیان اور قریش کے دوسرے سرداروں سے ملے اور انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پیغامات

www.abulhasanalinadwi.org

پہنچائے تو انہوں نے حضرت عثمانؓ سے کہا: اگر تو چاہے تو بیت اللہ شریف کا طواف کرلے۔ انہوں نے کہا جب تک رسول اللہ طواف نہ کریں گے میں ہر گز طواف نہیں کروں گا۔ اس پر قریش نے انہیں قید کر دیا۔

بیعت رضوان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر پہنچی کہ حضرت عثمانؓ کو قتل کر دیا گیا ہے اس پر آپ نے صحابہؓ کو بیعت کی دعوت دی، جسے سنتے ہی فوراً صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہو گئے۔ اس وقت آپ ایک درخت کے نیچے تشریف فرما تھے صحابہ نے اس بات پر آپ کے ہاتھ پر بیعت کی کہ وہ اپنی جگہ سے نہ بھاگیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ پکڑا اور فرمایا یہ حضرت عثمان کا ہاتھ ہے۔ یہ بیعت رضوان کیکر کے ایک درخت کے نیچے ہوئی جس کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ (۱)

اللہ تعالیٰ اہل ایمان سے راضی ہوا جب وہ لوگ درخت کے نیچے آپ کی بیعت کرتے تھے

اس کے بعد قریش مکہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان چار افراد بطور سفیر آئے اور آپ ہر ایک سے یہی فرماتے تھے ہم لڑنے کے لئے نہیں آئے بلکہ عمرہ کرنے آئے ہیں جبکہ قریش مکہ دشمنی اور انکار پر مصر تھے۔ ان سفیروں میں عروہ بن مسعود الثقفی بھی تھا۔ وہ جب اپنے ساتھیوں کے پاس واپس آیا تو کہنے لگا: اے لوگو! بخدا میں بڑے بڑے بادشاہوں کے پاس گیا ہوں جن میں کسریٰ، قیصر اور نجاشی بھی تھے، بخدا میں نے کسی بادشاہ کی ویسی تعظیم نہیں دیکھی، جیسی محمد کے ساتھی اس کی تعظیم کرتے ہیں اور پھر اس نے ساری تفصیل بیان کی۔

۱۔ الفتح (۴۸/ ۱۸)

www.abulhasanalinadwi.org

معاہدہ صلح اور حکمت و بردباری کا مظاہرہ

پھر قریش مکہ نے سہیل بن عمرو کو بھیجا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے آتے ہوئے دیکھا تو کہا اس شخص کو بھیجنے کا مطلب یہ ہے کہ قریش واقعی صلح کرنا چاہتے ہیں آپ نے ان سے فرمایا: ہمارے اور تمہارے درمیان ایک معاہدہ لکھا جائے ـــــ چنانچہ آپ نے حضرت علیؓ بن ابی طالب کو لکھنے کے لئے بلایا اور انہیں کہا لکھیے: **بسم اللہ الرحمن الرحیم**، سہیل نے کہا جہاں تک رحمان کا تعلق ہے تو ہم نہیں جانتے وہ کیا ہے۔ البتہ صرف یہ لکھو: **باسمک اللھم۔** جیسے کہ تم اس سے پہلے لکھا کرتے تھے۔ مسلمانوں نے کہا "بخدا ہم کبھی **بسم اللہ الرحمن الرحیم** کے سوا کچھ اور نہ لکھیں گے مگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لکھو: باسمک اللھم، پھر آپ نے فرمایا: یہ وہ معاہدہ ہے جس کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طے کیا ہے" اس پر سہیل نے اعتراض کیا اور کہا: اگر ہمیں علم ہوتا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم کبھی آپ کو بیت اللہ شریف سے نہ روکتے اور نہ آپ سے لڑتے۔ لیکن آپ لکھیں: محمد بن عبداللہ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم خواہ مانو یا نہ مانو میں اللہ کا رسول ہوں۔ لکھو: محمد بن عبداللہ، حضرت علیؓ کو آپ نے سابقہ جملہ مٹانے کو کہا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا بخدا میں اسے نہیں مٹاؤں گا۔ آپؐ نے فرمایا مجھے وہ لفظ بتاؤ میں خود مٹا دیتا ہوں چنانچہ آپ نے ایسے ہی کیا۔

بعد ازاں آپ نے فرمایا: یہ وہ معاہدہ ہے جو رسول اللہؐ نے طے کیا ہے کہ تم ہمارے اور بیت اللہ شریف کے درمیان حائل نہ ہو تاکہ ہم اسکا طواف کریں۔ سہیل نے کہا: واللہ اہل عرب یہ نہ کہیں کہ ہمیں حسد نے آن لیا تھا۔ اس لئے یہ عمرہ آئندہ سال کرو۔ چنانچہ یہی لکھا گیا۔

سہیل نے کہا: یہ کہ اگر ہمارا کوئی شخص تمہارے پاس آئے تو خواہ وہ

www.abulhasanalinadwi.org

تمہارے دین پر ہی ہو، تو تم اسے ہماری طرف واپس لوٹا دو گے ــــ مسلمانوں نے کہا: سبحان اللہ! جو شخص مسلمان ہو کر ہمارے پاس آئے گا تو ہم اسے کیسے واپس کر دیں گے۔

ابھی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اسی وقت حضرت ابو جندلؓ بن سہیل اپنی بیڑیاں گھسیٹتے ہوئے آ گئے جو زیریں مکہ سے نکل بھاگے تھے یہاں تک کہ انہوں نے خود کو مسلمانوں کے درمیان لا کر ڈال دیا۔ سہیل نے کہا اے محمدؐ ہمارے آپس کے معاہدے کی رو سے یہ پہلا شخص ہے جو آپ نے ہمیں واپس کرنا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: ابھی تک معاہدہ مکمل نہیں ہوا اس نے کہا: تب میں کسی بات پر معاہدہ نہ کروں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اسے تم میرے لئے چھوڑ دو۔ اس نے کہا میں تمہارے لئے بھی نہیں چھوڑ سکتا۔ آپ نے کہا درست ہے ایسا ہی کرو۔ مگر اس نے کہا میں ایسا نہیں کروں گا۔

ابو جندلؓ نے یہ حالات دیکھ کر کہا: اے مسلمانو! کیا مجھے مشرکین کو واپس کر دیا جائے گا، حالانکہ میں مسلمان ہو کر آیا ہوں، کیا تم وہ مصیبتیں نہیں دیکھتے جو مجھے پہنچی ہیں۔ انہیں اللہ کی راہ میں بہت زیادہ مارا گیا تھا، مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے انہیں واپس کر دیا۔

اس طرح دونوں فریقوں نے دس سال تک جنگ نہ کرنے کا معاہدہ کر لیا جس میں دونوں طرف کے لوگ امن و سکون سے رہیں گے اور ایک دوسرے سے ہاتھ روکیں گے۔ نیز یہ کہ اگر کوئی شخص محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس اپنے سرپرست کی اجازت کے بغیر آیا تو آپ اسے ان کی طرف واپس کر دیں گے اور جو شخص قریش، مکہ کے پاس محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ [illegible] وہ اسے واپس نہ کریں گے ــــ اور نیز یہ کہ اگر کوئی قب[illegible] محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف سے اس معاہدے میں شامل

www.abulhasanalinadwi.org

ہونا چاہے تو وہ شامل تصور ہو گا۔ اسی طرح اگر کوئی قبیلہ قریش مکہ کی طرف سے اس معاہدے میں شامل ہونا چاہے تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔

اس معاہدے میں مسلمانوں کی آزمائش اور ان کی واپسی

جب مسلمانوں نے یہ معاہدہ صلح اور واپسی کا پروگرام دیکھا اور جس بردباری کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مظاہرہ کیا تھا اسکو دیکھا تو اس کے متعلق لوگوں کے دلوں میں بڑے بڑے خیالات آنے لگے۔ یہاں تک کہ قریب تھا کہ وہ ہلاک ہو جاتے ان کے دلوں میں عجیب و غریب وسوسے آنے لگے، حضرت عمرؓ بن الخطاب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں یہ نہ بتاتے تھے کہ ہم جلد بیت اللہ جائیں گے اور اس کا طواف کریں گے۔ انہوں نے کہا بالکل درست ہے۔ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تم اسی سال جاؤ گے۔ انہوں نے کہا: تم ضرور جاؤ گے اور اس کا طواف کرو گے۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلح سے فارغ ہوئے تو آپ اپنی قربانی کے جانور کے پاس گئے اور اسے ذبح کیا پھر آپ بیٹھ گئے اور اپنا سر منڈوایا۔ آپ کا یہ عمل مسلمانوں پر بڑا شاق گزرا، اس لئے کہ جب وہ اپنے گھروں سے نکلے تھے تو انہیں مکہ مکرمہ میں داخل ہونے اور عمرہ کرنے میں کوئی شک نہ تھا۔ لیکن جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنی قربانی کا جانور ذبح کر دیا ہے اور سر منڈوا لیا ہے تو تمام لوگوں نے اپنی قربانیاں ذبح کیں اور اپنے منڈوا لئے۔

نرم صلح یا فتح مبین

پھر آپ مدینہ منورہ لوٹ آئے اور ابھی راستے ہی میں تھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ سورہ نازل فرمائی:

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ○ بیشک ہم نے آپ کو کھلم کھلا فتح دی

www.abulhasanalinadwi.org

لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ○ وَيَنْصُرَكَ اللَّهُ نَصْرًا عَزِيزًا ○ (۱)

تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کی اگلی اور پچھلی خطائیں معاف فرمادے اور آپ پر اپنے احسانات کی تکمیل کر دے اور آپ کو سیدھے راستے پر لے چلے اور اللہ تعالیٰ آپ کو ایسا غلبہ دے جس میں عزت ہی عزت ہو

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر کہا: یا رسول اللہ کیا یہ فتح ہے آپ نے فرمایا ہاں، ہو سکتا ہے تم کسی شے کو ناپسند کرو اور وہ تمہارے لئے بہتر ہو۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ واپس آئے تو آپ کے پاس ایک قریشی ابو بصیرؓ عتبہ بن اسید مسلمان ہو کر آئے۔ قریش مکہ نے ان کو واپس لانے کے لئے دو آدمی مدینہ منورہ بھیجے۔ انہوں نے آکر آپؐ کو معاہدہ یاد دلایا، جو قریش مکہ اور مسلمانوں کے درمیان ہوا تھا۔ آپؐ نے ابو بصیرؓ کو ان کے حوالے کر دیا۔ یہ دونوں قریشی انہیں لیکر چلے لیکن راستے میں ابو بصیر ان سے چھوٹ کر بھاگ گئے اور ساحل سمندر کے پاس اپنا ٹھکانہ بنا لیا اسی طرح ابو جندلؓ بن سہیل بھی کسی طرح ان لوگوں سے جان چھڑا کر اس کے پاس چلے آئے۔ اسی طرح قریش مکہ میں جو بھی مسلمان ہوتا وہ یہیں آ جاتا چنانچہ مسلمانوں کی یہاں ایک اچھی خاصی جماعت اکٹھی ہو گئی اور قریش مکہ کا جو بھی قافلہ شام کی طرف جاتا تھا یہ لوگ مل کر اسے روک لیتے تھے اور لوگوں کو قتل کر کے اس کا ساز و سامان لوٹ لیتے۔ قریش مکہ نے عاجز آکر آپ کو اللہ اور صلہ رحمی کا واسطہ دیا کہ آپ انہیں اپنے پاس بلا لیں تاکہ جو بھی ان میں سے آئے وہ امن میں ہو۔

الفتح (۴۸ / ۱-۲)

www.abulhasanalinadwi.org

بعد کے واقعات نے ثابت کر دیا کہ معاہدہ صلح حدیبیہ، جس کے قبول کرنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریش مکہ کے تمام الحاح و اصرار کو قبول کیا اور انہوں نے ان شرائط میں اپنے لئے کامیابی اور مصلحت دیکھی تھی اور مسلمانوں نے مضبوط قوت ایمانی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے لوث اطاعت کے باعث اسے برداشت کیا تھا، اسلام کی نصرت اور جزیرہ عرب میں اس کی اشاعت کا ذریعہ بن گیا۔ اور اس سے اسلام ایسی سرعت سے پھیلا کہ اس سے قبل اس کی مثال نہیں ملتی۔ اور یہ صلح "فتح مکہ کا دروازہ اور دنیا کے حکمرانوں مثلاً" قیصر و کسریٰ، مقوقس اور دوسرے عرب سرداروں کو دعوت اسلام دینے کا ذریعہ تھی اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے:

وَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَعَسَىٰ أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ (۱)

اور ممکن ہے کہ تم کسی بات کو گراں سمجھو مگر وہ تمہارے لئے بہتر ہو اور ممکن ہے کہ تم کسی سے کو پسند کرو، مگر وہ تمہارے حق میں باعث خرابی ہو اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

خالد بن الولید اور عمرو بن العاص کا قبول اسلام

صلح حدیبیہ دلوں کی فتح کا ذریعہ تھی اسی لئے اس عرصے میں حضرت خالدؓ بن ولید اسلام میں داخل ہوئے جو قریش مکہ کے شہسوار، قائد جیش اور بڑی بڑی جنگوں کے مرد میدان تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا نام "سیف اللہ" رکھا۔ انہیں اللہ کی راہ میں کئی طریقے سے آزمایا گیا۔ ان کے ہاتھ پر شام کا علاقہ فتح ہوا۔ اسی طرح حضرت عمرو بن العاص جو بڑے قائدین اور روساء میں سے تھے اور بعد میں فاتح مصر بنے، مسلمان ہوئے۔

۱۔ البقرہ (۲ / ۲۱۶)

www.abulhasanalinadwi.org

یہ دونوں حضرات صلح حدیبیہ کے بعد مدینہ منورہ آئے اور اسلام قبول کیا اور اس پر ثابت قدم رہے۔ اس صلح نے مسلمانوں اور مشرکوں کو باہمی میل جول کا موقعہ دیا۔ مشرکین اسلام کے محاسن سے آگاہ ہوئے' انہیں مسلمانوں کے اخلاق دیکھنے کا موقعہ ملا' چنانچہ اس صلح پر ابھی ایک سال بھی نہ گزرا تھا کہ لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد مشرف باسلام ہو گئی۔

بادشاہوں اور روسائے عرب کو دعوت اسلام

جب صلح ہو گئی اور حالات پر سکون ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دنیا کے بادشاہوں اور عرب کے روساء کے نام دعوتی خطوط لکھے جن میں انہیں اسلام اور اللہ تعالٰی کے راستے کی دعوت حکمت اور موعظہ و حسنہ کے ساتھ پیش کی گئی۔ اس کے لئے آپ نے بہت عمدہ اہتمام فرمایا۔ آپ نے ہر ایک کے لئے ایسے قاصد کا انتخاب فرمایا جو اسکے لئے موزوں ترین تھا۔ اس موقع پر آپ سے کہا گیا کہ بادشاہوں اور روسائے عرب کی یہ عادت ہے کہ وہ کسی خط کو مہر کے بغیر قبول نہیں کرتے' اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس میں محمد رسول اللہ کے الفاظ نقش کرائے۔

ہرقل کا اسلام کی حقیقت کو سمجھنا مگر اسلام قبول کرنے سے اجتناب

ان بادشاہوں میں بوزنطی رومی سلطنت کا حکمران "ہرقل" بھی تھا اور سلطنت فارس کا حکمران کسری پرویز' نجاشی شاہ حبشہ اور مقوقس شاہ مصر بھی تھا۔ جہاں تک ہرقل' نجاشی اور مقوقس کا تعلق ہے تو ان حکمرانوں نے آپ کے خط کا ادب کیا اور جواب میں نرمی اختیار کی' ان میں سے ہرقل نے نامہ مبارک پہنچنے پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بارے میں اظہار احوال کرنے کے لئے کسی آدمی کو تلاش کرایا۔ اتفاق سے ابو سفیان ان دنوں غزہ میں ایک تجارتی قافلے میں آیا ہوا تھا۔ اس نے اسے اپنے روبرو بلوایا

www.abulhasanalinadwi.org

اور اس سے کچھ سوالات پوچھے۔ اس کے یہ سوالات ایک سمجھدار اور عقلمند ذہن کی غمازی کرتے ہیں۔ ان سے پتا چلتا ہے کہ وہ تاریخ ادیان سے بخوبی واقف اور انبیا علیہم السلام اور ان کی سیرت و شان سے آگاہ تھا۔ ابو سفیان نے اس کے سوالوں کا ٹھیک ٹھیک جواب اس لئے دیا کہ یہ قدیم عربوں کی عادت تھی نیز تاکہ لوگ اس کو جھوٹا نہ کہیں۔

جب ھرقل نے یہ تمام باتیں سنیں تو اس نے یقین کرلیا کہ آپ اللہ کے سچے نبی ہیں اور کہا: اے ابو سفیان اگر تو نے جو کہا وہ سچ ہے تو عنقریب اس کی حکومت جہاں میں اس وقت بیٹھا ہوں وہاں تک پہنچ جائے گی اور میں یہ جانتا تھا کہ عنقریب یہ نبی ظاہر ہونے والا ہے' لیکن میرا یہ گمان نہ تھا کہ وہ تم لوگوں میں آئے گا اگر میں اس تک پہنچ سکتا' تو میں اس کی ملاقات کے لئے ہر تکلیف اٹھالیتا اگر میں اس کے پاس ہوتا تو ان کے پاؤں دھو دھو کر پیتا۔

اس کے بعد اس نے روم کے بڑے بڑے رئیسوں کو محل میں بلایا اور محل کے دروازے بند کرا دیئے اور پھر اس نے لوگوں کے سامنے آکر کہا: اے رومیو! کیا تم چاہتے ہو کہ تم کامیابی اور ہدایت کے ساتھ اپنے ملک اور اپنی حکومت پر برقرار رہو تو تم اس نبی کی بیعت کرلو! یہ سن کر تمام لوگ اٹھے اور دروازوں کی طرف لپکے مگر دروازے پہلے ہی بند تھے۔ جب ہرقل نے اسلام سے ان کا تنفر دیکھا اور وہ ان کے ایمان سے مایوس ہوگیا تو اس نے کہا: سب لوگوں کو میرے پاس بلاؤ اور پھر اس نے کہا کہ ابھی جو بات میں نے کہی تھی اس کا مقصد یہ تھا کہ میں تمہاری' تمہارے دین پر سختی کو آزمانا چاہتا تھا۔ سو وہ میں نے دیکھ لیا یہ سن کر تمام لوگوں نے اسے سجدہ کیا اور اس سے خوش ہوگئے۔

اس طرح اس نے ہدایت پر حکومت و اقتدار کو ترجیح دی اور اس کے اور مسلمانوں کے درمیان حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں کئی

www.abulhasanalinadwi.org

لڑائیاں اور جنگیں ہوئیں، جس میں اس علاقے میں اس کی حکومت اور بادشاہت جاتی رہی۔

نجاشی اور مقوقس کا ادب و احترام

جہاں تک نجاشی اور مقوقس کا تعلق ہے تو ان دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قاصدوں کا احترام کیا اور دونوں نے نرم جواب لکھا اور مقوقس نے جواب میں آپ کی خدمت میں کئی تحفے اور ہدیے بھی بھیجے جن میں دو باندیاں بھی تھیں ان میں سے ایک کا نام ماریہؓ تھا جو ابراہیم بن رسول اللہ .... کی والدہ تھیں۔

کسریٰ کی گستاخی اور اس پر سزا

ایرانی حکمران کسریٰ پرویز کے رو برو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نامہ مبارک پڑھا گیا تو اس نے اس کو پھاڑ دیا اور کہا: میری طرف میرا ایک غلام خط لکھتا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو علم ہوا تو آپ نے فرمایا "اللہ اس کی بادشاہت کو ٹکڑے ٹکڑے کردے" پھر کسریٰ نے باذان کو جو یمن پر اس کی طرف سے حاکم تھا، حکم دیا کہ اس خط لکھنے والے کو لا حاضر کرے۔ اس نے بابویہ کو آپکی طرف پیغام دیکر بھیجا کہ بادشاہوں کے بادشاہ کسریٰ نے باذان کو لکھا ہے کہ آپ کو بلانے کے لئے وہ کسی کو بھیجے اور اس نے مجھے بھیجا ہے تاکہ میں آپ کو لے چلوں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اسے بتلایا کہ اللہ تعالیٰ نے کسریٰ کی بادشاہت پر اس کے بیٹے شیرویہ کو مسلط کر دیا ہے۔ یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے اس کی حکومت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور مسلمانوں کو اس کا مالک بنا دیا، البتہ اہل ایران کو قبول اسلام کی توفیق ملی۔ اسی طرح آپ نے روسائے عرب کو خطوط لکھے ان میں سے کچھ لوگ مسلمان ہو گئے اور کچھ لوگ اسلام نہ لائے۔

www.abulhasanalinadwi.org

غزوہ خیبر' اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام

اللہ تعالیٰ نے حدیبیہ میں بیعت رضوان والے صحابہ کو "فتح قریب" اور بہت سی غنیمتوں کی خوشخبری عطا فرمائی اور فرمایا:

لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا ۝ وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا (۱)

تحقیق اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں سے خوش ہوا کہ جب یہ لوگ آپ سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے اور ان کے دلوں میں جو کچھ تھا وہ بھی اللہ کو معلوم تھا پس اللہ تعالیٰ نے ان میں اطمینان پیدا کر دیا اور ان کو ہاتھ لگے ایک فتح دی اور اس فتح میں بہت سی غنیمتیں بھی دیں جن کو یہ لوگ لے لیں گے اور اللہ تعالیٰ زبردست' بڑی حکمت والا ہے۔

فتوحات اور غنیمتوں کے اس مبارک سلسلے کا آغاز فتح خیبر سے ہوا۔ اس زمانے میں خیبر یہودیوں سے آباد تھا۔ جس میں کئی مضبوط اور مستحکم قلعے تھے اور یہاں یہودیوں کے بڑے بڑے جرنیل تھے (قریش مکہ کی طرف سے اطمینان ہو جانے کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہا کہ ان سے راحت اور ان کی طرف سے امن مل جائے۔ خیبر مدینہ منورہ سے شمالی جانب ستر میل کے فاصلے پر واقع ہے۔

۱۔ الفتح (۱۸۔۱۹)

www.abulhasanalinadwi.org

مومن لشکر پیغمبر کی قیادت میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیبیہ سے واپس آنے کے بعد ذوالحجہ اور محرم کے کچھ دن مدینہ منورہ میں قیام کیا پھر آپ محرم کے آخری دنوں میں خیبر کو چلے گئے۔ عامر بن اکوع آپ کے اس سفر کے موقع پر حسب ذیل رجز پڑھ رہے تھے۔

واللہ لو لا اللہ ما اهتدینا ولا تصدقنا ولا صلینا

انا انا قوم بغوا علینا وا ان ارادوا فتنۃً ابینا

فانزلن سکینۃً علینا وثبت الاقدام ان لاقینا

(اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ دیتا تو ہم نہ صدقہ کرتے اور نہ نماز پڑھتے۔ جب کوئی قوم ہم پر چڑھائی کرتی ہے اور ہمیں آزمائش میں ڈالنا چاہتی ہے تو ہم اس سے انکار کرتے ہیں، اے اللہ تو ہم پر اپنی طرف سے تسکین نازل فرما اور جب ہم دشمن سے ملیں تو ہمارے قدموں کو ثابت رکھ)

نبی اکرمؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے لشکر کے ساتھ خیبر روانہ ہو گئے جس میں چودہ سو صحابہ کرام اور دو سو گھوڑے تھے۔ جو لوگ صلح حدیبیہ میں شامل نہ ہو سکے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو ساتھ چلنے کی اجازت نہیں دی۔ اس جنگ میں مریضوں کی تیمار داری، زخمیوں کی مرہم پٹی، انہیں پانی پلانے اور دوران جنگ کھانا تیار کرنے وغیرہ کے لئے بیس مسلمان عورتیں بھی لشکر اسلام کے ہمراہ تھیں۔

راستے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانا مانگا تو ستو کے سوا کوئی شئی موجود نہ تھی۔ آپ نے حکم دیا کہ اسے پانی میں بھگو دیا جائے پھر آپ نے اور مسلمانوں نے اسے تناول کیا۔ جب آپ خیبر کی طرف بڑھے تو آپ نے دعا مانگی اور اللہ تعالیٰ سے بھلائی کا سوال کیا اور اس کے اور اس کے رہنے والوں کے شر سے پناہ چاہی۔ آپ کا معمول تھا کہ جب آپ کسی قوم پر حملہ کرتے تو صبح کے وقت حملہ کرتے تھے۔

www.abulhasanalinadwi.org

اگر صبح کے وقت اذان کی آواز آتی تو آپ حملہ روک دیتے تھے۔ اور اگر اذان کی آواز نہ آتی تو آپ فوراً اس پر حملہ کر دیتے تھے جب صبح ہوئی اور وہاں سے اذان کی آواز نہ آئی تو آپؐ اور صحابہؓ سوار ہوئے اور خیبر کے لوگوں کو صبح سویرے کام کے لئے نکلتے ہوئے جا لیا۔ وہ اسوقت ہل اور آلات زراعت کے ساتھ باہر جا رہے تھے جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور لشکر اسلام کو دیکھا تو انہوں نے کہا "محمد اور اس کا لشکر" پھر وہ الٹے بھاگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بھاگتے دیکھا تو فرمایا اللہ سب سے بڑا ہے "خیبر ہلاک ہو گیا جب ہم کسی قوم کے صحن میں اترتے ہیں تو ڈرائے گئے لوگوں کی صبح بری ہو جاتی ہے"۔

کامیاب جرنیل:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے تمام قلعوں کو گھیر لیا اور ایک ایک قلعہ کر کے انہیں فتح کرنا شروع کر دیا۔ سب سے پہلے قلعہ ناعم فتح ہوا اسے حضرت علی بن ابی طالب نے فتح کیا اور وہ مسلمانوں پر بہت بھاری تھا حضرت علی کو آشوب چشم کی تکلیف تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "کل ایسے شخص کو جھنڈا دیا جائے گا جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول محبت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر اس قلعہ کو فتح کرے گا چنانچہ کئی صحابہ کے دلوں میں اس کے لئے شوق پیدا ہوا۔ ان میں سے ہر صحابی یہ چاہتا تھا اس کو یہ اعزاز حاصل ہو آپ نے حضرت علیؓ کو بلایا اس وقت انہیں آشوب چشم کی تکلیف تھی۔ وہ آپ کے پاس آئے تو آپ نے ان کی آنکھوں پر اپنا لعاب دہن لگایا اور ان کے لئے دعا کی تو وہ اسی وقت تندرست ہو گئے اور اس طرح ہو گئے جیسے گویا کہ انہیں کوئی درد نہ تھا، پھر آپ نے انہیں لشکر کا علم عطا فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا میں ان سے لڑوں تا آنکہ وہ ہماری طرح ہو جائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی جگہ انتظار کرو جب تک وہ اتر کر نیچے میدان میں

www.abulhasanalinadwi.org

نہ آ جائیں پھر تو انہیں اسلام کی دعوت دینا اور انہیں بتانا کہ ان پر اللہ تعالیٰ کے کون کون سے حقوق واجب ہیں۔ اس لئے کہ بخدا اگر تمہاری وجہ سے کسی ایک شخص کو بھی ہدایت مل گئی تو تمہارے حق میں سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے۔

حضرت علیؓ اور یہودی پہلوان کے مابین مقابلہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ جب شہر خیبر پر حملہ کے لئے آگے بڑھے تو خیبر کا مشہور پہلوان مرحب رجز پڑھتا نکلا۔ دونوں نے ایک دوسرے پر تلوار کا وار کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تلوار اسے پہلے جا لگی جس نے اسکے سر کو دو ٹکڑے کر دیا وہ دانتوں تک اتر آئی' اس طرح قلعہ فتح ہو گیا۔

تھوڑا عمل اور زیادہ اجر

اہل خیبر میں سے ایک سیاہ حبشی غلام آیا جو اپنے آقا کا ریوڑ چرا رہا تھا جب اس نے اہل خیبر کو دیکھا کہ ان سب نے ہتھیار اٹھائے ہوئے ہیں تو اس نے ان سے پوچھا کہاں کا قصد ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس شخص سے لڑنے جا رہے ہیں جس کا دعویٰ ہے کہ وہ نبی ہے تو اس کے کان میں پہلی مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر پہنچا۔ اس کے بعد وہ اپنے ریوڑ کے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہا آپ کیا کہتے ہیں اور کس چیز کی دعوت دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا "میں لوگوں کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں اور اس بات کی کہ تو گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور یہ کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اور یہ کہ تو اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرے۔"

غلام نے کہا: اگر میں مومن ہو جاؤں اور اللہ رب العزت کی گواہی دوں۔ مجھے کیا ملے گا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تو اسی حالت پر مرگیا تو تیرے لئے جنت ہے۔ اس پر یہ غلام فوراً" مسلمان ہو گیا' پھر اس نے کہا یا رسول اللہ یہ

www.abulhasanalinadwi.org

ریوڑ میرے پاس امانت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا تو انہیں اپنے قبضے سے نکال دے اور انہیں صحرا میں چھوڑ آ اس طرح اللہ تعالیٰ تیری طرف سے امانت ادا فرما دیں گے۔ اس نے ایسے ہی کیا تمام ریوڑ اپنے مالک کے پاس چلا گیا اس سے اس کے آقا نے جان لیا کہ غلام مسلمان ہو گیا ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے لوگوں میں کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ انہیں وعظ کہا اور انہیں جہاد کی ترغیب دلائی۔ جب مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان جنگ ہوئی تو مقتولوں میں یہ سیاہ غلام بھی تھا۔ اسے دیکھ کر آپ صحابہ کی طرف متوجہ ہو گئے اور آپ نے فرمایا اس غلام کو اللہ تعالیٰ نے بہت عزت دی ہے اور اس کی بھلائی کی طرف رہنمائی کی ہے میں نے اس کے سر کے پاس موٹی موٹی آنکھوں والی دو حوریں دیکھی ہیں' حالانکہ اس نے اللہ تعالیٰ کو ایک سجدہ بھی نہیں کیا تھا۔

کیا میں نے اسی لئے اتباع کی تھی

ایک بدو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے پاس آیا' آپ پر ایمان لایا اور آپ کی اتباع کی۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کے ساتھ ہجرت کرتا ہوں۔ آپ نے اس کے متعلق اپنے صحابہ کو کچھ ہدایات دیں پھر جب غزوہ خیبر کا موقع آیا تو آپ کو جو مال غنیمت ملا اس میں سے آپ نے اس کو بھی حصہ دیا۔ وہ صحابہ کا ریوڑ چراتا تھا۔ جب وہ شام کو واپس آیا تو اس کا حصہ اسے دے دیا گیا اس نے کہا یہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا یہ وہ حصہ ہے' جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے تجھے دیا ہے وہ اس حصے کو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ ! یہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ تمہارا حصہ ہے۔ اس نے کہا: یا رسول اللہ کیا اسی کے لئے میں نے آپ کی بیعت کی تھی : میں نے تو اس بات پر آپ کی بیعت کی تھی کہ مجھے یہاں تیر لگے گا۔ اور اپنی گردن کی جانب اشارہ کیا اور پھر میں اس سے مرجاؤں گا اور جنت میں داخل ہو جاؤں گا۔ آپ نے فرمایا: اللہ

www.abulhasanalinadwi.org

تعالیٰ تمہارے جذبے کو سچ کرے۔ پھر صحابہ کرامؓ دشمن سے لڑنے کے لئے نکلے تو لڑائی کے بعد اس کی لاش کو آپ کی خدمت میں لایا گیا آپ نے فرمایا کہ کیا یہ وہی ہے؟ صحابہ نے کہا' ہاں فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ کو سچا جانا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی بات کو سچا کر دیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اسے اپنی قمیص میں کفن دیا' پھر اس پر نماز پڑھی اور اس کے لئے جو دعا مانگی' اس میں آپ نے فرمایا:

"اے اللہ تیرا یہ بندہ ہے جو تیرے راستے میں ہجرت کے لئے نکلا اور شہید ہو کر مارا گیا اور میں اس پر گواہ ہوں"

خیبر میں ٹھہرنے کی شرط

اس طرح یکے بعد دیگرے تمام قلعے ایک ایک کر کے فتح ہو گئے' ایک محاصرے کے بعد دوسرا محاصرہ اور ایک لڑائی کے بعد دوسری لڑائی ہوتی رہی یہاں تک کہ یہودیوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صلح کی درخواست کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں خیبر کا علاقہ اس شرط پر دوبارہ مرحمت فرما دیا کہ وہ اپنے پھل اور غلے میں سے نصف حصہ' جو رسول اللہؐ لینا چاہیں گے' دیں گے۔ آپ ان سے خراج لینے کے لئے حضرت عبداللہؓ بن رواحہ کو بھیجا کرتے تھے۔ وہ ان پر اعتماد کرتے تھے اور تمام غلے کو دو حصے کر کے انہیں کہتے تھے جو حصہ چاہو اٹھا لو اور اس سلوک پر وہ کہتے:

"اسی عدل پر آسمان اور زمین قائم ہیں"

ایک یہودی عورت کی سازش

اس غزوے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زہر دیا گیا۔ جس کی تفصیل اس طرح ہے کہ زینب بنت حارث ایک یہودی عورت نے' جو سلام بن مشکم کی بیوی تھی' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک بھنی ہوئی بکری ہدیتہً دی۔ جس میں اس نے زہر ملایا ہوا تھا۔ اس نے پوچھا کہ

www.abulhasanalinadwi.org

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کون سا گوشت زیادہ پسند ہے۔ لوگوں نے کہا شانے کا۔ اس نے شانے میں زیادہ زہر ملا دیا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس کا گوشت لینا چاہا تو اس شانے نے کہا کہ وہ "مسموم" ہے لہٰذا آپ نے اس کو اگل دیا۔ اس موقع پر بہت سے یہودی اکٹھے ہو گئے پھر آپ نے فرمایا اگر میں تم سے کچھ پوچھوں تو کیا تم سچ بولو گے؟ انہوں نے کہا جی۔ آپ نے پوچھا کیا تم نے اس بکری میں زہر ڈالا تھا۔ انہوں نے کہا ہاں' آپ نے پوچھا کیوں؟ انہوں نے کہا اس لئے کہ اگر تم جھوٹے ہو تو ہمیں تم سے نجات مل جائے گی اور اگر تم نبی ہو تو تمہیں کوئی نقصان نہ ہوگا۔ پھر اس عورت کو آپ کے پاس لایا گیا۔ اس نے کہا: میں نے تمہیں قتل کرنا چاہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تجھے مجھ پر مسلط کرنے والا نہیں ہے۔ لوگوں نے کہا: کیا ہم اس کو قتل نہ کر دیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں' پھر آپ نے اس سے تعرض کیا نہ اس کو سزا دی' لیکن جب اس کے زہر کے اثر سے بشر بن براء بن معرور شہید ہو گئے جنہوں نے اس کے شانے کا گوشت کھالیا تھا تو آپ نے قصاص میں اسے قتل کرا دیا۔

فتوحات اور غنیمت

جب آپ نے خیبر کو مکمل طور پر فتح کر لیا تو آپ فدک گئے اور بعد ازاں وادی قریٰ میں تشریف لے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یہاں کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی اور انہیں بتایا کہ اگر وہ مسلمان ہو گئے تو انہیں ان کے مال اور ان کی امان مل جائے گی اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔

اگلے دن یہودیوں نے جو کچھ ان کے پاس تھا مسلمانوں کو دے دیا۔ اس طرح مسلمانوں کو مال غنیمت میں بہت سا مال مل گیا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے صحابہ میں تقسیم کر دیا جبکہ زمین اور کھجوروں کو یہودیوں کے پاس رہنے دیا اور ان کی حکومت برقرار رکھی۔

www.abulhasanalinadwi.org

جب اہل تیماء کو اہل خیبر، فدک اور وادی قرای کے لوگوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فتح کی خبر پہنچی تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صلح کرلی۔ آپ نے انہیں ان کے مال و املاک پر برقرار رکھا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ واپس آ گئے۔

عمرہ قضا

جب اگلا سال ہوا یعنی 7ھ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمان مکہ مکرمہ گئے۔ قریش مکہ مسلمانوں کے لئے مکہ مکرمہ کو خالی کر گئے۔ انہوں نے اپنے گھروں کو تالے لگا دیئے اور پہاڑوں پر چڑھ گئے۔ مسلمان مکہ مکرمہ میں تین دن مقیم رہے اور عمرہ ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد مبارک کا یہی مفہوم ہے:

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا (۱)

بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو سچا خواب دکھلایا جو مطابق واقعہ کے ہے کہ تم لوگ مسجد حرام میں انشاء اللہ ضرور جاؤ گے امن و امان کے ساتھ کوئی تم میں سر منڈاتا ہو گا او رکوئی بال کتراتا ہو گا تم کو کسی طرح کا اندیشہ نہ ہو گا۔ سو اللہ تعالیٰ کو وہ باتیں معلوم ہیں جو تم کو معلوم نہیں پھر اس نے اس سے پہلے ایک فتح دے دی

(۱) الفتح (۲۷-۲۶)

www.abulhasanalinadwi.org

لڑکی کی پرورش میں مسابقت

اسلام نے لوگوں کی عادتوں اور ان کی عقلوں میں بہت بڑی تبدیلی پیدا کر دی اس کا یہ اثر تھا کہ وہ لڑکی جس کے متعلق عربوں کی عادت اسے زندہ درگور کرنے کی تھی لوگوں کے ہاں اتنی محبوب ہو گئی کہ مسلمان اس کی تربیت اور کفالت میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرتے تھے۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے جانے کا ارادہ کیا تو حضرت حمزہ کی بیٹی "امامہ" آپ کے پیچھے پیچھے چلی آئی وہ آواز دے رہی تھی: اے چچا اے چچا ـــــــ حضرت علیؓ نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور حضرت فاطمہؓ سے فرمایا: تمہارے چچا کی بیٹی کو لے لو۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان کو گود میں اٹھا لیا اس کے بعد دوسرے دعویدار آ گئے اور اس بچی کو گود میں لینے کے متعلق حضرت علیؓ، حضرت زیدؓ اور حضرت جعفرؓ میں جھگڑا ہو گیا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: میں نے اس کو لیا ہے، میری چچا زاد بہن ہے۔ حضرت جعفرؓ نے کہا: یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں ہے۔ حضرت زیدؓ نے کہا کہ یہ میری بھتیجی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا فیصلہ اس کی خالہ کے حق میں دیا اور فرمایا: "خالہ بمنزلہ ماں کے ہے۔ حضرت علیؓ سے کہا "تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں" حضرت جعفر سے فرمایا: تو صورت اور عادت میں میرے مشابہ ہے اورر زید سے کہا: تو ہمارا بھائی اور ہمارا آزاد کردہ غلام ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

غزوہ موتہ

مسلمانوں کے سفیر کا قتل اور اس کی سزا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حارث بن عمیر الازدی کو حاکم بُصریٰ شرحبیل بن عمرو الغسانی کے پاس بھیجا جو شہنشاہ روم قیصر کا ماتحت تھا اس نے اس کو رسیوں سے باندھ دیا اور پھر قتل کر دیا۔ اس وقت تک بادشاہوں اور رئیسوں کے پاس جانے والے قاصدوں اور سفیروں کے قتل کی عادت نہ تھی اور اس میں قاصدوں اور سفیروں کے لئے بہت بڑا خطرہ اور سفیروں اور سفارت کی توہین تھی لہٰذا ایسے ظالم کو سزا دینا ضروری تھا۔

سلطنت روم میں پہلا مسلم لشکر:

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس یہ خبر پہنچی تو آپ نے "بصریٰ" کی طرف ایک لشکر بھیجنے کا ارادہ کیا۔ یہ واقعہ جمادی الاول ۸ھ کا ہے چنانچہ ایک لشکر تیار ہو گیا جس کی تعداد تین ہزار افراد تھی۔ آپ نے ان پر زیدؓ بن حارثہ کو قائد بنایا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے۔ اس لشکر میں بڑے بڑے مہاجر اور انصاری صحابہ موجود تھے۔ آپ نے فرمایا: اگر حضرت زیدؓ شہید ہو جائیں تو جعفرؓ بن ابی طالب لوگوں پر امیر ہوں گے۔ اگر وہ بھی شہید ہو جائیں تو حضرت عبداللہؓ بن رواحہ امیر ہوں گے۔ جب ان کے جانے کا وقت ہوا تو لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقرر کردہ امیروں کو رخصت کیا اور ان کو سلام کیا۔ ان کے سامنے ایک بڑا سفر اور کیل کانٹے سے لیس دشمن تھا۔ یہ لشکر یہاں سے روانہ ہو کر معان کے علاقے میں جا اترا۔ یہاں مسلمانوں کو خبر ملی کہ ہرقل بلقاء میں ایک لاکھ رومی فوج کے ہمراہ مقیم ہے اور اسکے ساتھ بہت سے عرب قبائل بھی مل گئے ہیں۔ یہاں لشکر اسلام دو راتیں مقیم رہا تاکہ وہ اپنے معاملے میں مشورہ کر سکے بعض ... متعلق ...

www.abulhasanalinadwi.org

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لکھیں اور آپ کو دشمن کی تعداد کے بارے میں بتائیں۔ آپ یا تو ہماری امداد کے لئے مزید فوج بھیجیں گے یا پھر آپ جو حکم دیں گے ہم اس پر عمل کریں گے۔

ہم لوگوں کے ساتھ تعداد یا اسلحہ کے ساتھ نہیں لڑتے

حضرت عبداللہؓ بن رواحہ نے لوگوں کو حمیت دلائی اور کہا کہ اے لوگو: جس کو تم ناپسند کرتے ہو یہ وہی ہے جو تم چاہتے ہوں (یعنی شہادت)' ہم دشمن کے ساتھ اپنی تعداد' اپنی طاقت اور اپنی کثرت کے ساتھ نہیں لڑتے بلکہ ہم تو اس دین کے ساتھ لڑتے ہیں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ہمیں عزت بخشی ہے پس تم لوگ آگے بڑھو۔ ہمیں دو باتوں میں سے ایک ضرور ملے گی یا کامیابی یا شہادت۔ چنانچہ ان کے مشورے کے مطابق لوگ آگے چل پڑے۔

شہادت کے متمنی لوگوں کی لڑائی اور شیر کا سا حملہ

جب صحابہؓ کی یہ جماعت "تخوم البلقاء" میں پہنچی تو انہیں رومیوں اور عربوں کے ایک جم غفیر نے آن لیا۔ دشمن قریب آگیا اور مسلمان گاؤں کی طرف چلے گئے۔ جسے موتہ کہا جاتا ہے۔ یہیں دونوں لشکروں میں مقابلہ ہوا۔

حضرت زیدؓ بن حارثہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کے ساتھ لڑائی شروع کی یہاں تک کہ وہ شہید ہو گئے اور ان کے جسم پر ہر جگہ تیر ہی تیر تھے۔ پھر ان سے یہ علم حضرت جعفر نے لے لیا اور اس کے ساتھ لڑنا شروع کیا یہاں تک کہ جب لڑائی سخت ہو گئی وہ گھوڑے سے اتر آئے اور اس کی ٹانگیں کاٹ دیں پھر انہوں نے اس کے ساتھ جنگ کی یہاں تک کہ ان کا دایاں ہاتھ کٹ گیا۔ اس پر انہوں نے جھنڈا بائیں ہاتھ میں لے لیا۔ تو دشمن نے ان اس کا بایاں ہاتھ بھی کاٹ دیا۔ انہوں نے اسے اپنے

www.abulhasanalinadwi.org

دانتوں میں پکڑ لیا تا آنکہ وہ شہید ہو گئے اس وقت ان کی عمر ۳۳ سال تھی۔ مسلمانوں نے ان کے سینے، کندھے اور سامنے والے حصے پر نوے زخم پائے جن میں تلوار اور نیزے کے زخم بھی تھے اور یہ تمام کے تمام زخم سامنے والے حصے میں تھے۔

جب حضرت جعفرؓ شہید ہو گئے تو علم حضرت عبداللہؓ بن رواحہ نے تھام لیا اور وہ اپنے گھوڑے سے اتر پڑے۔ اس وقت ان کے چچا زاد بھائی ان کے پاس ایک ہڈی لیکر آئے جس پر تھوڑا سا گوشت تھا۔ انہوں نے کہا کہ اس سے ذرا اپنی کمر مضبوط کر لو۔ اس لئے کہ تمہیں اس جنگ میں جو چوٹیں آئی ہیں وہ واضح نظر آتی ہیں انہوں نے اس ہڈی کو لے لیا اور آگے بڑھے اور لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔

حضرت خالد کی حکیمانہ قیادت

ان کی شہادت کے بعد لوگوں نے حضرت خالدؓ بن ولید کو اپنا امیر بنا لیا۔ انہوں نے جھنڈا لیا اور دشمن کے ساتھ دفاعی جنگ شروع کر دی۔ وہ بڑے بہادر اور شجاع تھے وہ لڑنے کے فن سے خوب واقف تھے۔ وہ اسلامی لشکر کو ساتھ لے کر جنوب کی طرف چلے گئے جبکہ دشمن شمالی طرف ہٹ گیا اور پھر رات ہو گئی اور لوگ واپس آ گئے دونوں فریقوں نے اپنی سلامتی کو غنیمت جانا اور عدم تعرض میں مصلحت دیکھی اور جنگ جاری رہی اور حضرت خالد کی حکمت کی بنا پر رومی گھبرا گئے۔

مشاہدہ خبر سے بہتر ہے

ادھر مسلمان اسی طرح جنگ و جدال میں مصروف تھے، ادھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مدینہ منورہ میں لوگوں کو حالات جنگ بتا رہے تھے۔ حضرت انسؓ بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت زیدؓ، حضرت جعفرؓ اور حضرت عبداللہؓ رواحہ کی موت کی خبر لوگوں

www.abulhasanalinadwi.org

کو دی۔ حالانکہ ابھی محاذ جنگ سے کوئی اطلاع نہ آئی تھی۔ آپ نے فرمایا اب حضرت زیدؓ نے جھنڈا لے لیا۔ اب وہ شہید ہو گئے پھر ان سے حضرت جعفرؓ نے جھنڈا لے لیا۔ وہ بھی شہید ہو گئے۔ پھر ان سے حضرت عبداللہؓ بن رواحہ نے جھنڈا لے لیا اور اب وہ بھی شہید ہو گئے اس وقت آپ کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا رہی تھیں یہاں تک کہ جھنڈا اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے لے لیا تا آنکہ اللہ نے انہیں فتح دے دی۔

طیار -- دو پروں والے

آپ نے حضرت جعفرؓ کے متعلق فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان کے دونوں ہاتھوں کے بدلے انہیں دو پر عطا فرما دیئے ہیں جن کے ساتھ وہ جنت میں جہاں چاہتے ہیں اڑ کر چلے جاتے ہیں۔ اسی لئے ان کا لقب **جعفر الطیار و ذوالجناحین** ہے۔

پلٹ کر حملہ کرنے والے ---- نہ کہ میدان سے بھاگنے والے

جب یہ لشکر مدینہ منورہ کے قریب آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانوں نے ان کا استقبال کیا' مگر کچھ لوگ لشکر اسلام پر مٹی ڈالنے لگے اور کہنے لگے تم اللہ کے راستے سے بھاگ کر آئے ہو لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم بھگوڑے نہیں ہو بلکہ انشاء اللہ پلٹ کر حملہ کرنے والے ہو۔

www.abulhasanalinadwi.org

فتح مکہ

فتح مکہ کی تمہید:

جب اللہ تعالیٰ کا حکم اپنے دین اور بندوں کے متعلق مکمل ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اس کا رسول اور مسلمان مکہ میں فاتحانہ طور پر داخل ہوں اور کعبہ معلیٰ کو بتوں سے پاک و صاف کریں تاکہ وہ مبارک اور تمام جہان والوں کے لئے ہدایت ہو اور وہ مکہ مکرمہ کو اس کی سابقہ حالت پر بحال کریں نیز وہ لوگوں کے رجوع اور امن کی جگہ ہو۔

بنو بکر اور قریش مکہ کی طرف سے معاہدے کی خلاف ورزی

اس فتح کے لئے اللہ تعالیٰ نے خود اسباب پیدا فرما دیئے اور قریش کو اس کے لئے تیار کر دیا۔ صلح حدیبیہ میں یہ طے پایا تھا کہ جو قبیلہ چاہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف سے اس معاہدے میں شامل ہو جائے تو وہ ایسا کر سکتا ہے اسی طرح اگر کوئی قبیلہ قریش مکہ کی طرف سے معاہدے میں شرکت کرنا چاہے تو وہ ایسا کر سکتا ہے' چنانچہ بنو بکر قریش مکہ کی طرف سے اور بنو خزاعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف سے اس معاہدے میں شامل ہو گئے۔

بنو بکر اور بنو خزاعہ میں قدیم زمانے سے دشمنی اور عداوت چلی آتی تھی' لیکن جب اسلام آیا تو ان کے مابین یہ سلسلہ رک گیا اور تمام قبیلے مسلمانوں کے خلاف مشغول ہو گئے' لیکن جب دونوں میں صلح ہو گئی تو بنو بکر نے چاہا کہ اس موقع سے فائدہ اٹھائے اور بنو خزاعہ سے پرانا بدلہ چکا لے۔ اس طرح بنو بکر کے لوگوں نے بنو خزاعہ پر اس وقت حملہ کر دیا جب وہ لوگ اپنے چشمے پر مقیم تھے۔ ان میں سے کئی لوگوں کو انہوں نے قتل کر دیا اور بہت سوں کو زخمی کر دیا۔

www.abulhasanalinadwi.org

قریش مکہ نے اپنے حلیف قبیلے بنو بکر کی اسلحہ سے مدد کی اور بہت سے قریشی روساء رات کو چھپ کر ان کے ساتھ مل کر بنو خزاعہ سے لڑے یہاں تک کہ جب بنو خزاعہ نے حرم میں پناہ لی تو بنو بکر نے اپنے لوگوں کو کہا بیشک ہم حرم میں داخل ہو گئے ہیں' خدا کا خوف کرو لیکن انہوں نے کہا آج کوئی خدا نہیں ہے اے بنو بکر: اپنا انتقام لو' آج کے بعد تمہیں یہ موقعہ نہ ملے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے طلب اعانت

ان حالات میں عمروؓ بن سالم الخزاعی وہاں سے چل کر مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اس نے کئی اشعار پڑھے جس میں اس نے اس معاہدہ کا حوالہ دیا جو ان کے اور بنو خزاعہ کے درمیان تھا اور آپ سے مدد کی درخواست کی اور آپ کو بتایا کہ قریش مکہ نے معاہدے کی خلاف ورزی کی ہے اور اپنے پختہ معاہدے کو توڑ دیا ہے اور یہ کہ انہوں نے ان کے چشمہ پر جا کر شب خون مارا ہے اور انہیں حالت رکوع اور حالت سجدہ میں قتل کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عمرو بن سالم تیری مدد کی جائے گی۔

قریش مکہ کی تجدید عہد کی کوشش

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس یہ خبر پہنچی تو آپ نے لوگوں سے کہا: تم اب ابو سفیان کو آیا سمجھو جو اس عہدہ کو پختہ بنانا اور مدت میں اضافہ کرنا چاہے گا' چنانچہ حالات اسی طرح رہے اور قریش کو اپنے فعل پر سخت خوف محسوس ہوا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے والدین اور بیٹوں پر ترجیح دینا

ابو سفیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اپنی بیٹی ام حبیبہؓ کے گھر میں داخل ہوا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیوی

www.abulhasanalinadwi.org

تھیں۔ اس نے جب اس بستر پر بیٹھنا چاہا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لئے بچھا ہوا تھا' تو انہوں نے اسے لپیٹ دیا اس نے کہا۔

اے میری بیٹی! مجھے علم نہیں کہ تو نے اس بستر کو اکٹھا کر کے مجھے اس بستر پر ترجیح دی ہے یا اس بستر کو مجھ پر۔

انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ بات یہ ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا بستر ہے اور تو مشرک اور ناپاک ہے اور میں نہیں چاہتی کہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اس بستر پر بیٹھے۔ اس نے کہا:

بخدا اے میری بیٹی! میرے بعد تجھے برائی نے آن لیا ہے۔

ابو سفیان کی حیرت اور اس کا خوف

ابو سفیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے اس مسئلے میں آپ سے گفتگو کی مگر آپ نے اسے کوئی جواب نہ دیا پھر وہ حضرت ابو بکرؓ کے پاس گیا اور اس نے ان سے اس مسئلے میں گفتگو کی اور کہا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بات کریں لیکن انہوں نے کہا کہ میں اس مسئلے میں آپ سے ہرگز بات نہ کروں گا۔ بعد ازاں وہ حضرت عمرؓ حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کے پاس گیا لیکن ان تمام لوگوں نے اسے کوئی جواب نہ دیا اور کہا کہ اب معاملہ بڑھ گیا ہے اور وہ اس مسئلہ میں مداخلت سے قاصر ہیں۔

مکہ پر حملے کی تیاری

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے لوگوں کو جنگ کی تیاری کا حکم دیا۔ آپ نے اس کے لئے اخفا سے مدد لی پھر لوگوں کو پتا چل گیا کہ آپ مکہ مکرمہ پر حملہ کرنے والے ہیں اور آپ نے انہیں خوب تیاری اور اہتمام کرنے کا حکم دیا اور کہا اے اللہ قریش مکہ کے پاس ہر قسم کے جاسوس ہیں' تو ان کی خبروں کو روک دے۔ تاکہ ہم ان کو اچانک جا لیں۔ "بعد ازاں آپ

www.abulhasanalinadwi.org

رمضان المبارک ۸ھ میں دس ہزار مجاہدین کے ساتھ مکہ پر حملہ کے لئے بڑھے اور آپ نے جا کر مرالظھران میں پڑاؤ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے قریش مکہ کو تمام قسم کی خبروں سے اندھا کئے رکھا لیکن وہ اندر سے ڈرے ہوئے اور خوف زدہ تھے۔

ظالم کو معاف کر دینا

راستے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے' آپ کا چچا زاد ابوسفیان بن الحارث بن عبدالمطلب ملا۔ تو آپ نے اس سے اعراض کیا۔ اس لئے کہ آپ کو اس سے سخت قسم کی اذیت اور ہجو پہنچی تھی۔ اس نے اس بات کی حضرت علیؓ سے شکایت کی۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ تم آپ کے سامنے سے آؤ اور آپ سے وہی کہو جو برادران یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائی یوسف سے کہا تھا:

تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِئِيْنَ (۱) — اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ نے تجھے ہم پر فوقیت دی ہے اور بیشک ہم ہی خطا والے ہیں

اس لئے کہ آپ اس بات پر کبھی بھی آمادہ نہ ہوں گے کہ کوئی شخص قول میں آپ سے بڑھ کر ہو۔ اس نے یہی کیا تو آپ نے فرمایا لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ (تم پر آج کوئی پکڑ نہیں اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کرے اور وہی سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے) اور اس کے بعد انہوں نے عمدہ اسلام کا مظاہرہ کیا اور مسلمان ہو جانے کے بعد فرط حیا سے آپ کے سامنے کبھی اپنا چہرہ نہیں اٹھایا۔

۱۔ یوسف (۱۲ / ۹۱)

www.abulhasanalinadwi.org

ابو سفیان ــــ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے روبرو:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے لشکر کو آگ جلانے کا حکم دیا چنانچہ حکم کی تعمیل ہوئی۔ ابو سفیان معاملے کی تحقیق کے لئے آگے آیا، وہ اس وقت کہہ رہا تھا کہ میں نے آج تک اتنی بڑی آگ اور اتنا بڑا لشکر نہیں دیکھا۔ اور حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب اس سے قبل اپنے اہل و عیال کے ساتھ مکہ مکرمہ سے مسلمان اور مہاجر بن کر نکل آئے تھے۔ وہ اس وقت لشکر اسلام میں تھے۔ انہوں نے ابو سفیان کی آواز پہچان لی اور کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم صحابہ کے ساتھ آئے ہیں۔ ہائے قریش کی بربادی! انہوں نے اسے اپنے خچر کے پیچھے بٹھا لیا۔ اس خوف سے کہ انہیں مسلمان پکڑ کر قتل نہ کر دیں اور پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس لائے۔

جب انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا تیرا ناس ہو اے ابو سفیان کیا وہ وقت نہیں آیا کہ تو جان لے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے؟ اس نے کہا: آپ پر میرے ماں باپ قربان آپ کتنے بردبار، کتنے کریم اور صلہ رحمی کرنے والے ہیں بخدا مجھے یقین ہو گیا ہے کہ اگر اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہوتا تو وہ مجھے اب تک ضرور فائدہ دیتا۔

آپ نے فرمایا اے ابو سفیان تیرا ناس ہو، کیا وہ وقت نہیں آیا کہ تجھے علم ہو تا کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے کہا: آپ پر میرے ماں باپ قربان، آپ کس قدر بردبار، کس قدر اکرام کرنے والے اور صلہ رحمی کرنے والے ہیں جہاں تک اس مسئلے کا تعلق ہے تو اسکے متعلق میرے دل میں ابھی کچھ ہے؟ حضرت عباسؓ نے کہا: تیرا ناس ہو تو مسلمان ہو جا اور اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کو سوا کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ قبل اس کے کہ تیری گردن مار دی جائے اس کے بعد وہ مسلمان ہو گیا اور اس نے حق کی شہادت دی۔

www.abulhasanalinadwi.org

عام معافی اور وسیع امن

آپ نے عام معافی اور امن کا اعلان کر دیا۔ چنانچہ ماسوا اس شخص کے جو اپنی سلامتی نہ چاہتا ہو اور زندگی سے تنگ آیا ہوا ہو کوئی شخص ان میں سے ہلاک نہ ہوا۔ آپ نے اعلان کرا دیا

"جو شخص ابو سفیان کے گھر میں داخل ہو جائے گا وہ امن میں ہو گا۔ جو شخص مسجد حرام میں ہو گا وہ امن میں ہو گا"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے لشکر کو مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے وقت کسی بھی انسان پر اسلحہ اٹھانے سے منع کر دیا' ماسوا اس شخص کے جو مسلمانوں کا راستہ روکے اور ان سے لڑے۔ آپ نے اپنے لشکر کو حکم دیا کہ قریش مکہ کے اموال اور ان کی مملوکات سے تعرض نہ کیا جائے اور ان سے ہاتھ روک کے رکھے جائیں۔

ابو سفیان لشکر فتح کے روبرو

آپ نے حضرت عباسؓ بن عبد المطلب کو کہا ابو سفیانؓ کو ایسی جگہ بٹھا دیا جائے جہاں سے مسلمانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر گزرے گا۔

تمام قبیلے اپنے اپنے جھنڈے تلے جا رہے تھے۔ جب کوئی قبیلہ گزرتا تو ابو سفیانؓ حضرت عباسؓ سے اس کے متعلق پوچھتا اور پھر کہتا میرے اور بنو فلاں میں کیا مقابلہ۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سبز رنگ کے لشکر میں گزرے جس میں مہاجرین اور انصار دونوں قبیلوں کے لوگ تھے۔ اس لشکر میں اسلحہ کے سوا کچھ نظر نہ آتا تھا اس نے کہا سبحان اللہ! عباسؓ یہ کون لوگ ہیں' حضرت عباسؓ نے جواب دیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مہاجرین اور انصار کے ساتھ ہیں۔ انہیں دیکھ کر ابو سفیان نے کہا: ان لوگوں کے ساتھ مقابلے کی کسی کو ہمت نہیں ہو سکتی۔ بخدا ابو الفضل تمہارے بھتیجے کی حکومت بہت بڑی ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا اے

www.abulhasanalinadwi.org

ابو سفیان یہ نبوت ہے اس نے کہا ہاں یہ درست ہے۔

ابو سفیان نے مکہ میں جا کر با آواز بلند پکارا اے جماعت قریش یہ محمد ہیں جو تم پر ایسے لشکر کے ساتھ آئے ہیں جس سے مقابلے کی کسی کو کوئی ہمت و طاقت نہیں ہے۔ جو شخص ابو سفیان کے گھر میں داخل ہو گا۔ وہ امن میں ہو جائے گا۔ لوگوں نے کہا: اللہ تجھے ہلاک کرے' تیرا گھر ہمارے لئے کافی نہ ہو گا۔ اس نے کہا جو شخص اپنا دروازہ بند کر لے گا وہ امن میں ہو گا' جو شخص مسجد حرام میں داخل ہو جائے گا وہ امن میں ہو گا' یہ سن کر تمام لوگ گھروں میں اور مسجد حرام میں داخل ہو گئے۔

اللہ سے ڈرنے والے متواضع کا داخلہ نہ کہ متکبر فاتح کا داخلہ

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اسوقت آپ اللہ تعالٰی کے سامنے اظہار تواضع کے لئے اپنا سر جھکائے ہوئے تھے جب آپ نے یہ دیکھا کہ اللہ تعالٰی نے آپ کو فتح مکہ کے ساتھ عزت بخشی ہے' یہاں تک کہ قریب تھا کہ آپ کا سر کجاوے کو چھو جائے۔ داخلے کے وقت آپ سورہ فتح پڑھ رہے تھے۔

آپ نے مکہ مکرمہ میں فاتحانہ داخل ہوئے عدل و مساوات اور تواضع و خشوع کی تمام روایات کو برقرار رکھا۔ آپ نے اپنی سواری پر اپنے پیچھے حضرت اسامہؓ بن زیدؓ کو بٹھایا ہوا تھا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام کے بیٹے تھے' آپ نے بنو ہاشم اور قریش مکہ میں سے کسی کو بھی اپنے ساتھ نہ بٹھایا حالانکہ ان کی ایک کثیر تعداد موجود تھی۔

یہ واقعہ ۲۰ رمضان المبارک بر ز جمعہ ۸ھ میں پیش آیا۔

ایک شخص فتح مکہ کے دن آپ سے گفتگو کے لئے آیا تو اس پر آپ کا رعب پڑ گیا تو آپ نے فرمایا کہ خود کو نرم رکھو' اس لئے کہ میں بادشاہ نہیں ہوں۔ میں تو ایک قریشی عورت کا بیٹا ہوں جو خشک گوشت کھاتی تھی۔

موقع رحمت نہ کہ موقع سختی

www.abulhasanalinadwi.org

جب حضرت سعد بن عبادہ انصار کے لشکر کے ہمراہ ابو سفیان کے پاس سے گزرے تو انہوں نے کہا آج سخت لڑائی کا دن ہے آج ہم حرمت کو پامال کریں گے آج اللہ نے قریش کو ذلیل کر دیا ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان کے سامنے آئے تو انہوں نے آپ سے اس بات کی شکایت کی اور کہا یا رسول اللہ آپ نے نہیں سنا کہ سعد نے کیا کہا ہے اور پھر انہوں نے ان کی بات دہرائی۔ آپ کو سعدؓ بن معاذ کی بات ناگوار گزری آپ نے فرمایا بلکہ آج کا دن تو نرمی کا دن ہے۔ اللہ تعالیٰ آج کے دن قریش کو عزت دے گا اور اس میں کعبہ کی عظمت بڑھائے گا اور پھر حضرت سعدؓ کے پاس پیغام بھیجا اور ان سے جھنڈا لیکر ان کے صاحبزادے قیس کو دے دیا۔ سعد نے یہ دیکھ کر خاموشی اختیار کر لی کہ آپ نے یہ جھنڈا سے لے کر ان کے صاحبزادے کو دے دیا۔

چھوٹی موٹی جھڑپیں

صفوان بن امیہ، عکرمہ ابی جہل سہیل بن عمرو اور حضرت خالدؓ بن ولید کے ساتھیوں کے مابین چھوٹی سی جھڑپ ہوئی جس میں مشرکوں میں سے بارہ افراد مارے گئے اور پھر وہ شکست کھا کر بھاگ گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے صحابہ کو تاکید کی تھی کہ وہ کسی بھی شخص کے ساتھ نہ لڑیں۔ ماسوا اس شخص کے جو ان سے لڑے۔

حرم مبارک کی بتوں اور مورتیوں سے تطہیر

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سواری سے اتر گئے اور لوگ مطمئن ہو گئے تو آپ بیت اللہ شریف کے پاس آئے اور اس کا طواف کیا۔ اس وقت آپ کے ہاتھ میں ایک تیر کمان تھی۔ بیت اللہ شریف کے آس پاس اور اس کے اندر تین سو ساٹھ بت تھے۔ آپ ان کو تیر کمان کے ساتھ مارتے اور گراتے لگے اس وقت آپ یہ کہتے جاتے تھے "حق آ گیا اور

www.abulhasanalinadwi.org

باطل چلا گیا، بیشک باطل زائل ہونے والا ہے۔۔۔۔ حق آگیا اور وہی ہر کام کی ابتداء کرتا ہے اور لوٹاتا ہے اور تمام بت منہ کے بل گر رہے تھے۔ آپ نے کعبہ میں موجود مورتیوں اور تصاویر کو توڑ دیا۔

آج کا دن نیکی اور تکمیل عہد کا دن ہے

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا طواف پورا کر لیا تو آپ نے عثمان بن طلحہ کو بلایا اور ان سے کعبہ کی چابی لی اور دروازہ کھول کر اس میں داخل ہو گئے، آپ نے اس سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے سے ایک دن قبل چابی طلب کی تھی مگر اس نے سخت جواب دیا تھا اور اسکے جواب میں آپ نے بردباری کا مظاہرہ کیا تھا اور آپ نے یہ فرمایا تھا کہ اے عثمان شاید تو ایک دن یہ چابی میرے پاس دیکھے اور اسے میں جسے چاہوں دوں گا۔ اس نے کہا شاید اس دن سارے قریشی مر جائیں اور ذلیل ہو جائیں گے۔ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اس دن ان کی عزت بڑھے گی اور وہ زندہ ہوں گے۔ اس دن عثمان کو اپنی سابقہ بات یاد آگئی اور اس نے سمجھ لیا کہ آج آپ جس کو چاہیں گے چابی دے دیں گے۔

جب آپ کعبہ سے نکلے تو حضرت علیؓ بن ابی طالب کھڑے ہو گئے اور کعبہ کی چابی آپ کے پاس تھی۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا: ہمارے خاندان کے لئے حجابہ کے ساتھ۔ یہ بھی جمع کر دیں۔ آپ نے فرمایا عثمان بن طلحہ کہاں ہیں۔ انہیں بلایا گیا آپ نے فرمایا اے عثمان کعبہ کی چابی لے لو، آج کا دن نیکی اور وفا کا دن ہے تم اس چابی کو ہمیشہ کے لئے اپنے پاس رکھو تم سے ظالم کے سوا کوئی شخص نہ چھینے گا۔

اسلام توحید اور وحدانیت کا دین ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کعبہ کا دروازہ کھولا۔ اس وقت قریش صف در صف وہاں جمع تھے اور اس بات کا انتظار کر رہے تھے کہ

www.abulhasanalinadwi.org

ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا۔ آپ نے کعبہ کے دونوں پٹ پکڑے وہ اس کے نیچے تھے آپ نے کہا:

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ صدق وعدہ و نصر عبدہ و ھزم الاحزاب وحدہ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دیا اور اس اکیلے نے تمام لشکروں کو شکست دی

پھر فرمایا: آگاہ ہو جاؤ، تمام مفاخر اور مال یا خون میرے ان دو قدموں کے نیچے ہے بجز بیت اللہ کے سدانہ اور حاجیوں کے سقایہ کے۔

اے جماعت قریش! اللہ تعالیٰ نے تمہاری جاہلیت کی نخوت ختم کر دی ہے اور بزرگوں کے ذریعے اظہار تفاخر روک دیا ہے۔ تمام لوگ آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے تھے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی "اے لوگو تم سب کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہارے لئے قبیلے اور خاندان بنائے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو، بیشک تم میں سب سے زیادہ معزز اللہ کے نزدیک وہ شخص ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہے بیشک اللہ تعالیٰ جاننے والا، خبر رکھنے والا ہے"

نبی محبت اور رسول رحمت

پھر آپ نے قریش مکہ سے پوچھا اے گروہ قریش تمہیں پتہ ہے میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کرنے والا ہوں انہوں نے کہا: ہاں بھلائی کا۔ اس لئے کہ آپ مہربان بھائی اور مہربان بھتیجے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: میں تم سے وہی کہتا ہوں جو حضرت یوسفؑ نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا آج کے دن تمہارا کوئی مواخذہ نہیں۔ جاؤ تم سب آزاد ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بلال کو حکم دیا کہ وہ کعبہ کے اوپر چڑھ کر اذان دے۔ اس وقت اشراف و روسائے قریش اللہ تعالیٰ کے نام کی سربلندی ہوتی دیکھ اور سن رہے تھے اور مکہ ان کی آواز سے

www.abulhasanalinadwi.org

گونج رہا تھا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ام ھانی کے گھر گئے۔ غسل کیا اور آٹھ رکعت نماز ادا کی۔ یہ فتح مکہ کا شکرانہ تھا۔

اللہ کے حدود کے نفاذ میں کوئی تمیز نہیں

اس غزوے میں بنو مخزوم کی ایک عورت نے جس کا نام فاطمہ تھا چوری کی۔ اس کی قوم نے گھبرا کر حضرت اسامہؓ سے سفارش چاہی۔ اس لئے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں ان کا ایک مقام تھا لیکن جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سفارش کی تو آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور کہا: کیا تو اللہ تعالیٰ کی حدود کے متعلق مجھ سے سفارش کرتے ہو حضرت اسامہؓ نے کہا: یا رسول اللہ مجھے معاف کر دیجئے۔

جب نماز عشاء کا وقت ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دیا: پہلے اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق حمد کی۔ پھر آپ نے فرمایا اے لوگو! تم سے پہلے لوگ صرف اس لئے ہلاک ہوئے کیونکہ جب ان میں سے کوئی معزز شخص چوری کرتا تو وہ اس کو چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور شخص ان میں چوری کرتا تو وہ اس پر حد جاری کرتے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتیں تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا لیکن اس کے بعد اس نے سچی اور عمدہ توبہ کی۔

اسلام پر بیعت

اس موقع پر مکہ مکرمہ میں بہت سے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت اسلام کے لئے اکٹھے ہو گئے آپ ان کے ساتھ کوہ صفا پر چلے گئے اور لوگوں سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے سمع و طاعت پر بیعت کی جہاں تک ان سے ہو سکے گا۔

www.abulhasanalinadwi.org

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مردوں کی بیعت سے فارغ ہوگئے تو آپ نے عورتوں سے بیعت لینا شروع کر دیا۔ ان میں ھند بنت عتبہ زوجہ ابی سفیان بھی تھی جو نقاب پہنے ہوئے تھی اور پہچانی نہ جاتی تھی۔ اس لئے کہ اس نے حضرت حمزہ کی لاش جو حرمتی کی تھی وہ معروف تھی، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے کلام سے اسے شناخت کر لیا۔ پھر وہ مسلمان ہوئی اور اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی۔

میرا جینا اور مرنا تمہارے ساتھ ہے

جب اللہ تعالٰی نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مکہ مکرمہ فتح کر دیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مولد، وطن اور مسکن تھا تو انصار نے آپس میں یہ کہنا شروع کر دیا کہ اللہ تعالٰی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مولد و مسکن کو آپ کے لئے فتح کر دیا ہے لہٰذا آپ مدینہ منورہ کی طرف واپس نہ جائیں گے۔ آپ کو پتہ چلا تو آپ نے انصار سے اس کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے پہلے تو اس کے بتانے سے حیا کی اور پھر اس کا اقرار کر لیا۔ آپ نے فرمایا اللہ کی پناہ اب میرا جینا اور مرنا تمہارے ساتھ ہے۔

جاہلی آثار اور ـــــ بت پرستی کے شعائر کا خاتمہ

اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبائلی بتوں کو گرانے کے لئے مختلف دستے بھیجے جو کعبہ کے آس پاس تھے۔ ان صحابہؓ نے تمام بتوں کو توڑ دیا۔ ان میں لات و عزای اور منات بھی تھے، مکہ مکرمہ میں ایک شخص نے آپ کی طرف سے یہ اعلان کیا:

"جو شخص اللہ تعالٰی اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے گھر میں کوئی بت توڑے بغیر نہ رہنے دے پھر آپ ۔ نے مختلف قبائل کے پاس

www.abulhasanalinadwi.org

صحابہ کو بھیجا انہوں نے تمام بت توڑ دیئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور قیامت تک مکہ مکرمہ کی حرمت کا اعلان کیا اور فرمایا:

نہیں حلال ہے اس شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو کہ وہ اس میں خون بہائے یا اس میں کسی درخت کو کاٹے۔ یہ شہر مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہو گا بعد ازاں آپ لوٹ کر مدینہ منورہ چلے گئے۔

فتح مکہ کا اثر

مکہ مکرمہ کی فتح کا اہل عرب کے نفوس پر گہرا اثر پڑا۔ اللہ تعالیٰ نے ان میں سے بہت سے لوگوں کے دل اسلام کے لئے کھول دیئے اور وہ گروہ در گروہ اسلام میں داخل ہونے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے سچ کہا ہے

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ○ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا	جب آپ دیکھیں کہ اللہ کی مدد اور فتح آ گئی اور آپ دیکھیں کہ لوگ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں

غزوہ حنین

جب مکہ مکرمہ فتح ہو گیا اور لوگ اللہ کے دین میں گروہ در گروہ داخل ہونے لگے تو عربوں نے ان کے ترکش میں جو آخری تیر تھا وہ اسلام اور مسلمانوں پر چلا دیا۔

قریش مکہ کے بعد ھوازن عربوں کی ایک بہت بڑی طاقت تھے اور ان میں اور قریش مکہ میں معاندانہ چشمک تھی اس لئے قریش مکہ کے مطیع ہو جانے کے باوجود وہ اسلام کے مطیع نہیں ہوئے۔

مالک بن عوف، سردار ھوازن نے اپنے لوگوں کو جمع کر کے مسلمانوں

www.abulhasanalinadwi.org

کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ اس کے ساتھ بنو ھوازن کے علاوہ تمام بنو ثقیف بھی جمع ہو گئے تھے' انہوں نے باہمی اتفاق کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بڑھنا شروع کر دیا اور اس خیال سے کہ لوگوں میں مدافعت اور لڑائی کا جذبہ پیدا ہو انہوں نے اپنی عورتوں اور اپنے بچوں کو بھی اپنے ہمراہ لے لیا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ سے نکلے تو آپ کے ساتھ دو ہزار مکی نو مسلم بھی تھے نیز کچھ ایسے لوگ بھی تھے جو ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے اور دس ہزار وہ صحابہ تھے جو مدینہ منورہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ آئے تھے' لہٰذا اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد اتنی زیادہ تھی جو اس سے قبل کسی غزوے میں نہ تھی چنانچہ بعض لوگوں نے کہنا شروع کردیا کہ آج ہم اپنی کثرت کی بنا پر مغلوب نہ ہوں گے اور لوگوں کو اپنی کثرت پر اعتماد پیدا ہو گیا۔

وادی حنین میں

مسلمانوں کا ان کے ساتھ وادی حنین میں آمنا سامنا ہوا اس دن 10 شوال 8ھ تھی۔ مسلمان صبح کے اندھیرے میں نیچے اتر رہے تھے اور بنو ھوازن مسلمانوں سے قبل اس وادی میں پہنچ چکے تھے اور مختلف گھاٹیوں میں چھپے ہوئے تھے۔ مسلمان جیسے ہی ان کے سامنے پہنچے انہوں نے ان پر تیروں کی بارش کر دی اور تلواریں سونت لیں اور متحد ہو کر مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ یہ لوگ اچھے تیر انداز تھے۔

اس حملے سے مسلمان منتشر ہو کر پیچھے کو بھاگے ۔ لوگوں کو ایک دوسرے کا کوئی ہوش نہ تھا۔ اس طرح یہ حالت اتنی خطرناک تھی کہ ممکن تھا کہ مسلمان شکست سے دوچار ہو جاتے' کیونکہ کوئی شخص بھی اس دن میدان میں کھڑا نہ رہا۔ اس دن کی یہ حالت غزوہ احد کی حالت کے مشابہہ تھی' جب مسلمان اس افواہ کی بنا پر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہید کر دیئے

www.abulhasanalinadwi.org

گئے ہیں میدان جنگ سے بھاگ اٹھے تھے۔

فتح اور نزول سکینہ

جب اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق مسلمانوں کو تنبیہہ ہو گئی، جنہیں اپنی کثرت پر ناز تھا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح کی مٹھاس کے بعد ہزیمت کی تلخی کا مزہ چکھا دیا تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو دوبارہ کفار پر غلبہ عطا کر دیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور مسلمانوں پر اپنی سکینہ نازل فرمائی۔ اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے سفید خچر پر جم کر بلا کسی خوف اور ڈر کے اپنی جگہ کھڑے رہے۔ آپ کے ہمراہ گنتی کے مہاجر اور انصار تھے۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب آپ کے خچر کی باگ پکڑ کر کھڑے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس وقت فرما رہے تھے۔

انا النبی لا کذب انا بن عبدالمطلب — میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں

اور جب مسلمانوں کا مشرکین کے لشکر کے ساتھ آمنا سامنا ہوا تو آپ نے ایک ہاتھ میں مٹی لی اور اسے دور سے دشمنوں کی آنکھوں میں ڈال دیا۔ جس سے دشمنوں کی آنکھیں بھر گئیں اور جب آپ نے لوگوں کو اپنے حال میں مگن دیکھا تو آپ نے فرمایا اے عباسؓ آواز دو اے گروہ انصار ـــ اے کیکر کے درخت کے نیچے بیعت کرنے والو! ادھر آؤ انہوں نے آواز سن کر کہا ہم حاضر ہیں۔ حضرت عباسؓ اونچی آواز والے صحابی تھے۔ جس شخص کو یہ آواز پہنچتی تھی وہ اپنے اونٹ سے نیچے اتر آتا تھا اور اپنی تلوار اور اپنی ڈھال پکڑ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں پہنچ جاتا تھا۔ یہاں تک کہ جب آپ کے پاس ایک جماعت اکٹھی ہو گئی تو آپ نے دشمن کی طرف پیش قدمی کی اور پھر صحابہؓ خوب جم کر لڑے۔

www.abulhasanalinadwi.org

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی سواری پر سوار ہو گئے۔

اس موقع پر صحابہؓ نے خوب بہادری دکھائی یہاں تک کہ جب بھاگنے والے لوگ واپس آئے تو انہوں نے قیدیوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پابہ بجولاں پایا اور اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعے اپنی مدد نازل فرمائی۔ جن سے پوری وادی بھر گئی تھی۔ الغرض بنو ھوازن کی شکست مکمل ہو گئی اسی ارشاد باری کا یہی مفہوم ہے:

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ وَّ يَوْمَ حُنَيْنٍ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ۝ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَ عَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ ذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ۔(۱)

تم کو خدا تعالیٰ نے لڑائی کے بہت سے موقعوں پر (کفار پر) غلبہ دیا اور حنین کے دن بھی جبکہ تم کو اپنے مجمع کی کثرت کی بنا پر غرہ ہو گیا تھا پھر وہ کثرت تمہارے لئے کچھ کار آمد نہ ہوئی اور تم پر زمین باوجود اپنی فراخی کے تنگی کرنے لگی پھر آخر تم پیٹھ دیکر بھاگ کھڑے ہوئے پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے قلب پر اور دوسرے مومنین کے قلوب پر اپنی طرف سے تسلی نازل فرمائی اور مدد کے لئے ایسے لشکر اتارے جن کو تم نے نہیں دیکھا اور کافروں کو سزا دی اور کافروں کی دنیا میں یہی سزا ہے

۱۔ التوبہ (۹ / ۲۶)

www.abulhasanalinadwi.org

غزوہ طائف

بنو ثقیف کی شکست

بنو ثقیف کے شکست یافتہ لوگ طائف میں آئے اور آکر اپنے شہر کے دروازے بند کر لئے ایک سال کی ضروریات اپنے قلعے میں اکٹھی کر لیں اور جنگ کی مکمل طور پر تیاری کر لی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں سے روانہ ہو کر طائف کے قریب آکر قیام پذیر ہو گئے اور اپنے لشکر کو ترتیب دیا۔ اس وقت مسلمانوں کا لشکر طائف کی دیوار کے قریب تھا، لیکن مسلمان اپنی تمام کوشش کے باوجود قلعہ طائف میں داخل نہ ہو سکے، اس لئے کہ انہوں نے قلعہ کے دروازے بند کر رکھے تھے۔ بنو ثقیف نے مسلمانوں پر سخت تیر اندازی کی جیسے گویا ٹڈی دل ہو، یہ لوگ بہت اچھے تیر انداز تھے۔

طائف کا محاصرہ

مسلمانوں کا لشکر وہاں سے دوسری جگہ منتقل ہو گیا اور بیس سے زیادہ راتوں تک طائف کا محاصرہ جاری رکھا اور ان کے ساتھ سخت جنگ کی۔ انہوں نے بھی شدید تیر اندازی کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس جنگ میں منجنیق کا پہلی مرتبہ استعمال کیا۔ محاصرہ سخت کر دیا گیا اور کئی مسلمان دشمن کی تیر اندازی سے شہید ہو گئے۔

میدان جنگ میں رحمت کا مظاہرہ

جب محاصرہ سخت ہو گیا اور لڑائی طویل ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنو ثقیف کی انگوروں کی بیلیں کاٹنے کا حکم دیا۔ یہ لوگ وسیلہ معاش کے طور پر انہی پر انحصار رکھتے تھے، جب لوگ ان کو کاٹنے لگ گئے تو کچھ لوگوں نے آپ سے انہیں اللہ تعالیٰ اور محض رحم دلی کے لئے

www.abulhasanalinadwi.org

چھوڑنے کی درخواست کی۔ آپ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور رحمدلی کے طور پر انہیں چھوڑ رہا ہوں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ اے لوگو! جو شخص قلعے سے اتر آئے گا اور ہمارے پاس آجائے گا تو وہ آزاد ہو گا۔ یہ اعلان سنتے ہی بارہ افراد باہر نکل آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ابھی طائف کی فتح کی اجازت نہیں ملی تھی' لہٰذا آپ نے حضرت عمر فاروقؓ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں میں واپسی کا اعلان کر دیں۔ لوگوں کو یہ اعلان عجیب محسوس ہوا اور کہنے لگے کیا ہم چلے جائیں گے؟ حالانکہ ابھی طائف فتح نہیں ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ٹھیک ہے کل پھر لڑائی کر کے دیکھ لو' چنانچہ اگلے روز پھر لڑائی ہوئی جس میں بہت سے مسلمانوں کو زخم آئے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: ہم کل یہاں سے کوچ کرنے والے ہیں۔ یہ اعلان سن کر تمام لوگ خوش ہو گئے۔

محاصرے کا اختتام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو چونکہ ابھی فتح طائف کی اجازت نہیں ملی تھی اور اللہ تعالیٰ چاہتے تھے کہ یہ لوگ اپنی خوشی سے اسلام میں داخل ہوں' لہٰذا آپ نے لوگوں کو کوچ کرنے کا حکم دیا۔

حنین کے قیدی اور مال غنیمت

نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جِعِرّانہ کے مقام پر صحابہ کرام کے ہمراہ فروکش ہوئے اور آپ نے بارہ دنوں تک بنو ھوازن کے آنے کا انتظار کیا جب وہ نہ آئے تو آپ نے لوگوں میں مال غنیمت تقسیم کر دیا اور سب سے پہلے تالیف قلوب کے لئے نو مسلموں کو عطا کیا۔

بنو ھوازن کے قیدیوں کی واپسی

اس کے بعد بنو ھوازن کا چودہ افراد پر مشتمل ایک وفد پہنچا اور انہوں

www.abulhasanalinadwi.org

نے درخواست کی کہ آپ ان کے قیدی اور ان کے مال واپس کر کے ان پر احسان کریں۔ آپ نے فرمایا میرے ہمراہ جو لوگ ہیں انہیں تم دیکھ رہے ہو اور مجھے سچی بات پسند ہے۔ تم بتاؤ کہ تمہیں تمہارے بیٹے اور تمہاری عورتیں زیادہ محبوب ہیں یا تمہارے مال۔ انہوں نے کہا ہم بیٹوں اور اپنی عورتوں سے کسی شے کو بڑا نہیں سمجھتے۔ آپ نے فرمایا جب میں فجر کی نماز پڑھا چکوں تو تم کھڑے ہو جانا اور کہنا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسلمانوں کے پاس اور مسلمانوں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سفارش چاہتے ہیں کہ ہمارے قیدی واپس کر دیئے جائیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز فجر پڑھا چکے تو وہ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے حسب قرار داد اعلان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جو قیدی میرے اور بنو عبدالمطلب کے پاس ہیں وہ میں نے تمہیں دے دیئے اور میں عنقریب تمہارے متعلق لوگوں سے سوال کروں گا۔ مہاجرین اور انصار نے کہا جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہے۔

صرف تین قبیلوں یعنی بنو تمیم' بنو فزارہ اور بنو سلیم نے اپنے قیدیوں کو رہا کرنے سے انکار کیا آپ نے فرمایا یہ لوگ اب مسلمان ہو کر آئے ہیں اور میں نے ان کا کئی دن انتظار کیا اور میں نے ان کو اختیار دیا تھا' لیکن انہوں نے اپنی اولاد اور اپنی عورتوں کو ترجیح دی' لہٰذا جس کے پاس ان قیدیوں میں سے کوئی ہو اور اس کا نفس خوشی سے انہیں واپس کرنے کی اجازت دے تو بہت اچھا۔ اور جو شخص اپنا حق روکنا چاہے تو اس سے قیدی لیکر ان کو لوٹا دیئے جائیں اور ہمیں جو پہلا مال فے ملے گا اس میں اسے ایک کے بدلے چھ حصے ملیں گے۔

اس پر تمام لوگوں نے کہا ہم نے خوشی سے اپنا مال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے چھوڑا۔ آپ نے فرمایا میں خوش اور غیر رضا مند لوگوں کو تم میں سے نہیں جانتا۔ پس تم اپنی اپنی جگہ چلے جاؤ یہاں تک کہ

www.abulhasanalinadwi.org

تمہارے سردار تمہارا معاملہ ہم تک پہنچائیں۔ اس طرح ان کی عورتیں اور ان کے بیٹے انہیں واپس کر دیئے گئے اور ایک بھی قیدی پیچھے نہ رہا اور آپ نے تمام قیدیوں کو ایک ایک باریک مصری کپڑ خلیہ بطور تحفہ دیا۔

نرمی اور کرم

مسلمانوں کے پاس جو قیدی لائے گئے تھے ان میں حضرت حلیمہ سعدیہ کی بیٹی حضرت شیماء بھی تھیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضاعی بہن تھیں۔ لوگ لاعلمی میں انہیں پکڑ کر بازار میں لے جا رہے تھے کہ انہوں نے مسلمانوں سے کہا بخدا تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ میں تمہارے پیغمبر کی رضاعی بہن ہوں۔ لیکن لوگوں نے ان کی بات کو اس وقت تک سچ نہ جانا' جب تک انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نہ لے آئے۔

جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچیں تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ' میں آپ کی رضاعی بہن ہوں۔ آپ نے پوچھا کہ تیرے پاس اس کی کیا نشانی ہے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے بچپن میں میری کمر پر' جب میں آپ کو اٹھائے ہوئے تھی' دانتوں سے کاٹ دیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس علامت کو شناخت کر لیا اور اپنی چادر اتار کر نیچے بچھا دی اور انہیں اس پر بٹھایا اور پھر فرمایا اگر تو چاہے تو میرے پاس محبت و احترام کے ساتھ رہ اور اگر تو چاہے تو میں تمہیں سامان دے کر تمہاری قوم کے پاس بھیج دوں۔ انہوں نے کہا نہیں بلکہ آپ میرا سامان تیار کر کے مجھے واپس اپنی قوم کے پاس بھیج دیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں سامان دے کر عزت و احترام سے ان کی قوم کے پاس بھیج دیا اور وہ اسلام لے آئیں۔ آپ نے انہیں تین غلام' ایک باندی اور بہت سا ریوڑ اور بکریاں دیں۔

خوشی سے نہ مجبوری سے

www.abulhasanalinadwi.org

جب مسلمان طائف سے کوچ کر گئے اور واپسی کے لئے روانہ ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ تم لوگ کہو: ہم لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، اپنے رب کی عبادت کرنے والے اور اس کی حمد کرنے والے ہیں۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ بنو ثقیف کے خلاف بد دعا کریں آپ نے فرمایا اے اللہ بنو ثقیف کو ہدایت دے اور انہیں لے کر آ۔

چنانچہ عروہؓ بن مسعود ثقفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے قبل آ ملے اور انہوں نے اسلام قبول کیا اور پھر وہ اپنی قوم کو دعوت اسلام دینے کے لئے واپس چلے گئے۔ ان کا ان کی قوم کے ہاں بڑا رتبہ تھا لیکن جب انہوں نے انہیں اسلام کی دعوت دی اور اپنا اسلام ان پر ظاہر کیا تو انہوں نے ان پر تیر برسا کر انہیں شہید کر دیا۔

بنو ثقیف ان کے قتل کے بعد ایک مہینہ وہیں رہے۔ پھر انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ انہیں آس پاس کے عربوں سے لڑنے کی طاقت نہیں ہے لہٰذا انہوں نے بیعت اسلام کر کے اسلام قبول کر لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اپنا ایک وفد بھیج دیا۔

بت پرستی کے ساتھ کوئی نرمی نہیں

یہ لوگ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچے تو ان کے لئے مسجد کے ایک کنارے پر ایک خیمہ لگایا گیا۔ یہ لوگ مسلمان ہو گئے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی کہ ان کے لات کو کچھ نہ کہا جائے اور اسے تین سال تک نہ توڑا جائے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے قبول کرنے سے انکار کیا اور اس کے بعد انہوں نے پھر ایک سال تک نہ گرانے کی درخواست کی، مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے بھی انکار کیا یہاں تک کہ انہوں نے یہاں آنے کے ایک مہینہ بعد تک نہ گرائے جانے کی درخواست کی تو آپ

www.abulhasanalinadwi.org

نے اس سے بھی انکار کیا پھر آپ نے ابو سفیان بن حرب اور مغیرہ بن شعبہ کو اس کو گرانے کے لئے جانے کا حکم دیا۔ انہوں نے کہا کہ انھیں نماز معاف کردی جائے آپ نے فرمایا اس دین میں کوئی بھلائی نہیں جس میں نماز نہ ہو۔ جب وہ اپنے کام سے فارغ ہو گئے اور اپنے گھروں کو واپس جانے لگے تو آپ نے ان کے ساتھ حضرت ابوسفیانؓ بن حرب اور مغیرہؓ بن شعبہ کو بھیجا۔ حضرت مغیرہؓ نے اس کو گرا دیا اس طرح بنو ثقیف میں اسلام پھیل گیا۔ یہاں تک کہ ان کا آخری فرد بھی مسلمان ہو گیا۔

غزوہ تبوک

اہل عرب رومیوں سے لڑنے اور ان پر چڑھائی کرنے سے گھبراتے تھے اس لئے کہ وہ خود کو ان سے کم تر سمجھتے تھے۔ رومی غزوہ موتہ کا ذکر کرتے رہتے تھے جس سے ان کے دلوں کی پیاس نہ بجھی تھی۔ ان حالات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی مناسب سمجھا کہ آپ خود آگے بڑھ کر رومیوں سے لڑیں اور آپ خود روم کی حدود میں ان کے عرب میں داخل ہونے سے قبل داخل ہو جائیں تاکہ وہ مرکز اسلام کو یہاں آکر چیلنج نہ کر سکیں۔

غزوہ تبوک کا موسم:

یہ غزوہ رجب ۹ھ میں سخت گرمی کے موسم میں اس وقت لڑا گیا جب درختوں پر پھل پک چکے تھے اور ان کے سائے گھنے ہو گئے تھے۔ آپ نے بہت دور دراز کا سفر اور صحرائی علاقے میں جانے اور ایک طاقتور دشمن سے لڑنے کا ارادہ کیا' لہٰذا آپ نے مسلمانوں کے سامنے اس معاملے کو واضح کر دیا تاکہ وہ اس غزوے کی اہمیت کے مطابق تیاری کر سکیں اور آپ نے اس جگہ جانے کا اپنا ارادہ واضح کر دیا جہاں آپ جانے کا ارادہ رکھتے تھے۔ یہ زمانہ سخت تنگی' عسرت اور خشک سالی کا تھا۔ منافقوں نے جنگ سے بچنے کے

www.abulhasanalinadwi.org

کئی بہانے بنائے۔ طاقت ور دشمن سے ڈرنے، سخت گرمی کے موسم میں نکلنے سے گریزاں ہونے، جہاد میں عدم رغبت رکھنے اور اسلام کی صداقت میں شک ہونے کی بنا پر انہوں نے آپ کے ہمراہ جانے کو ناپسند کیا اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ كَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ۝ (۱)

پیچھے رہ جانے والے خوش ہو گئے رسول اللہ کے (جانے کے) بعد اپنے بیٹھنے رہنے پر، ان کو اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان کے ساتھ جہاد کرنا ناگوار ہوا اور (دوسروں کو بھی) کہنے لگے تم گرمی میں مت نکلو آپ کہہ دیجئے کہ جنہم کی آگ اس سے بھی زیادہ سخت گرم ہے کیا خوب ہوتا اگر وہ سمجھتے

صحابہ کرام کا جہاد اور سفر میں باہمی مسابقہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سفر کے لئے پورا پورا اہتمام کیا اور آپ نے لوگوں کو بھرپور تیاری اور مالداروں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ مالدار صحابہ نے کئی کئی ایسے صحابہ کو جن کے پاس زاد سفر اور سواری نہ تھی، ان کے اخراجات کی ذمہ داری اٹھالی۔ حضرت عثمانؓ بن عفان نے جیش عسرہ کو تیار کیا اور ایک ہزار دینار دیئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لئے دعا فرمائی۔

۱۔ التوبہ (۹ / ۸۱)

www.abulhasanalinadwi.org

تبوک کی طرف لشکر کی روانگی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم تیس ہزار مجاہدین کے ہمراہ مدینہ منورہ سے تبوک کی طرف چلے آپ کی زندگی میں مسلمانوں کا یہ سب سے بڑا لشکر تھا آپ نے مقام "الحجر" میں جو قوم ثمود کا علاقہ تھا' پڑاؤ کیا اور صحابہ کو بتایا کہ یہ عذاب یافتہ لوگوں کی بستی ہے اور فرمایا جن لوگوں پر خدا کا عذاب آ چکا ہے جب تم ان کی بستیوں میں جاؤ تو اللہ تعالیٰ کے عذاب کے ڈر سے روتے ہوئے جاؤ۔

ایک صبح لوگ اس حال میں اٹھے کہ ان کے پاس پانی نہ تھا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے شکایت کی۔ آپ نے دعا مانگی تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فوراً" آسمان سے ایک بادل بھیج دیا۔ جس سے بارش ہو گئی لوگ خوب سیراب ہو گئے اور انہوں نے ضرورت کے مطابق پانی ذخیرہ بھی کر لیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی مدینہ منورہ واپسی

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم تبوک پہنچے تو آپ کی خدمت میں عرب کے وہ رئیس آئے جو عرب کی سرحد پر مقیم تھے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے صلح کی درخواست کی اور آپ کو جزیہ دینے پر رضامندی ظاہر کی۔ آپ نے ان کے لیے بعض ایسی دستاویزات لکھوائیں جن میں آپ نے ان کو عرب کی سرحدوں کی حفاظت' چشموں' راستوں اور دونوں فریقوں کی سلامتی کی شرط پر امن دیا۔

تبوک پر پہنچ کر آپ کو رومیوں کے منتشر ہو جانے اور عرب پر حملہ کرنے سے منحرف ہو جانے کی خبر ملی' لیکن آپ نے ان کے شہروں میں گھس کر ان سے مقابلہ کرنا مناسب نہ جانا اور اس طرح یہاں آنے کا مقصد پورا ہو گیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم تبوک میں بارہ سے زائد راتیں مقیم رہے پھر آپ مدینہ منورہ واپس لوٹ آئے۔

www.abulhasanalinadwi.org

حضرت کعب بن مالک کا ابتلا اور اس میں ان کی کامیابی

جو لوگ اس غزوے میں نہیں جا سکے تھے ان میں کعب بن مالکؓ مرارہ بن ربیع اور ھلال بن امیہ بھی تھے یہ لوگ سابقون اولون میں سے تھے اور مسلمان ہونے کے بعد ہر آزمائش پر پورا اترے تھے اور مرارہ بن الربیع اور ھلال بن امیہ غزوہ بدر میں شامل رہ چکے تھے اور غزوات سے پیچھے رہنا ان کی عادت نہیں تھی۔ یہ محض حکمت الہیہ سے ہوا تاکہ ان کے نفوس کی تطہیر اور مسلمانوں کی تربیت ہو جائے۔ ان کا یہ عمل محض ٹال مٹول، کمزور ارادے اور اپنے پاس موجود وسائل پر بے جا اعتماد کا نتیجہ تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مسلمانوں کو ان کے ساتھ بات چیت کرنے سے منع کر دیا اور تمام مسلمانوں نے اس حکم کی تعمیل میں ان سے بول چال بند کر دی۔ یہ لوگ اسی حالت میں پچاس دن رہے۔ حضرت کعب بن مالک نماز با جماعت میں شامل ہوتے تھے اور بازاروں کا چکر لگاتے تھے، لیکن ان سے کوئی شخص کلام نہ کرتا تھا۔ اس عتاب سے محبت نبوی میں رسوخ کا اضافہ ہوا۔

یہ عتاب یہاں تک ہی محدود نہ رہا بلکہ آپ نے حکم دیا کہ ان تینوں کی بیویاں ان سے الگ ہو جائیں چنانچہ انہوں نے یہی کیا۔

ان حالات میں شام کے غسانی حکمران نے کعبؓ بن مالک کو اپنے دار الخلافہ میں بلایا تاکہ وہ ان کا اکرام کرے اور ان کو انعام دے۔ اس کا قاصد ان کے پاس آیا اور اس نے انہیں اس کا خط دیا، مگر حضرت کعبؓ نے اس کے اس خط کو تنور میں ڈال کر جلا دیا۔

جب وہ مقصد پورا ہو گیا جو اس حکم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کو ان تینوں مسلمانوں کے نفسوں کی تطہیر کی صورت میں مطلوب تھا اور ان پر ان کے نفس تنگ پڑ گئے اور زمین اپنی کشادگی کے باوجود ان کے لئے تنگ ہو گئی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے اسے کشادہ کر دیا اور سات آسمانوں کے اوپر سے ان کی توبہ قبول فرمائی اور فرمایا:

لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ
وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ
اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ
مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ
ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ
رَّحِيْمٌ ○ وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ
خُلِّفُوْا حَتّٰٓى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ
الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ
عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا
مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ
عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا اِنَّ اللّٰهَ
هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ (١)

اللہ تعالیٰ نے پیغمبر (صلعم کے حال) پر توجہ فرمائی اور مہاجرین اور انصار (کے حال) پر بھی جنھوں نے اس تنگی کے وقت پیغمبر کا ساتھ دیا بعد اس کے کہ ان میں سے ایک گروہ کے دلوں میں کچھ تزلزل ہو چلا تھا پھر اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) ان کے (حال) پر توجہ فرمائی بیشک اللہ تعالیٰ ان سب پر بہت ہی شفیق اور مہربان ہے اور ان تین شخصوں (کے حال) پر بھی (توجہ) فرمائی جن کا معاملہ ملتوی چھوڑ دیا گیا تھا یہاں تک کہ جب (ان کی پریشانی کی یہ نوبت پہنچی کہ) زمین باوجود فراخی کے ان پر تنگی کرنے لگی اور وہ خود اپنی جان سے تنگ آگئے اور انھوں نے سمجھ لیا کہ خدا (کی گرفت) سے کہیں پناہ نہیں مل سکتی بجز اس کے کہ اسی کی طرف رجوع کیا جائے اور پھر ان کے حال پر بھی توجہ فرمائی تاکہ وہ (آئندہ بھی) رجوع

١۔ التوبہ (٩ / ١١٧۔١١٨)

www.abulhasanalinadwi.org

کریں) بیشک اللہ تعالٰی بہت توجہ
فرمانے والے بڑے رحم کرنے
والے ہیں۔

غزوہ تبوک' بطور آخری غزوہ کے

غزوہ تبوک پر غزوات نبویہ کا وہ سلسلہ ختم ہو گیا جن کی کل تعداد ستائیس ہے۔ اسی طرح سرایا کی کل تعداد ساٹھ ہے ان سب میں جنگ نہیں ہوئی۔ ان تمام جنگوں میں دونوں فریقوں کے مقتولوں کی تعداد ۱۰۱۸ سے زیادہ متجاوز نہیں ہے اور یہ جنگیں اس خونی سلسلے کا خاتمہ کرنے والی تھیں جن کی تعداد اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ان جنگوں نے پورے جزیرہ عرب میں امن کو عام کر دیا۔ یہاں تک کہ عورت بلا کسی کے خوف و خطرہ کے کعبہ کا طواف کر سکتی اور واپس جا سکتی تھی اور اسے اللہ کے سوا کسی کا خوف نہ تھا۔

اسلام میں پہلا حج اور سورہ براءۃ کا نزول

حج ۸ھ میں فرض ہوا۔ اس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو امیر حج بنا کر بھیجا تاکہ وہ مسلمانوں کو حج کرائیں اور ان کے ہمراہ مدینہ منورہ سے حج کے خواہش مند مسلمان بھی روانہ ہوئے۔ آپ نے حضرت علیؓ بن ابی طالب کو بلایا اور ان سے فرمایا کہ وہ بھی حج کے لئے جائیں اور یوم النحر کو یہ اعلان کریں کہ جنت میں کوئی کافر داخل نہ ہو گا اور اس سال کے بعد کوئی مشرک حج کے لئے نہ آئے اور بیت اللہ شریف کا برہنہ بدن طواف نہ کیا جائے۔

www.abulhasanalinadwi.org

سالِ وفود

مدینہ منورہ میں وفود کی مسلسل آمد

جب اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ فتح کرا دیا اور نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تبوک سے "سالما" و "غانما" واپس آ گئے تو مرکز اسلام مدینہ منورہ کی طرف وفود کی مسلسل آمد شروع ہوگئی۔ یہ تمام وفود اپنے اپنے علاقے میں دعوت اسلام دینے بت پرستی' جاہلی رسوم اور اس کے شعائر سے نفرت کا جذبہ لی کر واپس جاتے تھے۔

ضمام بن ثعلبہ اپنی قوم بنو سعد ابی بکر سے بطور وفد مدینہ منورہ میں آیا اور اپنی قوم میں داعی بن کر واپس گیا۔ چنانچہ اس نے گھر جا کر جو پہلی بات کی وہ یہ تھی کہ لات اور عزای بہت برے تھے۔ قوم کے لوگوں نے کہا اے ضمام بس کرو اور برص' جذام (کوڑھ پن) اور دیوانے پن سے ڈرو۔ انہوں نے کہا تمہارا ناس ہو یہ دونوں تو نفع پہنچاتے ہیں اور نہ نقصان۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا رسول بھیجا ہے اور اپنی کتاب نازل کی ہے۔ وہ تمہیں اس حالت سے نجات دینا چاہتا ہے جس میں تم لوگ مبتلا ہو اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ یکتا ہے 'کوئی اس کا شریک نہیں اور یہ کہ حضرت محمد اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں انہی کے پاس سے وہ باتیں لیکر آیا ہوں جن کا اس نے حکم دیا اور جن سے اس نے روکا ہے۔

اسی دن ان کے قبیلے کا ہر ایک فرد مسلمان ہوگیا۔ حاتم طائی مشہور سخی کا بیٹا بھی مدینہ منورہ میں آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اخلاق اور آپ کی تواضع دیکھنے کے بعد مسلمان ہو گیا اور پکار اٹھا کہ واللہ یہ شخص بادشاہ نہیں ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبلؓ اور ابو موسیٰؓ کو یمن کی طرف دعوت اسلام کے لئے بھیجا اور ان دونوں کو وصیت کی کہ تم دونوں آسانی پیدا کرنا' تنگی پیدا نہ کرنا' لوگوں کو خوشخبری دینا' متنفر نہ

www.abulhasanalinadwi.org

کرنا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت مغیرہ بن شعبہ کو "طائف" کی طرف بھیجا انہوں نے وہاں جا کر لات کو توڑ دیا پھر وہ اس کی چار دیواری پر چڑھے ان کے ہمراہ کئی اور لوگ بھی اس پر چڑھ گئے وہ اس کا ایک ایک پتھر گراتے رہے' یہاں تک کہ انہوں نے اسے زمین کے برابر کر دیا۔ پھر وہ اسی دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آ گئے تو آپ نے ان کی تعریف کی۔

یہ وفود اسلام کی تعلیم حاصل کرتے تھے اور دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے اسوہ و اخلاق کا مشاہدہ کرتے تھے۔ ان لوگوں کے لئے مسجد نبوی میں خیمے لگائے جاتے تھے تاکہ یہ لوگ قرآن سنیں اور مسلمانوں کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھیں۔ یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے دلی وسوسوں اور خیالات کے بارے میں پوچھتے تھے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں بلاغت اور حکمت کے ساتھ جواب دیتے تھے۔ وہ قرآن سنتے تھے اور ایمان لے آتے تھے اور وہ مطمئن ہو کے رہتے تھے۔

زکوٰۃ اور صدقات کی فرضیت

۹ھ میں زکوٰۃ فرض ہوئی۔ (اور اسی سال اس کا نفاذ عمل میں آیا)

حجتہ الوداع

حجتہ الوداع کا موزوں وقت

جب اللہ تعالیٰ نے جیسے چاہا تھا اس کے مطابق بیت اللہ شریف کی پلیدی اور بتوں سے تطہیر ہو گئی اور مسلمانوں کے دل میں حج کا شوق بڑھ گیا کیونکہ انہیں حج کئے ہوئے مدت ہو گئی تھی اور ان کی محبت اور ان کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فراق کی گھڑی قریب آ گئی اور امت کو الوداع کہنے کی ضرورت آن پڑی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حج کی اجازت دے دی۔ آپ نے اسلام

www.abulhasanalinadwi.org

کے زمانے میں اس سے قبل حج نہ کیا تھا۔

آپ مدینہ منورہ سے بیت اللہ شریف حج لئے گئے تاکہ تمام مسلمانوں سے ملیں اور انہیں دین اور مناسک حج سکھائیں۔ آپ بار شہادت ادا کر دیں اور امانت اسلام پہنچا دیں، انہیں آخری وصیتیں کریں اور ان سے عہد و میثاق لیں، نیز جاہلیت کے آثار مٹائیں اور ان کو اپنے قدموں تلے روندیں اس سال آپ کے ہمراہ تقریباً" ایک لاکھ مسلمانوں نے فریضہ حج ادا کیا۔ اس حج کو حجتہ الوداع کا نام دیا گیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کیسے حج کیا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جب حج کا عزم فرمایا اور لوگوں کو معلوم ہوا کہ آپ حج کرنے والے ہیں تو انہوں نے بھی آپ کے ہمراہ نکلنے کا ارادہ کر لیا۔

جب اس بات کی خبر کی مدینہ منور کے آس پاس کے لوگوں کو ہوئی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہمراہ حج کے ارادہ سے آنے لگے اسی طرح راستے میں بیشمار لوگ آپ کو ملے یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سامنے، پیچھے دائیں اور بائیں جمع تھے اور جہاں تک نظر جاتی وہاں تک پھیلے ہوئے تھے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نماز ظہر کے بعد ہفتہ کے دن ۲۵ ذوالحجہ کو نماز ظہر کی چار رکعت پڑھنے کے بعد یہاں سے روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور انہیں احرام، اس کے واجبات اور اس کی سنتوں کی تعلیم دی۔

پھر آپ تلبیہ پڑھتے ہوئے روانہ ہوئے آپ اس وقت کہہ رہے تھے: **لبیک اللھم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک**

آپ ۴ ذوالحجہ کو مکہ مکرمہ میں پہنچے۔ مسجد حرام میں داخل ہو کر آپ نے سب سے پہلے بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ آپ مکہ مکرمہ میں چار دن تک قیام پذیر رہے۔ پھر آپ یوم الترویہ،

یعنی ۸ ذوالحجہ کو صحابہ کے ہمراہ منیٰ میں گئے وہاں جا کر قیام کیا اور وہاں جا کر ظہر اور عصر ایک ساتھ ادا کیں اور وہیں آپ نے رات گزاری۔ جب ۹ ذوالحجہ کو سورج طلوع ہوا تو آپ منیٰ سے عرفہ کی طرف روانہ ہوئے اس دن جمعہ تھا آپ نے وہیں قیام کیا۔

آپ نے یہاں یوم عرفہ کو لوگوں کو اپنی سواری پر سے ایک عظیم الشان خطبہ دیا جس میں آپ نے اسلام کے بنیادی احکام کو دہرایا۔ اس خطبے میں آپ نے شرک اور جاہلیت کی بنیادوں کو منہدم کیا نیز اس میں ان باتوں کی حرمت کا ذکر فرمایا جن کی حرمت پر تمام ملتیں متفق ہیں، یعنی خون ریزی اور لوگوں کے مال اور عزتوں کی حرمت۔ اس خطبے میں آپ نے تمام جاہلی رسوم کو اپنے قدموں تلے روندا اور جاہلیت کا تمام ربا ختم کیا۔ لوگوں کو عورتوں سے حسن سلوک کی وصیت اور تاکید فرمائی اور ان کے اور ان پر حقوق کا ذکر کیا یہ بھی بیان فرمایا کہ مردوں پر ان کا نان و نفقہ اور معروف طریقے پر ان کا لباس ضروری ہے۔

اس خطبے میں آپ نے کتاب اللہ کو مضبوط پکڑنے کی وصیت کی اور انہیں بتایا کہ جب تک وہ اس کو پکڑے رہیں گے وہ کبھی گمراہ نہ ہوں گے، پھر آپ نے فرمایا کہ ان سے قیامت کے دن آپؐ کے متعلق پوچھا جائے گا، آپ نے ان سے پوچھا کہ وہ کیا گواہی دیں گے۔ انہوں نے کہا ہم گواہی دیں گے کہ آپ نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا اور اس کا حق ادا کر دیا اور لوگوں کی خیر خواہی کی، پھر آپ نے آسمان کی طرف اپنی انگلی اٹھائی اور کہا اے اللہ تو ان پر گواہ رہ۔ یہ جملہ آپ نے تین دفعہ کہا پھر آپ نے ان کو حکم دیا کہ حاضر لوگ غائب اشخاص تک آپ کا یہ پیغام پہنچا دیں۔

جب خطبہ مکمل ہو گیا تو آپ نے حضرت بلالؓ کو حکم دیا کہ تو انہوں نے اذان دی اور پھر آپ نے نماز پڑھائی اور نماز ظہر کی دو رکعتیں ادا کیں۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے عصر کی دو رکعت پڑھوائیں جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ سوار ہو کر کھڑے ہونے کی جگہ آئے اور وہاں آکر وقوف کیا۔ اس وقت آپ اپنے اونٹ پر سوار تھے آپ دعا عاجزی اور اللہ

www.abulhasanalinadwi.org

تعالیٰ کے سامنے تضرع میں لگ گئے اور غروب آفتاب تک یہ سلسلہ جاری رکھا۔ دعا کے وقت آپ اپنے ہاتھ سینے تک اٹھائے رہے اور اس طرح دعا کرتے رہے جس طرح کوئی مسکین کھانا مانگتا ہے۔ آپ اس دعا میں یہ فرما رہے تھے اے اللہ! بیشک تو ہی میری آواز سنتا ہے' میری جگہ دیکھتا ہے میری خفیہ اور ظاہری باتوں کو جانتا ہے کیونکہ تجھ پر میری کوئی شے مخفی نہیں ہے میں بہت زیادہ بد حال اور محتاج ہوں۔ تجھ سے مدد اور پناہ چاہتا ہوں۔ تیری ذات کی پناہ پکڑنے والا' تجھ سے ڈرنے والا' اپنے گناہوں کا اقرار اور اعتراف کرنے والا ہو' اے اللہ میں مسکین گنہگار اور ذلیل شخص کی طرح مانگ رہا ہوں' ایسے شخص کی طرح ہوں جس کی گردن تیرے سامنے جھکی ہوئی ہوں' اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی ہوں' اس کا جسم تیرے سامنے جھکا ہوا ہو' اس کی ناک خاک آلود ہو' اے اللہ! تو مجھے اپنی پکار کے ساتھ بدبخت نہ کرنا' اے اللہ! تو میرے لئے مہربان اور رحم کرنے والا ہو جا' اے سب سے بہتر سوال قبول کرنے اور سب سے بہتر دینے والے۔

اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (۱)

آج کے دن تمہارے لئے تمہارے دین کو میں نے کامل کر دیا اور میں نے تم پر اپنا انعام تمام کر دیا اور میں نے اسلام کو تمہارا دین (بننے کے لئے) پسند کر لیا۔

جب سورج غروب ہو گیا تو آپ عرفہ سے چلے اور جب آپ مزدلفہ

۱۔ المائدہ (۵ / ۳)

www.abulhasanalinadwi.org

پہنچے تو وہاں آپ نے نماز مغرب اور نماز عشاء پڑھی۔ پھر آپ صبح تک سو گئے جب صبح صادق ہو گئی تو آپ نے نماز فجر ابتدائی وقت میں ادا کی۔ پھر آپ سوار ہو کر المشعر الحرام میں چلے آئے وہاں آپ نے قبلے کی طرف منہ کیا اور آپ دعا تضرع، تکبیر اور تہلیل میں لگ گئے اور پھر آپ مزدلفہ سے چلے اور منی میں پہنچے اور جمرہ عقبہ پر پہنچ کر آپ نے اس پر رمی کی۔

بعد ازاں آپ منیٰ کو لوٹ گئے اور وہاں جا کر ایک فصیح و بلیغ خطبہ دیا اس خطبے میں آپ نے لوگوں کو یوم النحر (دسویں ذوالحجہ)، اس کی حرمت اور اس کی اللہ تعالیٰ کے ہاں فضیلت اور مکہ مکرمہ کی تمام شہروں پر حرمت سے آگاہ کیا اور آپ نے انہیں سننے اور فرمانبرداری کرنے کی تاکید فرمائی اور اس حکمران کی جو ان کی کتاب اللہ کے مطابق قیادت کرے۔

آپ نے لوگوں سے کہا کہ لوگ آپ سے مناسک کے متعلق پوچھیں۔ آپ نے لوگوں کو نصیحت کی کہ لوگ آپ کے بعد کافر ہو کر ایک دوسرے کی گردنیں مارنا نہ شروع کریں۔ آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو عام لوگوں تک پہنچا دیں آپ نے اپنے اسی خطبے میں فرمایا "اپنے رب کی عبادت کرو، پانچ نمازیں پڑھو، ایک مہینے کے روزے رکھو، اپنے حاکم کی اطاعت کرو، تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے اس دن آپ نے لوگوں کو الوداع کہا اور فرمایا یہ میرا الوداعی حج ہے"

پھر آپ منیٰ کے مذبح میں گئے اور سو اونٹ ذبح کئے اتنی ہی تعداد میں آپ نے عمرے کے سال اونٹ قربانی کئے تھے۔ پھر آپ رک گئے اور آپ نے حضرت علیؓ کو کہا کہ وہ سو میں بقیہ اونٹ ذبح کریں، جب مذکورہ تعداد مکمل ہو گئی تو آپ نے حجام کو بلایا اور اپنے سر کو منڈوایا اور اپنے بال آس پاس موجود لوگوں میں بانٹ دیئے۔ پھر مکہ مکرمہ سے سوار ہو کر چلے اور آپ نے طواف افاضہ یعنی طواف زیارت کیا، پھر آپ زمزم کے پاس گئے اور آپ نے اس کا پانی کھڑے ہو کر پیا۔ پھر آپ منی سے اسی دن واپس چلے گئے اور وہاں جا کر آپ نے رات بسر کی۔ جب صبح ہوئی تو آپ زوال کے منتظر رہے جب سورج ڈھل گیا تو آپ جمرات کی طرف چل پڑے اور جمرہ اولیٰ سے شروع ہو

www.abulhasanalinadwi.org

کر جمرہ وسطیٰ، جمرہ ثالثہ یعنی جمرہ عقبہ پر رمی جمار کیا پھر آپ نے رمی کو موخر کیا۔ یہاں تک کہ آپ نے اسے تین ایام تشریق میں مکمل کر لیا پھر آپ مکہ مکرمہ کی طرف گئے اور آپ نے رات کو سحری کے وقت الوداعی طواف کیا پھر آپ نے لوگوں کو وہاں سے کوچ کرنے کا حکم دیا اور آپ مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو گئے جب آپ مقام ذوالحلیفہ میں آئے تو وہاں رات بسر کی جب آپ نے مدینہ منورہ کو دیکھا تو تین دفعہ تکبیر پڑھی اور کہا

"کوئی شریک نہیں ہے وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تمام حمد ہے۔ وہ ہر ایک بات پر قادر ہے ہم رجوع کرنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں اللہ نے سچ کہا۔ اپنے بندے کی مدد کی اور تمام لشکروں کو اکیلے شکست دی" پھر آپ اس میں داخل ہو گئے

وفات

تبلیغی اور تشریعی مشن کی تکمیل اور لقائے ربی کی آمد

جب یہ دین تکمیل کی چوٹی پر پہنچا تو اس ارشاد باری تعالیٰ کا نزول ہوا:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (۱)

آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور میں نے تم پر اپنا انعام تمام کر دیا اور میں نے اسلام کو تمہارا دین (بننے کے لئے) پسند کر لیا

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رسالت کا پیغام پہنچا دیا اور امانت الٰہی ادا کر دی، اللہ کی راہ میں جیسے جہاد کا حق ہے ویسے جہاد کیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی آنکھ کو اس دین میں لوگوں کے فوج در فوج داخلے کے ساتھ ٹھنڈا کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس عالم کو چھوڑنے کی اجازت دے دی اور اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی گھڑی نزدیک آ گئی۔ اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو یوں آگاہ کیا:

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ○ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ○ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ○ (۲)

اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب خدا کی مدد اور (مکہ کی) فتح آپہنچے اور آپ لوگوں کو اللہ کے دین (یعنی اسلام) میں جوق در جوق داخل ہوتا ہوا دیکھ لیں تو اپنے رب کی تسبیح اور حمد کیجئے اور اس سے

۱۔ المائدہ (۵ / ۳)

۲۔ النصر (۱۱۰ / ۱تا۳)

www.abulhasanalinadwi.org

استغفار کی دعا کیجئے بیشک وہ بڑا توبہ
قبول کرنے والا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا مرض الوفات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مرض کا آغاز ماہ صفر کے آخری دنوں میں ہوا اس کی ابتداء یوں ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم "بقیع الغرقد" میں نصف رات کے وقت تشریف لے گئے آپ نے ان کے لئے دعائے مغفرت کی اور پھر آپ گھر واپس آ گئے' جب صبح ہوئی تو سر درد سے بیماری کا آغاز ہوا۔

ام المومنین حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب بقیع سے واپس آئے تو آپ نے مجھے سر درد میں مبتلا دیکھا۔ میں اس وقت کہہ رہی تھی "ہائے میرا سر' ہائے میرا سر" تو آپ نے فرمایا فرمایا اے عائشہ میرا سر۔ اس وقت آپ کے سر کا درد بڑھ گیا اس دن آپ حضرت میمونہؓ کے گھر میں تھے پھر آپ نے اپنی تمام ازواج مطہرات کو بلایا اور ان سے اجازت مانگی کہ آپ حضرت عائشہؓ کے گھر میں ٹھہر جائیں۔ انہوں نے آپ کو اجازت دے دی۔ اس وقت آپ اس طرح نکلے کہ آپ کے پاؤں دو افراد کے مابین زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ ان میں سے ایک حضرت فضلؓ بن عباس اور دوسرے حضرت علیؓ بن ابی طالب تھے۔ آپ نے سر پر کپڑا باندھا ہوا تھا۔ پاؤں زمین کو چھو رہے تھے۔ اس طرح آپ حضرت عائشہؓ کے گھر میں داخل ہوئے۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنی اس بیماری میں جس میں آپ کا وصال ہوا' یہ فرمایا کرتے تھے "میں اس کھانے کی اذیت اب تک محسوس کر رہا ہوں جو میں نے خیبر میں کھایا تھا۔ زہر سے آپ کے دل کی ایک رگ (ابھری) کٹ گئی تھی۔

آخری مہم کی ترسیل

انہی دنوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت اسامہؓ بن

www.abulhasanalinadwi.org

حارثہ کو شام کی طرف بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ وہ فلسطین کے علاقے تخوم بلقاء اور الداروں میں موجود دشمن کے لشکر پر حملہ کرکے اسے کچل دیں۔

ان کے اس لشکر میں بہت سے مہاجرین اور انصار شامل تھے جن میں سے بزرگ ترین حضرت عمرؓ بن الخطاب رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے ابھی ان کو روانہ کیا ہی تھا کہ آپ کا مرض شدید ہو گیا ابھی حضرت اسامہ کا لشکر الجرف میں خیمہ زن تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کی وفات کے بعد اس لشکر کو روانہ فرمایا تاکہ آپ کے حکم کی تعمیل اور آپ کے مقصد کی تکمیل ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اس مرض میں وصیت کی کہ صحابہؓ مدینہ آنے والے وفدوں کی اسی طرح مہمان نوازی کریں جیسے کہ آپ ان کی مہمان نوازی کرتے رہے ہیں اور جزیرہ عرب میں کوئی دوسرا دین نہ رہنے دیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم لوگ مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دو۔

مسلمانوں کے لئے دعا اور انہیں لڑائی اور تکبر سے ممانعت

جن دنوں میں آپ سر درد کے مرض میں مبتلا تھے بہت سے لوگ حضرت عائشہ کے گھر میں جمع ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں مرحبا کہا اور انہیں ہدایت، نصرت اور توفیق الٰہی کی دعا دی اور کہا "میں تمہیں اللہ سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں اور میں اسے تم پر نگہبان چھوڑ کر جا رہا ہوں بیشک میں اسی کی طرف سے کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں نیز یہ کہ تم اس کے بندوں اور اس کے شہروں پر چڑھائی نہ کرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے میرے اور تمہارے لئے فرمایا ہے:

www.abulhasanalinadwi.org

تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ (۱)

یہ آخرت کا گھر ہم ان لوگوں کے لیے کرتے ہیں جو زمین میں لڑائی چاہتے ہیں نہ فساد اور اچھا انجام پرہیزگاروں کے لیے ہے۔

پھر فرمایا:

أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِينَ (۲)

کیا جنم متکبرین کے لئے کافی نہیں ہے

مال دنیا سے کنارہ کشی اور بچے ہوئے مال کو گھر رکھنے پر اظہار ناپسندیدگی

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس بیماری میں جس میں آپ کا انتقال ہوا فرمایا "اے عائشہ! میں سونے کا کیا کروں۔ آپ کے پاس پانچ یا سات یا آٹھ یا نو درہم تھے آپ انہیں اپنے ہاتھوں میں لیکر الٹنے پلٹنے لگ گئے اور فرمایا کہ اگر یہ مال میرے پاس رہا اور میں اللہ سے جا ملا تو میں نے اللہ پر یقین نہیں کیا۔ اے عائشہؓ تو ان کو خرچ کردے۔

نماز کا اہتمام اور حضرت ابوبکرؓ کی امامت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا درد جب زیادہ بڑھ گیا تو آپ بیہوش ہو گئے صحابہؓ فرماتے ہیں کہ ہوش آیا تو پوچھا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے ہم نے کہا نہیں، بلکہ لوگ آپ کے منتظر ہیں۔ آپ نے فرمایا: لگن میں پانی رکھ دو۔ لوگوں نے تعمیل حکم کی۔ آپ نے غسل کیا پھر تیاری کر رہے

۱۔ القصص ۲۸۰ / ۸۳)

۲۔ الزمر (۳۹ / ۶)

www.abulhasanalinadwi.org

تھے کہ دوبارہ آپ بیہوش ہو گئے پھر آپ کو افاقہ ہوا تو پوچھا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے، ہم نے کہا نہیں، بلکہ لوگ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ لگن میں پانی رکھ دو۔ حکم کی تعمیل کی گئی۔ آپ نے غسل کیا اور پھر چلنے کے لئے تیار ہو گئے تو آپ پھر بیہوش ہو گئے۔ پھر ہوش آیا تو پوچھا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے۔ ہم نے کہا نہیں بلکہ یا رسول اللہ لوگ آپ کا انتظار کر رہے ہیں، فرمایا تم میرے لئے لگن میں پانی رکھ دو۔ حکم کی تعمیل ہوئی آپ نے غسل کیا پھر آپ تیاری کر رہے تھے کہ دوبارہ بیہوش ہو گئے۔ ہوش آیا تو پوچھا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ نہیں بلکہ لوگ مسجد میں بیٹھے نماز عشاء کے لئے آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ نے حضرت ابوبکرؓ کے پاس پیغام بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت ابوبکرؓ نرم دل انسان تھے انہوں نے حضرت عمرؓ سے کہا "اے عمرؓ تم نماز پڑھا دو" انہوں نے فرمایا کہ نہیں تم اس کے زیادہ مستحق ہو تو انہوں نے ان دنوں میں کئی نمازیں پڑھائیں۔

پھر ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ افاقہ محسوس کیا آپ دو افراد کے سہارے، جن میں سے ایک حضرت عباسؓ اور دوسرے حضرت علیؓ بن ابی طالب تھے، باہر تشریف لائے۔ اس وقت نماز ظہر ہو رہی تھی۔ جب حضرت ابوبکرؓ نے آپ کا آنا محسوس کیا تو پیچھے ہٹنا چاہا، مگر آپ نے انہیں اشارہ کیا کہ وہ پیچھے نہ ہٹیں۔ پھر آپ نے دونوں صحابہؓ کو کہا کہ وہ آپ کو نیچے حضرت ابوبکرؓ کے پہلو میں بٹھا دیں۔ اب حضرت ابوبکرؓ کھڑے ہو کر نماز پڑھا رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھ کر نماز کی امامت فرما رہے تھے۔

خطبہ وداع

آخری خطبے میں جب آپ منبر پر تشریف فرما تھے اور سر پر کپڑا باندھا ہوا تھا منجملہ دوسری باتوں کے ارشاد فرمایا:

www.abulhasanalinadwi.org

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے ایک بندے کو دنیا میں رہنے اور اس کے پاس جانے کا اختیار دیا تو اس نے اللہ کے پاس جانے کو ترجیح دی۔ حضرت ابوبکرؓ اس جملے کا مفہوم سمجھ گئے کہ اس سے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہیں لہٰذا وہ یہ سن کر رو پڑے اور کہا بلکہ یا رسول اللہ ہم اپنی جانوں اور اپنے مالوں کے ساتھ آپ پر قربان۔

مسلمانوں پر آخری نگاہ --- جبکہ لوگ صفیں بنا کر کھڑے تھے

حضرت ابوبکرؓ اسی طرح مسلمانوں کو نماز پڑھاتے رہے۔ جب پیر کا دن ہوا اور لوگ نماز فجر میں صفیں بنا کر کھڑے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجرہ مبارکہ کا پردہ اٹھا کر مسلمانوں کو دیکھا۔ اس وقت صحابہ اپنے رب کے حضور کھڑے تھے۔ آپ نے اپنی دعوت اور کوشش کے ساتھ لگائے ہوئے پودے کو بار آور ہوتے ہوئے دیکھا تو آپ کا دل خوشی اور مسرت سے بھر گیا اور آپ کا روئے اقدس خوشی سے تمتما اٹھا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم فرماتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ کے حجرہ مبارک کا پردہ اٹھا کر ہماری طرف دیکھا اس وقت آپ کھڑے تھے اور آپ کا چہرہ مصحف کے ورق کی طرح پیلا ہو رہا تھا' پھر آپ نے تبسم فرمایا تو ہمیں ناقابل بیان خوشی ہوئی اور ہم نے سمجھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے لئے باہر تشریف لائیں گے' لیکن نے آپ نے اشارہ کیا کہ تم لوگ اپنی نماز مکمل کر لو اور پھر آپ نے پردہ گرا دیا اور پھر اسی دن آپ کا وصال ہو گیا۔

قبروں کے پوجنے اور انھیں سجدہ کرنے والوں کو تنبیہہ

سب سے آخری بات جو آپ نے ارشاد فرمائی یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ کو برباد کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا دیا ہے۔ اسلام کے ساتھ کوئی اور دین سرزمین عرب پر نہ رہنے دیا جائے۔

www.abulhasanalinadwi.org

ام المومنین حضرت عائشہؓ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر نزع کی کیفیت طاری ہوئی تو آپ اپنی دھاری دار چادر کو چہرے پر ڈال لیتے تھے۔ جب آپ بیہوش ہو جاتے تو چہرہ کھل جاتا۔ اسی حالت میں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا دیا۔ اس طرح آپ لوگوں کو طرز عمل سے ڈراتے رہے۔

آخری وصیت

جب وصال کا وقت قریب آیا تو آپ نے عام لوگوں کو جو وصیت فرمائی وہ یہ تھی "اے لوگو! نماز اور اپنے ماتحت لوگوں کا خیال رکھنا"

تاآنکہ آپ کا سانس سینے میں بند ہونا شروع ہو گیا اور زبان میں حرکت کی سکت نہ رہی۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے نماز' زکوٰۃ اور لونڈی غلاموں سے حسن سلوک کی تاکید فرمائی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں آپ کے پاس آپ کو معوذتیں پڑھ کر پھونکنے گئی تو میں نے دیکھا کہ آپ نے اپنی نگاہ اوپر اٹھائی ہوئی تھی اور آپ فرما رہے تھے "اے اللہ رفیق اعلیٰ میں رفیق اعلیٰ میں"

اس وقت حضرت عبدالرحمانؓ بن ابی بکر آئے ان کے ہاتھ میں تازہ مسواک تھی۔ آپ نے ان کو نگاہ جما کر دیکھا جس سے مجھے خیال ہوا کہ آپ کو اس کی ضرورت ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ میں نے اس کو لے کر اپنے دانتوں سے نرم کیا اور میں نے آپ کو وہ مسواک دی تو آپ نے عمدہ طریقے سے مسواک کی پھر جب آپ مجھے واپس دینے لگے تو وہ آپکے ہاتھ سے گر گئی۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں:

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سامنے ایک پانی کا پیالہ تھا آپ

www.abulhasanalinadwi.org

اس میں ہاتھ ڈال کر اپنے چہرے پر پھیرتے تھے اور یہ فرماتے تھے: لا الہ الا اللہ بیشک موت کی سختیاں ہیں" پھر آپ نے اپنی دائیں انگلی کو اٹھایا اور یہ فرمایا: رفیق اعلیٰ میں، رفیق اعلیٰ میں۔ یہاں تک کہ آپ کی جان قبض ہو گئی اور آپ کا ہاتھ پانی میں گر گیا۔ آپ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ کا سر میری ران پر تھا آپ پر ایک لمحے کے لئے بیہوشی طاری ہوئی پھر آپ کو افاقہ ہو گیا تو آپ نے اپنی آنکھیں مکان کی چھت کی طرف لگا دیں اور فرمایا: اے اللہ رفیق اعلیٰ میں۔ یہ آخری جملہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ادا فرمایا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا کو کیسے چھوڑا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے جدا ہو گئے اس وقت آپ جزیرہ عرب کے حاکم تھے اور آپ سے دنیا کے تمام حکمران ڈرتے تھے مگر جب وصال ہوا تو گھر میں نہ کوئی دینار تھا نہ درہم اور نہ غلام اور باندی اور نہ کوئی اور شے۔ بجز ایک سفید رنگ کے خچر اور اسلحہ اور تھوڑی سی زمین کے جسے آپ نے صدقہ قرار دیا تھا۔ جب آپ کا وصال ہوا تو آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو کے بدلے گروی رکھی ہوئی تھی اور وفات تک آپ اس کو جو دے کر واگزار نہ کرا سکے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ نے اسی مرض میں چالیس غلاموں کو آزاد کیا اور آپ کے پاس سات یا چھ دینار تھے۔ آپ نے حضرت عائشہؓ کو حکم دیا کہ انہیں صدقہ کر دیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جب وصال ہوا تو میرے گھر میں انسانی خوراک کے طور پر ایک طاقچے میں تھوڑے سے جو کے سوا کچھ بھی موجود نہ تھا۔ میں اسی میں سے کھاتی رہی یہاں تک کہ ایک مدت گزر گئی آخر ایک دن میں نے اس کا وزن کیا تو وہ جو ختم ہو گئے۔

پیر ۱۲ ربیع الاول ۱۱ ہجری، نماز ظہر کے بعد کا وقت تھا۔ اس وقت

www.abulhasanalinadwi.org

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک ۶۳ سال تھی۔ یہ دن سختی اور وحشت کے اعتبار سے مسلمانوں پر انتہائی سخت مصیبت اور آزمائش کا دن تھا۔ جیسے کہ آپ کی ولادت باسعادت کا دن تمام دنوں سے زیادہ نیک بختی والا دن تھا۔

حضرت انسؓ اور حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے اس دن ہر ایک شے جگمگا اٹھی تھی اور جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہوا اس دن ہر ایک شے تاریک ہو گئی تھی۔ حضرت ام ایمنؓ وصال نبوی کی سن کر رو پڑیں۔ انہیں کہا گیا کہ آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کیوں رونا آیا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے یہ تو علم تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عنقریب وفات پا جائیں گے' لیکن میں تو اس وحی پر روتی ہوں جس کا سلسلہ ہمیشہ کے لیے منقطع ہو گیا ہے۔

صحابہ کرام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کی خبر کیسے سنی:

صحابہ کرام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کی خبر بجلی بن کر گری۔ اس لئے کہ انہیں آپ سے شدید محبت تھی اور اس لئے کہ صحابہ کرام آپ کی گود میں زندگی گزارنے کے اس طرح عادی ہو گئے تھے جس طرح کہ اولاد اپنے ماں باپ کی گود میں عادی ہو جاتی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ' ارشاد باری ہے:

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ (۱)

اے لوگو! تمہارے پاس ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس (بشر) سے ہیں جن پر تمہاری

۱۔ التوبہ (۹ / ۱۲۸)

www.abulhasanalinadwi.org

تکلیف گراں گزرتی ہے جو تمہاری
منفعت کے بڑے خواہش مند ہیں
بالخصوص ایمانداروں کے ساتھ بڑے
ہی شفیق اور مہربان ہیں۔

صحابہ کرامؓ میں سے ہر ایک شخص یہ سمجھتا تھا کہ وہ آپ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب اور سب سے زیادہ معزز ہے۔ اسی لئے بعض صحابہ تو آپ کے وصال کی خبر پر یقین کرنے کے لئے تیار نہ تھے ان میں حضرت عمرؓ بن الخطاب رضی اللہ عنہ پیش پیش تھے۔ انہوں نے ان لوگوں کی باتوں کو نہ مانا جنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہو گئے ہیں وہ مسجد کی طرف گئے اور لوگوں کو خطبہ دیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت تک فوت نہ ہوں گے جب تک منافق فنا نہیں ہو جاتے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا دو ٹوک موقف:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وقت کی مطلوبہ ضرورت اور ایسے کوہ راسخ تھے جو نہ تو اپنی جگہ سے ہلتے ہیں اور نہ متاثر ہوتے ہیں۔ جب آپ کو اطلاع ملی تو آپ گھر سے نکلے اور مسجد کے دروازے پر پہنچ گئے' اس وقت حضرت عمرؓ لوگوں سے ہمکلام تھے۔ انہوں نے کسی طرف توجہ نہ کی۔ پہلے حضرت عائشہؓ کے حجرے میں آئے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسم مبارک کپڑے سے ڈھانپا ہوا تھا۔ انہوں نے آپ کا چہرہ اقدس کھولا۔ اس کا بوسہ لیا اور فرمایا: میرے ماں باپ آپ پر قربان جو موت اللہ نے آپ کے لئے لکھی تھی اس کا ذائقہ آپ نے چکھ لیا ہے اس کے بعد آپ دوبارہ کبھی نہ مریں گے اور پھر چادر آپ کے چہرے پر ڈال دی۔

پھر آپ اٹھے اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں سے ہمکلام تھے۔ تو انہوں نے کہا اے عمرؓ ذرا ٹھہرو اور خاموش ہو جاؤ لیکن انہوں نے چپ ہونے سے انکار کر دیا۔ جب حضرت ابوبکرؓ نے دیکھا کہ وہ خاموش نہیں ہو رہے تو وہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے۔ لوگوں نے جب ان کی باتیں سنیں تو ان کی طرف متوجہ ہو گئے اور انہوں نے حضرت عمرؓ کو چھوڑ دیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے پہلے

www.abulhasanalinadwi.org

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور پھر کہا:

اے لوگو! جو کوئی (حضرت) محمد کی عبادت کرتا تھا تو اسے معلوم ہو کہ محمد وفات پا گئے ہیں اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا تو اسے معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ کے لئے زندہ ہے' پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی:

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ (۱)

اور محمد تو صرف رسول ہیں آپ سے پہلے اور بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں سو اگر آپ کا انتقال ہو جائے یا آپ شہید ہی ہو جائیں تو کیا تم لوگ اس سے پھر جاؤ گے اور جو شخص الٹا پھرے گا تو وہ خدا کا کوئی نقصان نہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ جلد ہی بدلہ دے گا حق شناس لوگوں کو۔

جو صحابہؓ اس موقع پر موجود تھے وہ فرماتے ہیں کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ جیسے گویا یہ آیت صحابہؓ نے سنی اسی وقت نازل ہوئی اور حضرت ابوبکرؓ نے اسے تلاوت کیا۔ حضرت ابوبکرؓ سے یہ آیت سنی اور وہ تمام لوگوں کی زبانوں پر پھیل گئی۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں بخدا جب میں نے حضرت ابوبکرؓ سے یہ آیت سنی تو میں حیران رہ گیا۔ یہاں تک کہ میں زمین پر گر گیا۔ میرے قدم میرا بوجھ نہ اٹھا سکے اور میں نے سمجھ لیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا انتقال ہو گیا ہے۔

حضرت ابوبکرؓ کی بیعت خلافت

اس موقع پر تمام مسلمانوں نے سقیفہ بنی ساعدہ میں حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ پر خلافت کی بیعت کی تاکہ کوئی شخص ان کے درمیان تفریق نہ ڈال سکے اور خواہشات ان کے دلوں سے نہ کھیل سکیں اور تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اس دنیا سے جدائی کے وقت مسلمانوں میں مکمل اتحاد ہو' ان میں نظم و

۱۔ آل عمران (۳/۱۴۴)

www.abulhasanalinadwi.org

نسق ہو اور ان کا کوئی امیر ہو جو ان کے تمام معاملات کی نگرانی کرے جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تجہیز اور دفن وغیرہ شامل ہیں۔

مسلمانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کیسے الوداع کہا اور آپ پر کیسے درود بھیجا؟:

اس طرح لوگ مطمئن ہو گئے' ان کی حیرت اور پریشانی جاتی رہی اور وہ ان کاموں میں مشغول ہو گئے جو آپ نے دنیا چھوڑنے سے قبل لوگوں کو تعلیم دیئے تھے۔

جب صحابہؓ آپ کے غسل اور کفن سے فارغ ہو گئے' جسے آپ کے اہل بیت نے ذمہ داری سے انجام دیا تھا اور آپ کا جسد اطہر آپ کے حجرہ مبارکہ میں رکھ دیا گیا' تو اس موقع پر حضرت ابوبکرؓ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ جب بھی کوئی نبی فوت ہوتا ہے تو اس کو وہیں دفن کر دیا جاتا ہے جہاں اس کا انتقال ہوا ہو۔ چنانچہ اسی جگہ کو کھود کر آپ کی لحد تیار کی گئی' یہ کام حضرت ابو طلحہ انصاریؓ نے انجام دیا۔

پھر صحابہؓ نے جماعتوں کی شکل میں جا کر آپ پر درود بھیجا۔ جب مرد حضرات اس سے فارغ ہو گئے تو عورتوں نے داخل ہو کر درود شریف پڑھا اس کے بعد بچے آئے۔ صحابہؓ میں سے کوئی شخص بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی قبر پر نہیں جھکا۔

مدینہ منورہ میں منگل کا دن

یہ دن مدینہ منورہ میں سخت غم و اندوہ کا دن تھا۔ حضرت بلالؓ نے فجر کی اذان دی اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ذکر ہوا تو وہ رو دیئے' اس سے مسلمانوں کا غم اور بڑھ گیا۔ لوگ اس اذان کو اس حال میں سننے کے عادی تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان کے درمیان موجود ہوتے تھے۔

ام المومنین حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ:

"ہائے مصیبت اس کے بعد جو بھی مصیبت آئی تو وہ اس وقت' جب

www.abulhasanalinadwi.org

ہم نے اس مصیبت کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی وفات کی صورت میں ہم پر گزری تھی یاد کیا، کم ہو گئی" نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا ارشاد ہے:

"اے لوگو! جب کسی مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچے تو میری مصیبت یاد کر لے اس سے تسلی حاصل کرے، اس لئے کہ میرے بعد میری امت کا کوئی شخص بھی مجھ سے بڑھ کر مصیبت نہ پائے گا"

امہات المومنین رضی اللہ عنہم

حضرت خدیجہ بنت خویلد القرشیہ الاسدیہ رضی اللہ عنہا آپ کی پہلی زوجہ مطہرہ تھیں۔ ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے نبوت سے قبل اس وقت نکاح کیا جب ان کی عمر چالیس سال تھی۔ ان کا وصال ہجرت سے تین سال قبل ہوا۔ پھر حضرت ابراہیمؓ کے سوا آپ کی تمام اولاد انہی سے پیدا ہوئی۔

ان کی وفات کے بعد آپ نے حضرت سودہ بنت زمعہ القرشیہ سے اور پھر حضرت عائشہ صدیقہؓ بنت ابی بکر صدیقؓ سے نکاح کیا، جو امت کی تمام عورتوں سے زیادہ فقیہ اور زیادہ عالم تھیں۔

پھر آپ نے حضرت زینبؓ بنت خزیمہ سے نکاح کیا۔ ان کا دو ماہ بعد آپ کے گھر میں انتقال ہو گیا۔

پھر آپ نے حضرت ام سلمہؓ ہند بنت ابی امیہ القرشیہ المخزومیہ سے عقد کیا جو سب سے آخر میں فوت ہوئیں۔ پھر آپ نے حضرت زینبؓ بنت جحش سے عقد کیا جو آپ کی پھپھی امیہ کی بیٹی تھیں اور اسی سال جویریہ بنت الحارث بن ابی ضرار المصطلقیہ سے نکاح کیا۔

پھر حضرت ام حبیبہ رملہؓ بنت ابی سفیان سے عقد کیا۔

بعد ازاں میمونہؓ بنت حارث الہلالیہ سے نکاح ہوا یہ آپ کا آخری نکاح تھا۔ آپ جب فوت ہوئے اس وقت آپ کے عقد میں نو ازواج تھیں ماسوا حضرت خدیجہؓ اور حضرت زینبؓ بنت خزیمہ کے، یہ دونوں ازواج آپ کی زندگی میں فوت ہو گئیں تھیں۔

www.abulhasanalinadwi.org

وصال کے وقت دو باندیاں آپ کے نکاح میں تھیں۔ حضرت ماریہؓ بنت شمعون القبطیہ المصریہ، جو مقوقس شاہ مصر کی طرف سے بطور ہدیہ آئی تھیں اور جو حضرت ابراہیمؓ کی والدہ ہیں اور دوسری ریحانہ بنت زید تھیں جو قبیلہ بنو نضیر سے تھیں۔ وہ مسلمان ہو گئی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے انہیں آزاد کر کے نکاح کر لیا تھا۔

اولاد

حضرت خدیجہؓ سے آپ کا ایک بیٹا قاسمؓ پیدا ہوا جن کے نام سے آپ کی کنیت تھی وہ بچپن میں فوت ہو گئے تھے۔

پھر حضرت زینبؓ، حضرت رقیہؓ، حضرت ام کلثومؓ، حضرت فاطمہؓ، حضرت عبداللہؓ اور طیب و طاہر پیدا ہوئے۔ یہ دونوں حضرت عبداللہ کے لقب ہیں اور یہ تمام اولاد ام المومنین حضرت خدیجہؓ سے ہوئی۔

حضرت فاطمہؓ آپ کو تمام بیٹیوں سے زیادہ محبوب تھیں آپ نے انہیں بتایا کہ وہ تمام جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔ ان کا حضرت علیؓ بن ابی طالب سے عقد ہوا۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے چچا زاد بھائی تھے۔ ان سے حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ کی ولادت ہوئی جن کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ دونوں نوجوان جنتیوں کے سردار ہیں۔ حضرت ماریہ قبطیہؓ سے آپ کے بیٹے حضرت ابراہیمؓ پیدا ہوئے۔ وہ اس وقت فوت ہو گئے جب انہوں نے گہوارے کو بھر دیا تھا (قدرے بڑے ہو گئے تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جب وہ فوت ہوئے تو فرمایا تھا:

"آنکھ روتی ہے، دل پریشان ہے مگر ہم اللہ کو ناراض کرنے والی کوئی بات نہیں کہتے اے ابراہیم ہم تجھ پر غم زدہ ہیں"

اخلاق و شمائل

حضرت علیؓ بن ابی طالب نے جو لوگوں میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ جاننے والے اور سب سے زیادہ آپ کے ساتھ رہنے والے اور وصف و بیان پر زیادہ قادر تھے، آپ کا وصف کرتے ہوئے فرمایا:

www.abulhasanalinadwi.org

"آپ فحش گوئی کرنے، اس کے اپنانے والے اور بازار میں اونچی آواز سے چیخنے والے نہ تھے اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیتے تھے، لیکن آپ معاف کرتے اور درگزر کرتے تھے۔ آپ نے کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے۔ آپ نے کبھی خادم کو زدوکوب کیا اور نہ کسی خادمہ کو۔ میں نے آپ کو کسی زیادتی کا بدلہ لیتے ہوئے نہیں دیکھا۔ جب تک وہ اللہ تعالیٰ کی کسی حرمت کو پامال نہ کرے۔ آپ لوگوں میں غصہ کے اعتبار سے زیادہ سخت تھے۔ آپ کو جب بھی دو کاموں کو اختیار دیا گیا تو آپ نے ان میں سے آسان تر معاملے کو پسند کر لیا۔

جب آپ گھر میں ہوتے تو عام انسانوں کی طرح رہتے۔ اپنے کپڑے خود ہی سی لیتے۔ اپنی بکری کا دودھ دوہ لیتے، اپنی خدمت کرتے۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں آپ جب بھی کسی مجلس میں بیٹھتے یا اٹھتے تو اللہ کا ذکر کرتے ہوئے ایسا کرتے تھے، جب آپ کسی مجلس میں جاتے تو جہاں جگہ ملتی وہیں بیٹھ جاتے اور اسی کا لوگوں کو حکم دیتے۔ آپ مجلس کے ہر ایک شخص کو اس کا حق دیتے تھے۔ آپ کا ہر ہم مجلس یہ سمجھتا کہ وہی آپ کے نزدیک زیادہ معزز ہے۔ جو شخص آپ کو اپنے پاس بٹھاتا یا کوئی معاملہ کرتا تو آپ اس کے سامنے کھڑے رہتے تاآنکہ وہ آپ کے سامنے سے چلا جاتا جو شخص آپ سے کسی حاجت و ضرورت کا سوال کرتا تو آپ اس کو اس کا سوال پورا کر کے یا نرم قول کے سوا واپس نہ کرتے تھے۔

آپ تمام لوگوں میں کشادگی اور اخلاق کے اعتبار سے سب سے زیادہ وسیع تھے۔ آپ ان سب کے والد کی جگہ تھے، تمام لوگ حق کے معاملے میں آپ کے سامنے یکساں تھے آپ کی مجلس علم و حیا اور صبر و امانت والی مجلس ہوتی تھی۔

آپ سینے کے اعتبار سے لوگوں میں سب سے زیادہ سخی، سب سے زیادہ سچے، سب سے زیادہ نرم طبیعت اور سب سے عمدہ رہن سہن والے تھے جو شخص آپ کو اچانک دیکھتا وہ ڈر جاتا اور جو آپ سے معاملہ کرتا وہ آپ سے محبت کرنے لگ جاتا تھا۔ آپ کو دیکھنے والا کہہ اٹھتا "میں نے آپ جیسا شخص

پہلے کبھی دیکھا اور نہ آپ کے بعد"

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لباس جمال پہنایا تھا اور آپ کو اپنی محبت اور ہیبت کا لباس عطا کیا تھا' حضرت براء بن عازب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"آپ میانہ قد تھے' میں نے ایک مرتبہ آپ کو سرخ رنگ کے (دھاری دار) لباس میں دیکھا مجھے آپ اتنے حسین نظر آئے کہ میں نے آپ سے زیادہ کوئی خوبصورت شے نہ دیکھی۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آپ کے وصف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں آپ میانہ قد' مگر لمبائی کے زیادہ قریب تھے۔ آپ شدید سفیدی والے' گھنی اور سیاہ داڑھی والے تھے۔ پلکوں کے بال لمبے اور دونوں آنکھوں کے گھنے بالوں والے' دونوں کندھوں کے مابین زیادہ فاصلے والے تھے۔ یہاں تک کہ وہ فرماتے ہیں "میں نے آپ کی طرح کا شخص نہ آپ سے قبل دیکھا اور نہ آپ کے بعد۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کسی دیباج اور ریشم کو آپ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم نہیں پایا اور میں نے آپ کی خوشبو سے زیادہ عمدہ کوئی خوشبو نہیں سونگھی"

اللھم صلی علیٰ محمد وعلی الہ واصحابہ وازواجہ واھل بیتہ وبارک وسلم تسلیما کثیرا۔

www.abulhasanalinadwi.org